

کُتُب خانہ آصفیہ کا عالی حمید آباد و کن

————— (❖) —————

..... نمبر داخلہ

..... تاریخ داخلہ خزانہ سال ۱۲۲۱ھ

..... نام کتاب ادرالمنہج فی تفسیر القرآن

..... فن کتاب تفسیر

..... نمبر کتاب در فن مذکور ۸۵

4967
518

قَالَ اللَّهُ الْجَمِيلُ وَلِيَاكَ خَتَمٌ
٤٠

الحمد لله والمسهة كما اتيه كره كالمين مجموع احوال مهلين سمي



تأليف عمده بارگاه رب الشرفین حافظ محمد حسین صاحب اوابار

صک تو و اقبالی ایا کو اوی شد
در صبیحی بقیع بی ایا کو اوی شد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۵	الفرق بین المقام والحال	۱	وہی باجمہ
۶۶	بیان تلویین و تمسکین	۲	حوال ریاست رامپور
۶۷	بیان الہام	۷	باب اول در بیان کلمہ نفی و اثبات و خطرات
۶۸	بیان نقیض		و شد و نہ و غیرہ
۶۹	بیان معالجات	۱۱	بیان اثر نسبت پر طرفت و تحقیق آن
۷۰	بیان لبس مرتع	۱۳	بیان در ولایت و نبوت
۷۱	بیان شد طمرتع	۱۵	ذکر خاصہ نبوت
۷۲	بیان حشر و خلاف و سندان	۱۶	ذکر خاصہ ولایت
۷۳	ذکر چار چنانچہ ازادہ مسل	۲۰	بیان سلوک خواجہ نقشبند
۷۴	بیان چہل چنانچہ ازادہ فرع	۲۶	فائدہ
۷۵	فصل ثانی در بیان حال البدن و عوٹ و غیرہ	۲۸	بیان عشق
۷۶	باب دوم در تفسیر حدیث البیہود صلی اللہ علیہ وسلم	۳۲	بیان توحید مطلق و مقید
۷۷	ذکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۴	بیان قرب نفس و عرض
۷۸	ذکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶	بیان سجنہ ذاتیہ
۷۹	ذکر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۹	عوضہ شہنامی حضرت مجدد م
۸۰	ذکر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۱	مسئلہ محال عقلی و تمثیل
۸۱	ذکر حضرت علی اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۳	تنازع و بروز
۸۲	بیان کلیم و خرقہ کہ از حضرت مرتضیٰ کلام	۴۵	خسب بدن و لبس بدن
۸۳	کسب حید	۴۷	حال خرم و دلیری و ادا کلامانی رحم
۸۴	ذکر حضرت امام حسن علیہ السلام	۴۹	معنی حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ
۸۵	ذکر حضرت امام حسین علیہ السلام	۵۱	مسئلہ روح
۸۶	ذکر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	۵۲	بیان حقیقت نفسی انسان و دل و روح
۸۷	ذکر امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۳	مسئلہ تصور شیخ
۸۸	ذکر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۴	سوال از جنس دم و جواب آن
۸۹	ذکر امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۵	ان در کلام متفقہ کلام ایشان بل مذکورہ نقل
۹۰	ذکر امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۶	ذکر حضرت ابو الحسن احمد ذری رحم	۱۳۴	ذکر امام محمد جواد نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸۸	ذکر حضرت خواجہ طوسی مشافذی و توری رحم	۱۳۵	ذکر امام علی نادوسی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۰	ذکر حضرت خواجہ جنید بغدادی رحم	۱۳۶	ذکر امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۲	اختلاف اقوال در تعیین مشافذ و توری رحم	۱۳۷	ذکر امام محمد مهدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۵	ذکر حضرت محمد رویم رحم	۱۳۸	باب ۴۴ ذکر صاحب تہذیب علیہ السلام
۱۹۶	ذکر حضرت ابو علی الرودباری رحم	۱۳۹	ذکر خواجہ ادیس قزوینی رحم
۱۹۷	ذکر حضرت محمد جبری رحم	۱۴۰	ذکر امام عظیم رحم
۱۹۸	ذکر حضرت ابو جعفر شامی رحم	۱۴۱	ذکر امام شافعی رحم
۲۰۳	ذکر حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف رحم	۱۴۲	ذکر امام احمد حنبل رحم
۲۰۸	ذکر شیخ ابوسعید بن محمد الکاکر رحم	۱۴۳	ذکر چارپر رحم
۲۰۹	ذکر شیخ ابو جعفر ابراہیم بن شہر بار رحم	۱۴۴	ذکر اربعہ بصری رحم
۲۱۰	ذکر حضرت ابو سلمہ کاتب رحم	۱۴۵	باب چہارم ذکر بزرگان خانوادہ کوی
۲۱۱	ذکر ابو بکر الشوسی و ذکر محمد طبرانی رحم	۱۴۶	ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رحم
۲۱۲	ذکر شیخ ابو العباس القصاب الاطالی رحم	۱۴۷	ذکر خواجہ حبیب مجبی رحم
۲۱۳	ذکر ابو یعقوب الشوسی رحم	۱۴۸	ذکر فضیل بن عیاض رحم
۲۱۴	ذکر ابو یعقوب نہر جوری رحم	۱۴۹	ذکر ابوسلیمان خواجہ داؤد بن نصیر الطائی رحم
۲۱۵	ذکر ابو العباس سفادندی رحم	۱۵۰	ذکر حضرت ابراہیم اودجم رحم
۲۱۶	ذکر شیخ عمرو رحم	۱۵۱	ذکر حضرت معروف کرخی رحم
۲۱۷	ذکر حضرت خواجہ ابو احمد حشتی رحم	۱۵۲	ذکر حضرت خواجہ مدنفہ المرعشی رحم
۲۱۸	ذکر حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحم	۱۵۳	ذکر حضرت شقیق بن یحییٰ رحم
۲۲۳	ذکر حضرت خواجہ ابو محمد حشتی رحم	۱۵۴	ذکر خواجہ حاتم بن ہم رحم
۲۲۴	ذکر شیخ ابو القاسم گرکانی رحم	۱۵۵	ذکر احمد بن خضر و دیگر رحم
۲۳۰	ذکر ابو اسماعیل بن ابی منصور محمد نصاری رحم	۱۵۶	ذکر حضرت بایزید بسطامی رحم
۲۳۱	ذکر خواجہ یحییٰ بن عمار شیبانی رحم	۱۵۷	ذکر حضرت ہبیرۃ البصری رحم
۲۳۲	ذکر شیخ عبدالمدطی رحم	۱۵۸	ذکر حضرت سری السقطی رحم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۶	ذکر شیخ عبدالعزیز سیہیہ رم	۲۳۲	ذکر خواجہ ناصر الدین ابو یوسف حنفی رم
"	ذکر عبدالواحد بن عبدالعزیز رم	۲۳۵	ذکر حضرت شیخ ابو علی غارمی رم
"	ذکر شیخ ابو الفرج طرطوسیہ رم	۲۳۸	ذکر ابو جعفر حداد رم
"	ذکر شیخ ابو الحسن بنکاری رم	۲۴۱	ذکر شیخ ابو الفضل بن حسن الرضی رم
۲۶۷	ذکر حضرت محبوب جانی شیخ محی الدین	"	ذکر شیخ ابو نصر سراج رم
	عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۴۲	ذکر شیخ نقان سعدی رم
۲۶۸	ذکر شیخ حامد دیاس رم	"	ذکر شیخ ابو سعید ابو الخیر رم
۲۶۹	ذکر شیخ نجم الدین کبریا رم	۲۴۳	ذکر شیخ خواجہ قطب الدین ہودود چشتیہ رم
۲۷۰	ذکر شیخ شہاب الدین ہروردی رم	۲۴۸	ذکر خواجہ احمد بن ہودود چشتیہ رم
۲۷۱	ذکر حضرت خواجہ حسین الدین چشتی رم	۲۴۹	ذکر شیخ ابو بکر بن عبد اللہ طوسی رم
۲۸۵	ذکر حضرت خواجہ قطب الدین گنج شاکر	۲۵۰	ذکر حمزہ کلاسلہ امام محمد غزالی طوسی رم
۲۹۱	ذکر سید میر کلال رم	"	ذکر شیخ احمد غزالی رم
"	ذکر حضرت شیخ فرید الدین گنج شاکر	۲۵۱	ذکر حاجی شریف زندانی رم
۲۹۲	ذکر شیخ الاسلام ابو محمد زکریا الدقانی رم	۲۵۳	ذکر خواجہ ابو یوسف ہرانے رم
"	ذکر حضرت شیخ علی احمد صابر رم	۲۵۴	ذکر خواجہ احمد سیوسی رم
۳۰۴	ذکر حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رم	۲۵۵	ذکر خواجہ عبدالحق غجدوانی رم
۳۰۵	ذکر شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رم	۲۵۶	ذکر خواجہ عارف ریوگری رم
۳۰۹	ذکر حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی رم	۲۵۷	ذکر خواجہ محمود انبیر فخری رم
۳۱۲	ذکر شیخ سراج الدین عثمان رم	۲۵۸	ذکر خواجہ علی رامیتہ رم
۳۱۳	ذکر شیخ صدر الدین حکیم رم	۲۵۹	ذکر خواجہ بابا سخا رم
"	ذکر شیخ کمال الدین رم	"	ذکر شیخ ابو نجیب عبدالقادر سہروردی رم
۳۱۴	ذکر سید محمد کیسویہ رم	۲۶۰	ذکر مستشار سید رم
۳۱۶	ذکر شیخ علاء الدین غازی رم	"	ذکر شیخ روز بہان کیرمصر رم
"	ذکر شیخ فتح السامری رم	۲۶۱	ذکر شیخ اسماعیل قسری رم
۳۱۷	ذکر شیخ سراج الدین رم	"	ذکر خواجہ حضرت عثمان بانیہ رم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۲	ذکر مولانا محمد زاهد رحمہ	۳۱۵	ذکر شیخ نور الدین رحمہ
۳۴۳	ذکر حضرت شیخ محمد ابن شیخ عارف رحمہ	"	ذکر شیخ محمد عیسیٰ رحمہ
۳۴۶	ذکر مولانا درویش محمد رحمہ	۳۱۸	ذکر شیخ علیم الدین رحمہ
۳۴۸	ذکر خواجہ میر گلبدین رحمہ	"	ذکر سید شمس الدین طاہر رحمہ
"	ذکر خواجہ محمد صابر رحمہ	"	ذکر شیخ حسام الدین مانکپوری رحمہ
"	ذکر مولانا شیر محمد رحمہ	۳۱۹	ذکر شیخ بہار الدین خونپوری رحمہ
"	ذکر شیخ صلوتی رحمہ	"	ذکر شیخ محمود راجن رحمہ
۳۴۹	ذکر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ	۳۲۰	ذکر شیخ جلال الدین حسن رحمہ
۳۵۸	ذکر حضرت مولانا خواجہ گل امکنی رحمہ	"	ذکر شیخ حسن محمد رحمہ
۳۶۱	ذکر حضرت محمد شفیع عبداللہ رحمہ	۳۲۱	ذکر شیخ محمد رحمہ
"	محمد درم	"	ذکر شیخ شیعہ رحمہ
۳۶۲	ذکر حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمہ	۳۲۲	ذکر ساجد حامد شہر رحمہ
۳۶۳	ذکر شیخ جلال الدین تہا نیر رحمہ	"	ذکر شیخ حسن طاہر رحمہ
۳۶۶	ذکر حضرت خواجہ محمد بلقیہ رحمہ	"	ذکر حضرت خواجہ محمد بہار الدین نقشبند رحمہ
۳۶۱	ذکر خواجہ محمد عبداللہ مشہور خواجہ کلان رحمہ	۳۲۳	ذکر خواجہ علاء الدین عطارد رحمہ
۳۶۲	ذکر خواجہ عبدالرحمن ابن خواجہ کلان رحمہ	"	ذکر خواجہ محمد پارسا رحمہ
۳۶۳	ذکر خواجہ محمد شیعہ رحمہ	۳۲۶	ذکر خواجہ علاء الدین مجدوالی رحمہ
"	ذکر میر عبداللہ حسرائی رحمہ	"	ذکر حضرت جلال الدین پانی پتی رحمہ
"	ذکر حضرت میر ابو العلی اکبر آبادی رحمہ	۳۲۸	ذکر شیخ شیعہ رحمہ
۳۶۶	ذکر حضرت شیخ الشاش بندی نظام رحمہ	۳۲۹	ذکر شیخ بہرام حشمتی رحمہ
۳۶۹	ذکر حضرت شیخ احمد سہروردی مجد القانی رحمہ	"	ذکر حضرت مولانا یعقوب چرخمی رحمہ
۳۸۵	ذکر حضرت شیخ ابوسعید نیر شیخ عبدالقدوس رحمہ	۳۳۱	ذکر شیخ احمد عبدالحق ابدال رحمہ
۳۹۱	ذکر حضرت خواجہ محمد منصور رحمہ	۳۳۵	ذکر شیخ جمال گوجہ رحمہ
۳۹۴	ذکر شیخ محمد صادق گنگوہی رحمہ	۳۳۶	ذکر خواجہ عبید اللہ حسرائی رحمہ
۳۹۵	ذکر حضرت شیخ داؤد بن محمد صابری رحمہ	۳۳۸	ذکر حضرت محمد شفیع عارف رحمہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۵۲	ذکر حضرت میا نجی نور محمد خجانبوی رح	۳۰۵	ذکر محمد نقشبند رح
۳۵۳	ذکر حضرت حاجی اندا و اندر تانوی رح	۳۰۸	ذکر شیخ سیف الدین رح
۳۵۴	ذکر حضرت حافظ ضامن تہانوی رح	۳۰۹	ذکر محمد زبیر رح
۳۵۵	ذکر خواجہ نور محمد رح	۳۱۰	ذکر حافظ محمد حسن
۳۵۶	ذکر خواجہ سلیمان رح	۳۱۱	ذکر حضرت سید نور محمد بابا رح
۳۵۷	ذکر سید صدر الدین راجور رح	۳۱۲	ذکر حضرت سید ابوالعالی انبٹوی
۳۵۸	ذکر شیخ سارنگ رح	۳۱۳	ذکر حضرت میران شلیہ بیگ رح
۳۵۹	ذکر شیخ سینار رح	۳۱۴	ذکر سید محمد سالم ترندی
۳۶۰	ذکر شیخ سعد الدین بدین خیر آبادی رح	۳۱۵	ذکر حضرت میراجان بابا نور شہید
۳۶۱	ذکر سید عبدالواحد بگلرامی رح	۳۱۶	ذکر شاہ قطب الدین رح
۳۶۲	ذکر سید عبدالجلیل رح	۳۱۷	ذکر سید علی شاہ فضل جالندری رح
۳۶۳	ذکر سید اویس رح	۳۱۸	ذکر شاہ محمد عظیم رح
۳۶۴	ذکر سید محمد ترندی رح	۳۱۹	ذکر سید محمد عظیم رح
۳۶۵	ذکر شیخ محمد فضل الہ آبادی رح	۳۲۰	ذکر شیخ کلیم السبحان آبادی رح
۳۶۶	ذکر سید احمد کالپوی رح	۳۲۱	ذکر شیخ نظام الدین کاکوری رح
۳۶۷	ذکر شیخ محمد تکیہ رح	۳۲۲	ذکر مولانا فخر الدین اورنگ آبادی رح
۳۶۸	ذکر شیخ محمد فاضل رح	۳۲۳	ذکر حضرت حافظ محمد موسیٰ لکھنوی رح
۳۶۹	ذکر شاہ برکت احمد صاحب البرکات رح	۳۲۴	ذکر شیخ محمد الہ آبادی رح
۳۷۰	ذکر شاہ آل محمد رح	۳۲۵	ذکر شیخ عیسیٰ رح
۳۷۱	ذکر شاہ حسنہ رح	۳۲۶	ذکر شیخ محمدی لکھنوی رح
۳۷۲	ذکر اچھے صاحب رح	۳۲۷	ذکر شاہ عبداللہ رح
۳۷۳	ذکر شہری صاحب رح	۳۲۸	ذکر شیخ عبدالہادی رح
۳۷۴	ذکر سید دوست محمد رح	۳۲۹	ذکر شیخ عبدالباری رح
۳۷۵	ذکر شاہ محمد نادر رح	۳۳۰	ذکر شاہ رحمن بخش رح
۳۷۶	ذکر حاجی سید عطاء حسین عظیم آبادی رح	۳۳۱	ذکر حضرت حاجی عبدالجبار رح

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۰۱	ذکر شاه سید عبدالرشید رح	۴۷۵	ذکر حضرت شاه محمد حسین رح
۵۰۲	ذکر شاه حسام الدین رح	۴۷۹	ذکر حضرت شاه عبدالهید بنی شاه علام
۵۰۳	ذکر طاهر خان امام الدین رح	۴۸۱	ذکر حافظ کامگار خان صاحب
=	ذکر خلیفه قادری بخش رح	۴۸۲	ذکر حضرت مولوی سید امجد علی مروی
۵۰۴	ذکر عبدالرحیم شاه رح	۴۸۵	ذکر مولوی محمد انوار الحق دویگر صاحب دکان
=	ذکر فقیر شاه رح		مولوی سید امانت علی صاحب
۵۰۵	ذکر حافظ علی حسین شاه رح	۴۸۹	ذکر خلفا و مولانا سید امانت علی صاحب
=	ذکر حضرت مولانا شاه عبدالغنی مهاجر	۴۸۸	ذکر حافظ سید عبدالغنی رح
۵۰۶	ذکر مولوی محمد حسن نانوتوی	=	ذکر محمد حسن ولد مولوی رح
۵۰۷	ذکر مولوی حسن مراد آبادی	=	ذکر مولانا احمد حسن مراد آبادی رح
۵۰۸	ذکر حضرت مولوی عبدالرشید مهاجر	۴۸۹	ذکر مولوی عبدالغفر مراد آبادی رح
۵۰۹	ذکر مولوی ارشد حسین رامپوری	=	ذکر سردار صاحب بهادر علی شاه رح
۵۱۱	ذکر نعیم شاه	=	ذکر سید معین الدین رح
=	ذکر معظم خان	۴۹۰	ذکر حاجی غلام علی شاه رح
۵۱۲	ذکر مولوی جمال الدین	۴۹۱	ذکر احمد علی شاه رح
=	ذکر مولانا نبی زاهد بریلوی	=	ذکر مولوی امام الدین رح
۵۱۳	ذکر شاه علی محمد	=	ذکر مولوی عبدالحمید رح
۵۱۴	ذکر بهری میان	۴۹۲	ذکر حاجی عبدالرشید رح
=	ذکر اخوند یار محمد	۴۹۳	ذکر شاه صابر بخش رح
=	ذکر حاجی سعادت علی	=	ذکر فرزندان اخوند فقیر صاحب رح
۵۱۵	ذکر محمد عبدالصمد مشهور رشتخان	۴۹۷	ذکر حضرت شاه درگاه بی رامپور رح
۵۱۶	ذکر خلیل احمد خان	۴۹۷	ذکر حضرت شاه ابوسعید دہلوی رح
۵۱۸	ذکر حضرت سید محمد صاحب غازی رح	۴۹۹	ذکر شاه احمد سید مهاجر رح
۵۲۲	ذکر شاه بن داوی رح	۵۰۰	ذکر حضرت محمد ظہیر الحسن مراد آبادی
۵۲۳	ذکر مولوی محمد بٹے	=	ذکر حافظ محمد مسعود رح

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۲۲	ذکر شاه جمال رح	۵۲۲	ذکر حکیم نورالدین اکبر آبادی رح
۵۲۳	ذکر شاه بلا تقي رح	۵۲۵	نقل چنگ از درویشان مجیز
۵۲۵	ذکر شیخ شهباز رح	۵۲۷	ذکر طریقه خلیفہ
۵۲۶	ذکر حضرت شاه علام محمد رح	۵۲۸	ذکر طریقه رسول شاه رح
۵۲۷	ذکر شاه علام بولن رح	=	باب پنجم شیوا می شطاریه رح
=	ذکر شاه محمد حسین رح	۵۳۰	ذکر سلسلہ لکھنوی پنجاریه
۵۲۸	ذکر شاه چپ رح	۵۳۲	سلسلہ زاهدیه
=	ذکر شاه لطف اللہ رح	=	سلسلہ صفویہ
۵۵۰	ذکر سلطان قطب الدین رح	۵۳۳	سلسلہ عیدروس
=	ذکر شاه منیر مجذوب رح	۵۳۴	سلسلہ قلیچدریہ
=	ذکر خلیفہ نظر محمد رح	۵۳۶	سلسلہ اریہ
۵۵۱	ذکر خواجہ مصطفی رح	=	ذکر آن بزرگان کہ در مراد آباد دفنند
=	ذکر سید غلام قلندر رح	=	ذکر محمود بن عالم رح
=	ذکر سماع	۵۳۷	ذکر شیخ علاء الدین رح
۵۴۷	دوازده حدیث برجواز سماع	=	ذکر شاه محمد کامل رح
۵۴۸	اقوال دیگر در باره سماع	۵۳۸	ذکر شاه قطب رح

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بید و مست بید شاد بارگاه عظمت پناه آفریدگار است که ندای **اِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْ الْاَرْضِ**
خَلِیْفَةً و رجاعت ما بکمال در دوا و دوست و جواهر معارف صفات در گنجینه سینه نوع انسان
و دلیت نهاده و کند کار از نارسائی با هم ادراک کند و اقلش پرچ و تاب است و کشتی فخر و رویا
بیکبار صفاتش غرقه گردد ابضطراب رواج بقول بشری را بر سواحل دریای جلالتش
گذری نیست و قوافل ادراک ملک را در مراحل بادیه عظمتش از خود جوی می فی تشنه کامان
ساحل سفت کشتی شکسته امواج بحر طلال اویند و هر وان منزل طریقت گم گشته باویم
شوق جلال او جل جلاله و عم نواله و صلوات تا محمد و در تحیات تا سعد و در شایسته نذر پیشگاه
دو و فائز الجود و مقدس جماعت انبیا پیشوای طائفه صفیا حضرت رسالت پناه ششم نشان
نخنگاه فی مع الله که ذات بابرکات صد حسناش بسم الله و یوان ظهور است و تجلی آفرای
کتابخانه نورا و کین نقطه دایره **وَمِنْ اَمْرِ الْاَمْرِ بِنِیْلَتَقِیَّانِ** **بِنِیْلَتَقِیَّانِ** **بِنِیْلَتَقِیَّانِ** **بِنِیْلَتَقِیَّانِ**
برای کل **یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْنِ رُبَاعِی** چون خوست احد جلوه کثرت زجباب و میمی زمین
کشا و از بهر خطاب و حمد شد کن گفت و عیان شد کثرت و این است حقیقت حمد و رباب

و در دو سلام بجهت صحابه کرام و مخصوصاً خلفاء و خوارزمی خیرشیر بعد از اینها بقیه طوایف المؤمنین امیر
المؤمنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و اشرف الناس بشرف توفیق اهل بیت و کتاب
رأس المجاهدین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه و رأس الخلق بنیال الاسوال فی سبیل الله قدوسی
المستعان امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنه و افضل العالم بمجد الولاية الکبری ما اتمته
الاسرار علی اسد العالاب یسوی الدین امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و براتیات
عشره و بشره و تابعین و تبع تابعین رضوان الله تعالی علیهم اجمعین الی یوم الدین اما بعد و یگوید فقیر
حقیر کثیر بتقصیر محمد حسین کمر بن سترشدان قدوة السالکین زبدة العارفين مولای و مرشدی
حضرت مولوی سید امانت علی حسینی چشتی صابری قدوسی غنی که چون ذکر صفات اکابر مرورش
انواع حسنات است و تذکره حالات بزرگان سبب گوناگون برکات و سالکان این طریق شود
و این روش محمود و شگوار و دمنده آن میباشد که بر کیفیت سلاسل مروجه و خانواده ای مختلفه
افکار و اسرار عارفین و ادرا و ادوار سالکین اطلاع یافته در عالم شوق ریاضات و عبادات
به پیروی آنها خاشیتن را بر سر منزل مقصود رساند و نفوس خود را را امتحانی بحلیه خلاق جمیل و محامد
جلیله گرداند تا از آنکه آثار و جبار مقصوده خانواده ای چشتیه و قادریه و نقشبندیه و کتب
مستقیم و متاخرین متفرق مذکور است ناگزیر طالبان را در التقاط و مطالع اش از جابجای حقه
و مقامات مختلفه از جبار خاطر و مسیر بد و مانع را به نگه داشت این آثار بتفصیل و شوارسی
پیش می آید بنا برین که شش بخاطر پیچیدگی و خطور میکرد که اگر مجله ای مشتمل بر حالات و مطالب ضروری
ترتیب یابد و مشتاقان را از انتشار نظر و وقت تفحص متغنی گردانید و جمعیت خاطر سازد بوجه
اجری جزیل و چاره کار این گنهار رسیده آبی بگوشی تمنای این نشانه کام نجات چکاند و قطره بر
رومی آرزوی این از خویش رفته با وید با کامی نشاند حمد الله که درین روز ما با دوار و طلعب
حضرات بزرگان سلاسل متبرکه خامه بدست آشناسد و ناخن عمت گره کشتا بصدد تجو و نگار
کتب کثیره این فن شریفی مثل کشف المحجوب علی بن عثمان جلای رحم و تذکره الاولیاء شیخ فرید الدین عطار

رحمة الله وتوفيقه مولانا جامی رحمہ و کرامات علی بن حسین واعظم مدینہ خواجہ احرار رحمہ و مکتوبات قطب
عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی اسماعیل بن صفی الخفنی رحمہ و مقاصد المعارفین شاہ عضد الدین امرودی
چشتی رحمہ و زبدۃ القامات و نسبات القدس خواجہ محمد شرم مدینہ خواجہ نعمان خلیفہ شیخ احمد مجتہد
الف ثانی رحمہ و مراتب الاسرار عبدالرحمن علوی الحاشی رحمہ و سیل المعارفین جامی فضل اللہ دہلوی رحمہ و
اقتباس الانوار مولوی محمد اکرم برہاسی مریشیخ سوندناوی خلیفہ شیخ داؤد گنگوہی رحمہ و جبار
الانوار و رسالہ احوال ائمہ الطہریت و مدارج النبوة شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ و قول جمیل لانا
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ و رسالہ کشف الاسرار و مقالات شیخ ابراہیم مراد آبادی الکیف محمود
بن عالم مدینی رحمہ و تذکرہ حاجی رفیع الدین خان فاروقی مراد آبادی رحمہ و سنابل میر عبدالصمد
بگرامی رحمہ و رسالہ مقامات مظہریہ شاہ غلام علی رحمہ و مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں رحمہ و رسالہ
مولوی عبدالغنی سلمہ اللہ و شاہ ابوسعید صاحب حمۃ اللہ علیہ و رسالہ مولوی محمد مظہر سلمہ
لکناؤی و شاہ احمد سعید صاحب حمۃ اللہ علیہ فراہم آوردیم و مقاصد ضروریہ و مطالب لابدنیۃ النقاۃ
مفصلہ الصدر لبقا کریم و غیر بعضیہ از مسائل متفق علیہ حنفیہ از مراط المستقیم احمد صاحب رحمہ
برچیدیم و درج این اوصاف گردانیدیم ہر چند اصل مقصود را قلم ذکر مقاصد اورداد و ذکر احوال
و احوال و معاملات سلاسل ششہ مذکورہ بالا بود و فاما از نیکہ در کتب مشرعہ صدر حالات مشائخ سلاسل
دیگر ہم مثل خانوادہ کازرونیہ و ہمدانیہ و فردوسیہ و الوسیہ و نورنیہ و خضریہ و شطاریہ بخاریہ
و انصاریہ و عیدروسیہ و کلندیہ و غیر ہم مرقوم یافتیم نہ پسندیدیم کہ غرض بصرانان نموده آید اگر نہ
پارہ ازان ہم افزودیم ہم ذکر بزرگانیکہ در شہر مراد آباد و مدفون اند نمیدیم آن ساختیم و میان حالات بزرگان
کہ آہنارادیدہ احوالی انہا از مقامات شنیدہ ام ناموشنہ نگذشتیم و انہا خواناوی طوسیانیہ و بانی
و طیفوریان کہ ذکر آہنارادین کتب مجتبہ ندیدیم از فتویدیش پہلو زدیدہ خامیہ از شرح حالی انہا بزرگان
کشیدیم و نام این کتاب بامید ظہور برکات و قبول توقع محضرت فاضل الانوار بنیاست ہم تبرک شد
زادہ خود مولوی انوار الحق سلمہ اللہ تعالیٰ انوار العارفینہ بنہادیم از پیگاہ رب العالی امید

آنقدر که سیر این اوراق را باب شوق را لذتی فرمود و صواب و وق را از صراط کتب
 مستغرق برای حصول مقصود مستثنی گردانند و این نامه سیاه را بتصدق ارجاع و طبع یافت و این
 عطا فرموده خاتمه بخیر سازد و خاطر را از موهب نفسانی و خوشه های دنیاوی سپرد و از بخت
 و آلاء الهی و چون آغاز این آیین بسال کبیر او و صد شتاب و شورش بجزی در عهد و طاعت سابقه
 مرحمت یزدانی طلق یافت سبحانی عدل گستر رعیت پرور جان جسم جاوید جلال جویان بخت و جوان
 دولت جوان سال **جانباب محمد کلب علیخان** بهادر مرسته آرای حکومت ریاست
 سطره آباد و حرف را سپرد حفظه اندک عن الفاسد و لشکر و مرید خاص را در امتداد مقاصد عارفان
 طریق خدشنا کسی کشف استحقاق بیست و هشتاد و یک روز تفرید و بجزی خشت برینا و احوال شریفه
 قدس المدثره بعزیزت انجام پذیرفته و شاید این آرزو انکسیر منیر بر مقصد و طاعت حسیله ظهور گرفته
 واجب آمد که بنده از شخص کفایت ابتدای این ایست اما حال زیب صفوح بیان نموده آید تا بنندگان
 دهند و شنوندگان شناسند که ظهور بچو افادات غایبه حشائیه از اثر نیت حق طوبیت چندین عالم
 مروج سلام است و طلائع را چو مسرفت و حق شناسی به ساقیگری این مروج دین مبین در جام
 ما انا اشرع فی المقصود المرام مخفی نماند که جانباب علی محمد خان بهادر و غفر الله له ابرار ابایی این شهر بهر
 ریاست داد اند که ده لکهر کمال سلطنت و شوکت جمعی غفیر از انفا ان شجاعت آثار در علای ملک
 کشمیر مسخر و مطیع خویش فرموده بود و وضعی لونه علم ملک و فضل شجاعت میدادند که در جنب هر بیت و
 مرد انگلی آن سلی جانب کسران عهد با زونی کشادند و نیت فراوان شهنشاه و علم طاعت و چار سومی
 آفریننده باغبان در عهد دولت آن هر دو و جبال و صحرای آوار و گشته رفت بی خانمانی مربوط
 برشته و نما افغان بر فراخ کام کار و فرامی تیغ زهر و نام کن فریدون حشام عالم جل بکام کشیدند
 چون پاینده جات توابع موصوف الاغاب بر و جانباب محمد خان بهادر و جانباب بنعلی بهادر
 همین فرزند آن غفران باب بفضیله اتفاق که شرح شد در کتابهای تاریخ مرعوم است و هر گاه بی چشمه
 راغبی در گزای کامل و قدما شد هر حجت کرده بود و بجزایان سر در این قوم بالشرکین عقیده مستند

غاشیه اطاعت جانان محبت سده خان بهادر ولد پادشاه آن غفران مآب بروش کشید و آبثال
 امر شریفش آن دلا مرتبه را بر صدر ریاست نشاندند و حلقه بگوشش فرمائش گشتند آن الامراء و متمم
 بصفتان جلیله شجاعت و همت و دلش بود که کارهای ریاست بوجه حسن سر انجام داد و سالی چند
 مسند آرا مانده پس از آن که جناب امیر السعد خان بهادر و جناب نواب فیض السعد خان بهادر از ولایت
 کامل بازگشتند بمسکراقبال نزول فرمودند و نفس همها مات مکی در میان خلاف نواب غفران مآب
 و قش جناب اب سعید السعد خان بهادر بکامران پلست در عین غفلان شباب بکام قضا و حال
 لبیک گفت و جناب نواب فیض السعد خان بهادر بر شد و کرامت مرجع عیان دولت شده و ساد
 فرمان فرمای راجلوس خود آمانید و نق افزونند که اهل لشکر و جمله ناغنه کیمر دست بسته کمر طوع
 ایشان بر میان مان بسته و گزاف کشان وقت بدستم خیر و فرمان پذیر می انگشته خیال سزایی از
 سر بدر کرد و پیرایه حال این مین غریب الوجوه و کمال درع و تقوی از هسته بود و قامت عالیشان
 شریعت نبوی پر سینه طرح بنامی شهنشاهی آباد عرف را سپور رنجیده ذات فاضل البرکات همان عالیجناب
 که در حیات خود و مهورش فرموده علماء و فقرا و شرفا را در آن جا دادند و بساط امن و دعافیت را سوخته
 نمایان بخشیدند هرگاه آن مغفرت و سنگاه داول از سیر این دار فانی بشیر و غنان کیمت غریب بسو
 دار البقا برگردانیدند خلف اگر ایشان جناب محمد علیخان بهادر قدم بر ریاست گذاشته آمانید
 سطوت و رعب در افغانان انداختند که تخم عداوت ایشان در درها کاشته شد بالاخر همان تخم سر
 بنمو کشید و این بار آرد که از دست کسان شربت فنا چشیدند و برادر کوچک ایشان جناب ابغلام
 خان بهادر که پایه سرحد و فطرت و شهنشاهیات جگر داری و شجاعت بر صدر ریاست جاگزینند و فغانا
 برتری پایه دلش آن عالیرتبه در برابر انصاف سنجیده گرد ایشان جمع گردید چون جناب علاء محمد خان
 بهادر را شوق زیارت حرمین شریفین بدینو کشید جناب اب احمد علیخان بهادر و خلف فغانا
 مقتول بر منصب ریاست جاگزینند و اکثر افسر و لشکرا بر سر برده و دعیت حیات سپردن چون پیری که
 رکوداره ریاست چند نگذشتند بعد از فتح قصه احوالشان جناب اب محمد سعید خان بهادر و خلف ارشد

بجا نشین بزم خرمخان بجا در حاجی حسین رضی عنہ سادہ آراہی و دلگداز ریاست و جلال نورافروزی
 بیت اشرف نال نال و ال گشتہ بسبب کمال زکاوت طبع و اصابت و احسن تنظیم است را بجائی
 رسانیدند که این شهر در امن و عافیت و سبب اشل تا ایں ہمہ مالک گشت بشا طبعی دست نظامت حضرت
 مروج الادب و عروس است بہشت کمال شد جلوه آراہی بزم و لطف ذریب گردیشان شولت
 حکومت از گشتگی بنویسید در سال کبیر و و محمد و نقی و یک جبری گویان خاکدان از وجود سر اچوشت
 محالی گشت جناب محمد یوسف علیخان بہادر خلف کبر سر حکومت را بجلوس فرمودند گردانید لیکذات
 و ایشان بجمع صفات کریمہ فطریق عیبہ بود و احسن فطریق و تسخیر قلب بریاد و محبوبی ملازم و رعایا پرور
 حال رفقا و خراجی کرام و اجداد و عظام گشتند الحق اگر پائی این رئیس با وقار و در میان نبود و دیگر گاہ
 شہر غدر و بر مہی فوج گلشنیہ زخامت نفوس بر معاشان و بد عملی کوہ اندیشان شہر و انالی شہر
 ہر یکہ بر باد و تباہ شد صاحب راہی ز زمینش در خطایین خطہ فرود نشان ہمانا کار عجاز نمود و عقود
 جملہ محلات را بناض فکر صاحب خود از ہم کشود ہنوز از سالہامی عمر ایشان مانہ ممتد گذشتہ کہ چون
 جنان بشوق این زمینشان خوش کشاوند و از فرود و صلیقی تعالی تعالی و رواند و سئل کیہ از و دو
 دشتا و یک جبری بسم کشش در زیر خاک در میڈ پائی سترحت بخوانکہ عدم و در کشیہ انکہ و عروس دولت
 جوائی از سر گرفت و شاہد است نقاب از رخسار برگرفت گیتی آب قہ سجود آمد و عالمی رانستہ از تازہ
 و سائر آید مجلد و بر تعالی بداد و می جلوس کلستان بختیاری نہال باض کا مکاری مروج احکام شرع
 ستین احمد حامی بن حسین محمد جناب علی القاب **محمد کلب علیخان بہادر** و بعد و خلف
 اکبر داشتہ حضرت مروج بصفت مزین گردید و صدای بہنیت رفادہ فلاح عامہ خلق در گنبد گردان
 چید شایع آرزوی عالمیان بار آور و نہال مراد جہانیاں بردمند گشت تا نگاہ جان باز نہایت
 انفس و گی از دلہا بیرون شافت ہنرمندان کہ از کساد بازار قدر سنجی شپرد و دل بود و نگاہ کل گفتند
 دار با کمال از اطراف عالم صیت سرانہوید مرتبہ دانی این رئیس عظم شینہ ہوسہ برب رب رب
 زوند و سائر اطراف ملازمی و خواہد بست رسید و شرفا و کثافت اخوش المہائی دستیاب گردید انہا

این نیز سپهر ریاست و کامکاری باز و یاد مراتب شوکت و جتیارسی با نور دیده دخی و فیروندی
 عین الاعیان گشت و بهر دوزی در زند نیکل خرم شد زاده کامکار محمد شتاق علیخان بهادر خجسته گوهر
 بر اوج اقبال لایزال تابان باو از پنجا که هجرت این چشمه فیض میباید حاتم دوران مجال نیامد
 و زبان عطار و در قمان نیست لهذا آن به که رجوع بهل مطلب نمایم و دست بحریرتقا صد کشایم بایر است
 که این کتاب مثل ست به پنج باب **باب اول** در بیان کلیه تخی و اثبات و خطرات و شد و تد و فکر مفهوم
 اتم ذات و بیان اثر نسبت و ولایت و نبوت و تسلوک خواجیه نقشبند قدس الله سره لهریز و عاشق و
 مؤیدات عشق و آثار آن و توحید مطلق و مقید و قرب غفل و فرض و تجلی و عرصه شت حضرت مجدد
 و مثال و تمثیل و تنازع و پیروز حدیث این الله خلق آدم علی صورته و روح و نفس و دل و مرتزخ
 شیخ و ده گرد و قبول مصوفه صاحب هفت اقسام صوفیه و فرق مقام و حال و ملوک و اقسام الهام
 و تصوف و تبیین مرقع و مشروطه و مندرجه و خانواد و اسامی رجال الله قطاب غوث و امامان و دو تاد
 و ابدال و اخبار نقباء و نجباء و مکتومان و مفردان **باب دوم** در بیان کرم و کائنات و سید موجودات
 صلی الله علیه و آله و خلفای شیعین و ائمه اهل بیت مطهرین و دوز و امام **باب سوم** در بیان
 اسامی صحابه و اهل بیت و ائمه اربعه و چهار پیر و اربعه عیسی **باب چهارم** در بیان کرم و کائنات
 و خانواد و امی مذکور و اسامی آن بن فوت سواهی پنجم خانواد که ذکر آنها در **باب پنجم** خواهد آمد **باب**
پنجم در بیان بزرگان حسلقه خانواد و شطاریه و حشیمه بخاریه و عید سیه و قلند سیه و پادشاهان کبار
 که در مرا و آبا و مدنون اند و ذکر اسلح و کلمه این محمدیان از نو شوق انشا عبادت لهذا عبارات کلمات
 بکوریعیه یا خلاصه از آنها برشته نگاشته ام و عرض نیت و اتقان این فن نیست که درین کتاب اگر
 خطای و غلطی رفته باشد در صحت و صلاح آن ویرن نفرمایند بلکه گوش نشینند و اندوست و راز مخفی
 و مدعیان بهر سهر سهر و حفظ و نگه بانی خود دارند که شکر در حق آمان از زبان موادی حمده
 که ذکر شریفش خواهد آمد بایدم شد شهر و اماند و اصل کار و جمیع و بجز کم مقصد نه اولیا بر شمع
باب اول بدست که کلیه از انو می چپ کشد ویز انو می رست رساند و کلیه از انو می

حق سبحانه گفته میشود و اگر خوبند و اگر خوبند همین حرف راست که در هم مبارک است الف و لام از
 برای حقیقت است و تشدید لازم از برای مبالغه در آن ترفیع پس بیاید که طالب بشنود و نسبت
 آگاهی بحق سبحانه برین وجه باشد که در وقت تلفظ این حرف شریف بیویت ذات حق سبحانه و تعالی
 مخلوقی باشد و در خروج و دخول نفس واقف بود که در نسبت حضور سیاحه فتوری واقع
 نشود و ما برسد آنجا که بی تکلف نگاه نیست و این نسبت همیشه حاضر دل او بود و تکلف نتواند که این
 نسبت را از دل دور کند و **رباعی** غیب بیویت آمد ای حشر شناس و انفس ترا بود بران حشر
 اساس میباش از آن حشر و رسید و بر اس حشری گفتم شگوف اگر داری پاس پوشیده و نهان که غیب
 بیویت که حضرت مخدومی در این رباعی گفته اند چه طالع اهل تحقیق عبارت از ذات حق سبحانه و تعالی
 لا تعین بینه بشرط اطلاق حقیقه که معین نیست باطلاق نیز ممکن نیست که درین باب و از کی بجز بگو
 متعلق گردد و ازین حیثیت مجهول مطلق است **حاشیه** اندیخا ظاهر میشود که آنچه اهل معقول گفته
 که توجیه مجهول متعلق نمیشود و مانند علم محل اشتباه است و حق این است که توجیه متعلق میشود و اگر چه علم
 متعلق نمی شود و چنانچه بوجدان معلوم است حضرت خواجہ عبدالعزیز احقر قدس سره در بعضی از کلمات قدس
 خود نوشته اند که مقصود از ذکر آن است که دل همیشه آگاه و بچشم سبحانه باشد بر صف و محبت تعظیم اگر در
 صحبت ارباب حبیبیت این گاهی حاصل شود خلاصه ذکر حاصل شد متوجه ذکر نیست که اول آگاه و بحق
 سبحانه باشد و اگر در صحبت این گاهی حاصل نشود طریق آن است که ذکر گفته شود و حضرت ایشان بعضی
 از کلمات قدسیه خود نوشته اند که وقوف قلبی عبارت از آگاهی و حاضر بودن دل است بحق سبحانه
 بر آنچه که دل را پیوسته نیستی غیر از حق سبحانه نباشد و در جای دیگر فرموده اند که حین ذکر ارتباط و گاهی
 بند که ربط است و این گاهی را بشود و وصول و جود و وقوف قلبی میگویند و و هم آن است که
 ذکر از دل واقف بود یعنی در آشنایی که توجیه باین قطعه صنوبری شکل شود و او را شنود و گویان ذکر
 گرداند و گذارد که از ذکر و مفهوم ذکر عاقل و ذوالاهل گردد و حضرت خواجہ جلال الدین شیندرود
 معنی را لازم میفرماید زیرا که خلاصه آنچه مقصود است از ذکر و وقوف قلبی است همانند

مرغی باشد آن بر بنیه دل پاسبان که بنیه دل اید سستی و وصل و جبهه بیان نسبت
 پیر طریقت و تحقیق آن ای طالب شد بشرط عدالت و تقوی باشد و مرکب گنا که بیشتر
 نباشد و بر صغیره اصرار نماید و هر مدی و محبت یافته شخصی باشد و زیاده ازین شد اخطا مرشد در
 محبت سلوک مفصل مرقوم است باید دانست که اکثر طالب بیچاره بر ظاهر صورت غلطی خورده بر
 نقصان نسبت باطن پی نبرد و آن نسبت بیشتر از فساد و عبادت کمر گردد و یا بقصود و تمرین بعضی
 احکام شریعت و طریقت اندران کدورت افتد و صاحب بت بر نقصان آن مطلع باشد یا نباشد
 این نسبت سبب نجات و هلاکت و دسترس طایب یا باید که از چنین صورت فریبی بخورد و آن نسبت که
 از آنحضرت صلی الله علیه و سلم در سینه فقر امتوارث است و پاک از نقص مذکور خاصه آن در محبت ا
 و اراده قویه و اتباع قول فعل آنحضرت صلی الله علیه و سلم که برگز خلائق آن نخواهم کرد و اگر چه از
 علایقه بشریت چیر می قصور اندران افتد اما از صمیم دل احکام آن پذیرا گردد و در حص بر سنت عملی
 باشد تا تناسی نفس و سلوک محبت تمام می گردد و این نسبت طالب را کشتان کشتان به مراتب قرب و
 عرفان میرساند تا قلم این اثر نسبت شیخ خود بیان میکند اگر از صحبت شخصی اینچنین آثار پیدا آید
 و در نماز چیر می کیفیت و دبستگی و دشواری پیدا آید برگز از فیض نسبت آن رونم و اند و اگر بعضی
 فعل ایشان در نظر و خلاف شرع نماید بر قصه موسی علیه السلام و حضرت نلیه السلام حمل نموده بدانند
 که در نظر من خلاف می نماید و ایشان هر چه کنند با الهام کنند ایشان این الوقت اند و بدانند اگر در این
 در نماز حضور نباشد از ملاحظه و مراقبه حضور و قرب بخیر است و دور و اندرون وی از جوش بحسب
 قرب حضور سبب بهر است و هر قدر که نماز فقیر بی حضور است همان قدر در فقر آن تصور است شخصی
 و دوستانه که بسبب خلاف امر و نهی حکام شرعیه قضا از مرتبه خود فرو نیفتند آری دریای فیضان
 از آلودگی گرد و غبار پاک و تیره نگردد اما آن فعل ایشان تقلید را نشاید این فیض و عطا
 بر وجهت فرست ایشان شایانند و بعضی دیگر اند اینان خواص دریای وحدت و شهادت حقیقتند
 یک آن از حضوری دوست و دوست و دوستی را نشاند جای و قدرت بطاعت ظاهر نیاند هر چند که

در حکام تکلیف شرعیه کامل و ناقص نبود و محکوم و مکلف اند لیکن ایشان از مقام عروج بودند
 منزل نزول اختیار می ندارند ایشان ندارند و هم این الوقت اند و بعضی کلامند و مقربان
 هر شیخ اند ایشان واقف اسرار شریعت و طریقت اند و انا و آگاه و سلامتی و بلاکت بحسب
 حقیقت اند چونکه بنیای معانی و حقائق اند و شهر باز صحرای معرفت و عرفان اند و پروانه بر مقام
 عروج و مربوط در منزل نزول میدارند ایشان صاحب ارشاد و اهل صحو و اهل تمکین اند قول در
 فضل ایشان قابل تقلید و لائق تقریر و تحریر است و در این زمان ایشان نایاب اند و هم این الوقت
 و ابو الوقت اند باید که جوایبی جمیع مراتب مذکوره در هر شیخی نباشد و گرنه از تعلیم یافتن علم طرب
 بازماند و در حجت و جوج غفار زمانه عمر خود را بر باد و بر باد و نیست که آنحضرت را صلی الله علیه و سلم
 از غلبه ذوق قرب و رزق و در رکعت باقی ماند گفت و قالیدین رضی الله عنیه یا رسول الله الصبیحة
 اقم نصرت الصلوة فقال لم افسد ولو تقصیر کرمه دریافت تقدم نقلی مائیکم ثم سلم بن امر
 از اوقات آنحضرت است صلی الله علیه و سلم که در کیفیت عروج قرب و حضور به نزول التفات نماند و بگو
 در سجده نماز تجوید چنان دیر کشیدند که عائشه رضی الله عنها چنان دانستند که روح حضرت از تن پرواز
 کرد صلی الله علیه و سلم و روزی در مجلسه بین سجدتین چنان نشستند که صحابه چنان دانستند که حضرت
 صلی الله علیه و سلم سجده ثانی فراموش کردند این عروج و نزول در مقام قرب و حضور با اختیار
 آنحضرت است صلی الله علیه و سلم و ظاهر است که عروج و نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر خفایا
 است و بظاهر است که آنحضرت مقتدا و ابو الوقت و ابن الوقت اند صلی الله علیه و سلم چنانچه تمنا گفت
 سه ده سوره من ترجو بحال احدی که بگوید و دخل نهاده و ان کبی نسیا لکوه صلاه و باید و نیست صحابه را
 ملکوت و جبروت و مقام عروج قرب حضور و تکشف میشد و احوالات ذنابی الشیخ و حقانی الله و بقا
 بالکسر و صحو و غیره در دو زمین و لیکن در زمانه ایشان آن لفظ مصطلح نبود و نه احوال ایشان
 آنهاست معل نیست رضی الله عنهم همین در مکتوب هشتم سجدت و لی بر وزن فعیل است مبالغة
 از کمال طاعت ولی پرست بود و در وی معصیت اندر نیاید در طلب و که فعیل یعنی مقبول بود

پس بیانی بود بر وی احسان حق عزوجل و آن محفوظ بودن اوست از زلالت مصیبت و پناه بر
معلوم اند و معلوم را از کتاب گناه نبوده است اما ملاحظه از کتاب گناه بود بر سبیل مذرت و لیکن
او را بدان گناه هرگز نبوده و گفته اند که او را تقصیر نبوده و حق و تاخیر نبوده و بقیام نمودن
حق خلق و مطلع بودن بخوف عقاب و نه بامید حسن آب نه بیند و نه اندر نفس خویش را قدری
و قیمتی و بدان که خداوند تعالی را اولیاء اند که ایشان را بدستی و ولایت مخصوص گردانیده
است و الیایان ملک و پادشاه که بربندگی برگزیده است ایشان را و نشانه اظهار فعل خود گردانیده
است و در ایشان را و الیایان عالم گردیده و تائید آسمان با مان برکات اقدام ایشان آید ایضا
ای برادر جامی نویسنده نیست که میفرماید لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْمَوْتِ که امرای بحار رحمت
و اولوات معاصی و آثار منافی عاصی را از وجود ایشان پاک گردانده و بطهارت منفعت و آیت
نعمت رویت را قابل کند إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا بیان در ولایت و نبوت
مسئله پنجم کتاب مقاصد العارفین جامع علوم محققین مفسر فائز مدققین شاه عضد الدین در بیان
نبوت و ولایت است انشاء الله و ذکر شرفش خواهد آمد بنی انسانی را گویند که زمان ایجادش مثال
اندیش متضمن ارقام هدایت احکام و اعلام ارشاد و انجام و مشتمل بر قوانین صلاح و توابع اطلاق باشد
بوجهی که نه نیب از آن منصوب نمودن فائده و نه نائب از خواریان خدمت مائده بلکه خود او است
فائده که خلق منظم خویش روشن و مضی میگردد و کونوز فائزین پستش فتنه و مبرهن و آنچه
که گمراهان طریق و نادیدگان نعم حقیقت گویند که خدا را در ایجاد فائده اظهار خویش حاصل است و
انبیا بحال ریاست و مصلح معنی فیما لا یخلف عن الخلقه خیال خام غافل و شبهه پی تحقیق گمراه
اند و ب افادوی را در حقیقت ان اعرف بحال صیاحی فهمیده و نبی اگر بکتاب و شریعت تازه بود
رسولش گویند و بعضی از انبیا چنانند که کتاب نبی مقدم بر ایشان بکار انداز شده بعضی علمایان
وین از اطلاق اسم رسول بر آنها ساکت شده اند و حال آنکه نزدیک اصحاب تحقیق رسول اند چه
آنکه از نازل حقیقت تجدید است نسبت ایشان اگر چه بکار است نسبت انبیا را سابقین در رسول اگر

نامور بجای و پادشاه و اولو المعزم بود و اولو المعزم اگر محیط اعظم باشد آنرا خاتم گویند و محیط کسی است که حقیقتش محیط
 همه حقائق باشد و بالای مرتبه او هیچ مرتبه اعلی نباشد و خاتم نبوت یکی بیش نیست و آن خاص وجود
 مقدس محمدی است صلی الله علیه و سلم و اولو المعزم نیز و یک بعضی بپژاوند و نزدیک بعضی شش
 و زمان نبوت از آدم صغی تا حضرت محمد رسول الله است علیها السلام و درت باین که گذشته شش
 هزار سال بود و و زمانه نبوت بر سر هزار سال شهسوار سی کالی پیدایش و در علم و فضل و قدرت
 و قبول فضل و اعلی و اکمل ترین فائق باشد و تادیت نبوت کامل پسین اولین بود و از انبیاء
 علیهم السلام کسی که اول نبوت شده آدم صغی است علیه السلام و بر سر هزار دوم منوح علیه السلام و بر
 سوم ابراهیم علیه السلام و بر چهارم داود علیه السلام و بر پنجم موسی علیه السلام و بر ششم عیسی علیه
 السلام و بر هفتم محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم و غیر آدم داود و موسی و عیسی و غیر داود و
 و بر قول ثانی اتفاق است در علم و نبی و اهل احوال و ابلاغ پیام و ختم نبوت و بر نبی و
 اشراق خاطر بود و کشف غیب بقدر طاقف خویش یکی از دیگر فیضیت و او در علم و قدرت و
 نبوت و دوروی و روی بخت و روحی بخلق یعنی نبی و توحید و او توحید خدای تعالی که بدان
 سبب متفقا قه کند از حق و توحید به بندگان که بدان واسطه افاضه کند بخلق و کمال اول ولایت است
 و کمال دوم نبوت و نهایت ولایت هدایت نبوت است و مطلق ولایت خصل است از مطلق نبوت چه
 ولایت و بر بخت است و نبوت قرب بخلق و اگر اخصاف کنی به نبی پس نبوت اولی است از ولایت و بر
 ختم کمال او همان نبوت است نه به تنها ولایت چنانچه کمال آدمی و بر بلوغ است اگر چه انتها و طفولیت و
 بلوغ است و چون بولی نسبت کنی هم ولایت خصل بود از نبوت از جهت آنکه کمالش و محض ولایت
 حاصل است بلکه نبوت نسبتش موجب زوال ولایت است و ولی کامل نبوت به ابلاغ نیست هر چند
 که در ابلاغ احکام باشد و آنرا آنچه که محققان گویند که در دیده بنیای زره از ذرات کائنات پیدایش
 از حضرت غیب را و از ان پیدایش بود که بحث هر شیء با ابلاغ و اهل طریقت است که سالک آن طریق
 بنیای پیداکند که گویند نبی رحیم قسم است و فضل و عقل بهتر از ان قوم در جنات و فائق

ترین در تهذیب غیر منزه و پاک از او ناس عیوب و سوا از لوث شبهات و تسکون صاحب توت و
 قدرت مؤید بتائیدات غیبی بلاغش اظهار کمال است چون خلقت انسانی بر نور و ظلمت مشتعل است
 و ظلمت غالب بر نور لاید که بهر زمانه انسانی پیدا شود که نورش غالب شد بر ظلمت تا قوم ظلمانی هم
 بنورش منور شود و آن انسان انوار نشان اگر خود روشنی بود و اگر پس روشنی بود ولی است و مراد
 ازین خود روشنی و پیکر وی در تحصیل کمال است نه در تکمیل انام و لکن خاصه نبوت بدان کنی
 آفتاب است و نبوت ضیاء آن و دعوت فلاح حرکت او و قلوب آدمیان ذرات زمین که وظایف
 کفر مبتلا افتاده اند و حرکت آن آفتاب و انهم بران ذرات است هر که او را دید منور شد و هر که دور
 ماند مظلم گشت و هر که آن را ندید رانده شد و دعوت مطلق با مقدار می است طویل که در هر کلی عبارت
 از وی بود و ابتدا را و اول است و انتها را و ابد را این در هر باب نسبت اختلاف اعدا و انبیاء و رسل هر دو
 لاحق شدند و آن باعتبار اینست که متابعت بود و مذامات باشند و بسبب عدا و رسل که اختلاف ادیان
 از ایشان پیدا آمده ساعات و باعتبار آنکه بر سر هر هزارین نبوت اندایا هم سبعة و خاصات با برکت
 رسالت پناه محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم که جامع کمالات تکمیل انبیاء و اولیاست و دعوتش محیط دعوت
 جمله انبیاء و اقبل و هدایت اولیاء و اید است سلطان الدهر شده و از آنجا که او صلی الله علیه و سلم خاتم النبیین
 و دره این آفتاب و تاب او تا بابتی شد و هر که کبی که درین میدان درخشد مستقیماً تاب او است و
 از آنجا که آفتاب حاکم مابین است در احداث نور و روشنی مابین تاب و انهم بسبب تقابل آن تا بنقسم بر
 که اعرفت لچار اشارت اعجاز نبیارت لبش قرینه که دلیل اهل کمال محمدی است صلی الله علیه و سلم و حجرات
 انبیاء و لائل کمالات و صحت انبیاء باشند و لکن نبوت چه ذات نبوت بالذات احری سقر و ثابت است
 غیر محتاج اظهار تعجز و اما اظهار رجوع در عوام احتیاج با اعجاز و در تا صورت پرستان جبینی بعجز تصدیق سخنی
 نمی کنند و اخلاق حسنه از کمالات نبوت اند زیرا که دعوت بی مخلق از ابلاغ و اظهار حسنات است و تعجز
 بر نبی بر حسب تقضای امت او است چنانچه در توم نبی صلی الله علیه و سلم فصاحت و بلاغت کلام بود
 انحضرت بغفران فصیح و بلیغ آمده و نه پند می که سخوات انبیاء و محض بار و ایشان است بلکه شیت حق است

مقدم است بران چه حق سبحانه و تعالی بداند که کمال و شهنشای نقصان نمند و در آنچه اختیار و شهنشای
 غیرشان از خود و تا از کفر بگذرند و در راه رست و آیند و جمله انبیاء و معصوم اند از کبریا و بعد از آنکه از نبوت
 و از کبریا بلا عمد و از صفات بعد از نبوت و بعضی گفته اند که از کبریا مطلق معصوم اند هم قبل نبوت و
 هم بعد از آنکه مطلق معصوم اند بعد از آن در نبی هر چند که مقرب خداست اما هیچ حکمی از حکام و تعزیر
 او را معاف نمیشود و بالا نظر او را و ای آن حکام و محار و تحقیق نبوت مانع صدور فعلی که ظاهراً شرع
 تقاضا آنها دارد نیست و نه از ان اعمال بر ذات نبوت حجابی و مناکه حکمت است از حکام نبوت و
 بعضی گفته اند که مناکه سنت رسول است صلی الله علیه و سلم زیرا که حضرت صلی الله علیه و سلم التکلیف
 فرموده و هیچ را و ای آن بامر دیگر انبیاء و رحم نموده و حال آنکه معنی خبر جز از معنی آن خود دارد و وجه نبوت محمد
 صلی الله علیه و سلم جامع نبوت جمله انبیاء است علیه السلام و در موصول دین همه را اتفاق است و تکلف
 فرود بر دین با فرود دین و دیگر مانع این قول نیست فافهم و الله اعلم بالصواب و **و لایست**
 بدانکه ولایت دو قسم است عامه که عموم لایست بعد از لازم باشد تا صاحب لایت متوجه بخلق شود
 و لایست حکام و منصب و و با بلیغ پایش متفرع گردد و در این مخصوص بانبیاء است علیه السلام و در مطلق
 متعین آن از مردم باشد تا بر صاحب آن ابلاغ و اجباید و آن ولایت او یا رست رضوان الله تعالی
 علیه و جمیع و هر یکی از همین بر همین است مقید و مطلق پس مقیده عامه موجب تخصیص طریق و بیان
 اوضاع حکام است و عامه مطلقه باعث ظهور و فائق موصول و حقائق فرود آن این حکام است و
 مستقیم مقیده علت استنباط طرق خروج و اقامت حد و است بوجبه ابطال باطل و اثبات حق حاصل
 آید و مستقیم مطلقه سبب بروز و فائق اسرار عالم و عالمیان و هر یک از این اقسام را به خاتمی است
 که لوازم او بعد از منقطع شود و آنچه از قائم میزد و شود و کلی باشد که آنچه از غیرش صادر گردد و بعد از نبی
 او بود و قائم هر قسم که کار خود مختار نیست و قائم ولایت عامه مقیده خاص فایات مقدس محمد رسول الله
 صلی الله علیه و سلم است و او فرموده **و المرسله و النبوة قد انقطعت** فلا رسول بعدی و لا نبي و حضرت
 الله علیه و سلم جامع هر چهار قسم بودند و قائم ولایت عامه مطلقه علی مرتضی است کرم الله وجهه و بلند و در

دار شده که آنما بدینیه علم علی بابا و نیز دار شده آنما نیز آن اسکندریه و علی کسانها و گمان نبوی که
 چون عائد مطلقه ختم بر علی بایست شریعت او که مبدء وجه بار رسول صلی الله علیه و سلم و نبوت
 ثابت شد و باذلان این گمان در دواوی ضلالت و نقصان یقینی چه آنچه پیغمبر خدا آورده چنانچه است
 شریعت و یقین و حقیقت و سابق گذشته که شریعت باب طریقت است و طریقت باب حقیقت و
 نیز نشود که حقیقت و یقین است و یقین در شریعت و هر که شریعت را دید و بران ماند مؤمن است
 و آنکه طی کرد بطریقت رسید و وران ماند زاهد است و کسی که پیشتر رفت و وران ماند عارف کامل
 دولی و صل است و آنچه عائد را لازم است آوردن این کمالات ثلثه پست تر حاصل شد شریعت جامع
 بمقیده و او بر رسول صلی الله علیه و سلم ختم شد و طریقت و حقیقت بمطلقه عائد و او بجای مرتضی تعالی
 نمود و بروی کرم الله وجهه ختم یافت یعنی آنچه علوم طریقت و حقیقت بر دل رسول صلی الله علیه و سلم نازل
 کرد و بزبان معجزان آنحضرت و در شریعت مجمله یا بر خاص عام پیام شده بود و بزبان علی تفصیل یافت
 پس علی مرتضی نمبر لسان مصطفی است و لهذا در شان او دار شده که من گفت مؤلا فاعلی مؤلا
 یعنی هر بنده مؤمن که آزاد می شود خواهد بمن از قید بندگی و نفسانیت و سستی پس آزادی او بدست
 علی خواهد شد و چون علی را بانجی جزویتی ثابت است در باطن لاچار او صلی الله علیه و سلم در شان او
 کرم الله وجهه فرمود و محکم نمی دگم می و نیز فرمود که نسبت علی با من چون نسبت بارون است بمو
 علیها السلام و نیز گمان نکنی که ختم ولایت چون بر علی شده دیگر صحابا ولایت نبود و بدین گمان فاسد
 از حق مبرانشوی چه شیخ باطن محمد صلی الله علیه و سلم بر مایه قلوب صحابه رضوان الله علیهم را برتر
 زده و سر یکی از ایشان از تجلیات انوار الهی متورجده و لهذا در شان ایشان دار و است که صحابی
 کما یقوم بایم قیامه و یمیتهم پس ثابت شده که از رسول صلی الله علیه و سلم ولایت منقطع و قلوب
 صحابه انتقال کرده و از صحابه بقلوب تابعین و لیکن از علی مرتضی سلسل انتقال و ثابت تا آخر
 زمانه معرفت باقی است و از صدیق اکبر یک سلسله جاوید می شد و بعضی از صحابه هر روز مستطیع را
 جامع بودند و بعضی یک قسم را و بعضی بقوت حاصل بود و بعضی به الضعف و اینهاست تفصیل

بر بعضی و آنجا که جامع هر دو قسم بود و خواص مقربان آن حضرت بودند بعضی گفته که خواص رسول عشره مبشره
بودند و بعضی زیاده گفتند و تحقیق آن است که عدد خواص معلوم نیست و از خواص صحابه آنرا که شایسته
بار رسول و ولایت عاده حاصل بود و خواص نبوی بودند قابل خدمت دمی صلی الله علیه و آله و هم خود ایشان
و خلفا را رضوان الله علیهم حسین مناسب است و هر دو قسم عاده حاصل بود و اما در امیر المومنین ابی کریم
و اصدیق رضی الله عنه مناسبت مطلقه غالب بود و لهذا او را صاحب تحقیق گویند و جمال در اکیما این
و یک سلسله از وی جاری شده و اگر این قسم بدو تفال کردی مخاطب بر اظهار حاجت شدی و اینمندی بود
تقصایان ولایت نیست در کمال از حد مانع ریاست عام است چه شیره انبیا بود مذکر قوم بر ایشان نگردد
و نام ایشان از احسان سبحانی به مقربان خود هم گفته و از سر او کات و مینمهند که **لَوْ فَتَقَصَّصَ عَلَيْكَ نَفَا**
ایشان کرده و چون کمال کمال در رضی الله عنه غالب بود و لاچاره شیوه خلاص تحول نمود و از غایت
تحقیق فرمود که **لَوْ فَتَقَصَّصَ عَلَيْكَ نَفَا** و اینجاست که در وی رضی الله عنه و آنجا که در سلسله دینی
استغرق غالب است اتباع او مانع از این باب است اهل سلسله دمی گویند که فضیلت مستند کمال
افطاح است و آن در رضی الله عنه ثابت است که کونش در ذات الهی بود و تقدیر علی و از اینجا است
که پیغمبر صلی الله علیه و آله در شان او فرموده **سُقِ اَرَادَانِ رِیْسِ سَیِّدِیْنِ عَلٰی اَرْضِ فَلِیْظَرَّ اَنْ اِنِ ابْنِ**
فخامه در امیر المومنین عمر فاروق رضی الله عنه مناسبت مفیده غالب بود و لهذا خطاب عدل و
صاحب انصاف و فاروق بدو مفوض شده و هم در شان وی رضی الله عنه و آرد و لو کان بعدی نبی
لو کان عمر بن الخطاب احدث و از اینجا است که جلال درو غالب بود چه نه سار حق و ابطال باطل که حسب
آن غیرت کامل بود و سطل کمال جلال شهب و شیره لاد که در عهد و رضی الله عنه فتح شد و اهل آنها ایمان آوردند
سبب او هم غیرت آن جلال بود و باعث قوت اسلام که بسبب دینی امیر المومنین بود و با وجود آن
غیرت است و اینجاست که سرار الهی از زبانش بیرون افتاد و نشاندند و امیر المومنین عثمان غنی
رضی الله عنه مناسبت هر دو قسم برابر و متصل بود و لهذا او رضی الله عنه مخاطب خطاب دمی النورین
است چه نور ولایت باطلاق که سبب کشف عالم باطن است و نور ولایت بتقدیر که کشف عالم ظاهر است

بوجه عقدا دران امیرالمومنین صبح بودند و از اینجا است که صرف است و بی هیچ زیادت از آن جدا آمد
نه پنداری که جمع قرآن که از دو نوع آمد محض نسخ آیات بود پس از الوهیت و بعد از تعقیبات که هر قدر
نات اذن حاصل است و اسرار موبدیت و احکام شریعت که ملایم ابدان عقل کامل در نسخ آن آید
الذین بوجهی اجتماع یافته که طالب هر مراد و درخشش اصل را و پند هر دو ضمن آیات و هر دو در هر دو
و هر دو در هر دو قرآن چنانچه نمیکنند برابر باب نقص و اجتهاد و سخت مبرور و پدید شده و در هر دو خطاب
الذین بسیار نوشتند شرح هر یک در اینجا خلاف تقیابی متوجه است و چون امیرالمومنین علیه السلام
بر وجه عقدا بود و وقت علم حیا و دوی رضی الله عنه غالب آمد و در هر دو علمه جلال و جلال که نه و تملیم
بر ظاهر است چون بدو راه نیافت لاچار علم و حیا لباس خود کرد و که گریز از پیچگی شمارا و نگرد و گستر
که علم و معلول بسیار موجودات باشد مناسب است هر یک یعنی تواضع هر چه در هر چه هر چه در هر چه
و هر چه در هر چه تسلیم و عبادت است از آن مناسب و فصل خلافا را برید و عشره بشماره و بی شواهد است
قره این مناسب است بنجاب رسول صلی الله علیه و سلم و خاتم منقطه مطلقه با تفاق بیشترین مومنین
الحی الدین عربی است و از اینجا است که اکثر اسرار و حقائق از دهام بر شد و طریق جاری نشد و غافلان و بی
سنگر او بودند و بعد معات بهم خالی از طعن نماند نقل است که نزدیگی رسول صلی الله علیه و سلم را بنحوب و دید
از حقیقت وجود سوال کرد که ما حقیقه الوجود و یا رسول الله در جواب فرمود که حقیقه الوجود ما قال الشيخ
الاکبر العجمی شیخ اگر او اقدس سره در عالم غیب میدوید و شهادت نیز این لقب شربت گرفته و اگر اطمینان
باطن کبریا با کفر مسخ کند و خاتم ولایت مقیده امام محمد مهدی است نهی و رسالت القدس است که تمام
شیخ نرسنی سازد صحاب و اولاد سید الدین کا شتری است روزی تعجب غمی و در هر دو و در جمعی که خطا را از
بهر فعل گفته اند از قبیل فضیلت ولایت است بر نبوت که در قول بعضی کبریا است که ولایة افضل من النبوة
ازیرا که هر بابا فاعده عقل مناسب بیشتر است و خفی را بقرب رسد خدا چنانچه در ولایت و نبوت گفته اند که
ولایت روحی است و نبوت روحی است نهی حضرت قطب عالم شریعت عبد القدوس قدس سره و دکتوری میفرماید
که اولاد ائمه ائمه از انجاء مغزی است و رای علم و عقل و مع فلک هر چه ایشان یابند و در متابعت نبیا

یابند و هر چه بلند و مدسره کمالی شان زیر قدم کمال انبیا بود و از کمال و جمال خود و در کمال و جمال انبیا جبران
 باشند و خود را در اعتقاد و عقل و فطیل انبیا دانند و فضل کلی انبیا راست یعنی بکمال و جمال انبیا
 ایشان نرسد اگر چه دلی است و مقرب خدمت جرات که عکس از نور شان و از پر نور حضور شان بکسی رسد
 و آن کس مقرب دلی گردد و اهلما و ورثه الانبیا و این میراث است تا غلط مخور می دلی را فضل از نبی
 در اعتقاد و نبی که آنگاه در باده ضلالت افتی و گمراه ابد گردی ایضا در کتب بی می فرمایند حضرت
 شیخ جمال الدین بالنسوی بحضرت شیخ فرید الدین گنجشک نوشتند که فقر زور آورده است طاقت نماند
 نیست جواب نوشتند که ولایت را استمال و هند و مسنی این سخن از شیخ نصیر الدین محمود منقول است
 که استمال ولایت و ورشیا نیست که دل را از انقافات بغیر حق پاک دارد و نقش غیر بر صفحه دل
 ندارد پس ای فرزند چون دل با جذای قرار گیرد و سپهر ضطرب نماند انتهی و باید و نیست دلی مشتاق
 است از ولایت که معنی قرب است و آن بر دو قسم است اول ولایت عامه مشترک است میان همه بنان
 و دوم ولایت خاصه مخصوص است بواصفان از کلام سلوک و بی عبارت عباره عن قنار العبد فی الحق و بقا
 به قانونی و اخلاقی و البته بی و فاعبارت است از نهایت سیرالی اهد و بقا عبارت است از بدست
 فی مذهب سلوک اهد و وقتی منتهی شود که باو بی وجود را بقدم صدق یکبارگی قطع کند و سیر مذهب نگاه
 مستحق شود که بنده را بعد از هفتمی مطلق وجودی و ذاتی مظهر از لوث حدشان از انانی دارد و تا
 بدان در عالم العتاف باوصاف الهی شتعلو ایا خلاق السیر سے کند دلی آن بود که فانی بود
 حال خود و باقی بمشاهده حق سبحانه ممکن نباشد مراور که لغو و خبر دهد و با جبر خداوند ببار آمدن
 سلوک خواجیه نقش بند و رسید کتابیات القدس است بدانکه عرفا و علماء را اتفاق است
 بر آنکه از سلوک و نیست هر کمال است بر عزیمت و غایت اتباع سنت است علی مصدر الصلوة و الحجۃ
 و بی عظم و اکمل فادق و اذوق تا بمان است و اگر باین عایت تبعیت سنج ظاهر به حضرت خاتم
 از مقامات باطنیه آن خیر البریه صلی الله علیه و سلم که مشاهدات تجلیات ذاتیه و صفاتیه است آن را
 تیر برهه فراوان بخشند و ارت اکمل و از لیس عظیم و عالی است و مصدر حق نور و خیر غفلت من

رسول الله و عاتین احمدیث نشان با مسیت بکمال او نیز بداند که در چهار صا و ده و اما صیحه است
 که بر چند روزگار بقیامت نزدیکتر شود و از زمانه خواجہ عالم صلی الله علیه و سلم دور تر و مان از
 عمل غریمت و سنت بر خست بدعت بشیر رغبت نمایند این دو را اگر بر تعلیل گیر و در خبره رخصت
 کمترین پذیرد آن سعادتمندی که در وقتی چنین جنگ در و امن غریمت و سنت سید المرسلین صلی الله
 علیه و سلم زندناچار آن عامل تقوی گیر و بر آن نیلنجی که او در زمانه بدعت در آن زمانه بدین افشاد
 شیعی رسیده باشد عامل با سنت و غریمت بود و خبر طوبی للفرج یا بدین سنگ پیشینی عند قسا و آشی
 علم اجرامی به پیوند مصداق حال اواید اکنون منتقبت خست خواجہ بهاء الدین نقشبند بشوآن غوث زنگنه
 از بدایت تا نهایت کار با وجود قرب قیامت عمل بر غریمت و نهایت اتباع سنت نموده اند که اندک اندکی
 سلوک پروردگارت ایشان خواجہ عبدالحق قدس العدر سر برایشان از آتیا که از نموده بود و مذکر جنگ
 در جبل المتین سنت و غریمت زنی و از رخصتهما و بدعتها دور باشی خواجہ بزرگ چه حکم این بشارت و پادشاه
 دیگر اشارات غیبی و الهام لایحی چنین کرده و تا آخر حیات بران بوده و هر روز در وقایع متابعت
 مصطفی و اتباع غریمت و او لی در همه امور افزوده و خواجہ فرمودند طریقه ماعوده و نقلی است هر که اند
 طریقہ مار و گرداند خطروین دارد و از غایت التزام غریمت با وجود کثرت جذبات بر قص و سماع که
 ناگزیر سالکان بهیچراست نه در بدایت و نه در توسط و نه در نهایت توجه نموده اند که آن از امور
 رخصت بود که کدک بزرگ هر که آن نیز داخل تجربات است توجه نفرموده اند و همچنین خطیبات که آن نیز
 و راه غریمت است از حضرت خواجہ بزرگ بظہیر رسیده و حال آنکه متقدمین شایخ کبار و ربایات
 و توسط هر کدام ازین امور یا بسکه ازان توجه نموده و شل حضرت شیخ المشائخ سلطان المصطفی و مجتهد
 اجماعین طائوس العلماء جنید بغدادی که از رسا و صوفیه بوده اند و کامل در اتباع سنت و پیروی
 و توسط بر قص و سماع میل نموده اند و در آخر کار ترک داده و دیگر نقلان اخوان را فرموده اند
 و گاه گاه زبان شیطانی کشوده اند و همچنین قدوه اولیا و مستقدمین فرشت الا نامی ابو یزید البسطامی قدس سر
 بودند این بزرگوار عالمی که از بدایت و توسط اند که فکر خالی نموده اند و از ابتدا تا انتها از شیطانی

بیرون تکلم ایشان است که لواطی ارفع منی لواط مجتهد و نیز ایشان فرموده اند که خدا بر اینندگان اندک
 اگر بهشت را با همه زینت برایشان عرضه کند ایشان از بهشت چنان فریاد کنند که دوزخیان از دوزخ
 و نیز فرمودند در لواطی شهید که در وی امر معروف و نهی منکر نباشد که این بر دو مورد است خلق است
 و در حضرت وحدت این و آن نیست و امثال این کلمات سکرات این بر دو بزرگ بظهور رسید
 هم در ابتدا و هم در توسط و انتها چون حوال و اقوال این و بزرگوار و سلوک و گناه عدل بر جماعت
 خواجیه بزرگ قدس سره که معقرب بطریق جمال مذکور گرد و بظهور پیوست که انخواجیه عالی مرتبت چه
 در بدایت و چه در توسط و نهایت بر خصلتها عمل نموده اند که امر با آنکه قیاس بدلیک بزرگان از عهد خیا
 صلی الله علیه و آله و سلم و در تر و تآخر زمان نزدیکتر بودند اگر مکتبل آن بزرگان را نیز مشاهده از بدایت تا نهایت
 اینچنین بودی هم حضرت خواجیه بوجه آنکه در شدت فساد و آخر زمانی باین اطوار ربانی امتیاز یافته اند
 و ایشان را بد بگردان فضل بودی انتهی لایسما که حضرت خواجیه بزرگ طریقه خود را بقوت تصرف و زیاده
 پسین جریان داده پسند از اینجا است که چون از مولانا جلال الدین خالیدی پرسیدند که سلوک خواجیه
 بها و الدین از متاخرین بطریقه کدام کس مناسب است و از آنجناب با وجود وساعت فرمودند سخن از
 مستقدان گویند چه چرخه ایشان را برین و بزرگ مذکور نمی بین تحقیق فضلی پدیدار آید و دیگران
 بطریق اولی شهید و آنچه حضرت خواجیه الهامی در سقیمت خواجیه فرموده از سه ابوالوقت و دو عالم
 قطب شاد و بها و الدین که دین از وی آباد و زینت و جید افکنده شود و بجهت بانی ایشان
 روبرو و شاد این مطلب است عجب تر آنکه خواجیه بزرگ آن جذبات لطیفه را با مردمان بهر که جنیدیه
 با خرید آن جمع آورده بود و زینت آنکه علیه صحت سلوک ایشان و روان سکر و شمع غلبات جذبات
 فرد نشانده بود و ذکر است جذبات غلبات ایشان کندی صحت علم را بشود آن کندی که شیخ الاسلام
 انصاری در حق جنید شامه آن نموده آنجا که فرموده در جنید زیر گلندی هستی که علی و حضرت
 شیخ بزرگ بود و فرموده اند ایشان را هم جذبه بود بطریق کمال از وراثت ابو زید رسیده و از هر جمله
 آن نسبت نیست دیگر گرفته بجز خواجیه آمده و هم حضرت خواجیه را بجهت دیگر خاصه از مقتضای سبب و مبدء

ایشان حق ایشان بنظر پیوسته از غلیات این جذبات کثیر بود و که خواجہ محمد الکریم الترمذی فرمود که
مجدوبی از بخارا ظهور کند و حضرت خواجه مجید فرموده اند که مراد از آن مجذوب یکم پس از خود این جذبات
کثرت تکمیل ایشان را که از پروردگار تکمیل سید المرسلین بود و در ایام آن و دیت راجع ایشان صادق
و آن آن اتباع نبوی را ایشان از غایت این تکمیل شناس گویند حضرت خواجہ بزرگ با آن همه جذبات
و غلیات و فنا و تهلاک بحفظ الله سبحانه و ذکر به در دقایق سنت سید الارباب صلی الله علیه و سلم میگوشتند
گویم هر چند همان تحقیق مذکور است و نیز می است و اثنی یکن تا بدان هم از خواجہ بزرگ و ائمہ و آن این
که فرموده و حرام با وجهتهای حق سبحانه بر بشار الدین اگر اول بهاء الدین و آخر بزرگ نباشد کما قال العارف
الجامی فی عقبه **اول** و آخر مرتقی و ماخوذ است متابعتی حضرت شیخ بزرگوار را بمنشی شیخ احمد مجید
قدس سره بتقریب بیان آن معرفت که عارف را کما رساله افند که شهود و به و تجلی ظهور آسمانها را
و نگه دارده اند فرموده اند که اینها حقیقت و حقیقت انکلام حضرت خواجہ بزرگ بود اگر و که فرمودند هر
و دیده و شنیده و دانسته شد آنچه غیر است بحقیقت کلمه لافعی آن باید کرد و ازین کلام خواجہ بزرگ حقیقت
آن کلام ایشان که فرموده اند حرام با وجهتهای حق الخ باید دریافت که بازید با آنچه بزرگی و قید
شهود و شایع افتاده و موجود از تنگنای سجانی قسم بر دوش نهاد پس هرگاه کسی که اول و آخر چون
بازیر می باشد یعنی نصیبی کمال از احوال مخصوصه سید الانبیاء علیه السلام اورا خاصه رسیده باشد و خداوند
در آخر زمان آن طو حال را با کمال اتباع آن رسول متعالی منبسط گردانید و بشد اگر عارفی عالمی
در حق او گوید **دو** نوبت ثانی بخارا زنده چه عجب بود و نیز از مقوله جدید حضرت پیر بزرگوار و چه بگر
در بیان آن و دیت بخارا و فاده که هم این وجهات مذکور اوید میو اند شد و آن این است که حضرت
ایشان را در مکتوبی نگارش فرموده اند که کمالات نبوت عبارت از قرب الهی است بی شائبه طلبیت
و حبش و ربح است و در دلش و بخلش و آن بالا صلا و مخصوص انبیاء است علیهم الصلوٰت و التسلیمات
و البقیه و الوراثة بهر و از آن کمال با بیان ایشان است رضی الله عنہم و در هر یک موصول است کمال کمالات
نبوت و دیت را بی است مربوط بطبی کمالات منفسله مقام و لا موقوف بحصول انجلیات غلیه سازف که یکریه مناسب

قرب ولایت اند بعد از طی این کمالات و حصول این تجلیات قدم در اقتباس کمالات نبوت نهادند و این
 در مقام وصول جبل است و التفات بظلمت شب و راه دیگر است که بی توسل حصول کمالات ولایات
 وصول بکمالات نبوت میسر گردد و راه دوم راه است و موصل و اقرب یوصل و هر که بکمالات اقتباس
 نبوت رفته است لاما اشاء الله تعالی باین راه رفته است از انبیا و کرام علیهم السلام و از صحاب عظام ایشان
 رضی الله عنهم راه اول و در و دراز است و تسلسل الوصول و متعذر حصول و راه دوم اقرب و اوضح و
 اوثق و اوفی اما بعد انبیا علیهم السلام و کبار صحاب رضی الله عنهم درین میان از کمال قلیل ازین راه
 بآن دولت رسیده اند بعد از وصول باین راه دوم هر چند کمالات مفصله مقام ولایت کمتر حصول یافته
 اما بزرگ و خلاصه آن با حسن وجهی سرگشته بل نگران بدست این وصل آمده علوم سکریه و ظواهر کیهانیه
 ولایت را حاصل است و در مرتبه این وصل است و سلوک باین راه ثانی محض موصوفت پروردگار است
 که کسب و تحمل او را در آن کمتر است بخلاف راه اول که مبادی و مقدمات آن کسب و تحمل است حصول
 آنها بشیر مویط بر ریاضت و مجاهدت است با اخذت من کلامه شریف خضار پس حکم این تحقیق حضرت
 ایشان میتوان که خواب بزرگ قدس سرها ازین راه ثانی در آورده باشد و شاید برین مدعا این قول
 خواب بزرگست که فرمودند طریق ما اقرب طرق است و نیز فرمودند افضلایانیم که ما از راه فضل و کرم
 اند اول تا آخر همین فضل حق مشاهده کرده ایم و ایضا آنکه حضرت خوابه غلیقه خود خوابه علاء الدین
 عطار را فرمودند که از ولایت در گذر و خوابه علاء الدین بوجه ایشان از ولایت در گذشته اند چنانکه
 در مقامات ایشان مسطور است تحقیق نماید که اقسام ولایت را که بر سهیم گفته اند ولایت صغری و ولایت
 کبری و ولایت علیا بعد از طی اقسام ثلثه ولایت مرتبه اقتباس کمالات خاصه نبوت است که آنجا ولایت تحت
 ماند و اشارت خواب بزرگ خوابه علاء الدین تحقیق این مرتبه است پس هرگاه تحقیق باین خواب بزرگ
 اندوایت بآن راه اقتباس که ولایت بآن منتهی شود بر سهیم درست آمد آن قول ایشان که اول
 بهاء الدین آخر ابویرید پس چون سماع چنین بود و از سکه شیری که مراد بآن کمالات نبوت است ایشانرا
 بهر مخصوص از خاص علی طریق الاقتباس رسیده باشد چنانکه آن گفت عجز و زل فی نفس شریفه تعشید و عبادت

بی نقشی نیز درین مصرع ایما می نماید آن مرتبه که از شایسته خلعت مبراست و بصفت برنگی سستنی فهم
 قبح و حضرت خواجہ بزرگ ماسن حیث الولاية بر قدم سید الانبیاء صلی الله علیه و سلم شهنشاه و جبر اکمال از آن
 گفته که تواند بود که دیگری از سالکان نیز محمدی اشرب شهید اما کمال آن ولایت نرسیده باشند
 اینها عبارت نهادند بهیه کتاب مذکور است در بیان مقامات منظر می فرمودند تعظیم جمیع اولیا و ائمه و
 عامه شمشاع لازم است و در حق پیرو و اگر از راه نفع و استفاده عقیده فضیلت نماید از فوط مستبعد
 نماید و در حق حضرت مجدد که طریقه نو باین نموده اند مقامات کمالات طریقه خود بسیار تحریر فرمود
 و زب صاحب آن طریقه با مقامات رسیده از الوف هم زیاده اند و در آن مقامات پیچ شهبه
 نیست که او را بران علماء عقلیه توانست رسید عقیده تساوی با اولیا یا فضیلت ایشان بران
 اکابر نباید نمود که آن کبراء دین از شمشاع ایشان اندر مرتبه است که یکایک چون این کتاب دعا الاضرار
 نقشبندیه زیب زینت خواهد یافت لهذا بنظر زب دیگر تحریر برخی انکالات پر کمالات حضرت نقشبندیه
 پر وخت که مولوی محمد سمیع شیب در مقدمه کتاب صراط المستقیم گویند پسند باید است که اثر حضرت
 و طریقت و اساس حقیقت و معرفت تحصیل محبت حضرت حق است این مسئله اگر چه مجمع علیه صوفیه کرام
 بلکه متفق علیه طوائف امام گرانجامه است پس باریک که اکثر این مان از ان در غفلت و غیبت اند
 و آن تمیز است در میان جب نفسانی که لقب عشق است و حب یابی که مشهور بحب عقلی است چنانچه از
 واردات مبادی سلوک است و ثانی از کمالات انبیاء کرام و مقامات اولیا و عظام اکثر عوام صوفیه
 اول بهجای ثانی نهاده و اشاریه با اشارات شرعیه پیشتر در تطبیق سیر نبی و اولیا با حال عشق
 و مواجید تشویشات بجا میسرند و حال آنکه سیر این بزرگواران هیچگونه توارش و آرایش سالکان مطایفه
 پذیر نیست تفصیل این حال آنکه مراد از عشق قلبی و شهودی است که در باطن انسان بسبب تقصیر
 پدید می آید و در تمام قوای باطنیه مرتب میکند و غایتش وجدان آن مقصود و در حال آن محبوب است
 سرق اول این طلب است که محل جمیع کیفیات نفسانیه اوست و ثانیاً سایر قوای باطنیه و غایتش
 انحلال این غرض و غلبه طالب است و وجدان مطلوب بانچه این غایت مرتب می شود و غرض آن قلوب منظر

فردی نشیند کیفیت که سستی عشق است ز اهل میگرد و دلهره آن منتظمی میشود و مراد از حب عقلی انباشت
 داعیه طلب چیزی است که طالب بر فوائد منافع او و احتیاج خود و تسوی او مطلع شده و این داعیه تقاضای
 مشتاق طریق طلب بر وی سهل گردانیده و این سبب کمر محبت در طلب و بسبب و هر حیل که در دسترس
 سید است بر طلب و باخته و از سر و سامان خود در گذشته اختیار الاضطراب و موقع اول این عقل است که
 از این معلومات است و انیاد و سائر قوای باطنیه همین داعیه سراین میکند مثل سراین آب از صحن
 و بزرگ و نمرود پس عقل چه افکار و نظار است که برای تحصیل او درست میکند و در قلب غرامتهاست
 که در طلب او می انگیزد و در جوارح چه مشقت و ترک الوقات است که در سلوک طریق آن بر خود می پسندد
 چنانکه نتیجه حب اول فنا و علم است یعنی غیبت و عدم شعور با سوا می محبوب حتی که نفس خویش و چنین شرع
 ثانی فنا محبت است یعنی سرچشمه میگرد و از محبوب گوید و هر چه می شنود و از آن میشود و باید داشت که از غمده میست
 حبایمانی است حکام غریمت قلبیه است بر اتباع شریعت و کمال و نور رغبت بر موافقت سنت و شدت
 نفرت از ملامت بدعت و قوت عقصا هم بحبل الهدی المتین یعنی اقدامی ظاهر و باطن کتاب و سبب سنت
 رسول این کمر محبت را بر ضا جوی حضرت حق چیست بسنت و عقدا و تعظیم او و تعظیم شعرا و اولیای شریع
 از عظم الشعار است درست کردن ثانی که مقصود ازین کلام کثرت عبادت و شریعت است با هر ساندن سوس که
 عوالم الناس در اتقوی ملقب مینمایند بلکه مقصود از آن اطمینان طلب بر عقدا و شریعت و جوشن خون محبت و رغبت
 و تعظیم از صمیم قلب است او امر و مینه و عدم مبالا بموافقت و مخالفت خلق در ضا جوی خالق لقمه
 صاحب این حب اینجور طلب رضای خود و انقیاد او کار می نیست آری انقیاد باید فهمید که حب ایمانی شمر عشق است
 بس عیبیه و نتیجه نتایج حب غریبه است که تحم آن عنایت نیر وانی و حبیبای رحمانی است و عنایت حضرت حق
 و حبیبای خود و مطلق را مدعی و پادشاهی نه فرود و مانع خلاصیت کرد و پایه خسر و بلند و صدر و ولایت شود و بند
 که سلطان خرید و فائده نمانی که در میان راه و ولایت و راه نبوت تباین است حتی که ساکنان ولایت
 هرگز بمقامات راه نبوت نمانند و یا طالبان راه نبوت مورد و حالات ولایت نگر و نیا را باب حب
 ماطل از حبایمانی باشند و صاحب حبایمانی ماطل از حالات عشقیه بمانند و کلا اینی و هم صاحب کتابت کو می پسند

چنانکه حب عشقی بعد وجدان محبوب زایل میگردد و لعل آن منطفی میشد و همچنان حب یمانی بوصول محبوب رسد
 به از دیار میهنه و از یک نهار میشود دوستی سیکه دیگر گز آن رست و وقت در هر مقصود نیست چه اول منی بغیر
 بود و سر و پیر و اوقات الشراطات لمشر و طراقم گوید عشقی که بعد از وجدان محبوب اکل میگردد و آن
 عشق بر خور دار نیست چنانچه مسید گیسو در از در بیان آفت ابتدا و انتهای عشق چیزی فرموده اند
 و در ذکر ایشان باید بست که خواهد آمد صاحب بده القامات از حضرت مجدد نقل میکند و منی از والد
 بزرگوار خود که فرمود بقول جمیع محققین که منازل الوصول لا یقطع ابداً لا بدین و در مکتوبه ۲۸ میفرمایند و الوصول
 مراتب لا یکن قطعها ابداً لا بدین و در فصل چهارم مقصد سوم کتاب مذکور عرض شد است حضرت مجدد که
 بنحمت شیخ خود میرساندمی آمد و آن این است عجائب کار و بار است بعد از اقرینا سیده اند و غایت فرا
 واصل بقیه اند شعر کیف الوصول الی سماء و درونها قلل الجبال و در همین مکتوبه کان رسول الله
 علیه السلام متواصل آخرین و دائم الفکر و آفرین فرموده ما از قوی تجی مثل اذویت مصرع قسمة العشق
 لا انقسام لهما الاضما بانه تقای از برکت علیه از کمون بکمین شرف گردانید حاصل کار جز
 سیرت و پریشانی بدست نیامد با وجود علم و معرفت جزا و یا و جهل و نکر نیست مصرع عجب است
 که من واصل و سرگردانم و انتهی تفصیل این احوال عنقریب در العنص ایشان خواهد آمد و حضرت قطب عالم
 در مکتوبی میفرمایند نبشته بود مصرع قلندرا که فوق الوصول جید و ویر و هر چه گریست بیج بسی بار
 میت چه معنی دارد و مقرر با و غریز من ازین سخن چند می در آتش حیرت افتاده بود و من که در اجلا
 و عظمت کبریا و جانش و جمال با کمال او دانستم که اگر کبریا بر دایمی و لفظه از از رحمتی تراود هم بد و نعمت حجاب
 ذات نمود و وصل و فصل را بر بود و کبریا بی همه مراد است نیست کس از حقیقت الاهی چه جمله می میر
 با دست تپی چه گریست الم شعر بقدر اسی عشق شورا نگیزد شر و شور می قلند در عالم که راه گریز نیست و
 جامی فرار نه طاعت دارد و تقدی در برابر حجاب گفتند و مایق من اکثرهم بالله لا و هم مشرکون
 حیات و موات را در جان و تن را و نفس دل را و عقل و فکر و ذکر را حجاب گفتند و علم حجاب لا عظم و نبینه
 در مکتوبه و شاهده را حجاب بخوان و صین الیقین و حق الیقین را حجاب میدان صدیق اکبر شریک شمس

در ذوق و شوق در در کمال و حصول مالا مال تعلق بجلل الهی میگرد و چون وقت صبح میدید از بی محبت
 آبی سیر و بوی از جگر سوخته او ظاهر میشد این همه از دوری و دست و از بختی و سی اوست از اینجا فرمایید که
 اَلَا يَأْتِيَنَّكَ يَارَسُوْلُ الْفَتْرَةِ سِهَاتٍ سِهَاتٍ مَكْرُصُطَفٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ و سلم هم از اینجا نالید یا لیت رَبِّ مُحَمَّدٍ عَظِيْمُ
 مُحَمَّدٌ اَمْرٌ مُحَمَّدٌ حَبَابٌ هِت پس اینجا چه جامی فتح باب است شعر اینچه در ایاتی است قعرش ناپدید بر دین چه
 در گام نیست قفاش ناکید و الفراق حجاب و الوصال حجاب انفصال و اتصال خیال مستند است بچای
 قلند چرا نه از وصال بالاتر جوید که در صحن وصال با انفصال سپوید آنکه نمود وصال است حیران سعدی
 علیه الرحمة رحمت عجب این است که من وصال سرگروهم و جز خضار روی نیست و گزنی در و پایان ندارد
 لَقَدْ اَلْفَحْتُ اَنْ شَفَقْتُ كَلِمَاتَ دُوبِي شَعْرَ حَشَشٍ اَخْرَجِي اَرْوَنَهُ سَعْدِي اسخنی این چه سحر شسته
 و در اینجا چنانچه بحر محیط هرگز آفرینار و هر چند باران رحمت باران است طالب و همیشه در تشنگی طلب است
 گفته کلامه الشریف مکتوب طوالت دارد و این مختصر گنجایش ندارد و تسلیج بر عهد الله نما از غیب شنید
 که ای تسلیج با در و طلب قناعت کن ترا یافتم چکار و هم صاحب سمات القدس در ابتداء و تهنید کور
 می آرد از کلام صاحب موارف و بعضی عرفا هر چه هم الله تعالی چنان مفهوم میگردد که بعضی از کمال و لیارا
 باحوال بلند نوازند وصال آنکه ایشان را تکثیر عمل بر طبق غریمت و اولی کمتر داده باشد و معالیه بعضی آخر
 عکس آن بود و برخی را عمل کمتر بخشند و حوال عظیم تر عطا دهند اما خارق عادات از ایشان کمتر نظر بود
 رسد و بعضی را قدرت ظهور آن خوارق که تعلق بود بکونیات و اخبار از معنیات داده اند اما قوت
 تصرف اکیال ناقصان در ایشان کمتر نهاده اند و بعضی بر عکس آنند و برخی جاسع این آن و نه تلبیل
 بیان عشق در خبر است عشق ناز مجری نارسوی باشد حضرت قطب العالم غنیع مثنوی عشق عبد القدوس
 قدس الله شری میفرمایند عاشق بیچاره در شایده و همت در ذوق وصال مستغرق است و در حالت
 فراق در سوز حال مستغرق است و با خود نیست بهر دو حال او را با دوست بانته اند و این عالم عشق است
 نه عالم سلوک عالم عشق دیگر است و عالم سلوک دیگر در سلوک الشیر الی الله و در عشق الاحراق فی الله
 طالع اند که از سیهات گفته اند و یقین دانند که دوست قادر می است تعلق زان مکان بی سیهات چه خواهد بود

آرد و بعد هم در این طاعت اهل عبادت و اهل آخرت اند صاحب لایت و صاحب کرم است شوند و لمح و هجر
 مشرق در مغرب شوند و کرامات بر خلق نمایند و لکن هم البرا هر چند در یقین دین می جبین ابا بن
 جمال است و جبر فی یقین بنیز در دست اند و هنوز چنین و شکم ما دارند با شراق نور حق رسیده و کشف
 کون مانند باطل اند و دیگر اند که در کشف خود میشوند و در صرف یقین بودند همیشه در شاده حق تعالی باشد
 مستور بودند با دست و حضور بودند نور علی نور این نور است و این حضور تا کدام برین نور و حضور بودند
 به سعادت پایوس مرشدی صاحب اینکار نجات یا در می کنند لکن هم فقر بون ای برادر در مشرب
 عبا و دوزما و همان لذت مناجات و ذوق تقربات و مشوبات و علو درجات است این نعمت رفعت
 خشک نامند و سبک بی تک خوانند و مشرب مقربان در محو خود می و فحاشی ماسوای الصد است
 می صرف شد کسی نوش کرده که دنیا و عقبی فراموش کرده ایضا میفرمایند مردان حق و مقام قدرت و
 کشف حق جایی رسند که در لمح برابر با میرند و بر عرش شوند و در هر دو هزار عالم گردند چرا که در توحید شام
 است و آینه تبار زمان و مکان است اهل زمان مکان را و در مکان زمان خود میبندد و با خود بی مان
 دلی مکان است او درین مقام چنان ترقیت که ملک مقرب در آن در حلیت بود و وی با حق بقدر آرازم بود و
 در ابتدای حال در آخر نبود و در کمال با خبر بود و از خود با دست بود و با همه بهم بود و ازل و ابد در دیده وقت
 وی می بود غیر حق نماید اینجا معلوم شود که مقتضای چه گفتند الهیاته هموا الرجوع الی الیه و کسی که ذوق جان
 گشت در موش همه عالم شده و او را فراموش قول صاحب العوارف الهیاته الرجوع عن الیه الی الله و هم
 اجمع فی عین الحق هو الاسلام فافهم و الله اعلم ایضا میفرمایند عزیز من در واقع نبود و طاعت و طلب حق
 در میدان و شد سبب است تا عند طاعت جان بازی بیک در طلب حق چنگ بر مید حق زدند و سبب دولت و رسیدن
 سعادت در جهان آوردند و مطلوب بطلق و مقصود بر حق رسید که حق سبحانه را بر سبب مرتبه یا قند مرتبه است
 و بر سبب صفات و بر سبب فعل تا قند در مرتبه ذات غیر ذات روان دارند و هم صفات را در صفات فعل
 دارند و همان ذات و اند و جز ذات چیزی ندانند و خدا می خدا فی الذات و صفات خوانند و ذات پاک
 حق سبحانه را در مطلق دانند و کان الله و لم یکن الاشیا و منه و الآن کما کان و کما کان الآن فانه و لا یسوء

[illegible]

از دیدار و از آلودن محافل مجلس مستوفان خودت بردار نمیشوند بلکه مقتول شدن از دست مستوفان
و تحمل غصه دنیا به نام خود جان و در کوی آنها با حق را کمال بخور و علم و معرفت میثمارند با جمله مقصود از کلام
هائیکه عشق نیست عاشا و کلاما بلکه اشارة است بسوی رفی که میان حبش عشق و حب عقلی است انتهی کلام مولانا
و مولانا جلالت الدین رمی درجه العبد میفرماید که عشق از همه دنیا جداست و عاشق از همه جداست و دولت
ندست و عمل اگر مهر بود و باک نیست و عاشق از دریا بی غم غمناک نیست و آتشی از عشق در جهان بر فروزد
نفس فکری و عبادت را بسوزد و عاشقان را به نفس سوزیدنی است و بر در ویران خراج و عشرت است
توزیرستان قلا و وزی محو و بجا مانده با کمال و باقی رفو و انتهی چه خوش گفته اند که کمال سر محبت است
و نفس گناه که هر کس بی مهر افتد نظر نیست به منزل عشق مکانی دیگر است و هر و این ره انسانی گریست
چون کلام این کتاب را تو که عاشقان چشیده که نسبت این طریقه چشیده عشقی است پر ذوق و شوق خواهد گردید و این
آقا و که بشنود زبان کمال شامان کتاب بداند و لا شورا نگیزد و این بیان توحید مطلق مقید و هم حضرت
قطب العالم میفرماید ای برادر مقصود کلی توحید مطلق است خواه نبی بود خواه ولی بود که آن سعادت و شرف را
بدان خوش است و طلب ایشان بیان است و بهیچ ذوق و لطفه المبتدیان در آن توحید همه روی است چه نیست
و بهیچ است بهیچ غیر از و چون که این کتاب را طریقه خبر ازین سر است و آن توحید که
مؤمنان عام دارند و خداست که ایمان معیبه آورند و مقید ثواب عقاب آن جهان گشته اند این را
توحید مقید خوانند و زبان توحید مطلق و اندکی این توحید آن توحید دست نداده و هرگز بدان راه
نیاید که لا توحید بدون الایمان اینجا گفته اند که درین راه که رو و ایمان رود و این باویه خود را که قطع
کنند ایمان قطع کند و درین دولت که رسد ایمان هر که در راه حقه نیافت تا به گرد می رسد که نیست
بیان قرب تعلق و فرض و هم حضرت قطب العالم میفرماید چون عاشق در عشق و محبت بصفت
محبوب موصوف گردد و تعلق با تعلق اندر روی نماید بی میسر و بی تطبیق نشان دهد و کمال نیت از
ایمان الحس و جانی بر آرد و مقام را قرب تعلق گویند که ذات بر جاست و صفات دوست زیادت بر ذات تعلق
نماست و این مقام در غلبه حال اندک بر تعالی اگر گشته که شهید بود و در راه بود و از اولیا و سیدها که ایشان

صوفی حق را بخود میاید اگر چه اصل است اما بنزد و دست حق انکس گشته گشت از ان حال چند و شرح کرده
شبه گشت سلمان نیرود و چون در صحرای استغفار لازم آید سلطان مازنان اینجا گفت ای ان قلت
یو ما شیخانی ما اعظم شانی فاما الیوم مجوسی فاطلع زاری و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله و چون عشق و محبت
از تمام صفات در گذرد و چنان ترستی نماید که بحال ذات رسد که از اقرب فرض خوانند و بجای ذات و این
صوفی را از اولیا و مقرب گویند که خود را بحق باید و همه تسلیم حق شود و آنجا پیچ آفت نباشد و بی تمام محبت
از خود هیچ عبارت نیار و بلکه اشارت ندارد و جبر و دست نبود و فو لم یس الا هو و ما دحضیت الا بهیهت
و لکن الله ربی جلوه این مقام است ید الله فوق اید الهم سران دولت است و اینجا کمال کین بود
وضاحت حال بحال بود و شطیحات بر گویند نیار و باطل حق بصوت عقل بود و کلام الناس علیه قد یقولون جلال
او بود و احکامات شریع بر خلق بر تقد خلق رساند و صلاح و دین کند و ما از کلمات کین از سوال
الا لیطاع یا ذین الله علیه کمال با صحت فاشد و لا سواه جمال دوست درین مقام همه قول فاعل او
حق بود و همان شمع بود و این مقام بحال در انبیا است بیان تجلی ذاتیه حضرت قطب عالم میفرماید
چون بنده در صفات خود در افتاد و دست از خود چنان متفرق و محو شود که هیچ اضافت بخود نتوان
کرده هیچ شور خود می اید و بنده آنکه بنده تا میسر معش بود و نه آنکه بنده خدا نشود و لیکن در کمال صفات خود
جائی رسد که اندکی خود می و می بر خیزد و هیچ دوی با وی نیامیزد و لها و است باید و بر قدر صفات خود
توخید کشف شود و تجلی حق بر وی تابد و حجاب کیفیت و شکایت در میان نبود پس و پیش نماید که وی شود
به چرخ گس تمام دیده شود و با هر دین دوست و دیده شود و همه تن چشم شود چون نرگس و دوی
جز حق را ثابت نیکند و خود را غیر و غیب نمیدانند و حق جز یکی نیست و میگوید انا الحق یعنی جبر من حق نبود و نه
و نه با نند تجلی حق به هر کجا از انبیا و اولیا و در دنیا و آخرت در مومنان عالم و آخرت بر قدر وی شود
هم سعدی حجاب نیست و آئینه صاف دارد و آئینه بعد تصفیه دل چیزی که عکس آن را در او با در حال صفات
بود و این سر عظیم است پس اینجا باید که جز اندر و لا سواه هیچ متعال را نباشد قلب مومن آه الله بنی عالم بر فیه شکاف
باید که صمد دل خود را بسازد و لا اله الا الله و یا مهد و لا سواه از غاشا که سواد حق که بصفی کند و صمد دل که در کمال غیر نیست

و به کمال لایزال است چون از نقوش غاشاکی سواهی اند بختیاید و چون از پرده گوشت و سر برود و هم
 آیتها گنجم مجله کند و نوی که در آینه آینه است اگر دعوی شود شخص در خود کند و نفی غیریت از خود کند و آیتها
 از به طلبه که درین آیتها است اما چشم که است و بتظار تعالیش بود و سینه که بهی تنایه چشمش چشمش است
 اما اینها را اینکه باید شناواری در باید گذشت با حقیقت کار سرتبه بکشاید و در گزیده او چه میران چه جاد و کتب
 چهارم حضرت یحیی بن مرسیست بدانکه تجلی عبارت از ظهور ذات و صفات الوهیت است جل جلاله روح را نیز تجلی شده
 و بسیار روزگان بنیقام مغرور شده اند و پندهند که تجلی حق یا قند اگر چشم صاحب تصرف نباشد ازین طبعها
 و شمار بود که چون بدانکه فرست میان تجلی با بی و تجلی با بی چون آینه دل از که در وجود و سواهی اند صفات است و
 و مشرقه آفتاب جل حضرت گرد و جام جهانجی است و صفات او شود و لکن بر کرا این است و شاید و نایز از میان
 صاحب لای باشد که چون آینه دل از صفات بشریت صافی کند بعضی صفات روحانی بر لای تجلی کند پس که بود که در
 روح که خلق حق است در تجلی آمد و بخلاف خود دعوی انانیت کردن گیر و گاه بود که حله موجود را پیش تحت خلافت روح
 در وجود و غلط افتد و اند که حضرت حق است قیاس بر خیریت که از تجلی اند نشی خضع که کل شی و از خفیس غلطها
 بسیارند که تجلی با بی و سمت حدود و از تفاوت آنها نباشد و از تجلی با بی و در دنیا پدید آید و در طلب صفات
 پدید آید و از تجلی حق سبحانه این حله بر خیزد و هستی نیستی بدل شود و در طلب غیر آید و نشی زیادت گردد و حقیقت بدو
 انان آینه ذات و صفات باریتالی است بر صفت که حضرت حق خواهد تجلی کند اما صبی تجلی بدانکه تجلی است
 و لفظ است میان طایفه متعارف تجلی حق و لفظ کثاده گشتن باشد و متعارف پوشیده گشتن باشد
 مراد این طایفه از تجلی کثاده گشتن حق است و مراد از متعارف پوشیده گشتن حق است و اینجا ذات حق نخواهد
 که تلون و تغییر مرزات او روانیست این چنان است که بر کسی سکه روشن گردد و گویند که سکه کثاده گشت
 سکه کثاده نگردد و لیکن خاطر او کثاده گردد و سکه اندر یابد علم او کثاده شدن سکه خوانند و جل
 او را پوشیده شدن سکه خوانند چون سر او بختن مشغول گردد و او از یل غیب پوشیده گردد و این
 استخوان خود باز چون جمله حق میند و از ان حق بیدار از خویش از ان رشتن بشریت از پیش و پشت غیب
 و این تجلی خنده و غیر حضرت طلب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوهری در جواب سوال میفرسند سطر در نظر در

حسی که در دست که از اصال است این است که در این میان در صفت چنانچه حضرت شیخ العالم می فرماید
 عبد الحق فرموده اند یعنی دیدن بچشم یقین که آن کاشف و شاهده است نه مجرد شنیدن از اخبار و غیره چنانکه
 دیدن آئینه و شنیدن بود که آنچه در وی است هنوز ندیده است بلکه در دست است بچشم یقین و دیده است بچشم یقین که هنوز
 آنچه حقیقت است فهم نکرده اگر چیزی می توانی شنید نشنود حقیقت آینه نه آهن است بلکه آن آتشی است که می سوزد
 و در آن بچشم یقین آنچه از پر تو آن است میدانی و بچشم یقین می بینی پس این است شنیدن بدین گونه و شنیدن بود و بود
 و آن پر تو صنوع بود حقیقتش صانع رایت ربی فی این صورت و حقیقت بود مجاز نباشد بی مثلی ربی که می بود که
 همان آئینه همان بسند هر چه بنشیند بود و صایه بود همان است شنیدن بود همان بدین چنین بود و خواهد
 عیان آنچه اینجا بود یقین گویند که حجاب میان است و آنچه اینجا بود عیان باشد که از قطع حجاب از میان رفت
 همین شش نیست یا زنی که میان ایشان است نشان با اینها و اگر حقیقت جز یک نقطه بیش نیست و دیدن شنیدن
 آنچه صغیر است و ندانند و اگر وقت دیدن حجاب غرت و کبر بای باشد و اگر هرگز ندین ممکن بود و حقاقت
 که دیدار خدا است در بهشت مومنان را بار قطع حجاب شبه بود و در حدیث سرودن بگویم بگویم القیبه که استخوان
 لیل القیبه می فرماید که نه یا نه از زبان اینجا گشت چه توان کرد همان باید که داده اند انصیب نصیب یعنی
 فردا بختی رسی وقت رایت حجابها بردارند و چشمهای ظاهر ترا در رویت سپارند نگاه خدای عالم جهت
 بی زمان بیکان بچشم ظاهر بر بینی چون خدا تعالی ظاهر شود و آن همه جزای ظهور شبهه مستور محض گردد
 بهشت و نشان نبود و کون مکان از میان رود و حجابات عیان شود و جو و رایی در عالم تعالی نشان
 در نشان شود خدای جهان بی شبهه بگیان دیده شود الحمد لله العالی صمد قدا و خداوند انوار جهان
 شود و چنانکه بر کس خدا تعالی را بقدر خود نمیداند بکنه ذات حقیقت حق که آن راه مسدود است انبیا بقدر
 خود نمیدانند اولیا بقدر خود و مومنان بقدر خود و این سراسر عظیم است هر چند بنید تجلی بنیدنه بچشمی غایب
 تعالی السیر فی ملک علو الکبر الايضاً تجلی نه عبارت از ظهور چیزی از غایب است بلکه ظهور حق تعالی بر بنده
 در سر وجودی بر قدر صفای نیست و هم اینجا است که بعضی داعم و شاهده اند بعضی نگاه بر قدر صفای
 وقت هر کی فان تیر الوجود یولیس الامم فاعرف ظاهره و عین و تجلی حق در مقام ظهور مرتبه شود و نمود و جو است

معنی آنست آنچه آنجا آمده برودیت بود اینجا بیشتر بقیمت باشد این مقود و محققان مشاهده نمایند بنفس
 و اندک یعنی آنچه موعود است در مشاهداتشان مقود است هر چند در صفا بلند رود و در مشاهده و قرب حق
 شود صفا حجاب بود چنانکه دانند که بی حجاب است و نه چنان است بلکه صفا حجاب است نه ارتفاع حجاب
 ایضا بنده خدا را دید و دشت با وی شرک نیست و آن دیدن همان منتقن است بود که در کشف کون
 اند صفا و حجاب ارتفاع حجاب نیست نموده آنکه بحقیقت ارتفاع حجاب و رویت بود پس نیست که خدا را دید
 و خود را در کثرت نیز حجاب عظمت و کبر یا در میان بود و گزیده رویت مجروره جمال سبحان نبود که اندان عدم
 لازم آید فلا عجب و لا رتبه که تا در سبب التمسک و غلط خور و ندانست که مانع رویت حجاب فانی و کون فانی
 است ارتفاع آن در وقت رویت رب مطلوب بود و آنکه مانع رویت حجاب باقی است که کمال آنست
 در جنت بود و آن حجاب است و کبر یا بی حق تعالی است که بقضا و آن فنا و تطیل برودیت و عبودیت
 لازم آید و لاک لایحوز قطب بیان سبکی فی التی مولوی محمد اسماعیل شهید در فصل چهارم باب آخر کتاب
 مذکور می نویسد بعد از ذکر کلمه نفی و اثبات و ملاحظه معنی و مراقبات باز سیر تجلی ذاتی و دائمی است معنی تجلی
 ذاتی ظاهر است یعنی تجلی که منشأ آن نفس ذات است و غرض از دائمی آنست که تجلی مستقر ذات ماند پس
 نور حق در مستقر ثابت تجلی میشود اگر چه تفاوت بسیار است لیکن از همی امر می آید بجز معنی ظاهر از نیست و از میر
 تجلی است ظاهر کلمات انبیا و سلفین و اولی اعظم پس این سیر را سه درجه است اول ملاحظه یکبار مشاهده است
 یعنی ظهور علم ذات بود که غایب در آن بود و در معنی در انبیا علی الدوام مستحق میبود که حالت
 خواب هر چه بود و باحوال ایشان منع فیض هدایت میباشند و منافع ایشان بجلالت میرسد که ایشان را گاهی
 نبوی پس وجود ایشان نمیرد هر چه نیست که از روشنی آن خوانند حاصل است که چراغ را خیر نباشند پس انبیا
 و انما و کار دارانند لهذا فیوض ایشان تعلق تجلی ذاتی دائمی دارد و بخلاف ملائکه که دوام و کار سی
 مستغرق نمیشد بلکه بروقت رسیدن حکم و فرمان کاری بجامی آید و باز معطل و منتظر دستند میباشند
 لهذا نشان کمال است لاکه تجلی ذاتی دائمی نمی بود و انوار تجلیات کثرات تابعیت پیوسته است صلی الله علیه
 و آله و سلم درین معنی میشود و معنی فیض این سیر مضر فاک است بدو سبب اول آنکه مستقر و اثبات

خاصیت خاکست لهذا سبب این سیر و دوم آنکه در سبب این سیر سنی ظهور است چه بهیچ نفی گفت که عالم سبب بخانی الی
دومی است ظهور عالم غایب است و از ظهور عالم ظهور آن بجای باید فهمید مفسر خاک هم در فضا ظاهر است و از ظهور فضا
بر در مفسر خاک فضا فروتنی است و انسان مقصود از این تیغ اضحی فروتنی است و در پیش ملک خود عدم کثرتی از
قبول فرمان او درجه دوم از سیر تجلی موقوف بمناظر مشائیت کمال است رسالت است خصائص سل انبیاء
اتصال نبیسا و آن کند و حضرت ذات را از جهت مشائیت آن مراقبه نماید امتیاز رسالت از نبوت بظهور
وساطت است در میان حق خلق ناصح و عظیم بودن کوشش بلوغ در میان عجم و دلائل و اقامت معجزات
و مناظره و مخاصمه و مقابله مرسل لازم است بخلاف انبیاء و قول رسول و حق مرسل الیه مقبول است اگر اندک
منصب رسالت است درجه سوم مراقبه است بالمناظر مشائیت کمال است اولو العزم و اعیان اولو العزم از سائر
رسول است قوی است در باب اهل کفره و صلاح مومنین پس اهل کفر است قوی صاحب العزم از رسول
نیز و خلقی دارد و این سیر شانه نشانی است عظیم که محقق بجناب خاتم الانبیاء است صلی الله علیه و سلم ظهور آن
کمالی نبی روزی بر شد بالجهل امتیاز رسالت از انبیاء و امتیاز اولو العزم از رسول بخصائص آنها بنا بر مراقبه این سیر
و حصول آثار آن ضروریست و قال الله تعالى لَئِنْ يَنْتَهِىَ الْكَافِرُونَ عَنِ الْحَسَنِیَّةِ لَیَذَاقَنَّ تَقْصِیرَ یَا دِیْنِی رُوحِیَّتِ
بوجوب اذیت صحیح و مورد فیض و دور در خبر بهیأت و وحدانی انسانی است و عنصر الطیفه در ورود
این سیر خصوصیت ندارد و سبب این است که نه تاسی کمال است رسالت و اولو العزم نشان جامعیت حضرت
ذات است و صلاح عموم اجناس تاسی تمام اجزای انسانی بهیأت و وحدانی مقصود اصل اهل این کمال است
است لهذا مورد فیض این دو وجه بهیأت و وحدانی میباشد باز مرتبه حضرت ذات است باعتبار ظهور
کعبه و آن سجودیت حضرت ذات است مرطلاتی را و اشعاعی پر هویا است و اثر مناسب این مراقبه
در سائر این سیر معظم بودن است بجهانیت و اطلاق حق و اولا تعظیم بسیار کنند و موجب رضا و شوق
او فعلی شبانه دهند و از همین است که بخاطر بعضی از محاب که نشسته بود که جناب رسالت مآب را
سجده باید کرد و حضرت آدم علیه السلام غرض و سجود تمام ملائکه گشتند و قبله آنها شدند و حضرت
یوسف علیه السلام را معظمان ایشان که ابوبین و برادران بزرگ بودند سجده کردند باز مراقبه

حضرت وقت با تصور دست چو پی او خواجه محمد ششم احوال خود را که شیخ احمد مجد و حال خود را که شیخ علی
ایشان پیر ایشان خواجه محمد الباقی و حال مالد حضرت مجد و شیخ عبدالحق و پیر ایشان شیخ عبدالحق و شیخ
خلافت و شال یافتن شیخ عبدالحق از شیخ رکن الدین که دسی پسرانی و خلیفه اولی شیخ عبدالحق و شیخ
در کتاب بدو القامات می نویسد رحمه الله علیه انما نشأ شهيداً في كثر حضرت ایشان تا جان حضرت مجد تا این
حدیث کتاب خواهد آمد لهذا نام افاده که از کتاب کور دوسه عنده شست حضرت مجد که بعد از شیخ خود و پیر
اولاد در کتاب بدو آورده که طالب طریقه محمدویه به طالع اش نسبت خود را تجدید و تازه نماید و بدین
کتابش قرا میزد و آن نسبت بعد از خواجه محمد الباقی عرض شد که اندکی است که احوال خود را به طالع
طالع بدو ذکر نیست میداند که شایان دولت حضور نیست مصرعه این پس که رسد و در بانگ بزم
عجایب کار و بار است نهایت بعد از قرب نامیده اند و غایت فراق را میسر گفته اند گویانی فی الحقیقه فی
اشاره بهی قریب وصال کرده اند شکر کیف الوصول الی سعادتها به نظر الحبال و دوین خوف به پس حسن
ابو منی فکر داعی الاجرم من گیر آمد و از این آخر الامر باراده مرید باید شد و محبوب با محبت محب میا گشت
آنسر درین علی بن اهلوات الکلبا و من التیات فصلها با وجود مقام مرادیت و محبوبیت از مجملین و از مرید
گشت لاجرم از حال و خبر او ندگان رسول الله صلی الله علیه وسلم متوجه الی عزرائیم الفکر شهر مرید و مرید علیه الصلوة
و السلام کافر فی شیء مثل ما و ذیعت عیان با محبت تواند شد محبوب از تحمل این با برقرار است تقصیر با نانی
عمر قصه العیش الی الفصام لها منها چون حضرت حق سبحانه و تعالی از بکرت توجهات علیه از رقیب احوال محو
ساخت و از تعویب بکین شرف گردانید حاصل کار جز حیرت و پریشانی بدست نیامد از وصل جز جزو از
قرب جز لوب حاصل نشد از معرفت جز کثرت و از علم جز جهل نغیر و لاجرم در حدیثها توقف نه شد
عجب نیست که حالاً الحق الیقینی مشرف ساخته اند که دران موطن علم و عین حجاب کبر گیر نیستند و فنا و بقا
دران جمیع اند در عین حیرت و بی نشانی علم و شعور است و نفس غیبت حضور است با وجود علم و معرفت
جز از رویا و جهل کثرت نیست عجب این است که من اصل و سرگردانم از حدیثها بعض غایت بیخات
تویش مدارج کمالات ترقیات ارزانی داشته است فوق مقام دلالت مقام شهادت است نسبت

ولایت بشهادت نسبت تجلی صوری به تجلی ذاتی است بل بعد از اینها اکثرین بعد از این تعلیقین فوق مقام
 شهادت مقام صدیقیت است و تفاوتیکه میان این دو مقام است اجل من آن یعنی عینه کبایره و عظم
 آن نشانی از ائمه با شاره و فوق آن مقامی نیست الا انبوه علی المباله صله و تسلیمات و نشانی که میا صدیق
 و نبوت مقامی بود و بهر حاله محالی است و این حکم محالیت او بکشفه صریح معلوم گشته و آنچه بعضی اهل علم و سطر
 میان این دو مقام ثابت کرده اند و بقربت نامیده اند آن نیز مشرف ساختند و بر حقیقت آن دو مقام
 ظالم داد و اندک بهر تضرع و تضرع بسیار و ملاهان مگر که بعضی کار بر فرموده اند ظاهر شد از آن حقیقت
 معلوم فرمودند آری حصول مقام بعد حصول مقام صدیقیت است در وقت عروج اما در سطر بودن محل کامل
 مقام بر عالی است در منازل عروج فوق آن مقامی معلوم نیست و زاید است و جو و بزوات جل ظاهر مقام
 ظاهر میشود و اینجا وجود هم همراه میباشد و فوق آن عروج واقع میشود و اولی که آمد کن الی ششم علامه و اوله
 بعضی مصنفات خود میفرمایند و فوق عالم الوجود و عالم الکلیات الوجود و مقام صدیقیت از مقام انبیا است
 که در عالم دارد و پایان تر از مقام مقام نبوت است که فی الحقیقه بالاتر است و کمال صحو و قیامت مقام قربانیت
 بر خیزت این مقام ندارد و که در پیش به تشریح هر قسمت و تمام عرض است و اینها در پس آینه طوطی مصف
 داشته اند و بهر چه ستان ازل گفت بگو میگویم منها اکثرین بعد گمان احمد و بدو عرض میرساند و حسب الشریف
 که نمی توانی در این شانی را معروض میدار و که در آثار راه آله و تجلی اسم ظاهر تجلی گشت که در پیشمایه تجلی ظاهر
 علیه ظاهر گشت علی الخصوص که کمتر نسبا بلکه در اجزای آنها جدا جدا و آله و صفات و صفات گشته که چه در صفات
 انبیا و مضطرب بودم ظهور که در سیرت بود و در هیچ جانب و خصوصیات انبیا و محض عجايب که درین لباس منبسط
 هیچ منظر صوری ظاهر نمیشد پیش ایشان تمام که اخته آب شده میرفتیم و همچنین در هر طعانی شرابی که در سطر جدا
 متجلی شد و طعنه که در هر طعنه بود و در او برای آن نبود و آب شیرین تا آب غیر شیرین و تفاوت
 بود بلکه در هر لایه و شیرین یک خصوصیت کمال علی تفاوت لایه جدا جدا و خصوصیات این تجلی تحریک و بر خیزش
 رسانید و از تمامی این تعلیقات آه زوی رفیق اعلی و اتم و ما بینها با هم کن متوین نشدم با منسوب بودم
 پاره نبود و این معلوم شد که این تجلی آن نسبت تنویری جنگ ندارد و باطن همچنان گرفتار آن نسبت است

بظاهر صلاحت نیست و ظاهر آنکه از ان نسبت خالی بود و این تجلی شرف است و همچنان که باطن صلاحت نیز بظاهر
نیست و از جمله علو است و ظهور آنست و ظاهر آنکه به کثرت و تنبیت بود و این تجلی مستقیم است و بعد از آن که
این تجلی در دنیا آفریده و همان نسبت حیرت و نادانی و جهل است و از انجا که در دنیا و مافیها و کمال آن که در این دنیا نیست
است و نیز از کمال آنکه از انجا که در دنیا نیست و حیرت بر دو گونه است حیرت اهل استدلال که ندانند و حیرت اهل انزعا که
بجای و آیه است و بطریق آنها نیست و نیز شایان حال و جلال که محسوس است و آن از توانی تجلی جلال با بقا جان
که ساکن نزد قهرمان تجلی لایب است و گرد و او را که در مری بر تبه متحیر شود و هیچ عجز نماید که از مقام صلاحت بکشد
مسئله در سبب آمدن است که حضرت حق سبحانه تعالی از شل منزه است لکن گویان که انما نشان از شل منزه
از شل منزه بود و ولله العذل الا کمالی را با سبب آن که صاحب کثوف را تسلی بقبال میدهند و آرام بخال میکنند
بجور انشال چون انما یباید و وجوب بقدر امکان جلوه که میسازد و بجا سبب که نشان از عین شال بخار و صورت اعرین
و لایب است از اینجا است که در حق و طاعت و شایان میباید و شال آن احوال را در عالم شایان و نمایا می کند که مشهور حقیقه
احاطه حق تعالی است و همچنین است بلکه احاطه و شایان چون بچگونگی است و منزه است از آنکه در مشهور آید و کثوف صلاحت
مسئله محال عقلی و مثل حقیقت قطب العالم در مکتوبات خود میفرمایند و نیز میفرمایند از انجا که عقل
و همان مبلغ علم شان است و قید و باین در حق حقایق الاشیا و تائید گویند و لا شک فیما ان ثبوت الاشیا پس ال
فی مرتبه و عقل و آن مرتبه باین و ایجاد هر که ثبوت اشیا را در غیره بخار از حق و نیز که شایان بگذارد و می
وین انداز و هیچ نور بر چنین ادره نیست این اده کاهشی شکست و صد جهان این همه بر چون است و در غیره بود
فان کلامی که درین مقدمه و ماکل گردیده اند از انجا که هر سالی جان این است که علم شان بران نسبت عارفان مرتبه
حس عقل بلند رفیع اند و در علم عقین خود حق سبحانه تعالی ندیده اند و بیک جو که همان وجود حق است فاکل کنند
و لا شک فی تائید فی مرتبه الازات عزیزین در مرتبه ذات که هستی مطلق است و وجود محض غیر حق را وجود نیست عدم
صرف و محض امتناع است لیس الله الا هو الله الا کمال القهار و در مرتبه فعل حق سبحانه تعالی ایجاد عالم است و در
المسئله فاعلم فیها و خلاف القهار و حجت اگر چه یکی از فهم و علم صورت نازدین بر انوار است بلکه درین بر حق است
نور و درین کجا بود که در انجا این جامع اهل این بود و نصیحا در مکتوب خود و ششم است جو ببال و تو جلیکیت و در حق

شکر و نجاتی که گویند بر عقل از محال نیست عشق از امکان نیست سه عقل گویش چیست حدیث است بری پیش نیست عشق
 گویش است بری قدم من بار باره انبی تحقیق مثل جبریل بصورت و حیه در اینجه است و نیز در این تحقیق کیفیت مثل بشیر
 و حیه نیست که بشیر علیه حیه در زمین جبریل علیه السلام بسبب کماله دارا داشته که دارد و اقامت وجود و در اینجه
 علیه بصفایا که است نمود و خود را بصورت و حیه نموده است علیه سبب آن صفایا بود که اندیشه جبریل بر مقام خود است که این
 بذات و صفایا که دارد و حیه در عالمی خود است بصورت که نیست و بصورت حاصل مثل عین جبریل است زیرا که جبریل تحقیق
 دیگر دارد و غیر است زیرا که همان ذات و صفایا جبریل است که بصورت آمده و مثل گشته چنانکه اهل توحید و ظهور حق سبحانه و
 مثل می بصورت عالم میگویند و بصورت مثل مثل روایات بصورت صبا و تبارک مثل حق بصورت و بشیر و مثل بعضی کمال او را بصورت
 مستعد و عالم میگویند و گاهی در غیر صورت و حیه نیز می آید چنانکه در حدیث جبریل و بیان سلام و ایمان همان آمده مسلم
 تسبیح و در فور بد آنکه لغار بران گفته اند چون روح از بدن انتقال یابد در رحم نیکه حل چهار ماه و هشتاد باشد و از نموده
 وجود و در اینوقت متداول عالم گرفته ظاهر میشود و بنودان این آواگون میگویند و بیانش آنکه چون انسان برود و حال
 قبلیه و خلق باز روح او را در صفایا و اهل ناقص می آید و خلق میکند و روح بعضی از صفایا و قالب غیر انسان ظاهر
 میکند و اگر حال آن حسن است بر عکس آن میشود و خلج بدن لبس آن که کمالی روح خود را در بدن دیگری مود و خواه
 آن لبس آن با خواه و چون دیگر بشیر طیکه آن بن صمیم و سالم باشد می اندازد و حمل میکند و بنودان را که کمال بنا شود
 طالعش نیست که روح خود را از سر انگشت پای خود کشیده بر او برده بدن گیر نفوذ میکند و مانند سبب بن فاهم و
 بر و در آن زمان که روانیت کمال در بدن باب یا منت و کمالی تصرف نماید فاعل فعال او اگر و چنانکه از آن که بصورت مثل
 بر شجر عروج است که در بلسان حال فرموده ای اما نه سه چون بری غالب شود بر او می گویم شود و در وصف مرد و صاحب
 رشماقی نقل میکند که حضرت خوابید عبد الله احرار اقبض شدی که از زمانه بر روی آمدند باز در روی آمدند
 بر او که غلامی آمد بطریق خلج لبس صورت و دیگر طاهر می آمدند اگر فضا و بار آمدند هر بار بصورت و دیگر بر می آمدند
 یعنی خلج لبس صورت این سخن در سبب مثل دفع کرد و مولانا شاه عبد الغنی در جواب سوال عامی از فیض النعمان
 مراد آید می نویسد و بنده سال است سببی با سوله و اجر به سبب که بر روز و ناسخ آنچه از کتابی منقول بود و در دست
 از فکیم در بیان تلخیص و در اینجه در علم به حق میگویند و در اینجه در علم به حق میگویند و در اینجه در علم به حق میگویند

احتیاج است که در تصدیق و قبول است ادوات با مخلوقات نزد ایشان ظاهر و بوضوح است و مخلوقات نیز از این موصوفات ثابت
 میکنند و این نوع تصرف در بعضی از مخلوقات که ملائکه و جنیان باشند عادی و مطهر است و در بعضی دیگر مخلوقات که
 ارواح نبی آدم اند خارج عادی و در بعضی اولیای این باب چهری بسیار منقولست و خود حضرت شیخ اکبر از نیابت بر کانی
 روایت کرده اند و مشارکت در روح نبی آدم با ارواح جنیان مثل شیخ سید و غیره در این امر موجب نیابت و قدحی نمیشود چه
 مشارکت و تشبیه و تشکیک در شکل و شکل مختلفه نیابت ملائکه و شیاطین ثابت است و از ادوات بسیار منقول خوانچه قصه چهل غزل سید
 علی محمد قدس سره و غیره از آن باب است و ملائکه و شیاطین نقصان ملائکه و اولیای ملائکه و اگر شیاطین نسبت تصدیق است
 خود و مقید و مشابیهت با ملائکه و اولیای حاصل شود چه باک که نیکنان این از هر جنس اینم و دوسر بسیار شرک و بیابان مشهور است
 که آنچه آدم میکند بزمین هر فرق نیست که شیاطین مثل شیخ سید و غیره این تصرف ابرای غوی نبی آدم و مقصد آنکه
 و طلب عبادت و نذر و ترسان این با جمعی میکنند و در اولیای مقصد برای افاضه کفایتی محمود و در ارواح قابل
 این عمل نمایند و بیشتر در فرق و در میان این مقصود و عزائم و نیات ملائکه و جنینیه میباشد در صورتی که شهادت
 و کافران و در سه حال صلاح اجرا و سیف و سان و قوا و عرش و فرست کسان میباشد و تفاد و تکیه فیما بین الفرق و بعضی است
 از راه حسرت و حسرت نیست لبس شباهت اغیار ارواح مقصد به شیخ سید و غیره از شیاطین تشبیه یک عمل بعمل دیگر
 چندان نزد و صوفیه مستند نیست بلکه برای تقسیم این تشبیه در ارواح ایشان با بجا نماند کورست حتی در حق حضرت مقصد به
 ربوبیت چه جای ارواح دیگر و تا سیه شیخ ابن فارض مصری حجتهد علیه تعالی تعالی است و بجهت توفیق تنبیک فی الامر غیر
 علی فیما فی استسماحیت جنت و مولا نازمی در ششوی چنین نادانسی میفرماید که چون پری غالب شود بر
 آدمی و گم شود از موصوفه آدمی و چون پری این موصوفات قانون بود که در کار آن پری خود چون بود و گم
 نه تمام نیست که نسبتی که روح ابا بدین داند تو میت میباشد میتوان که روح دیگر را که وسیع و قرب با طلاق از این است
 با این روح بهر سده از روح حکم روح دیگر بگوید و هر قدر وسعت و طلاق زیاد تر شود این تصرف زیاد تر
 برود و تا جایی که حقیقه الحقائق که روح حیث از رحمت انجمنی اتم داد و فرمحق باشد از جناب بر بر روح این م
 تصرف فائض می تواند شد آدمی مستعد او قابل شرط است نیست آنچه بر قواعد تصوف منطبق می تواند شد علماء
 ظاهر و نه قسم حاصل میکنند بر نسبت شیاطین جن و دلیل علماء ظاهر درین عوی آن است که اگر این نوع تصرف از

احوال طایفه اولیا یا ملائکه یا حضرت حق و معشوق حال آنکه قطع یقین این اعتراف از شیاطین ارباب خبیثه و فحش تبیس
 عظیم لازم آید و شبهه توحی در بدو و جابله را ممکن شود که بر روز و حی مقدسه در خود ادا نمایند و قوال فعال انجام
 آنها نشود و انما مل حق لازم آید و تصحیحی که از اولیا در میان منقول است چنانچه در نفحات و ذکر احوال الدین کربانی
 است و همچنین در فتوحات شیخ اکبر پس آینه قصص اولیا را حیا است که بر روح زنده دیگر تصرف کرده و در سطر
 و همچنین حای شبهه نیست که حالت حیات اگر شخصی دعا بر روز و حی سازد و آن ننگان نماید قوی و فعلی از وصا
 شود و آن زده جوع کرده و حل شبهه متواتر و بخلاف ارم و حیکه در بزنج اندیا ملائکه یا حضرت حق جل و علا و اهل شرب
 تصوف که تجویز بر روز و احوال یا سطر احوال خوانده و خواه مرده میانند ازین دلیل چنین جواب بگویند که شبهه و تبیس چون
 سر لیه الار تغافل باشد و قریب از اول از ان باب کی نیست این تبیس و شبهه آن از همین قبیل است که با دنی جوع و بلبل
 کتاب نیست و حکم شرعی مرتفع میشود و قوال فعال آن پس باید که بر معیار شریعت محکم نمایند اگر مطابق آن باشد بر
 ارم پاکست و اگر خلاف آن باشد بر روز و حی نیست است و نیز بگویند که این نوع تبیس و شبهه در محفل تبیسی هف ملائکه و وحی
 الهی تفسی شیطانی و ابهام ملکی و روشنی شیطانی و تشبیهی که از ملائکه از جن و شیاطین میشود و نیز و نیست اینها از طریق رفع
 این تبیس و شبهه در جایگاه بر و میشود و در اینجا هم جاری خواهد شد و مانند با قول و کثیر الجمله طریق است و این بکار ابرار و
 تصوف بکار نباید نمود و توحی که محل شبهه است مسلم نباید و است که دین بران این تفسیل بر توحی قائم و بر روز و حکم و مجمع علیه
 صوفیه است و ای این نوع صورت بسیار دارد که در کتب تصوف مشهور است اما از شراب این بر روز و کتب حدیث تصوف زید
 بر جامع است که ابو بکر بن ابی الدینانی فی کتاب عن شمس عبد الحوت و صنفی ابو بکر بن محمد و دیگر محدثین حدیثی که از او که بعد از موت
 او قبل از وفات و حج او باین متعلق شده و از وی گرفته اند و محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم حدیثی که از او که بعد از وفات
 فی کتاب التعلیل ثم قال قال علی علیه السلام صدقه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم حدیثی که از او که بعد از وفات
 قویانی احمد بکران که فی کتاب التعلیل ثم قال قال علی علیه السلام صدقه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم حدیثی که از او که بعد از وفات
 بر روز و روح شده بود یکی از آنها از زید بن خارجه بود که باین خود متعلق شده و حکم کرده و دوم و حی دیگر بود که بعد
 از سر کلام در تصدیق میکرد و هم بر زبان او پس در متنازع و ثابت شده و در کتب حدیث تصوف دیگر نیز همین تیر و او
 است که الفاظ آن باینست شیخ احوال الدین حامد الله ربانی قدس سره و بی مرتبه و بی شکر از حق تعالی

سبحانی است در میانه شیخ قطب الدین ابهری می نویسد ابو نعیم بهر در و در قدس اهدا و هم بسیار بزرگ بوده و بصورت شیخ
محمی الدین ابهری رسیده و در کتابت محبتات و بعضی مسائل دیگر از وی حکایت کرده است و در باب ثانی فتوحات میگویی که یار
کرمانی زعم کرده که در آن وقت شیخ خود که در مکه سفر بود و در عمارت نشسته بود زعمت شکم و شپش چون بجای رسید
که در اینجا ماست خواب و زعمت کرد که اجازه ده که در مکه و بنامم که زانی باشد چون منظر مجا و یا جازا و در مکه دیدم
که شخصی زخمیه نشسته و ملازمان بجای ایستاده و پیش منشی می افزودند و می نامی شناخت و من بر این شناختم چون در میان
ملازمان و در میان پیشانی بود مرا گرفت و گفت حاجت تو چیست حال شیخ را با وی گفتیم فی الحال از وی حاضر گردان
و ما من برون آمدند و هم همراه من آمدند و رسیدیم که شیخ از آمدن ما و برین آید گفت بروی آدم که اگر باز نگشت پیش شیخ
آهسته وارد آمد و هم آن گاه هم قدم که آن شخص که در پیش شیخ گفتیم تبسم کرد و گفت ایفرزند چون منظر ابی دیدم تو
شفقت آمدی و با من اجازت داد چون بجای رسیدیم که آن شخص که امیر حضرت بود التفات نماید و فرمود وی
از پیش من و بنشیند و من بر او ایستادم و در مکه می نشستم چون آدمی ترا گفتم که در مکه و در پیش شیخ شهادت
تو در پیش شیخ و قطب الدین ایستاد و از پیش خود گذشت و آن صاحب منقحات شیخ شهادت الدین خلف میر اتحمسین کرد و
بگو که در مکه میباشی یا بمکه میباشی آن بود و با که میگوید وی در مکه و حقیقت تو منظر ابی است میگردد و حال مطلق را در مکه
مقدمات مشاهده نمود و چنانکه گذشت و حال اکمال حق سبحانه و دو اعتبار را در وی اطلاق که آن حقیقت جمال ذاتی
ست من حیث هی و عارف این حال مطلق را در ذات فی لحد سبحانه مشاهده و یکی دیگر مقید و آن از
حکم تنزل حاصل آید در مظهر حسیه یا جانیه یعنی زلف اگر حسن بنده چنین منظر جمال را جمال حق در ذات تنزل بدین گونه
و غیر عارف را که چنین نظر نباشد باید که بخوبان نگردد و با ویهی و در زمانه و معنی حدیث این حدیث خلق آدم خلق
مصوره حضرت قطب الدین ایستاد و مقرر با و قمری این احد بر شاخ راغ حدیث بر نعم الله الوهیت زبان
نصیح و مایه مطلق عن الحق این هو الاکسری حق آغاز کرد و الله الله خلق آدم علی صورته و عالم
غیب را بصورت رسیده و صورت را در غیب بزرگوار باطن را که ظهورش بطول منظرش طریقت و ظهورش در
حقیقت را بجا از نمود و مجاز را بحقیقت باز نشود اکنون بدان که علما و شریعت تا دلیل حدیث بران میکنند که
آدم منسوخ عیب است منظر ابی را که هیچ ضلالت بران نمیرسد و این وجه کمال رحمت الهی عزالی میفرماید

و ششم مقدمه ماخذ آن در شرح و تعلیل است پس بر اینست مراتب صفات بلاخره در حق توان کد و
 نفس در روح هر دو لطافت اند اندر قالب انایکی محل شریست و یکی محل خیر و لا محاله صفت ماسو صوفی باشد
 آبادان قائم بود چه صفت بخود قائم نباشد و ششتر آن صفت جزئی شناخت جمله قالب معلوم نکرد و
 بطریق شناختن آن بیان او صاف انسانیت است و سر آن و آنند تحقیق انسانیت مردمان سخن
 گفته اند این اسم چه چیز است و چه چیز را می نامند است و علم این بر همه طلب از نفسیه است
 از آنچه هر که بخود جاهل بود بغیر جاهل تر بود و چون بنده مکلف باشد معرفت خود و میریاید تا بصحت صدر
 خود قدم خداوند را شناسد و بفنا و خود بقا و حق را معلوم کند و نفس کتاب باین نامین است و
 خداوند عزوجل مرکب را با جهل خود صفت کرد و گفت من هر غیب عن سیکلة ابرهیم و لا
 من سیفة نقسه ای جهل نفسیه و یکی گفته است در مشایخ من جهل نفسیه به بالیر اجل و رسول
 از موصی علیه و سلم من عرف نفسه فقد عرف ربه ای من عرف نفسه بالفتا و قد عرف
 ربه بالقاء و يقال من عرف نفسه بالذل فقد عرف ربه بالعرف و يقال من عرف نفسه بالعبودية فقد
 عرف ربه بالربوبية پس هر که خود را شناسد از معرفت کلی محو بشود و مراد از این جبهه انجلیست
 انسانیت است و اختلاف مردمان اندرین از ازل قبله که در همه گویند انسان خبر روح نیست این
 جسد و جوشن و بیکل آن است و موضوع و مادیای آن باشد تا از نقل طالع محفوظ باشد و جیس و
 عقل صفت آن و این باطل است از آنچه چون جان از این بنیت جدا میشود و در انسان میخوانند این
 نام اطلاق مرده بر نفسند و دیگر آنکه اگر علت انسانیت روح بودی هستی که هر جا نذر حکم نیست
 بودی و اگر دمی گویند که این اسم واقع بر روح و جسد است بیک جای و چون یکی از دیگر می بخارند
 بود و هم ناقط بود و این نیز باطل است بقول خدا می عزوجل که گفت هل اتی علی الاشیان
 حیثین من الذمیر لویکن شیئا منکم کذا امر فاک آدم را بجان انسان خواند و پسند
 بجان تعالی آدم نه پیوسته بود و مگر دمی گویند که انسان جز دمی نیست نام تجزی محل آن است
 که قاعده همه اوصاف آدمی آن هستند و این همه محال است که اگر یکی باشند و دل از دمی برین

کنند هم اسم انسانیت از وی نفی و پیش از جان با اتفاق اندر قالب آدم دل نبود و در سبب از
در عیاق متصرفه را اندرین معنی غلط افتاده است گویند که انسان عبارت از اکل و شارب و
محل تغیر نیست و آن سر الهی است و این جسد تلخیص آنست و آن مروج است اندر مخرج طبع و اتحاد
جسد و روح گویم جمله عظام و مجامین و کفار و فساد و جهال را اسم انسانیت است و اندر ایشان هیچ
معنی نیست ازین پس هر دو جمله تغیر و اکل و شارب اندر در قالب و وجود شخص را هیچ معنی نیست که
آن را انسان خوانند و از بعد عیدش نیز خداوند عزوجل بایها را که اندر ما مرکب گردانیده است
انسان خوانده است بدون معانی که آن در بعضی آدمیان نیست قوله عزوجل وَلَقَدْ خَلَقْنَا
الْإِنْسَانَ مِنْ صَلَافَةِ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً عَاقِلَةً
لَقَدْ خَلَقْنَا الْعَاقِلَةَ مُّضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا كَمَا فَكَّسْنَا الْعِظَامَ لِحُكْمِهِمْ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا
آخَرَ لَقَبَارِكُ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ پس بقول خداوند تعالی که اصدق الصادقین است
از خاک این صورت مخصوص با بر تعبیه انسان است چنانکه گروهی گفتند از اهل سنت که انسان
مجموعه است که گوش برین صفت تشبیه شده مهود است که موت از وی این سهم راسته نرفته
با صورت مهود و آلت موسوم بظاهر و باطن و مراد از صورت مهود تن در ست و بسیار بود
و آلت موسوم بمجنون و عاقل و با اتفاق بر همه صحیح تر بود و کامل تر باشد اندر خلقت پس
بدانکه ترکیب انسان آنکه کامل تر بود و بنزدیک تحقیق از سه معنی باشد یکی روح
و دیگر نفس و سوم جسد و هر دو معنی را ازین معنی بود که بدان قائم بود و روح را عقل
و نفس را هوا و جسد را حیست و مردم نمونه است از کل عالم و عالم نام دو جهان است
و از هر دو جهان در انسان نشان است نشان این جهان آب و خاک و باد و آتش و ترکیب
و حی از بلغم و خون و صفرا و سودا و این حضرت شیخ عبدالقدوس میفرماید چون دلش و طلب حق
و زکوة و کار سبحانی رساند که از غیر حق بکلی انقطاع گیرد و مستغرق و محو شود و بنور اتناهی رسد که از
انزال از این عالم بود و چنانکه در نور پاک حق سبحانه و تعالی و تقدس بود و لائق پرستیدن آن

نور است که دره از ذوات عالم نیست که آن نور بان نیست و از انان آگاه نیست و جو عالم از ان نور است
و فاعل عالم بدان نور است چون فیصل المد علیه السلام بدان نور رسید و گفت ای و جنت و جحیم
لَا إِلَهَ إِلَّا قَطْرُ السَّمَواتِ وَالْأَرْضِ حَتَّىٰ آتَىٰ نَورَ حَقِيقَتِ عَالَمِ وَ حَقِيقَتِ نَبِيِّ آدَمِ است مصلی
المد علیه وسلم در مقام صفای اینا فرمود و حق عالم من عرف نفسه فقد عرف ربه و حق
خود خاص فرموده من بدانی فقد رآی الحق انا الحق منصور سبحانی طیفور ازین نور است و برین
حضور است عزیز من بن فقر تمام شود غیر سبک بر خیزد و در لیش در میان نماند اگر چه صورت بشری
در میان بود اعتبار ندارد در میان دل بدانکه دل نه مجرد پیکار گوشت است که با هم ملایم اند
پیکار گوشت دارد دل انسان دارد و عارف و مومن و ولی و نبی دارد دل مخاطب است که خدا را با
خطاب است نه با گل و دل متکلم است و دل عارف است دل نور است ربانی و نقیبه در قالب کائنات
مردان بود که بیدان دل رسد القلب بکرم ساطع که اگر صد سال حرف رزبان گذر کند هیچ از دل ننگر
و مرد و ملکوت در آید و با ملک نهشید آید بلکه از ملک و فلک برتر رود بلکه از مقام حق بلند شود و نویسد
و از الله تَوَدَّ السَّمواتِ وَالْأَرْضِ خسر و درین ولایت مرد عاقلی رسد که انا الحق و سبحان
و من زنده مع هذا العبد عبد و الرب رب عبودیت و منشن نگذار و ایضا بیان روح آنکه گفت عشق
خدا می جوهر جان مآند و عشق با جوهر وجود او را عرض آمد چه معنی دارد و لایح با روح ما را از تیر غم
نمی کشد وجود آمد و نور عشق جوهر جان باشد یعنی اصل و حقیقت جان با عشق خداوند است که شوق و نور
خداوند پیونداست پیر وانه در شمع از ان می افتد که جان او از نور شمع وجود یافته و آن آتش در سو
شتاقه لاجرم جان با در عشق سوخت و دیده از غیر محبوب دخت و عشق ماکه از پر تو عشق
اوست جوهر وجود او را در مرتبه عرض و ظهور اوست پس عشق ما او را عرض و عشق او جان را
جوهر بود و این جوهر عرض نه یعنی مصطلح بود یعنی عشق با از تسکلیات و اسرار اود اوست که
شمارت بر عرض دارد و عشق او در جان ما حقیقت جان ماکه اشارت به جوهر جان است بیت عشق او
در جان آگاهان است و جان ما را عشق او سلطان ماست و مسئله تصور کشید در مقامات

نظیری از مژده انظار با بختان منتول است قدس سره فایده کرم خان مرید خواجہ محمد معصوم پنجاب پیر خود
 نوشتند که محبت شایر محبت خدا در رسول صلی الله علیه وسلم غالب است و موجب انفعال میشود
 و جواب بر نگاشتند که محبت پیر من محبت خدا در رسول است و سبب جذب کمالات الهیه که در باطن
 پیر ثابت است میشود و چون دیده عقل آنرا محول به سجد و توبه بر تست اول به در فصل اول تعظیم
 ریشوات علی بن حسین و اعطاء میر لیسند رشمه هم در معنی آیت و کون نوا مع الصالحین حضرت
 خواجہ احمد صغیر مودت که کینونت مع الصادقین را در دست است کینونت بحسب سورت آن است که
 میالست را با اهل صدق لازم وقت خود گیر و تا بسبب دوام صحبت ایشان باطن و می از انوار
 صفات و اخلاق ایشان منور شود و کینونتی بحسب معنی آن است که از گذر باطن طریق را بطبع
 او در نسبت بظافه که استحقاق و سطلگی داشته باشد در صحبت حصر نکند در آنچه همیشه بشنیم ناظر
 باشد بلکه بخان سازد که صحبت داعی شود از صورت معنی عبور کند تا همیشه و سطله در نظر باشد چون
 همیشه را بر سبیل دوام رعایت کند سرتوی را با تر ایشان مناسبتی و اتحادی حاصل شود
 و بدین سطله آنچه مقصود اصلی است حاصل حقیقت دی شود و حضرت مجدد و نقیانی و کینونتی میام
 جلالتانی کتبوبات خود میفرمایند در رزش نسبت را بطه را نوشته بود که بعدی سبیل یافته است
 که در صلوات آنرا سجد و خود میداند و می بیند و اگر ز صانعی کند منتفی نیگردد و محبت اطوار اینست
 مستثنای طلاست از هزاران یکی را اگر بدین صاحب این معالیه مستعد تا مالتا نسبت تمیل که باندک
 صحبت شیخ مقتدا جمع کمالات او را جذب نماید را بطه را چنان فنی کنند که او سجد و الیه است به سجد و الیه
 چرا محارِب و مساجد را فنی نکند ظهور این قسم دولت ساداتند ان را میسر است تا در حبیب احوال
 صاحب را بطه را مستسط خود دهند و در حبیب اوقات متوجها و بشنند و در رنگ جماعه بیدار
 که خود را استغنی دانند و قبله قریه با شیخ خود منحرف سازند و معالیه خود را بر جمیع مذمومات
 اطوار غم نیست اگر در و و چیز فوثر زرقه باشد یکی متابعت صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ و السلام
 و در محبت و خلاص است و شیخ با ثبوت این و و چیز مکرر از ان ظلمات طاری شود پاک خدا و شهادت

او را ضائع نخواهند که شت اگر یکی از این چیز نقصان پیدا کرد خرابی در خرابی است اگر چه بحدی وجوبیت باشد که
 آن است در راج است که عاقبت خرابی دارد و نشانهات اقدس سلاخا خواجگی کاشانی فرمود فیض مقدس بواسطه
 وجود پیر سیکر و فیض اقدس آنکه بواسطه پیر سیکر و مرید صادق نیست که جمال پیر اموات جمال مشرق
 حقیقی داند و حضور غیب پیر نظر بر آن آئینه بود و در آنکه جمال پیر در آئینه دل بهیچ در نظرش نیاید نگاه
 بتوسل آن متوجه جمال بچون گردد و عز شانه مولانا شاهی علی الهدی محدث دهلوی در قول همین خود می
 فرماید در فصل شغال نقشبند یا لواطریق الوصول الی الله منتهی آنکه از کلمات الراتبه و التلکات الراتبه
 بشیخی شریطان کون الشیخ قوی التوجه دائم الیه و شت فاذا صعب علی نفسه عن کل شیء الا تعبه و تنظر
 لما فیض منه و فیض عینیه او یفعلها و تنظر بن معنی الشیخ فاذا فاض شیء فلیستعین به فلیستعین به فلیستعین به فلیستعین به
 لیحفظ علیه و اذا غاب الشیخ عنه یحیل صورته بن عینیه بوصف العینه و لتعظیم فیضه صورته با
 تنفید صعبه مترجم مولوی فرم علی همه الله تعالی بگوید مولانا فرمایا حق بهیچ سبب است
 به راه داده و قریب بود و کون نوع الصدیقین یعنی چون که ساهته بهیچ سبب است بهیچ سبب است بهیچ سبب است
 را بطه مرشد کلام نیز مترجم میگردد مولانا فرماید فرمایا مرشد کی شرط بهیچ سبب است داخل مقام شهادت بود
 او را نورانی تجلیات ذاتیه موجب که بچین سوز که کافاده حاصل بود بوجوب اس حدیث صحیح که
 که هم الذین اذا رموا ذکر الله یعنی اولیا و العده بین جن که کینه سوسه خدا تعالی یا پیر
 بهیچ اس حدیث که هم جلسا ارشد او بقتضای احادیث معتد که هم قوم کاشفی جلیس هم صاحب
 نشانهات اقدس از حاجی عبدالعزیزی آمد که ادب نیست در رابطه که خود در خدمت پیر حضور کردند
 آنکه پیر از خود حاضر ساز و راقم گوید تعلیم طریق ثالث از کتاب صراط المستقیم در ذکر شیخ
 محمد صادق گنگو بی خواهم آورد و هتای حضرت مولانا شاه عبدالعزیز زیر این آیه سوره فزل
 می نویسند و آذکر الله و بکرم یعنی دیا مکن نام پروردگار خود را بر سبیل و احم خواه
 اسم ذات خواه و در ضمن تبیل که نفی اثبات است خواه بهیچ نفس خواه بی جس نفس خواه
 بدون برنج و یا با برنج راقم گوید در صطلح صوفیه رحمة الله تعالی علیهم در محفل مذکور برنج نصوا

شیخ را گویند حضرت قطب العالم عبدالقدوس گنگوچی در مکتوبات میفرماید ای برادر سوار دل اهل دل
 دهن را کوران روزگار که سقیم منزل حس و عقل ایم از غیبتی چه خبر داریم بدانکه دل مجبور یکا در گشت
 است که بهائیم هم دارند دل انسان و موسی و عارف و ولی و نبی دارد دل نما طلب است که خدا را با دل
 خطاب است نه با کلام دل متکلم است و دل عارف است و دل نوری است بانی و تقبیه در قالب انسان است
 چون مرید صادق بجشف و مشاهد بل رسد که انانیت قدس است و دانایمی آن عالم ملکوت است
 دل خویش را مراقب بادل شیخ وار و از دل شیخ بدل دانست سرفتن بانی و هراس سجده
 چنانکه کسی پیش استاد بخدمت تحصیل علم کند در مقام مریدان صادق بل از دل شیخ تحصیل علم کنند
 و سالی از دل بود و تحصیل از دل بل بود که دل شیخ نورانی است بجا شفیقه و مشاهد متوجه فرسجانی است
 از حضرت سبحان فیض رحمان بل شیخ میرسد و از دل شیخ بل مریدان بر حسب ایفشار
 از ربی که میان بل شیخ و دل ایشان است فیضان بود و ابتدای اینچار است حکام ارادت است
 هر چند پند ارادت مستحکم عقاید و علامت توجیه دل و بدل شیخ محکم چون مریدان توجیه ظاهر باطن
 بظاهر باطن شیخ بود جسم حرکات و سکات مرید و محبت شیخ بفرمان شیخ بود همه خواست و می بخواند
 شیخ بود و خواست شیخ بخوست حق است الغناء فی الشیخ حاصل آید و از صدقه آن الغناء فی السرد
 رومی نماید و ما کثرت ان لا اله الا الله جلوه گری انقیاد است مریدان این دولت سعادت
 هر چه بیکه حاصل شود خواه بطن خواه سبحان خواه تصور همان سعادت است که بحق رساند
 رومی و عارف گرداند العلماء و در زمره الانبیاء دولت این سعادت است اسی برادر این ظاهر است
 که هر کس دل خود را متوجه بطرفی میدارد و اگر دنیا است همان دنیا پیش و می است و اگر مثنوی است
 همان بگو مولى است همان مولى فانی یعنى فی الجمله کمال الله سر این دولت است مریدان کمال
 ارادت بشیخ چنان حاضر میباشند و مراقب که حفا در غیب در یک طوسه آید و پرده
 نماند اینا مرید اگر زیار کرده از شیخ بظاهر غائب شد پیش شیخ شد و زندگانی با ادب
 کند چنانکه تصور بود و الحمد لله علی ذلک زمره العلماء الهنرین و الحشنین قدوة الفقهاء

المتأخرین سالک سلوک نقشبندیه اتف اسرار طریقه مجددیه که نام نامی ایشان ازین حج ظاهر است
 ع آمده تاج محمد بر سر عالم و مولود و موطن می قصبه نگینه است از مدت چند سال تا حال در شهر
 مراد آباد مسکن میدارند نسبت ایشان شدت است طالب باسوری می بخشد صلوات الله تعالی
 و شاگرد و مرید و خلیفه مولانا محمد تقی انور رحمة الله تعالی علیه سفیر نمایند صفت و تحت دست او
 قتل اجمیل و غیره من الاستاذ الفاضل والمرشد الکامل محمد اسحق شهر ظاهری غفر له فی ولایت
 تصور شیخ علی بیس تحقیق که بر وجه است اذل طالب باید که اوصاف حمیده شیخ در تصور و خیال
 خود آورد و ملاحظه محورت بر نظریه محبت و تعظیم نماید تا عمل او صاف حمید او آسان میر شود
 و در فتنه و بر روی شیخ خود نمیشد در دل خود محبت آن مرکز نماید حتی که درجه بحر حاصل گردد
 بعد مظهر شود و بسوی چیر که از طرف او فیضان گردد اگر سرید غیبی است چشمهای خود را در آن
 در میان هر دو چشم شیخ خود را نظر نماید تا که بعد متاثر گردد و تسبیح اثر بر روی حاصل آید و اگر
 خشک است چشمهای خود را بنده نماید و ملاحظه نماید بسوی دل خویش پس مرید را باید خواه
 غیبی باشد یا از کی هر فیضی که از طرف شیخ بر دل او تاثیر نماید بکوشش تمام آنرا بجا آورد و در دل
 خود بیاورد و اگر در محبت است خیال ننماید پس این مرتبه و فتنه که مرید را حاصل شود باید که در غیب
 شیخ نیز خیال صورت او را با اوصاف حمید و اثرهای مرکز ملاحظه نظر خود دارد و بر روی
 چشمهای خود خیال مذکور بوضوح محبت و تعظیم شیخ و فیضانی دکنیتی که بر روی شیخ حاصل
 شده باشد در غیب و نیز حاصل خواهد شد تا که گویند لانا و جواب سوال بخواه و هر قسم سائل انبات
 و جواز این سئله فرموده اند مفسر شرح العزیز شاه عبدالعزیز قدس سده زیر این آیت سوره بقره
 فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَدْنٰی شَیْءٍ پس گردانید برای خدا هر چه میسر چهارم پیر بر زبان گویند
 چون مرد بزرگ که بسبب کمال یافت و مجاهد استجاب الدعوات و مقبول الشفاعات
 عند الله شده باشد از جهان میگردد روح او را قوتی عظیم و سستی بس نفیم بهم میرسد که صورت
 او را بر نوح سازد و یا مکان نشست و برخاست او یا برگرداند و تزلزل تمام نماید روح او بسبب محبت

در طلاق بران مطلع شود و در دنیا و آخرت و رحتی و شفاعت نماید را رقم گوید این وضع بر بن شیخ از
 شایع صوفیه رحمة الله علیه قولاً و فعلاً و قلباً جائز و ثابت نیست و آن صورت بالا فرد ایشان
 و مفسر موصوف که تعلیم آن میفرمایند جائز و ثابت است اما هم غزالی رحمة الله علیه در حیا و علوم
 در باب حضور القلب فی السکوة نوشته و حضرت فی تلک النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و شخصی که در توحید و
 السلام علیک ایها النبئی و ابن حجر کی در شرح عباد و در بیان مکتوبات گماشته و خطب صلی الله تعالی
 علیه وسلم کاتبه شارحه الی ان الله تعالی یکشف من امته بکونه کالمی فیهم لیسبده لهم بأفضل اعمالهم و
 لیکن تذکره حضوره سبباً لیزید فی شوق و حضور و قدوة العلماء و الاولیاء و شیخ شهاب الدین
 در عوارف در باب صلوة اهل قرب گفته و یسلم علی النبئی صلی الله تعالی علیه وسلم و یسبغ من مینی قلبیه
 محمد باقر مرید خواجہ محمد محصوم در کتیر الہدایہ می نویسند من مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی
 سوال سیزدهم حبس دم در ذکر بدعت است یا نه اگر بدعت حسنه گویند پس بطور حضرت ایشان
 در سیم بدعت حسن نیست پس انبعل از بدعت چگونه بر آید جواب ذکر فی قدواته حسنه و اول
 است اما حبس دم در آن بدعت وقتی باشد ثابت شود که انبعل در صدر اول نبود و آن مستوع
 است و نیز انظر لقیه حبس را حضرت خضر حضرت صاحب عبد الخالق عجب دانی تعلیم کرده اند و عمل
 ایشان را حکم بدعت نمی تواند کرد و در لغو غلات حضرت ما منقول است که فرمودند و سلسله
 نقشبندیہ و کبرویہ ذکر منمن از حضرت صلی الله تعالی علیه وسلم رسیده است از حضرت صدیق اکبر
 و حضرت علی رضی الله تعالی عنہما الی یومنا ہذا در وسط فتوری زرقہ کی از حاضران سوال کرد
 کہ آنکہ میگویند کہ در سلسلہ نقشبندیہ طریقہ رابطہ از صدیق اکبر و طریقہ ذکر از علی مرتضی سید
 چون است فرمودند ذکر می کہ درین سلسلہ است کہ آنرا خوف عدوی خوانند بطریقہ سید و مثل حضور
 نعم محمد رسول اللہ با وی از صدیق اکبر منمن رسیده و طریق صحبت نیز از ایشان رسیده چاک ایشان
 سفر و حضرت بآن سرور صلی الله تعالی علیه وسلم میبوند و از راه صحبت فیض میگیرند و ہم در کتاب
 اند که من مکتوبات حضرت مجدد و می نویسند ذکر تنہا بر طریقہ و بی فانی اشخ موصل نصیت ذکر هر

از سبب آن صول است لیکن غالباً بشرط بر ابطه محبت و فنا و شمع است آدمی این ابطه تنها با رعایت
 آداب محبت و توجیه التفات شیخ بی التزام کم موصول است کتب ۱۲۲ حضرت مجدد و آداب
 پیست مطالب باید که روی دل خود را از هیچ جهات گردانیده و توجیه پیر خود سازد و با وجود پیوسته
 بی افدن و بنواخل و از کار نه پرواز و در غیر از نماز فرض دست و حضور را داد انگند و سرچ از پیر
 صادر شود آنرا اصوات اند اگر چه بظاهر صواب نیاید و او سرچ میکند از الهام میکند باطنی میکند
 اگر چه در بعضی صور و راهها مشرب است نباید چه خطا را الهام در رنگ خطا را چه تبادلی است دفعه را
 از محل او اند باید نمود و هیچ اعتراض را در حرکات و سکانات او مجال ندید اگر چه آن اعتراض
 اعتبار صبیحه خود است زیرا که اعتراض غیر از حرمان شیخ نیست و بی سعادت ترین جنس انقیاب
 این این طایفه علیه است و تفصیل این خلاصه در مکتوب مذکور است بیان طائفه
 و گروه متصوفه حضرت قطب العالم میفرایند مردان از سه طایفه اند طایفه از جهت
 خود باضای تعالی و دیگران از ایشان اهل شهوات اند و از شامت حب دنیا اکثر این طایفه
 بی ایمان اند و طایفه از جهت خدایت با خلق خدا در جنگ اند ایشان مومن پاک اند چون در طریقه
 مستقیم شده ایمان سلامت روند و در بند و من علی شوند و طایفه اند که از جهت
 خدای تعالی با خود در جنگ اند ایشان سه طایفه اند طایفه ابرار اند از دنیا روی گردانند
 روی باختر آورده اند و بخدمت تعالی مشغول گشته اند الزامی در سینه الدنیا و
 الزامی در سینه الاخره و ابدانهم فی الدنیا و قلوبهم فی الاخره در شان ایشان است و طایفه
 انجاران اند که ایشان را متصوفه خوانند و اهل دل دانند ایشان در رضا و قلبی شیرینند و
 خلق با خلق الله در کار اند و طایفه اهل السدند ایشان از ماسوی السد گشته بجهت حق
 پیوسته و وصل حق گشته ایشان را صوفیه خوانند و معربان حق دهند مقصود مطلوب حق در یکجا
 عالم ایشانند ایشان را چنانچه ایشانند جز خدایتی که دیگری نداند فرشته با عالم قدس و ایشان گشتن متناهی
 صاحب کشف المحجوبینند جمله متصوفه و دوازده گروه اند و گروه از آن دو دوازده گروه

قبول و مستحق بودن و هر که در حقیقت و طریق نیکو است اندر مجاهد و آداب لطیف اندر مشاهدات
 و تبحر چند که اندر مسامحات و مجامعات در ریاضات ایشان مختلف اند اندر مهول و خروغ شمع و توحید
 موافق اند ابو نریز گفت رحمه الله علیه الاختلاف رحمه الله فی تجربه التوحید و موافق بجملة نیز خبر مشهور است
 و تحقیق تصوف سیاق اخبار مشایخ متفق است از روی حقیقت و مقسوم است از روی مجاز و در بیان
 و پذیر قبول اگر که اول ائمه عباسیان اند توفی بابی عبدالعزیز الحارث بن سید عالمی می کنند
 رحمه الله علیه و وی با اتفاق همه اولیا و اول زمانه خود مقبول النفس و مقبول النفس بود و عالم معلوم
 مهول و خروغ و حقائق و سخن می اندر توحید و تجرید بود و بصورت مسامحت ظاهری و باطنی و
 مأموره مذموب می نیست که رضا از جمله مقامات نگویید و گوید که آن از جمله احوال است و در حقیقت
 بعد از وی که در آنگاه اهل خراسان این قول گرفتند و عراقیان گفتند که رضا از جمله مقامات و این
 نهایت توکل است تا امروز میان این دو قوم اختلاف مانده است گروه و دوم قصار می اند
 توفی بابی صلح بن سعد بن احمد بن عماره القصار کنند رحمه الله علیه و وی از علما و بزرگان بود
 و سادات این طریقت و طریق می اظهار بشیر طاعت بود و اندر رفیق معانی و می را کلام عاید
 و از ثواب و حکایات و می گویی آفت که گوید توح نام عیاری بود و جمله عیاران میثاق پرور هم و می بود
 و نیز انعم انوار جو امر و می چه خبر است گفت جو امر و می من می خواهم می با ازان می خوانم و می گوید
 گفت جو امر و می من آفت که من قبا بیرون کنم و مرقع بپوشم و مسامحت آن بود و من تمام صورت
 شوم و از شرم خلق آید آن جامه از مصیبت پر خیرم و جو امر و می تو آنکه مرقع برین کشی تا تو بخلق و
 خلق بوقتی نگرند پس جو امر و می من حفظ شریعت بود و بر اظهار ازان بر حفظ حقیقت بود و بسیار
 و این حلی سخت تو نیست و هر که عالم گروه سواد طغیور یا نند و طریق و می علیه و کبر بود و غلبه شوق
 عزوجل و سکود و شوی از جنس کسب می نباشد و تعلیم بر این محال که اقتدا بر پیغمبر و دست نیاید
 و آنکه و می بعد از آنکه که بخلق راه سکود علیه سپرد گفت صلی الله علیه و سلم اگر ازان که میگوید با تو
 بگویند یا بگویند که در آنکه که میگوید که در ازان چه میگوید که من تشبه بعموم نمیشم و مانند کردن را بگویند

را کار و این شک منجبت بدانکه سکر عیاست است از غلبه بحث من غرض من صوابا و حصول
 مراد و ابل معانی را اندر خیالی سخن بنیاید اگر وی این را بران فاضل بنده و گوی آنرا برین عزت و بند
 آنانکه سکر افضل بنده بر صحو آن بریزد است و متابعان وی که گویند صحو بر کین اقبال صفت است و است
 مستور گیر و آن حجاب عظم بود از حق غرض من و سکر بر ذوال آفتاب و نقص صفات بشریت و ذواب تدبیر
 و اختیار وی و فناء تصرفش اندر خود بقا و سکا و توانی که اندوی موجود است بخلاف غرض من می
 و این المانع و اتم و اکل آن حال بود چنانکه را آورد علیه السلام اندر حال صحو بود و فعلی از وی بوجود آمد خدا
 که فعل او را بدو هفتاد کرد و گفت قل لا انا نجی الک و پیغمبر با صلی الله علیه و سلم اندر حال سکر بود
 فعل او را بخود هفتاد کرد و گفت و ما کرمیت لا ادر هیئت قال لا الله و علی الشتان با این عبده
 و ربه و آنکه بخود هفتاد بود و صفات خود ثابت گفتند که در وی بوده کرامت و آنکه بحق قائم
 بود و از صفات خود فانی گفتند که در وی هیچ یک و هیچ پس صفات فعل بنده بحق نیکوتر از صفات فعل
 حق بنده که چون فعل حق بنده صفات بود بنده بخود قائم بود چون فعل بنده بحق صفات بود
 بحق قائم بود که چون بنده بخود قائم بود چنان بود که و او علیه السلام را بکین نظر بجای آقا که نیست
 یعنی بن آدم را دیدیم چه و دیدیم چون بنده بحق قائم بود چنان بود که پیغمبر با صلی الله علیه و سلم کین نظر نگاه
 هم زمان جنس یعنی زن زیر بریزد و کرامت از آنچه آن نظر در حال صحو بود و این نظر در حال سکر که چه چاره
 بنده یا بنده فانی یا با افعال صمد بن محمد گفتند که علیه طریق وی بنی بر صحت و مشهورترین متنبس
 وی است و مشایخ صمد بنی بنده بود و اندو متابعان وی گویند که سکر حاصل فانی است و آن
 تشویش احوال و ذهاب صحت و گرم کردن شکر خورشید و چون قائم بر معانی طالب شد یا از روی تعالی
 وی یا از روی تعالی یا از روی صحو آن یا از روی اثباتش چون بیم احوال نباشد فاده تحقیق حاصل شود
 از آنچه دل اهل حق مجرب و بسیار کامل حشوات و بنا عیاضی هرگز از بنده شیارا نباشد و از آفت آن
 رسکار نمی و مانند خلق اندر چیز بدین حق بد نیست که چیز را را چنانکه هست نمی بیند و اگر می بیند
 بر بنده می و یا در دست بر دو گونه نباشد یکی آنکه نظر اندر شئی بمشتم بقا و آن که دیگر بمشتم فناء و آن که

اگر چشم بکار آن نکرد کل موجودات را اندر جنب بقا و خلودانی یابد اگر چشم فانی را کرد کل موجودات
 را اندر جنب بقا و خلودانی یابد که بخود باقی نه بنید اندر حال بقا و نشان این بر دو صفت مراد از موجودات
 عراض فرماید و از آن بود که پنجم بر صلی علیه السلام اندر حال ما گفت که الکبریا نا الاشیاء کما یجوز
 از آنچه هر چه پذیر آسود و نهمینی قول خداست عزوجل که تَکْتُمُونَ آیاتِ الْاُولٰٓئِکَ عَصَا رَبِّهِمْ یَسْتَعِیْزُونَ
 بکبریا پس این جمله جز اندر احوال موجود است نباید و در این سر را ازین سنه بیستم اگاری خجانه که
 موسی علیه السلام اندر حال سر بود طاقت اظهار یک تجلی داشت و از هوش بشدت خنق معنی
 صحیحاً و رسول امعلی مهد علیه السلام اندر حال موجود و از آنکه تا به قاف تو سین سین بلی بود و بران
 و بیدار تر بود و بعد علم گروهی که در این زمانه قوی باو الحسن احمد بن محمد نوری کنند رحمة الله علیه
 ویرا اندر تصوف نهی پس پندیده است و قاضیه نه پیش تقصیل تصوف باشد بر فقر و معالما شتر
 موافق بنید باشد و در طریقت مجتهد صاحب سبب بود صحبت بی ایثار حرام و از دو گوید صحبت
 با درویشان فریضه است و عزت با ستودن ایثار صاحب بر صاحب فریضه چنانچه در درویش
 و با دو فرزندند و با ایشان یکش آب بود و یکدیگر ایثار میکردند کسی خود را نمیدانست و نیا تشنگی شد
 نشاء الله تعالی ذکر ابو الحسن محمد مهد علیه السلام در کتاب تفصیل مذکور باشد گروهی که ستم بپایانند توفی السهل
 بن عبد الله استری محمد مهد علیه السلام و می از قشمان اهل تصوف بود و کبر ایشان بر جلد اند وقت خود را
 وقت بود و اهل حل عقد بود و اندر طریقت در برابر علی بر مبار بود و از ادراک بکاشان عقل عاجز شود و طریقت
 و می اجتهاد و مجاهد نفس ریاضت است و پوشش هر دو از مدی مجاهد در ریاضات طریق سبیلان
 بود و مراقبه باطن طریق جنیدان امار ریاضت و مجاهد و جمله خلاف کردن نفس بود و کسی نفس را از جنایت
 ریاضت و مجاهد و یرا سودنا و حقیقت نفس معنی الهی و کتاب کشف المحجوب تفصیل مذکور است
 گروهی که ستم حکیمیه توفی بانی عبد الله بن محمد بن الحکیم الزمزمی کنند رضی الله تعالی عنده و می یکی از ائمه
 وقت بودند و در جلد علوم ظاهری باطنی و ریاضات بسیار و قاضیه سخن طریقت و تلامذ و ابتدا کشف بود
 می است که بانی که در تبار اولیاء که شایسته از خلق برگزیده است و در سبک ایشان شایسته و اندکین سخن از است

گروه ششم غماز یازند تویی بابو حمید را نکند رحمة الله علیه میرا اندیشی طریقت تصانیف هرست
 اندر پنجم و نه مطلع شانی غنیمت و استعار عبارت از حال فنا و بقا و اگر طریقی خود را جلالت درین عبارت
 منبر گردانید بداند که فنا و بقا بر بانی علم یعنی دیگر بود و بر بانی حال یعنی دیگر و شایسته را اندر غنی و غنی
 الطبیعی می گوید که صاحب سبب الفنا و بقا و بعد ازین رتبه وجودیه و البقا و بقا و بعد ازین رتبه الالهیه
 فنا و بقا و بنده شد از رتبت بندگی بقا و بنده شد پیش ازین یعنی اندر کرمار و دید بندگی آفت بود
 و بنده حقیقت بندگی آشکار رسد که اصل بگردار خود عیار نباشد و از دید فعل خود فانی گردد و بدین فعل خداوند
 باقی تا نسبت فعلی حلیه حق باشد بدو که آنچه بنده مقرون بود در حال بنده جلالت باقی و آنچه از غفلت
 موصول بود بگردان بود پس چون بنده از استلزام فانی شود بحال الهیت حق باقی شود و بعد ازین هر جوی
 کجاست صیغه الیه فی القضا و البقا صحت بندگی کردن اندر فنا و بقا است از آنچه تا بنده از کل نصیب خود
 تیرا نکند شایسته خدمت باخلاص و نگر دوش تیرا از نصیب است فنا بود و خلاص اندر عبودیت بقا
 و حقیقت اینچنین بود که فنا و بنده را از رتبت جلالت حق بود و کشف غفلت و بی بردل و تحقیق
 این جمال از کشف المحجوب یا حبست گروه ششم خفیا است تویی بابو عبد الله محمد بن خفیف الشیرازی کشند
 رحمة الله علیه دوی از کبر و سادات این طائفه و عزیز آن قوم بود و عالم بسلوک ظاهر و باطن
 و در تصانیف بسیار است معروف و مشهور است اندر فنون علم طریقت و طراز و سبب بی اندر تصوف
 غیبت و حضور است و عبارت از آن نکند صاحب کشف المحجوب میفرماید من بمقدار امکان برای این کیم
 انشاء الله تعالی کلام فی الغیبة و الحضور این عبارتها نیست که طریقتان چون عکس و عکس درین معنی مقصود
 آشکاره متضاد نماید مستعمل است و متداول اندر میان اهل بابل لسان اهل معنی پس مرا از حضور حضور بود
 بدلت یقین تا حکم غیبی او را چون حکم معنی گردد و مرا از غیبت غیبت بود و از دون حق تا صدیکه از خود
 غائب شود از غیبت خود غائب شود غیبت خود از خود بخود نظاره نکند و غایب این عراض بود از حکم مسموم
 چنانکه از حرام نبی مسموم پس غیبت از خود حضور بود حق و حضور حق غیبت بود از خود چنانکه که از خود
 غائب بود حق حاضر بود که حق حاضر بود از خود غائب بود پس لکن خداوند است چون جذبتی از جذبت حق

اصل علی مراد طالب استبرک گرداند غیبت و انزلی می چون حضور گشت و شرکت قسمت بر داشتند
 بنحو و منقطع گردید چون ل را جزا مالک نباشد گمانی که او یا حاضر اند در تصرف او باشد و حکم نظر بعین
 جمله بران روشن اجاب نیست اما چون فرق اند شایخ را چه هم گفتند این سخن هست و اگر در بعضی
 در اند بر غیبت و اگر در بعضی غیبت را بر حضور چنانکه اندر معهود و کربان کردیم اما معهود و کربان بقای اوصاف
 نشان کند و غیبت و حضور بر فانی اوصاف پس این نماز آن بود اندر تحقیق و آنرا غیبت را مقدم
 بر حضور آنرا عطل است و حسین بن منصور ابو بکر شبلی و ابو جعفر بغدادی و سنون مجتبی جامع از عرفایان گویند
 که حجاب غیبت اند راه حق قوی و چون ندی که از نور غائب شود اوقات غیبت هستی بقا در قوفانی شود قاعده
 در کار گشت مقام مریدان حجاب غیبت شد و در این زمان جمله آنکه غیبت است اسرار زار شد غیبتات
 اندر غیبت قار شد و چشم از خود و از غیر خود دور و غیبت شد و غیبت است در مرقوم و غیبت است در سوره
 و صورت این چنان بود که خدای عزوجل اندر مال غیبت تو مرا از پشت آدم علیه السلام بیرون آورد
 و کلام عزیز خود را را بشنوا و جماعت توحید و لباس شایسته بپوشید مخصوص گردانید و تا از خود غائب بودی
 بحق حاضر بودی عجب چون بصفت خود حاضر شدی از قرب غائب شدی پس لک تواند در حضور
 و غیبت معنی تو خدای عزوجل و لقد جئتمونا فوادی کما خلقناکم اول مرة و باز
 حادث محاسبی و جنید و حسین بن عبد الله و ابو جعفر حفص حداد و حمدون و محمد بن جعفر بن صاحب
 از محمد بن خفیف هم بدت که با جماعه دیگر بر آنند که حضور را مقدم بر غیبت و اندازند آنچه جمیع اهل اهل حضور
 بسته است و غیبت از خود را پیشی به حضور حق چون پیشگاه اند راه افت گرد پس هر کار از خود غائب بود و اهل
 حاضر بود فائده غیبت حضور است و غیبت بر حضور غیبت باید که تا که غفلت باشد چون مقصود
 ازین غیبت حضور باشد و چون مقصود مجرد غفلت ساقط شد پس غیبت و حجاب با و در حضور است
 گشتی اندر همه حال کشف چون حجاب بود و در فرق نمی شایخ ز الطیفه است عالی و از روی ظاهری اعتبار
 بهتر و دیکر آنکه چه حضور بحق و چه غیبت از خود که مراد از غیبت حضور است و آنکه از خود غائب نیست بحق حاضر است
 و آنکه حاضر است غائب است چنانکه جنید و ابو بکر شبلی علیه السلام اندر حال ورود و بماند و بود و بلکه اندر آن حال از خود

غائب بود لاجرم مستحق عین آنی بخون را از صبر جدا کرده چون بخت مسیخی ان شاء خداوند گفت است
 و جدانگاه صابرا در آن حکم معین اندرین قصه عیان آنیکتا ملکن تا بذاتی و از جنیدی آید رحمة الله تعالی
 علیه که گفت روزگاری چنان بود که از اهل آسمان زمین بر حیرت میگرستند باز چنان که من بر
 ایشان میگریستم اکنون باز چنان آگاهند از ایشان خبر دارم و نه از خود این شایسته نیکو صفت بخود
 نیست مگر غنیت و حضور که مقصود ما بود و ما همه مسلک خفیان بدگروه و بهم سیار تا قوی باطنی بسیار
 سیار کند رحمة الله علیه ای امام مکر و بود و اندر همه علوم عالم و صاحب بود که اسطی بود و امر و زانند
 نسوا و مرد و از صحاب می طلبه بسیارند و هیچ ندیده اند و تصوف جلال خوانده است الا در مرتب می آید
 رسائل لطیف است و سخن ایشان کی دیگر نیاید بود است و من بعضی از آن مهسا بدیده ام هر وقت
 خوش است و عباد ایشان بنابر جمیع تفرقه باشد و ان فطیست مشرک میان جمله اهل علوم و هر گروه اندر
 صفت خود مر این لفظ را کار بندند و نفهمیدند عباد خود را اما در یکسانین چیز دیگر است چنانکه از محاسبان
 از جمیع تفریق مراد تفریق و از فرق اعدا میجویند و سخنوایان اتفاق اسامی لغوی و فستراق پیمانی
 آن و تقیاب جمیع قیاس و تفرقه نص و اجماع نص و تفرقه قیاس و موایان جمیع صفات ذات و تفرقه صفات
 فصل اما در اینجا لغوی بین این جمله بود و بدانکه جمیع بر دو گونه بشد یکی جمیع سلامت و دیگر جمیع تکسیر
 جمیع سلامت آن بود که حق تعالی اندر غلبه حال و قوت و مجد و قلق شوق و در بنده پدید آید و
 و حق تعالی حافظ بنده باشد و امر خود بر ظاهر و می بیند و در برابر گذاردن آن نگاه میدارد و در
 بجا این می آید چنانکه بهیل بن عبد الله و ابو حفص و ادو ابوالعباس سیاری هر دوی امام هر حساب
 مذہب بودند و ابو یزید بسطامی و ابو بکر شبلی و ابو الحسن حضری و جاعقی از کبار مشایخ پیوسته مغلوب
 بودند و می آید نماز اندر آمد می آگاه و سجال خود باز آمد می و چون نماز بکرد می از مغلوب گشتند و
 از اینجه تا در محل تفرقه باشی تو باشی امر میگذاری چون می ترا جذب کند و می با خود ادلی تر که بر تو نگاه
 دارد و در معنی را یکی تا نشان بندگی از تو بر شیر زد و دیگر آنکه تا بحکم دعه قیام کند که من هرگز غیبت
 محمد علیه السلام منسوخ نخواهم گردانید و جمیع تکسیر آن بود که بنده اندر حکم و در پیش شوق و شمش

چون حکم مجامعین باشد پس یکی ازین معذور باشد و یکی مشکوک پس روزگار مشکوک و قومی تر از مسند و در
باشد و چه در تحقیقان تصوف گفته اند نظر به دو وجه هم در عباراتی و رموزشان مراد بلفظ
تفرقه نکاستند و هیچ موافقتی مجامع و مشایخ پس آنچه بنده از راه مجاهدات بدان ماه باید
جمله تفرقه باشد و آنچه تصرف عنایت و برایت حق بود و بنده و جمیع بنود و غرض بنده اندر آن بود که از
آفت فعل خود رسته گردد و فعال خود را اندر فعال حق مستغرق یابد و آنکه هیچ مقامی مخصوص نیست و عالمی
مغذونه که هیچ وجه است اندر معنی مطلوب و اختلاف مشایخ اندرین بسیار است و عبارات در
دوران جمال است و تفصیلش از کتابی که رابده صفت در نفحات است بدانکه مراتب طبقات مرم
بر سهیم است قسم اول مرتبه و صلان و آن طبقه علیا است قسم دوم مرتبه یا کائنات
کمال آن طبقه وسط است قسم سوم مرتبه مقیمان اهل نقصان و آن طبقه سفلی است
و صلان مقران و سابقان اند و اهل وصول بعد انبیاء علیهم السلام در طائفه اند اول شایخ فیه
که بواسطه کمال متابعت رسول صلی الله علیه و سلم مرتبه وصول یافته اند و دعوت خلق باز و آن
و امور شده اند و دوم طائفه آن جماعتی اند که بعد از وصول بدرجه کمال حاکم و جمیع خلق
بایشان زلفت و غرق بجمع گشتند و در شکم اهری فنا چنان نایز و مستهلک شدند که از ایشان
هرگز خبری و اثری بسا حل تفرقه و ناحیت بقا نرسید و در سلک زمره سکان قباب نیست و در طایفه
و یا بصیرت انحراف یافتند و بعد کمال وصول ولایت تکمیل و گیلان بایشان مغفوض نگشتند و اهل
سلوک نیز بر دو قسم اند اول طالبان مقصد علی و مریدان وجه بعد یزیدین و وجه الله طالبان
بهشت و مریدان آخرت و صیغه که یزید کلاخیرا و اما طالبان حق و دو طائفه اند متصوفه
و ملائمه متصوفه آنجماعت اند که از بعضی صفات نفوس خلاص یافته اند و بعضی از احوال او صفا
صوفیان متصف گشته و مستطیع نهایت احوال ایشان شده و لیکن هنوز با ذیال بقایای صفات
نفوس تشبیه مانده باشند و بدان سبب وصول قلیات نهانی اهل قرب و صوفیه تمخلف گشته
و اما ملائمه که در عنایت معنی خلاص صدق غایت جهد دارند و در اخفای طاعات از نظر خلق

سبب آن واجب باشد اکنون باز گردیم بطرف آن که کرده که نامقبل اندکی طوایف آن که سبب است از آن
 نسبت به آن و سالیان و شبیه بدیشان متعلق اند و دیگر طوایف آن که ترک شریعت گفته اند و الحاد
 گرفته و مرگشیده و با حقیان و فارسیان بدیشان متعلق اند و گروهی از خوشویان که
 محسبه اهل خراسان اند و مستطعم کلام متناقض اند و حصول توحید که سهل طریقت شناسند و خود را
 دلی خوانند و گویند که اولیا فاضلتر اند از انبیاء و آن ضلالت است و شبیه که تولا بدین طریق کنند
 حلول نزول حق بمعنی انتقال رود و دارند و بجزایر تجزیه گویند بر ذات خدای عزوجل ندانند اندر همه
 اوقات و احوال با اتفاق جمله شایخ این طریقت انبیا فاضلتر اند از اولیا و از آنچه نهایت دلالت بر این
 نبوت باشد و جمله انبیاء و پیغمبر و انبیا متکلمانند و در نفس صفات بشریه و اولیا عبادت اند و در
 زیر که این گروه را حالی است طاری آن کرده را مقام است و آنچه این گروه را مقام است آن گروه
 را حجاب است و یکس از علمای اهل سنت و محققان این طریقت اند و این خلاف نمکند الفرق
 بین المقام و الحال بدانکه این دو لفظ متمم و متداول اند و در علوم باین محققان
 مقام بضم میم قائمست و جایی اقامت و مقام بفتح میم قیام شد و جایی قیام در اصطلاح خطایفند
 جایی قائمست بنده به هم اندر راه حق و حق گزار و حق رعایت کردن می توان مقام را تا کمال آن را
 ادراک کند چندانکه صورت بند و بر آدمی درو انباشد که از مقام خود بگذرد و بی آنکه حق آن
 بگذارد و حال سستی باشد که از حق بدل میوند و بی آنکه از خود آنرا بکشد و حق توان کرد چون بیایند
 و با تکلیف جلب تو انکس و چون بر دوش مقام عبارت بود از راه طالب تگاه و می اندر محصل
 چنانکه و درجه و می بمقدار کتسابش اند حضرت حق عزوجل و حل عبارت بود از فضل خداوند
 و لطیف و می بدل بنده بی تعلق مجاهد و می بدان از آنچه مقام از جمله اعمال بود و حال از جمله
 فضائل و مقام از جمله مکاسب بود و حال از جمله مواهب پس حاجت مقام مجاهد خود قائم بود و صاحب
 حال از خود دانی بود و قیام و می بجا بود که حقیقتا اند و می آفریند و شایخ زحیم است که اینها مختلف اند
 اگر چه و مقام حال را را و دارند و گروهی روانه اند و کشف الحجب است که آنچه از کتب شیعیان

مقامات گویند و آنچه از سوا برین نماند و آنرا حالات و نهند بیان تلویح مکین چون از سوا
 تسلط و نقیاض آمیخته و در سواد روشن و زنده گردد و شتابه چون در مقام تلویح است ممکن نیست
 فان حال خلیف علی بن ابی طالب و کله معنی پسیرانی است که در دهر شوق بانی لذت پدید میسر بود
 مراقبه ستراق و در آن سرای پدید میسر شود و با ستراقی در مراقبه بر مقام قی موجب است پیش و چنانکه از کون
 و غیرین را شتابه گویند و چون قدم در عوین حال است لاجرم حرارت بود چون در مقام تلویح مکین حال شتابه
 مصطفی صلوات الله علیه و سلم درین اوقات رحمت میخواست و میگفت یا بلال ایرجی راحتی مارا برسان و بگو
 اهد اکبر ما چون او صلی الله علیه و سلم کمال مقام مکین بود کمال عصمت و شست از تلویح حال همه از خود
 بیخود میخواست فان الحال حال میوه و لا یخیر له فیها قال لب فی کل حال لا یتبدل علیا فطوبی لیرحمه قال من
 الاحوال الدیانتیه تاوینا کان او تمکینا بیان الهام هرگاه که بر حضرت رسالت پناهی صلی الله علیه و سلم
 ربوبیت غالب آمدی صفت عبودیت محض مطلق گشته در آن ساعت هر چه گفتی از وحی خفی و الهام بود
 سر لوحی محمد امین صلی الله علیه و سلم در آن ساعت اقسام الهام میفرسند آیت و حدیث بر آن
 دلیل می آرند باید دانست که انبیاء علیهم السلام را در معاملات روحانی و کمالات انسانی نسبت
 عموم نام اعتبار می باشد که از حضرت تبارک الارباب قابل خطاب اند و حال کتاب بشارت غیبی
 آمد و راند و مرتبه ولایت را شبهه است اول معاملات صادق مثل الهام و تعلیم و تعزیم و حکمت
 و غیره پس باید دانست که از انجمله الهام است همین الهام که با انبیاء آمده ثابت است از وحی میگویند
 و اگر بنیز ایشان ثابت میشود او را احدیث میگویند و گاهی در کتاب الله مطلق الهام را خواه با انبیاء
 ثابت است خواه با اولیاء الهام و وحی می نامند و این مطلق الهام گاهی در صورت کلام از پرده غیب و
 بکران رین بل میگردونی سوره المائنه و کذا و اوحیت الی النبی ان ایلو الی و
 یرو سقانی و یاد کن آن را که وحی کرد من بسوسه حارین که میمان آری پس
 بر رسول من و اوحیتنا الی اقری من سقانی الی آخره قلنا ید الفکران
 الی آخره و فی مشکوٰۃ فی باب مناقب عمر رضی الله عنه قال النبی صلی الله علیه و سلم

قد كان من قبلهم من الأمم ممدون بان يكلمني آتسي اكد فانه عمرير آتسي تحقيق موجود در آن چه بود
 پیش شما از شما محدثان بنی الهام کرده میشد بصورت کلام پس اگر باشد در است پس
 پس برستی که آن یک عمر خواهد شد و گاهی بنی الهام بر سطح ملک می شود نه سورة مریم
 وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ اتَّخَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا
 شَرِيفًا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا
 فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا أَلَيْسَ الْبَشَرُ نَجَسٌ وَلَا إِذْ قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ
 يَمْرُؤُا لِمَ تَعْبُدِينَ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ
 يُبْتَلِيكَ كَلِمَةً مِنْهُ أَسْمِعِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَجِهًا
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ و گاهی بنی الهام باین طریق آید میشود
 که خود بخود از دل صاحب الهام کلامی جوش میزند و آنرا بر زبان میراند فی الحقیقه انجاء می خواند
 که بر زبان او جاری گشته نه کلام نفسانی این اسم الهام که بانبیاء العبد میشود و او را نفث فی الروح
 گویند فی المشکوة فی باب التوکل و البصر کما قال النبی علیه السلام این روح القدس نفث فی روحی
 یعنی بشک خبر داد که جبرئیل و میکائیل و روح و کل و اگر نسبت اولیا و العبد میشود و او را نفث میکنند
 چنانکه صحابه ذکر فرموده اند انا کان بعد ان التکینه تنطق علی لسان عمر و قلایه بودیم که در وین
 اینکه سکینه نطق میکند بر زبان عمر و دل او و از جمله اقسام الهام خواب است که کسی از تعب و یقین
 در حالت منام برامی از امور غیبیه مطلع میگردد کما فی المشکوة فی باب الرؤیا قال النبی
 علیه السلام لم یمن النبوة الا ببشرات قالوا وما البشرات قال الرؤیا الصالحة تبشرک بها
 الرجل المسلم او ترى له و دیگر از عمده کمالات ولایت تعلیم نبی است و قال لهم نبیهم ان
 الله قد بعث لکم طالوتًا قالوا فیکون له الملك
 علینا و نحن احق بالملك منه و لم یقت سعة من المال
 الی آخره و ظاهر است که طالوت نبی بود فی سورة الکہف قو جدد عبدا

مِنْ عِبَادِنَا اَتَيْنَهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا لَمْ يَكُنْ لَكَ عِلْمُكَ و مراد از عبد درین مقام
 حضرت خضر اند ایشان بر اصح اقوال از جمله انبیاء نیستند و از کمالات مذکور و تفهیم
 غیبی است و معنی آن اتمام برکت است و در فکر و نظر که قوت نظریه را کثرت ان کثرت
 بر راه است آرد و بحق شخص رساندن سورۃ الانبیاء و فقهائش را مسلمین و کلاً ائمتنا
 حکماً و عیالاً پس نهانیدیم حق و دان حکم سلیمان را و هر یک را و اویم ستمند و فیصله و علم و
 ظاهر است که حضرت سلیمان بن زمان که هفت ساله بودند منصب نبوت یافتند و بودند کمالاتی
 مشکوٰۃ فی باب القصاص قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الذی فلق الحبة و رر النسمة ما عندنا الا فی قلوب
 الانبیاء علی بن ابی طالب فی کتابه و فیہ فی باب اهل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یسئلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم عن العین فانی قلت یا رسول اللہ یسئلی و اما حدیث الحسن و لا علم فی القصاص فقال ان الله
 سیمد قلبک یتب لسانک و قال علی فاشکلت فی قضایه بعد فی مشکوٰۃ فی باب اهل فی القصاص
 فمررت به فقلت ان لی من قضی بایحی الاکان عن یحیی ملک عن ثابته ملک یسئله و ان یقول فی الحق
 او ام علی الحق فادرك الحق عباد و رگاه و از آنجمله حکمت فی سورة لقمان و لقد ائتنا النفس
 الحکمة ان اشکر لله و اویم لقمان را حکمت گفتیم آنکه شکر کن خدا را و فی مشکوٰۃ فی باب اهل
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فلیسلم فی حق علی اما و الحکمة و علی بابا من خانه حکمت ام و علی رواه او فی
 و اما علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلم لابن عباس رضی اللہ عنہما حکمة امی اللہ بایموزان او حکمت و از جمله مرتب ادوات
 عبودیت است فی سورة کهف فوجدنا عبداً من عبادنا ائینا رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا فی سورۃ
 الدھر ان الا بکر اذ یسئلون من کس کان مزا جها
 کافوراً عیناً یتسرب بها عباد الله یخبرونها بغير عیاد

و مراد از عبد و الد درین مقام حضرت مرتضی و حضرت زهرا و امامین شهیدین علیهم
 السلام اند بیان تصوف فرمود علی رضی اللہ عنہ سلم بن سیمع صوفی بن اهل
 فلیس من علی و ما یهم کتب عند الله من النافلین گفتند صوفی آنرا خواند که باین صورت خوانده گفتند

که توفی به جاب سبغه دارند و گفته اند که این سهم از صفات شوق است پس اهل کمال ایشان را صوفی خوانند
 و طایمان ایشان استصوف و تصوف از تفصل بود و تفصل قضا و تکلف کند و تصوف اهل آن
 بر حسب استصوفی آن بود که از خود فانی بود و سجت باقی و تصوف آنکه مجاهده این صبر با همی
 طلبند خود را بر معاملات ایشان درست میکنند و مستصوف آنکه از برای نیاید جاه مال خود را مانند
 ایشان میکنند پس صوفی صاحب صول بود و متصوف صاحب اصول و متصوف صاحب فصول است
 که وصل است از مراد بی مراد و از مقصود بمقصود و آنرا که نصیب اصل آمد بر حال طریقت ممکن شد
 و آنرا که نصیب فصول آمد از جمله باز ماند و از انزوی صحرای رحمت بهشتی گامی بدین صوفیان بود که چون گوید بیان
 و تعلقش بقایق حال او بود و یعنی چیزی نگویید که وی آن نباشد و چون فغان موش بشد معاشش متعبر
 حال وی شد یعنی گفتارش همه بر اصل صحیح بشد و کردارش تجربه صرف بود چون گوید قولش هم
 حق بود و چون فغان موش بشد فعلش همه فقر بود و ابوالحسن نوری گوید رحمت خدا علیه التصفوف
 ترک کل تعلق النفس این برد و گویند استیجی رسم در دیگر حقیقت و تعلق این بحقیقت مشاهده بود
 اگر کسی تارک حظ است ترک حظ هم خطی بود و اگر تارک دمی باشد این فناء حظ بود پس ترک
 حظ فعل بنده و فناء حظ فعل خداوند و فعل بنده رسم و مجاز بود و فعل حق حقیقت و این جلای گوید
 التصفوف حقیقه لا رسم له چون تصوف از خلق جدا می کردن بود و لا محاله مراد رسم نبود و محمد بن اسماعیل
 مقری گوید رحمت خدا علیه التصفوف استقامه الاحوال است الحق یعنی گردش احوال مرسد صوفی را
 از حال نگراند و خضر می گوید صوفی آن بود که هسته دیرانیستی نبود و نیستی دمی راستی
 یعنی حال بشریت او بجای ساقط شود که یافت او را هرگز نیافت نباشد و نیافت او را هرگز نیافت
 بیان معاملات ابوصفصا گوید رحمت خدا علیه التصفوف کلمات ادب بکل وقت و ادب و
 بر حال ادب بکل مقام ادب فمن لزم الآداب للاقوات بلغ الرجال ومن تسع الآداب فهو
 عبق من حيث یطعن القرب و مراد که در من حیث یطعن السبل قول ابوالحسن نوری رحمت خدا
 تامل علیه لیس التصفوف رسوما و لا علوما و لکن اخلاقی معاملات آن با خود درست گفتی

حاصل گردد و تفرق میان رسول و خلق آن بود که رسول فعلی بود و تکلف و حساب چنانکه ظاهر و خلاف
 باطن بود یعنی از بعضی خالی و خلاق فعلی بود محمودی تکلف و حساب ظاهر بر وفق باطن از دعوی خالی و
 مرتضی گوید تصوف حسن الخلق و ابوالحسن ابو شیمه گوید رحمه الله تعالى علیه التصوف لیوم یسم
 بالحققة کما کان حقیقه بلا رسم تصوف و در رسمتی حقیقت چنانکه پیش ازین حقیقت بود و نامحیی در وقت صحابه
 تصوف علیهم السلام این رسم نبود و معنی آن در هر کس میبود و منکر آن اگر رسم مجرد را نگذاشت باک نیست اگر
 عین نیامی را نگذاشت و نگذاشت کل شریعت پیغمبر باشد بیان لبس مرتجع بدانکه شعار تصوف لبس
 مرتجع است و لبس مرتجع سنت است از آنجا که رسول گفت صلی الله تعالى علیه وسلم علیه السلام لبس
 حتی تجده ^۱ خلاوة الایمان فی قلوبکم و نیز یکی گوید از صحاب کان البی صلی الله تعالى علیه وسلم
 لبس التصوف و نیز کمال الحار و نیز رسول صلی الله تعالى علیه وسلم گفت مرا میشد رضی الله تعالی عنهما الا تصوف
 الثوب حتی ترتعیه و از عمر خطاب رضی الله تعالی عنهما می آید که وی مرتجع دشت سی رقعہ بران گذشت
 و هم از وی رضی الله تعالی عنهما می آید که گفت بهترین جاها آن بود که مؤنث آن سبکتر بود و آیه
 المؤمنین علی مرتضی رضی الله تعالی عنهما پیرانی پشت که استین آن با نگشت برابر بود و نیز رسول را
 صلی الله تعالی علیه وسلم فرمان آمد از نهضای عز و جل بفرمود و فیما یاک قطع قوامی
 بقیصر و حسن بصری گوید رحمه الله تعالی علیه بنقاد یار بدوی را دیدیم که همه را جامهای پشمین بود
 و صدقین اگر اندر حال تجرید جامه صوف پوشیده و هم حسن بصری گوید سلمان را دیدیم رضی الله
 تعالی عنهما سگیه مرتجع پوشیده و عمر بن خطاب علی و هر بن جان رضی الله تعالی عنهما ایس را جامه
 پشمین دیدند رقعها بران گذشت و حسن بصری و مالک و یار و سفیان ثوری رحمهم الله تعالی علیه
 صاحب قیو بودند و امام عظم رحمه الله تعالی علیه در ابتدا صوف پوشیده و داد و طائی رحمه الله تعالی علیه
 صوف پوشیده و وی یکی از متحققان متصوف بود و ابراهیم و هم مرتجع صوف پوشیده رحمه الله تعالی علیه بیان
 شرطه قع اما شرطه مرقعه است که از برای خفت و فراغت سازد و چون پہلی باشد هر کجا بدو پادشاه
 رقعہ بران گذارد و شایخ و اندرین دو قول است که در پی گویند که دوخت مرتجع را ترتیب نگاه داشتن

شرط نیست باید که از آنجا که سوزن سر زار و بکشد و اندرین تکلف کند و اگر دمی گویند که دوستی
 ترتیب درستی شرط است نگاه داشتن و تضرب کردن و تکلف اندر رستی آن از معاملات فقر است و
 صحت معاملات دلیل صحت اصل است صاحب کتاب گوید من علی بن عثمان الجلابی ام از شیخ المشائخ ابو
 الهادی که کانی رحمه الله تعالی بطوس پرسیدم که در شین اکثرین چه چیز باید تا رسم فقر را سازد اگر گفت بیه
 چیز باید که کم از آن نشاید یکی باید که پاره رست بر تواند و خسته و دیگر سخن رست بر تواند شنید و دیگری
 رست بر زمین تواند زد و اگر دمی اندر و نشان با من حاضر بودند هر کسی اندرین سخن تصریح کرد چون بت
 بمن رسید گفتم باید رست آن بود که بفقر دوزند بر زمین چون قبه بفقر دوزی اگر نه رست دوزی رست
 آید و سخن رست آن باشد که مجال شنودن به نیست و بجای دهد اندران تصریف کنند به نزل بزند کانی
 فهم کنند به عقل و پاشی رست آن باشد که بود بر زمین نهند بهر دورم سید محمد و علی گفت صاحب
 جزا به خیر پس مراد از مرقع پوشیدن مرابطان را خفت موت دنیا و صدق فقر بخداوند است
 و باز اگر دمی اندر رست نسبت لباس تکلف نکردند اگر خداوندشان عبادی داد و پوشیدند و اگر قیامی داد و پوشیدند
 اگر بر نه داشت بودند و در زندیک آن نبود زدن که علی بن عثمان الجلابی ام خطیر می را پسندیده ام
 بیان حج قبه خلافت و سید آن بد که در حاجت خلافت جمیع باب تصریف فقر صاحب کشف المحجوب
 میفرماید ما پوشیدیم قع مرد و گرد و در رست آید یکی شش طمانی بنیام و دیگر شش طمانی مسلی را و اندر
 عادت مشائخ رضی الله تعالی عنهم چنان رفته است که چون مرید حکم ترک تعلیق رو بدیشان کند و وی را
 بسپارد اندر به معنی ادب کنند اگر حکم آن معنی قیام کند فیها والا گویند که طریقت مران را قبول نکنند
 یکسال به مدت خلق دو دیگر سال به مدت حق و سوره بر رعایت دل خود و خدمت خلق نگاه ندارند که
 که خود را اندر درجه خادمان نهاده و همه خلق را اندر درجه خودان یعنی بی تمیز به از خود و بتبر و اندر خدمت
 جمله بر خود واجب دارند چنانکه خدمت میکنند و خود را اندران خدمت بر خند و مان خود فضل می دهند و این
 خسرانی ظاهر بود خدمت حق نگاه تواند کرد که همه خطاهای خود را از دنیا و عقبی منقطع کند و مطلق معنی
 چهره شش کند اگر برای چیزی میسرستد خود را می پرستند و می را و مرا عادت دل آنگاه تواند کرد

که پیش جمیع شد و بموم از دل بر خاسته اند حضرت پس دل را از مواعظ غفلت نگاه میدارود
 چون این شهر را اندر مرید حاصل شد پوشیدن مرقع تحقیق دادن تقلید او را سلسله و اما آن پوشش
 که مردان را مرقع پوشانند باید که مستقیم الحال باشد و از جمله فراز و نشیب طریقت گذشته باشد
 و باید که شریف باشد بر حال آن مرید و در مرقع در مرقع الاسرار است مصنف کتاب
 فصیح الادب خلیفه شیخ سیف الدین بافریزی قدس سره همین گلیم سیکه آنحضرت مرعی مرتضی
 پوشانیده بودند آنرا سنده خرقه اصل گرفته و میگوید که حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس سره از اخبار
 صحیح نقل کرده است که خرقه اصل همین عبا بود که آنحضرت بجای مرتضی رسید و از علی اکرم مهر و جبهه تا
 بشانج با دست راست رسید و دست دیگر میبوسید که این سنی حقیقت خرقه است که حقیقتا آخرت و اول
 بخوار و شریف پوشنده خرقه گردانیده است پس سولی اهد علی السلام علیه و سلم حقائق هر از نبوت و ولایت
 در خرقه زودیت نهاد تا نگاه آن خرقه را بجای مرتضی پوشانید و هم مجد باقر مذکور در کثر الایدایه میبوسید
 در لغو طاعت خشت را قدس الله تعالی سره منقول است که فرمودند که در سلسله چشمتی و سپهر درویش
 خرقه مستحق از حضرت علی اهد تعالی علیه و سلم هستند و میکنند حضرت سلطان الشانج و راحت اقلوب و
 صاحبیر الاولیا و فخر الممکنان چشت روایت کرده اند که رسول صلی الله تعالی علیه و سلم در شب معراج خرقه از
 حضرت عزت یافته بود چون از معراج بازگشت صحابه را طلبید گفت که من خرقه یافته ام و معراج من است
 که آنرا بکسی بدهم بعد از پیغمبر علیه السلام رسولی ابو بکر در رضی الله تعالی عنه فرمود اگر خرقه تو بدهم چه
 کنی گفت من بقی در زم و طاعت کنم بعد از پیغمبر رضی الله تعالی عنه فرمود اگر این خرقه تو بدهم چه کنی گفت
 من بقی در زم و طاعت کنم بعد از پیغمبر رضی الله تعالی عنه فرمود اگر خرقه تو بدهم چه کنی گفت من بقی در زم
 کنم و شجاعت و در زم بجای علی مرتضی که بعد از پیغمبر علیه السلام رسیده اگر خرقه تو بدهم چه کنی گفت من بقی در زم
 کنم و عیب بندگان فدای عزوجل را بپوشم پس پیغمبر علیه السلام آن خرقه را بجای علی اهد تعالی علیه و سلم و فرمود
 مرا فرمان فدای عزوجل چنین بود بر که این جواب گوید خرقه با وی بدی و هم میبوسند آن خرقه
 بموجب فرمان الهی که پیغمبر علیه السلام حضرت علی مرتضی عطا فرموده بود آن گلیم سیاه بود و آنحضرت

مکرّم الله وجهه منتقل شده و در سده دوم هجری این چشت رسیدند اینجا خرقه شریفی نام یافت آنرا از حضرت علی بن
 محمد و همراه خود بقبر برادر دو صاحب نفحات از امام محمد الدین بغدادی نقل میکند که خرقه خلافت از علی بن
 ابی طالب رسید یکی بحسن بصری و دیگر بخواجه کیل بن زیاد صاحب لطایف الشرفی و تذکره الاولیاء و مو
 اوراد و غوثیه و قوائد القواد و غیره و اکثر مشایخ که در این سلسله برین متفق اند که خرقه خلافت علی مرتضی
 بپیار کس رسید که ایشان را چهار وظیفه و چهار پیر گویند و در سیر الاقطاب ذکر کرده که علی مرتضی شش خلیفه داشت
 حضرت امام حسن مجتبی و کیل بن زیاد و حسن بصری و اوّلین قرنی و قیل ابوالمقدّم شریح بن یحیی
 الحارثی فی السیما کیل بن زیاد از صحبت امام حسن نیز تربیت و فیض یافته است و خواجس بصری
 نیز از امام حسن صحبت داشت و از کیل بن زیاد نیز فیض صحبت یافت و خواجس بصری بسبب نظر
 قبول اسد الله الغالب مقتدای مشایخ گردید که اکثر سلاسل از وی بحضرت علی مرتضی کرم الله وجهه پیوندند
 رضی الله تعالی عنهم همچنین فرکر چهارده خانوادہ اول و دیگر خانوادہ اجماع نوشتن می آید **اول خانوادہ**
تریدیان از نیدیان منسوب بخواجه عبد الواحد بن بیکمکی مرید و خلیفہ خواجس بصری بود و در کیل
 ابن زیاد نیز تربیت و خرقه خلافت یافته بود بعد از مرشدانش شیخ محمد بن ابی عبد الله بن عوف
 او شدند از غایت اخلاص خود را نیدیان گویا بیند چون وقت خواجہ افر رسید خرقه خواجہ حسن بصری بخواجه
 فضیل ابن عیاض داد و خرقه خواجہ کیل زیاد را با ابی یعقوب السوسی عطا فرمود و هر دو سلسله از آن
 جاری گشتند و **م خانوادہ عیاضیان** می پیوندند بخواجه فضیل بن عیاض وی مرید
 و خلیفہ خواجہ عبد الواحد زید بود و از اکثر مشایخ وقت فیض ربوده و در تربیت مریدان شایسته
 حظیر داشت هر که بخدمت او ارادت آورد خود را منسوب باور کرد و **سوم خانوادہ و همیان**
 منسوب گشتند بخواجه ابراهیم بن ادیم و در خرقه خلافت از سلسله بزرگ سیده اول سبب ترک او حضرت
 علی السلام شد و در آنها با حضرت صحبت داشت و از دست وی خرقه پوشید بعد بخدمت فضیل رسید و
 نیز تربیت و خرقه خلافت یافت بعد از آن سیر سلوک بخدمت امام محمد باقر تمام نمود و خلافت یافت
 و عالمی از وی بهرات یافت هر که در حلقه ارادت او درآمد منسوب بدو گشت یک شجره او همیان بواسطه

امام محمد باقر خیرت امام حسین بن علی منتهی میشود و رضی الله عنهم چهارم خانواوه **پیران**
 پیران منسوب گشته بخواجه بصری وی مرید و خلیفه خواجه خدیفه مرعشی بود وی مرید و خلیفه
 خواجه یونس بود هم الی آخره خواجه بصری بهر اقبال عظیم بود در ارشاد مریدان هر که خدمت وی ارادت
 آورد و خود را بصری گویند **تکمیل خانواوه چشتیان** می پویند خواجه جمشاد علوی نورانی
 مرید و خلیفه خواجه بصری وی مرید و خلیفه خواجه خدیفه مرعشی وی مرید و خلیفه خواجه یونس بود هم
 الی آخره یعنی امانتی که ابراهیم او هم را از خدمت خضر علیه السلام و امام باقر و فقیه عیاض سیده بود رضی الله
 عنهما در آخر حیات جمعه را بخواجه خدیفه ایثار فرمود از وی تا حال امانت بطریق سلک صحیح درین فرقه
 معمول است **الغرض** سبائی چشتیان از خواجه ابواسحاق است وی از ملک شام به نیت ارادت
 در بغداد بمقام خواجه علوی نورانی رسید بطریق پیچیده ملری گفت ابواسحاق شامی خواجه فرمود از او در
 شمار چشتی خوانند شما خواجه چشتی هستید پس ابواسحاق با مرید کرد و تربیت فرمود بعد از آن خضر و
 داده در چشت فرستاد و مریدان از وی خواجه ابوالاحمد چشتی و از وی خواجه محمد چشتی و از وی خواجه یوسف چشتی
 و از وی خواجه محمود چشتی این پنج تن در چشت بودند همچنان از خلفا و ایشان پنج تن درین دستند و
 معین الدین چشتی و خواجه قطب الدین چشتی و خواجه فرید الدین چشتی و خواجه نظام الدین چشتی و خواجه
 نصیر الدین چشتی شجره هر که باین شجره برسد او را چشتی خوانند نزدیکان و عیال و یاران و ادبایان و
 پیران همیشه در بیلان خلوت داشتند بعد سه چهار روز یا میوه و گاهی جنگلی افطار میکردند و در
 و قریه غیر فقه و هیچ جائز را نمیکشیدند مسافر و تنها میبودند و زن و خانه و جامه نمیکشیدند و فی سبیل
 جامه افتاده را با خر قهقهه میبردند و شب و روز با وضو نماز با حضور دل و همیشه بیلان دل میبوند
 و ذکر علی بسیار میگفتند و از کسی سئال نمیکردند هر چه از غیب مطلق میرسد هیچ میکردند و اکثر طایفه
 میخواندند چشتیان در شهر و قریه مسکن داشتند و با هر فرق و تواضع پیش می آمدند و در تربیت متو
 شانی بزرگ داشتند و هر چه صاحب یا خدمت و سماع و ذوق بودند و عوس پیران میکردند و فقر را
 برافشایا جامه میپوشیدند و بهر منسوب بطریق حجتان که عرب سبک داشت و زنند که گناه است از چشت

بخارا و مازون قریب است بر نصف فرسنگ اندر نین و چشت شهر است که در وره کوه واقع است و در
 از بهرات اکنون اورا شافلان میگویند و در عرض شهری است از توابع شام میرسد علاء الدین
 حشمتی زمین مقام فروداده است که در هندوستان شدیم که چاک با سبز گلشن خرابانیم
ششم خانوادہ عجیبیان می پوزندند بخواجه حبیب عجمی و خواجہ مذکور برید و عجمی
 خواجہ حسن بصری بود و مقامات ترک بخبرید و راستجا بیت مانظری نداشت سر حلقه اکثر مشایخ بود
 هر که بوی لذت آورد از جمیع نسبتها برآمد خود را منسوب بساخت عجیبیان اکثر کوهها سکونت داشتند
 و مغرور میبودند و فتوح قبول نمیکردند و جابہ مقدار شرفوت نگاه میداشتند و بعد از هفتم روز یک
 حزنا و دست فرما افطار می نمودند و جوش و طهور با ایشان الفت میکردند هفتم **خانوادہ**
طیفوریان می پوزندند سلطان العارفين یا نیز سلطان کی نام و طیفور است در تذکره الاولیا
 می نویسند که او صد و سیزده مشایخ را در یافته و مدت دوازده سال خدمت حضرت امام جعفر صادق
 کرده و از آن حضرت خلافت یافته و میرسد شریف جرجانی و مصطفی شحات علی بن حسین و افاضه
 نقل صحیح ثابت شده است که ولادت شیخ ابو زید بعد وفات حضرت امام است و تربیت حضرت ویرا
 بحسب معنی در و حاکمیت بوده است و بحسب ظاهر و صورت هر دو حال مقبول است و در طایفه مشایخ
 معتزله که از حبیب عجمی نیز خرقه خلافت یافته است حضرت شیخ ابو سعید ابو الحیجر میگویند که خبر پدر
 عالم از بایزید پری بنیم و بایزید در میان نه یعنی آنچه بایزید است در حق محاسن شیخ مسعود شیخ محمود
 شیخ ابراهیم شیخ احمد هر چهار کس بشرف لذت و مشرف شدند از غلبه حق نسبت آباد و بعد از
 محو ساخته خود را منسوب بوی ساختند **هشتم خانوادہ کرخیان** می پوزندند بخواجه معروف
 کرخی بوی از قدامت مشایخ است کتب دوی ابو محفوظ و نام پدر دوی فیروز است صاحب شحات است
 شیخ معروف را دود نسبت واقع است یکی بر داؤد طائی و دیرا بحسب عجمی و دیرا کسن بصری رتبه
 علیها و دیگر نسبت لذت بحضرت امام علی مضاف است و ایشان را با سلسله ابواب اجداد خود الی الله نسبت
 و در مراتب الاسرار و تنوید بر وقتی که پدر خواجہ معروف علی نام داشتند که مولود حضرت شایع خلایق

وگویند و بی بدست تا حضرت مسلمان شده و معروفی سالها در بان مجمره حاضر حضرت امام بود و از خدمت نایب الامر بجای رسید که بشرف خلافت حضرت امام فایز گشت و بموجب اجازتش در کتب که موصی است از نقد او بر سبندار شاد و مردان ملکن گشت و حق تعالی او را مقتدای وقت و پیشوا مشایخ گردانید که سلسله مشایخ هفت خانوادہ بسبب و سید او بحضرت امام علی رضا رسیده بحضرت علی کریم الله وجه منتهی میشود و چنانچه نوشته آید و بر او بی خواجه داد و طای که مرید و خلیفہ و جانشین بود و نیز خرد خلافت بخواجه معروف کرخی داده است و جمیع مشایخ وقت طریق خواجه معروف علی او در تربیت و یدان نفسی کفایت داشت و هر کس کذب است او را از آن بسبب بیاعتبار پسر خود را منسوب می نمود چنانچه در کتب ائمه اوقات بزرگ تجرید در خلوت باشند و تلاوت قرآن و ذکر بسیار کنند و از خوش الهی بسیار میگردد و خود را از همه بهتر میدانند **چشم خانوادہ سقطیان** می پویند بخواجه سمری سقطنی او مرید و خلیفہ خواجه معروف کرخی بود و در معاملات ترک و تجرید و ریاضت و مجاهده و علم و احتیاطی نداشت بعد از مرید سلوک و در ارشاد و مشغول گشت اول آن کس از انبیا و ملوک حلقه ارادت بود و آمدند و از غایت اخلاص خود را منسوب میکنند او گردانیدند سقطیان صایم الدهر و قایم اللیل و وقتی کسی قبول نمیکردند بعد از سه روز از خلوت بیرون میشدند وقت شام از ده خانه در یازده گروه با یاران افطار نمیدادند و **چشم خانوادہ جنیدیان** می پویند بسید الطایفه خواجه جنید بغدادی او مرید و خلیفہ خواجه سمری سقطنی است روزی سمری سقطنی را بزرگی پرسید که از چه مرید کامل میشوی گفت آری چنانچه از ما جنید الغرض کالات او را از اینجا قیاحس نباید نمود و بالاتفاق مقتدا میشود ای مشایخ بود اکثر شاهان و بزرگان در سبک و سنگ گشته نسبت با او ادا شهرت و محاسن از کمال مشق خود را منسوب بدو کردند و حدیث نبوی **کَلِمَاتُ رَجُلٍ تَقْوِيهِ النَّاسَ فِي مِثْلِهِ كَوْنُهَا** مخصوص در شان او وارد شده بود الغرض جنیدیان بر قدم توکل میرفتند و در ریاضت و مجاهده بسیاری کوشیدند و هر چه از غیب بی سبب خلق میرسید بدان افطاری نمودند و از **چشم خانوادہ کازونیان** می پویند بخواجه ابوالسحاق کازرونی خواجه مذکور را مریدان

وی مرید و خلیفه بود و او هر چه خواهم کرد و می نمود مرید سید الطایفه خواجہ حبیب بغدادی
 الی اخره خواجہ ابو عبد الله از ابواسحاق فرمود که تم ترا دنیا و آدم و هم دین تو عالم و اجل تو از ذکر خواجہ
 ابواسحاق در گذر کتب مسطور است و گاه در میان خلق با حق مشغول باشند و اسما و عظم کرم عا
 بابت الشکست بسیار فرستد و از دم خائف و او طوسیایان می پیوندند شیخ علاء الدین
 طوسی و از کمال طوسی بود شیخ نجم الدین کبری که بر فردوس میان یکدیگر اخوت یعنی بود با هم متفق شده
 خدمت شیخ ابو نجیب سپهر رومی رسیده گفتند که عمر بسیار عالما کار بر نیامد شیخ فرمود ما هم این را
 سببیم که دوست ارادت بکلی از دوستان خدا نمی زنیم که شود این راه ممکن نیست هر کس با حق
 خدمت حضرت شیخ و عبد الدین ابو جعفر بن عمر بن محمود سپهر شیخ نیز گوار شیخ علاء الدین بود شیخ
 ابو نجیب سپهر مرید و تربیت فرموده و فرق خلافت داده و رخصت کرد که هر دو کس شما با وای و کس
 خود نارفته خلق خدا را ارشاد بکنید و شیخ نجم الدین که کمال عالم شیخ ابو نجیب کرد تا تربیت نمایان
 سپهر و در خدمت شیخ علاء الدین طوسی مفتی بر سنده ارشاد نشست و جمیع مردم اقبال بودی که در
 هر که بخواهد ارادت او در آمد خود را منسوب بد کرد طوسیایان و فردوسیایان هر دو یک و شش داشتند
 و سماع میکردند و قزاق میری شنیدند و در قصه و توأجا بود که علی در میان ایشان بسیار بود و از هر یک
 چیزی می پرسید و چون بفرمودند که هر چه در مجلس ایشان می آمد مومن کافر قهر و غنی را بر فقیر
 میکردند و جمله و ریاضت بسیار داشتند و سلسله طوسیایان به شش واسطه منتهی میشد و در حد
 بغدادی الی اخره سیزدهم خواجہ او که سپهر و رویان می پیوندند شیخ سید الدین که
 عبد القادر بن عبد الرحمن سپهر رومی که قریه البشت قری بغداد وی مرید و خلیفه شیخ و عبد الدین
 ابو جعفر بود شیخ مذکور چهار واسطه رسید الطایفه خواجہ حبیب می پیوندند شیخ ابو نجیب فرق خلافت
 از شیخ احمد الغزالی نیز داشت شیخ احمد مذکور به پنج واسطه رسید الطایفه حبیب میرسد و اصل مقبول
 شیخ ابو نجیب پیش از ارادت ده سال ریاضت کرده بود و بعد از ارادت و خلافت ده سال
 سال ریاضت شاد و کشید و درین مدت خواب نکرد و مریدی عظیم و فو و نفسی با برکت داشت که

شیخ ابو نجیب
 مرید و خلیفه
 سید الدین

خدیجه و سید چهره از عرش تلموش پیش چشم وی محفل نماز و چندین شایخ که در سلوک مسلک
 داشتند در خانوادگی که باشند و از کمال اخلاص همه مردان او بود و راسخ و بسیار خدایان
 که شهرت یافت چهاردهم خانوادگی فرو و سیان می پندند شیخ نجم الدین که
 از ازا کایه فرو سن بود به اشارت شیخ وجه الدین ابوصفح از اذوت خدمت شیخ ابونجیب سپرد وی
 از خود از وی فرقه خلافت یافت شیخ فرموده که شما شیخ فرو و سیان را خانوادگی فرو و سیان
 می پندارید و تفحات می نویسید که شیخ علی اسکر او عظمی است شیخ ابونجیب سپرد وی شیخ نجم الدین
 که وی از وی تربیت یافته بود شیخ ابونجیب شیخ ابوسعید السطیفی
 شیخ نقیادی می پندارند و از فرقه شیخ سیان و سپرد ویان و سیان و سیان و سیان این چهار
 خانوادگی می پندارند خانوادگی خدیجیان و خدیجیان می پندارند و سیطیان می پندارند
 و شیخ شایخ ابن هفتم خانوادگی می پندارند خدمت شیخ علی اسکر او عظمی و وی از پدر خود امام
 موسی کاظم علی الهی و بنی اندر خود و امام جعفر صادق علی الهی و وی از پدر خود امام محمد باقر
 علی الهی و خود امام زین العابدین و وی از پدر خود امام حسین بن علی کرم الله وجهه و شیخ السلام
 علی آخره و سعدن المعانی سلسله فرو و سیان نیزین طریق که گفته است که نوشته شده است
 حواله گوید یک شیخ بن زید و یار سلسله حضرت شیخ بهاء الدین فکر یار گوید یک شیخ بعد نام امام حسین
 امام امام حسن و تبار نام علی مرتضی نوشته بود منی الله عنهم ظاهر یک فرقه از امام حسن بن زید امام حسن
 رسیده است از آن جهت و ایست می آرند و یک شیخ حواله به نیز ابوسعید حسن بنشی با امام حسن رسیده
 و تفحات است که شیخ نجم الدین که خود فرقه از جانب خواجگیل زیاده نیز رسیده است بدین طریق
 شیخ نجم الدین که به صحبت شیخ اسمعیل قسری رسیده است و فرقه اهل از دست وی پوشیده است
 و وی از دست شیخ ماکمل فقی از شیخ محمد و او و المعروف بنجوم الحقا و وی از ابوالحسن بن
 ابوالحسن و وی از ابوالحسن بن رمضان و وی از ابویعقوب طبری و وی از ابوعبدالله عثمان
 الملکی و وی از ابویعقوب نهرجوری و وی از ابویعقوب السوسی و وی از ابوعبدالله الواحدی و وی از

که خلیفه محرم اسرار علی مرتضی بود که در آن وقت شیخ نجم الدین کبری از آن زمان میبود و میگویند بنفقا و مرید همچون خود داشت بعضی را فردوسی میگویند بعضی خود را کبرویه میگویند و هر دو گل از یک شاخ اندازانند که با
 ذکر حضرت نجم الدین کبری و اسمعیل قسری و ابو یعقوب نهرجوری و ابو یعقوب السوسی در کتب
 مذکور یافتیم درین کتاب نوشته می آید تمام شد بیان چهارده خانواده اصل و دیگر چهل خانواده
 فرع ازین چهارده استخراج شده اند از انجمله احوال و دوازده خانواده که مشهور اند ذکر کرده می آید
 انجمله چهل و پنج خانواده می پیوندند اول خانواده قادریه نوحه ششم مبدای این سلسله از
 حضرت غوث الاعظم میر سید محی الدین عبدالقادر جلی قدس سره مرید و خلیفه شیخ ابوسعید
 انخروی بود و وی از شیخ ابوالحسن علی القرشی تا حضرت بنیدانی آخره رحمته الله علیه
 غوث الاعظم را یک خرقه از حضرت امام حسن الرضا بطریق سلسله اجداد خود نیر رسیده
 به فضل و خانواده قادریه پیون سلسله را می نویسند و هم خانواده نینویه منشأ این
 سلسله از حضرت خواجه احمد سیوی پیر ترکستان و مرید و خلیفه خواجه یوسف تهانی است وی
 از خواجه ابو علی الفارمدی وی از خواجه ابوالقاسم کرکائی وی از ابو عثمان المغزلی وی از خواجه
 ابو علی کاتبی وی از ابو علی روتوباری وی از حضرت جیند بقداوی قدس سره الی آخره ان شاء الله
 ذکر ایشان درین کتاب نوشته نمی آید و خواجه ابو علی بابر شاد پیر خود در ترکستان به سلسله انجمله
 سوم خانواده نقشبندیه پیوندند این سلسله از حضرت خواجه ابوالدین نقشبند
 باجان است و خواجه بزرگ مرید و خلیفه میر سید علی نخلال است وی از محمد بابا سناوی از علی رامینی
 وی از خواجه محمود انجریغی و از عارف ربوگری وی از عبدالخالق عجمی و وی از یوسف عجمی
 وی از خواجه ابو علی الفارمدی وی از خواجه ابوالقاسم کرکائی صاحب شحات گوید شیخ ابوالقاسم انجمله
 در علم باطن بدو جانب است یکی بواسطه شیخ ابو عثمان المغزلی بنید بقداوی میر سید چغانی بالا
 نوشت و بابر شیخ ابوالحسن خرقانی و وی را شیخ ابونیر بیضاوی و در لادت شیخ ابوالحسن و وی را
 شیخ ابونیر است بعدتی و تربیت شیخ ابونیر و وی را بحسب باطن و روحانیت بود و است و بابر شیخ

و نسبت ارواح البویر به بخت امام جعفر صادق است رضی الله عنه و قبل کمال ثابت شده است که ولایت
شیخ البویر به نیز بعد از وفات حضرت امام است و تشریف حضرت وی با محبت حق و دعایت بود
است نه بحسب ظاهر و صحت و حضرت امام رضی الله عنه بقول شیخ ابوطالب که نسبت شیخ ابوطالب از
لی آخره و در مقام بن محمد بن ابوبکر صدیق است که پدر ماوراء نام است و از فقهای اصعب بوده است
و بی نظیر در علم ظاهر و باطن و در نسبت ارواح باطن سبحان فارسی است و در این باب انفس است
باطن بخت رسالت علی علیه السلام به ابی بکر صدیق تیر بوده و مشایخ طریقت سلسله شریف اهل
البت راضی الله تعالی عنهم اجمعین انجبت نفاس و عزت و شرف که وارد سلسله التوسیع نام
کرده اند انحضرت خواجہ بیاد الدین را در آراستگی ظاهر و باطن شایسته عظیم القدر بود و در تربیت
مردمان نفسی کبری داشت بابت که مسکنان عالم سفلی را به عالم علوی می رسانید اکثر اولیا و کمال
الزمان خاندان بزرگ پیدا آمدند و حضرت بیاد الدین نقش بند را تشریف باطن از روحانیت خواجہ
عبدالحق غجدانی نیز بود و این باغی حضرت شیخ عبداللہ بلبلانی قدس سره وی و دوام خواندنی
آن نسبت را باغی تاحق بیو چشم سر نه چشم مردم و از پای طلبش ششیم مردم و گویند ظلم
بچشم سر نتوان دید و آن بایشان ما چشم مردم و صاحب اقتباس از خواجہ عبداللہ الزرقانی
که فرزند خواجہ عبداللہ حارثی و نقل مینماید که اکثر بزرگان این سلسله مکسب روزی حاصل میکردند و
بنا بر این خواجہ بزرگ حکم متابعت میران بکسب قالین بافی مشغول بوده است و در عاشق شجره مزار
منظر جان جانان می نمود که قلب شریف نقش بند از آن است که از پای کریم شان قالین بافی
در آن نقش بند می نمودند شعری از عیسی چون اویلیج ارجمند آن و نیز نقش بیو از نقش بند آن
و بعضی گویند که نقش بند این است از جناب رشد که امیر سید کلال بودند رحمت الله علیه از آنکه توجو
بیاد الدین رحمت الله علیه ظروف گلی منقش گردیدند و بعضی گویند که چون بابا ساسی تربیت اورا
سید امیر کلال کرده بود فرمود که نقش سید الدین بر بند و بعضی بر آئینه طالبی که خدمت وی بود
از فقیح نظرش نقش معنوی بر دل وی بسته میشد که از آن سبب بمطلوب می پیوست و بعضی

می آید که مریدان خود را نقش اسم اله نوشته میداد که بر دل صنوبری تصور نمایند تا موصوف بصفت
 القلوب بیست اله گردند چهارم خانوادۀ نوریه منشأ خانوادۀ نوریه شیخ ابوالمحسن فی
 است نام وی احمد بن محمد بود و معروف است بابن البغوری پدر وی از بغور است که شهری بومینه
 برت و مر و منشأ و مولود وی بغداد بود و ولادت و خرقه خلافت از خدمت خواجۀ بصری سقطه داشت از اولان
 بنیله است و محمد علی قصاب و النون معروفه ایدۀ بود و طریق ارشاد قبولی تمام داشت قدس سره
 بهکم خانوادۀ خضرویه مبدای این سلسلۀ از حضرت خواجۀ احمد خضرویه است وی مرید و خلیف
 خواجۀ حاتم الامم بود وی از شقیق البلیخی دوی از خواجۀ ابراهیم اوسم دوی از امام محمد باقر و سنی
 امام زین العابدین و دوی از امام حسین شبیه بن علی مرتضی کرم الله وجهه از ابوحنس پرسیدند از خطایف
 کرا بزرگ دیدی گفت از احمد بزرگ تر و بهمت تر بکس نندیدم و خلیفۀ عظیم القدر بود پیش این بیست
 سال قوی داشت در تربیت مریدان قدس سره ششم خانوادۀ شطاریه عشقیه
 منشأ این سلسلۀ در هند از حضرت شیخ عبداله شطاریست وی مرید غلام شیخ محمد عارف بود و دوی مرید
 و خلیفۀ شیخ محمد العشقی القرقالی بود و دوی از شیخ خداقی ملا ملا الهنری دوی از شیخ ابوالمحسن قالی و دوی
 از شیخ ابی المظفر مولانا ترک الطوسی دوی از شیخ بایزید العشقی دوی از شیخ محمد الغریبی دوی از سلطان
 العارفین خواجۀ بایزید البیطامی دوی از امام جعفر صادق بن امام محمد باقر آل ائمه اول کسی که این سلسلۀ
 در ملک هندوستان آمد شیخ عبداله شطاری بود و حکم پیچود در شهر هری که مریدان بنام می نوشت اگر کسی طالب
 خدا باشد باید من بخدا رسانم در یار جوینور اکثر مردم بوی تربیت یافتند و بزرگ بودند و فی بایک داشت و
 طلقین اور اکثر کمال بودند و چنانچه دین ملک اکثر سلسلۀ اولان جاریست بهکم خانوادۀ حسنیۀ بخاریه
 که بواسطه سادات مرید در لطایف اشرفی منیریه که منشأ جمیع فرق صوفیه و منشأ همه سلاسل طایفه
 علیه حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجهه است بتجسس سلسلۀ سادات و دودمان سعادت ایشان است شرف
 الشهد المیر المنین حسین ارادت و خلافت و علوم الهی و حقایق نامتناهی از حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه
 اخذ نمود و از حری با امام زین العابدین رسید و از وی با امام محمد باقر رسید و از وی با امام جعفر صادق

وازوی بابام موسی کاظم وازوی بابام علی رضا وازوی بابام محمد تقی وازوی بابام علی نقی وازوی
 بسید علی اشقر وازوی بسید عبداله وازوی بسید احمد وازوی بسید محمود بخاری وازوی بسید جعفر
 بخاری وازوی بسید علی ابی المود بخاری وازوی بسید جلال عظیم بخاری وازوی بسید احمد کبیر الحق بخاری
 وازوی بسید التاخرین مرشد العالمین حضرت سید جلال مخدوم جهانیان بخاری رسید قدس سره و هم
 لطایف اشرفی منسوبه که منشأ این سلسله سادات بخاریه منشأ نسبت مقامات عالییه می شده آن مقدار
 حقایق و معارف و خوارق عادات که از وی صادر شد هیچ یکی از بیاطانید و در متاخرین نظام نشسته ظاهر العیاب
 و مصدر العزایب بود و در رنج مسکون هیچ درویشی نمانده که بلازمت و می مشرف نشده ویر اخلافت
 و اجازت از صد و چهل و چند مشایخ اهل ارشاد رسیده بود و قاتل سیه ارشاد تمام از شیخ رکن الدین
 ابو الفتح سهروردی و از شیخ نصیر الدین محمود حشمتی یافته و در فغان وی تا حال مدتی سلسله
 جاری اند سهروردی و حشمتی سیوم خانواده سادات که بالا گذشت الغرض کمالات و الظاهر
 من الشمس است و در وقت خود و خونت و قطب الارشاد او بود قدس سره بعد از وی مقامات مذکور هم
 خلافت متعده از وی بپرسید اشرف جهانگیر سمنانی رسید رحمه الله علیه هشتم خانواده زاهدیه
 منشأ این سلسله از خواجہ بدر الدین نایب است وی مرید و خلیفه خواجہ فخر الدین نایب بود وی از خواجہ
 شهاب الدین نایب دوی از خواجہ صدر الدین سمرقندی دوی از خواجہ عبدالسلام دوی از خواجہ عبدالکریم
 دوی از خواجہ قطب الدین عبدالحجی دوی از خواجہ ابوالاسحاق کازرونی دوی از حضرت خواجہ حسین نایب
 رجوی دوی از حضرت خواجہ ابومحمد رویکم که اعظم خلیفه سید الطایفه جنید بود قدس سره و سلسله مذکور
 در بلاوات بسیار شایع است و قبولیت عظیم دارد و در شهر جوین و نیز سلسله زاهدیه است و بعضی مومنان
 آن و یاروان سلسله هم مرید میشوند هم خانواده انصاریه منشأ این سلسله بحضرت شیخ الاسلام
 خواجہ عبدالانصار است پیرات قدس سره وی مرید و خلیفه خواجہ ابوالحسن خرقانی بود و خواجہ ابوترکیب
 از مدعایت خواجہ بایزید نظامی است ظاهراً در خلافت از شیخ ابوالعباس قصباتی است و شیخ
 محمد بن عبدالطهری وی از شیخ ابومحمد جبریری که صاحب کمالات عظیم و قبله وقت و غوث زمان بود

از اعظم خلفا رسید الطایفه خواجہ جنید است که بعد از عنید ویر بجای جنید بر مسند ارشاد نشاندند و این
 قدر در خراسان مخصوص در بابل شهرتی عظیم دارد و حضرت خواجہ عبدالعزیز صاحب امت و صاحبیات
 ان دیار است شیخ الاسلام مغوث و قطب قدس سره و هم خانوادہ صفویہ منشأ این سلسلہ از
 شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی است وی مرید و خلیفہ و اما علی شیخ را پدر ابرہیم گیلانی بود وی از میر سید جمال الدین
 تبریزی دوی از شیخ شہاب الدین ابهری دوی از شیخ رکن الدین سنجاسی دوی از شیخ قطب الدین ابهری و
 از اعظم خلفا شیخ ابوجنید السهروردی است قدس سره الی آخره منتہی میشود و بسید الطایفه خواجہ جنید
 این سلسلہ بسیار شایع است در ملک عراق و خراسان و ثمان شیخ صفی الدین آن قدر مردم بوی تربیت
 یافته و فیض مند گشتند که از دیگر مشایخ کم شنیده میشود و در ارشاد و مریدان قبولیت تمام و نفسی کمال داشت
 قدس سره یا زوہم خانوادہ عبیدروسیم منشأ این سلسلہ از میر سید عبدالہ الکلی
 القندی است الملقب بعیدروس دوی مرید ضلیہ شیخ ابوبکر بود وی از شیخ عبدالرحمن دوی از شیخ مولی دوی
 از شیخ علی دوی از شیخ علوی دوی از شیخ محمد بن علی المقدم و کما از حضرت شیخ ابومدین مغربی دوی بچند واسطہ
 بسید الطایفه خواجہ جنید بغدادی میرسد الی آخره و سید عبدالعبیدروس از خانوادہ سهروردیہ نیز فرقه
 خلافت داشت و سلسلہ نسب او بحضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ منتہی میشود مردمی بابرکت عید
 مثل بود کلمات حق و خوارق عادات عالی از وی بظہور می آمد سلسلہ او در دیار عرب عدن و کجرات
 احمد آباد بسیار منتشر است جامع علوم صوری و معنوی شیخ عالم الدین شیخ مقدمه ارباب برایت شیخ
 بہاؤ الدین محمد خراسانی درین سلسلہ بودند و ازوہم خانوادہ قلندر یہ چند فرقه اند
 ازہر سلسلہ کہ خود را عنیب بمشرب قلندر یہ گردانیدند چنانچہ محمد قلندر و مریدان وی و گروہی بثر این
 مشرب عظیم القدر داشتند این بیت از دست بمیت مازدر یا ثم و دریا ہم زماست باین سخن دلند
 کسی کو آشناست دیگر شاہ خبہ قلندر و شاہ حسین بنی و مریدان ایشان شیخ شمس الدین تبریزی
 و مولانا روم و محبای وی و دیگر اہل مثل شیخ فخر الدین عراقی و خواجہ اسحاق مغربی و خواجہ غلام
 شیرازی علی القیاس بسیار از شاہ بازان ہر خانوادہ قلندر مشرب بودند و آید اللان اکثر درہن

مشرب می باشند و همیشه در راستگی باطن میگویند چنانچه در نقیحات آورده که بخدمت مولوی وم
 جماعتی التماس امانت کردند خدمت شیخ صدق الدین قوتومی نیز در آن جماعت بود مولوی گفت تعلم
 ابوالعزم هر جا که میسریم نمی شنیم و می خوریم امانت را اهل نقیص و تمکین لایق انداختارت بخدمت شیخ
 صدق الدین کرد تا امام شد و در طاعت اشرفی می نویسد که از سر حلقه پیران حشمت خواجه ابوالحسن
 ابدال گرفته تا پیران کثر خواجگان حشمت ابدال بودند و کرامات و خوارق عادت عالی از ایشان
 بوجود می آمد و اکثر از ایشان بر مشرب قلندر بود چنانچه خلفاء حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر
 شیخ علاء الدین علی احمد صابری حضرت شمس الدین ترک میر سید محمود و گیسو و از نظامیه شیخ احمد
 ردولوی صابری سید و هم خاندان و مداریه متشاد این خاندان از حضرت بدیع الدین
 مدارست و در سال ایمان محمودی کشف شیخ محمود مدیه حضرت بدیع الدین مدارست می آمد
 مداربن ابوالسحاق شامی در ملت موسی علیه السلام و از فرزندان بارون علیه السلام شاگرد
 حذیفه شامی بود و عزت و زور و انجیل را درس میگفت و در باران گویند که مدار وقت بود
 و میر انجیل و ارشاد و از روح امیر المومنین کرم الله وجهه حاصل گشته و بعضی نسبت ارادت و تیر بسوس
 طیفور شامی لاحق میکنند و این راست نمی آید چرا که در زمان طیفور شامی و بدیع الدین مدار تفاوت
 بسیارست مگر تربیت از روح در میان آمده باشد بهر حال بدیع الدین مدار از مشایخ کبار بود
 و این خاندان مداریه که از وی ظهور یافته اند از مداریه اویس نیز گویند رحمة الله علیه تمام شد و در خاندان
 مذکور بطریق اجمال نقل تمام اسامی بر رجال البه اقطاب غوث و غیره صاحب الطیبه
 از کتب معتبره منویس که از وقت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم تا پیران همه وقت در ملک
 سلاسل مذکور بودند و تا ظهور حضرت عیسی حضرت امام محمد مهدی خواهند بود بلکه شیخ علاء الدین سینه
 و کتاب خاندان عروه الوفی نوشته است که از زمان او م علیه السلام گرفته تا وقت ظهور صاحب الطیبه
 رجال البری محافظت عالم همیشه بودند و تا ظهور عیسی علیه السلام و امام محمد مهدی خواهند بود
 قوام عالم از ایشان است و نیز می آید که در زمان حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم

قطب بل عصامه قرنی بود عم آو نسی قرنی ازین سبب آنحضرت کلاه فرمودی که از وی جهت علم آن نسی قرنی
 می آید از آنکه قطب بل منظر تجلی صفت الرحمن است چنانچه حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم منظر غار
 تجلی ذات الوهیت است چون قطب کور و فات کروا بن عظامه احمد عربی اندوهی بوده میان کلمه و نین
 بجایی او قطب بل شد و بل جشی و خدیفه یمانی در آن وقت از جمله هفت ابدال بودند علی بن القیاس یکی
 میزد و دیگری از خلق بر آورد و بجایی دی نصب میکنند و هم دی گوید که ایشان مانند می باشند
 و صفات بشری یعنی پنخورد می آشناند و بول و ناطق میکنند و بیا می شنود و او میکت و نین
 اینچنین و فرزندان و اسباب اموال و املاک دارند و مردم با ایشان حسدی نبرد و منکر شوند و ایستاده
 حق تعالی مجال حال ایشان از نظر مردم مستور دارد و گوید که ای نعمت بختی لا تعیرهم غیر منی بر ایشان
 است در اقتباس الاوار است که خدیفه یمانی بجام نشان بدان حضرت نبوی میرسانند و آنحضرت
 نیز با ایشان سلام میرساند و ایشان نزد او جمع میشوند و علم کتاب سنت از او اخذ میکنند و با ایشان
 او نماز میکنند و ندانند تا غیر از خدیفه رضی الله عنه کسی دیگر ایشان را نمیدید و حق تعالی آنحضرت را بکعبه خداوند
 سبحانه و تعالی بر مان نبوی را باقی گردانید است و او را با سبب اظهار آن کرد و تا پیوسته آن حق
 و حجت صدق محمد صلی الله علیه و سلم ظاهر شد و در ایشان را او را می عالم گردانید تا مخبر حدیث و میراث
 اند و راه متابعت نفس را در نوشته از آسمان بداران ببر کاتب اقدیم ایشان آید و از زمین نبات بعضی
 احوال ایشان روید و دیگر کاخران مسلمان حضرت بهت ایشان باند و هم در مکتوب هشتم می میرفت
 که ایشان چهار هزارند که مکتومان اند و میگوید که را نشناسند و مجال حال خود را ندانند و اندک احوال از
 خود و از خلق مستور باشند و هم در مکتوب و هم در نجات کما بنام بدین در دست سخن او را بدین مطلق
 و مر خود اندین معنی خبر بیان گشته است و در لطایف الشریقی که اکثر مکتومان ظاهر در باطن
 آشنا میباشند غیر از موقوف بل باطن ایشان را شناسند و هم در مکتوب است اما آنچه بل علی و محمد و جبر
 درگاه حق اندر سینه اند که مر ایشان را بخیر خوانند و چهل دیگر اند که ایشان را ابدال خوانند و هفت کس
 دیگر اند که ایشان را آبر خوانند و پنج دیگر که مر ایشان را نجبا خوانند و چهار دیگر اند که ایشان را اوتاد خوانند

و سدیگر اندک ایشان را تقبلا خوانند و یکی دیگر که مردی را قطب خوانند و این جمله که دیگر را بشناسند اندام و باطن
 یکدیگر محتاج باشند و بدین نیز اعتباری و عوی و تاملی است اهل حقیقت به بحث این مجتمع اند صاحب کتب فیه حیات
 یکدیگر یعنی از عنده و فضل سے و یکم از نایب صد و نود و هشتم از آن رجال بهنگانه را ابدال گفته است و در اینجا ذکر
 کرده که حق تعالی سبحانه زیرین با صفت اقلیم گرم و اینده و بهفت تن از بنده گان خود برگزیده و ایشان را ابدال
 نام نهاده و وجود هر یک را یکی از آن بهفت تن نگاه میدارد و گفته است که من بر حرم یکم با ایشان جمع شد
 ام و بر ایشان سلام گفتم و ایشان بر من سلام گفتند و با ایشان سخن گفتم قارایتی فیما کانت حسن
 مستقامت بهم و لا اکثر مثلاً منهم یا السب و فرموده است که مثل ایشان تیرندیدم مگر یک کس
 قوی تر از شیخ طریقت شیخ فرید الدین عطار قدس سره گفته است قومی از اولیاء الله عزوجل باشند که ایشان را
 مشایخ طریقت و کبریا حقیقت اولیایان نامند و ایشان را در ظاهر به سیری احتیاج نبود زیرا که ایشان را
 حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم در حجر عتایت خود پرورش میدهند بی واسطه غیری چنانکه اولیای
 دوازده ضی الله عنه و این عظیم مقامی بوجود و بس عالی تکرار اینجاست و این دولت بکس روی نماید ذلک
 فصل الله یؤتیهم من یشاء من غیر حساب و بعضی از اولیاء الله که متابعتان حضرت اند
 صلی الله علیه و سلم بعضی از طالبان را به بیت بحسب حاجت کرده اند بی آنکه او را و ظاهر به سیری باشند
 این جماعت نیز داخل اولیایان و بسیاری از مشایخ طریقت را در اول سلوک توجه باین مقام بوده است
 چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم کرکائی طوسی را که سلسله مشایخ حضرت ابوالخیر شیخ نجم الدین الکبیری
 با ایشان پیوسته و از طبقه شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن خرقانی اند قدس الله تعالی ارواحهم و ائمه
 و ذکر این بوده که علی الدوام گفتی اولیای اولیای صاحب رسالت ما داده میگوید که در کتاب فصل الخطاب
 احوال رجال از فتوحات مکی نقل کرده است که هر دو دوازده صنف اند موافق ائمه اثناعشر در وجودیت
 و کبریا و این ائمه شریفی و بعضی از یک امام ائمه فقیه میگرد و چنانچه حضرت سید محمد کی بین در کلام
 صاحب فتوحات مکی از شیخ داود قیسری قدس سره در بحر المعانی نقل کرده و درین تفصیل داده
 و تشعیر نموده است و گفته که بر رجال الیه وقت ملاقات کرده ام و از هر یکی نعمتها یافته ام و مقامات

سیمه را مشاهده کرده ام اول قطب دوم غوث سوم امامان چهارم او تا پنجیم ابدال ششم اخیار
 هفتم بر اثر ششم نقیبه نهم نجبا و نهم عمده باز دهم مکتومان دوازدهم مغفوران پس باید دانست
 که قطب عالم در هر زمان یکی میباشد و وجود جمیع موجودات سفلی و علوی بوجود قطب عالم قائم است
 و دوازده اقطاب دیگر اند که آنها پیشتر بجای خود کرده اند و باید دانست که قطب عالم را فیض از حق
 تعالی بواسطه میرسد و قطب عالم را قطب اکبر و قطب باشد و قطب الاقطاب قطب را فیض از حق
 قائم موجودات سفلی و علوی از برکت وجود اوست و اقتباس است که علامت قطب باشد دانست
 فخر نمکین که رنگ سبز دارد و گاه گاه نور سرخ در میان او مینماید بی جهت از همه اطراف در یک
 و چشم کشاده و چشم بسته سیمه برابر بیند و بحقیقت آن نور خاصه مصطفی است که بوسیله بر تواند اخته
 و این قطب مدار دارد و وزیر میباشد که ایشان را صاحب قنوجات یکی امامان می نامند یکی بدست
 میباشد و دوم بدست چپ بدست راست عبد الملک است و بدست چپ عبد الرب است و نیزین
 که نامش عبد الملک است از کوه قطب را فیض میگیرد و بر اهل علوی افاضه مینماید و وزیر سار که نامش عبد
 است از دل قطب را فیض میگیرد و بر اهل سفلی افاضت مینماید و چون قطب را از دنیا انحال کند بوقوع
 رود و وزیر چپ عبد الملک قائم مقامش گردد و نهم قطب را عبد الهی باشد یعنی در آسمان وزیرین او را
 عبد الهی گویند اگر چه نام وی دیگر باشد علی بن ابی القیس جمیع رجال الهی را در باطن بنام دیگر مینوایند با هم
 آن شخص مخاطب میکند و وزیر سار عبد الرب را بجای عبد الملک ساند و ابدا لی از بدلا که بر قلب سارافیل
 او را بجای عبد الرب ساند پس عبد الملک قطب قرار شود و عبد الرب عبد الملک گردد و ابدا لی از بدلا که
 عبد الرب رسد همچنین تا روز قیامت باقی اند فاما الاقطاب هم علی قلوب الانبیاء علیهم السلام دوازده قطب
 اند که بر قلب بعضی انبیاء هستند قطب اول بر قلب نوح علیه السلام و در دهر کائنات است و دوم بر قلب ابراهیم
 و در او سوره اخلاص بر قلب موسی و در او سوره اذاجاء نصره چهارم بر قلب عیسی و در او سوره فتح پنجم
 بر قلب داود و در او سوره اذ انزلت الارض ششم بر قلب سلیمان و در او سوره واقعه هفتم بر قلب داود
 سوره یسزدهم بر قلب یونس و در او سوره نمل دهم بر قلب هود و در او

سوره انعام یازدهم بر قلب صالح و در او سوره طه دوازدهم بر قلب شیشه سواد سوره ملک است
 حمله اقطاب کوره دوازده قطب اند حضرت عیسی علیه السلام و مهدی علیه السلام از ایشان خارج اند بلکه
 آنان مکتوبان اند از قسم مفردان و قطب یار بر قلب محمد علیه الصلوٰه والسلام می باشد و سکونت میکند
 در شهر کحلان و اقطاب دوازده گانه محکوم قطب اند و نه قطب در صنعت اقلیم اند و پنج اقطاب
 ولایت بمن میباشد و ایشان از اقطاب ولایت گویند و اقطاب قائم بر قطب قائم گویند و فیض قطب
 بر اقطاب قائم وار دست و فیض اقطاب قائم بر اقطاب ولایت وار دست و فیض اقطاب ولایت
 بر سایر ادیان وار دست هم برین موال فیض بر میدارند تا قیام قیامت مهیر سید
 محمد جعفر مکی در بحر المعانی منیو یحیی ترقی کند قطب ولایت گردد و قطب ولایت قطب قائم
 شود و چون قطب قائم ترقی کند بعد از اب که در زیر یار قطب باشد و است رسد و این قطب اقلیم بلال باشد
 اقلیم ارفیل علیه السلام او را قطب بلال گویند بعد به مرتبه سوم محل قطب باشد و در یعنی قطب عالم رسد
 که قطب عالم را حیات و افر باشد و در سلوک بود و ترقی کند بمقام فردانیت رسد و در اینجا منیو یکم
 حضرت شیخ نصیر الدین محمود مشتی و چراغ دلهوی مدت سست و شصت سال و سه ماه و دو روز در
 قطب مداری بودند و بشرط تحمل این مرتبه وادّه بودند چون تحمل را بسر بردند بعد از مدت مذکور در مقام
 فردانیت نزل فرمودند در آن مرتبه اسم مبارکش اقطاب عبدالباقی خوانند چون در مقام فردانیت
 بعالم بقارعت کردند و زیر دست بمین ایشان شیخ نجم الدین مشتی که عبدالحکیم نام داشتند بجای
 ایشان قطب یار شدند و قطب یار از عرش تا فرش تا اثری تصرف باشد و چون ترقی کرده بمقام
 فردانیت رسد تصرفات محسوسه چه که فردانیت مقام انبساط و موانع است پس او را مراد باشد
 مراد و هم مراد حق گردد و بطایف اشرفی از صاحب فتوحات کی نقل میکند که حضرت رسالت پناه پیش
 از نبوت در افراده و حضرت علیه السلام نیز در افراده است از بحر المعالی گوش دار که مراتب اقطاب
 و قطب را چست اقطاب ایشان اند که اگر دلی را از ولایت معزول کنند و دیگر را بجای او نصب
 نهند و اینها مرتبه قطب یار که قطب عالم است اگر او خواهد که اقطاب را از مقام قطبیت معزول

گفته تواند داد و اما قطب الاقطاب و غوث دیگری نیز بر قطب بقول حضرت شیخ علاء الدوله سمنانی
 قطب ارشاد و اولایت شمس است که بر تمام عالم تابد و قطب ابدال و اولایت قمری است که بر هر نقطه
 تصرف میکند الغرض قطب ابدال رئیس جمیع ابدال میباشد اینجهت سببها تصنیف نماید و در اینجهت
 از حضرت ائمه امت محمد صلی الله علیه و سلم وجود قطب ابدال و نجباء و ابدال است در ایشان حدیثی فرمود
 از انس رضی الله عنه آمد که ابدال چهل مردوزن اند چون بمردی که از ان سبب از خدا تعالی در طلب و سرور
 و زنی در دیگر را و تسبیح ابدال هم از اینجهت است و بعضی مشایخ عظام گفته که بحیث آنکه تبدیل کرده اند صفات
 اوصاف حمیده و منسلخ شده از صفات بشریه و درایت کرده است این را خلاصه و کرامات الاولیا و مطهرین
 و در اوسط باین لفظ که خالی نمی باشد زمین از چهل مرد و است خلیل الرحمن علیه الصلوٰه و السلام که بایشان
 قایم است زمین و برکت ایشان آب داد و میشود مردم و این حدی در کامل آورده کهست و در کس از اینجهت
 بشام میباشد و ثوره و بقرق و چهل الهی بیاید مقبوض شود قیامت و چنین مردی است از ائمه
 حرم و سند و البرغم در حلیه از این عمر فرموده آورده که فرمود و آنحضرت صلی الله علیه و سلم که اخبار امت من باشد
 کس است و ابدال چهل اند نه پانصد که میشوند و نه چهل ایشان و تمامه روی زمین میباشد و هم در حلیه از این
 مسعود بنی الله عنه آورده که فرمود و آنحضرت صلی الله علیه و سلم چهل مرد و از امت من که دلهای ایشان
 بر ابر و دل ابراهیم است دفع میکند خدا تعالی برکت ایشان بل از خلق گفته میشود ایشان از ابدال ایشان
 در نیافته اند این درجه را بر زوره و صدقه پسید این مسعودیچه چیز یافته اند ایشان این درجه را فرموده و سخا
 و غیر خواجه مسلمانان یعنی در نماز و روزه شریک اند با مسلمانان اما صفت خاص ایشان که بیان و یافته اند
 این درجه این دو صفت است و اولی بودن ایشان مانند خلیل الرحمن بودن ایشان در صفاتی اوصاف کامل
 که از صفات باشد شریک با وی علیه السلام و این است معنی آنچه قوم میگویند که هر ولی بر قدم نبی است
 این مثل و جمیع صفات حاشا و نقلت از خواجه معروف کرخی که هر که بگوید یا الله یا محمد یا محمد یا محمد یا محمد
 و در خدا تعالی از ابدال و در حلیه بر زوره بار گفته باین لفظ اللهم صل علی محمد و آل محمد و علیهم
 اللهم محمد آتة محمد و من طاعت الله است که زائیده نمیشود و ایشان را اولاد ایشان

حضرت می گفتند چنانچه از نزد ابن ماریون آمده که ابدال اهل علم اند و امام احمد گفته ابدال اگر اصحاب حدیث نباشند
 پس چه کسان باشند و در تاریخ بغداد خطیبی کتابی آورده است که گفت نقیاس یصد اند و کجا افتاد
 و بعد لاجل و اختیار هفت و بعد چهار و غوث یکی مسکن نقیاس و مغرب است و مسکن نجبا مصر و مسکن ابدال شام و
 اختیار سیاح اند و در زمین محمد و گوشه های زمین اند و مسکن غوث که مبارک است و چون عارض میگردد
 امر عامه و عامی که و ابتهاج منبایند و در بر آمدن آن حاجت بعد از آن نجبا بعد از آن ابدال بعد از آن خیار
 بعد از آن می اگر مستجاب شود و عای ایشان نباشد و اگر به اقبال میکند غوث و اجابت کرده میشود و عا
 غوث پیش از تمام شدن و در فصل الخطاب خواجه محمد یار پساندیده که بقول صاحب فضیلت حات سکه
 اوقات نهایت نیست بر هر صنف قطعی میباشد چنانچه قطب باد و قطب بیا و قطب برفا و قطب برفا و برفا
 چنانچه در مقامات حضرت احمد جام قدس سره را قطب اولیا نوشته است و در تمام ربع مسکون یک تن
 میباشد که او را قطب ولایت گویند و قطب جهان و قطب جهانگیر عالم نیز نامند که جمیع اقسام ولایت انوی
 قوام دارد و علی بن القیاس بر هر مقامی قطبی که قریب غایت آن مقام و تیر میفرماید که برای محافظت بر قریه
 از قریات عالم یک لی الی میباشد که قطب آن قریه است خواه در آن قریه مومنان باشند خواه کافران و غیر
 اگر مومنان اند در تحت محلی اسمی وادی هر ورش میباشد و اگر کافران اند در تحت اسمی وادی هر و صفت یک
 خات اند و من قریه قریه و میر محمد بن جعفر یکی میفرماید که مشاهده آن حضرت لایزال از چشم خلافت مستند اند و در اهل حل
 و انسان کامل ایشان را ندانند و ندیند از ایشان گروهی نیست کس اندک حضرت صدیقه علیهم السلام
 نشان میدهند بدلائل اتمی که درین هفت ابدال در هفت اقلیم اند و بدلی در اقلیم میباشد و فریاد و رسی
 حاضران اقلیم خود میکنند و بدلی از ایشان را موت آید یکی را از صوفی بجای او نصب کنند بدلی است
 و در مشارب هفت بنی علیه السلام اند یکی از آن عبدالحی در اقلیم اول بر قلب بر اسم علیه السلام است علیه السلام
 و در اقلیم دوم بر قلب موسی علیه السلام و عبدالمجید در اقلیم سوم بر قلب یارون علیه السلام و عبدالقادر
 در اقلیم چهارم بر قلب ادریس علیه السلام و عبدالقادر در اقلیم پنجم بر قلب یوسف علیه السلام و در اقلیم ششم
 در اقلیم ششم بر قلب یحیی علیه السلام و عبدالبصیر در اقلیم هفتم بر قلب دوم علیه السلام و این هفت ابدال حضرت

خضر علیه السلام است و وظیفه ایشان مددی و مدد متنی است و هم میفرمایند که هر کی ابدال بجای خود رسد
 الهی عارف اند و مانند گو که بر سبب الهی تقوا ایشان بر تاثیر خاد است و و ابدال از سبب مذکور عبد القادر
 و عبد القادر در ولایتی و یا بر قومی که قهر است و یا مهربان است ایشان بقره و معجزات نامزد میشوند چه اگر مقبول
 آن ولایت و آن قوم بواسطه اقدام ایشان میباشد و سبب و نجاه و نعمت ابدال در کوه ساکنین خود
 ایشان اشلم و خفانت و بلخ نیابان و با معرفت کمال معتدلند سیری و طیری ندارند چنانچه حدیث صحیح از
 عبد الله بن مسعود رضی الله عنه روایت حدیث ان الثمالة نفس قلوبهم علی قلب آدم علیه السلام و قلب
 اربعون قلوبهم علی قلب موسی علیه السلام و له سبعة قلوبهم علی قلب ابریم علیه السلام و له خمسة قلوبهم علی قلب
 جبرئیل علیه السلام و له اربعة قلوبهم علی قلب یحیی علیه السلام و له واحد قلبه علی قلب ابراهیم علیه السلام
 جز آن یکی از اینان فوت میشود و چهار و چهار و چهارم از پنج و چهار و پنج از شش و چهار و شش از هفت و
 چهار و هفت از هشت و چهار و هشت از نهم و چهار و نهم از ده و چهار و ده از یازده و چهار و یازده از بیست و چهار
 ابدال میگردد که دل او بر دل ابراهیم است و هم میر میگوید که دیدار چهار صد و چهار راز سبب شصت و چهار
 ذکر کردیم و چون بگوید که قال علیه السلام بدلائل اربعون رجلا اثنا عشر با شام و ثمان و عشرين و ان بالعرفان حقا
 سلامت القدس می آرد که یک از اولیا من حیث الولاية والا استعداد زیر قدم می آید از انبیا اند علیهم السلام یعنی
 مبداء تعین آن ولی همان اسلام است از اسماء الهیه که مبداء تعین آن نبی است لیکن مبداء تعین انبیا علیهم السلام
 کلیات اسماء اند و مبداء تعین اولیای که زیر اقدام ایشان اند و هم در جریات آن اسماء حدیث صحیح مدح
 سید مرتضی از رجال الغیب آمده که چند تن از ایشان بر قلب ابریم علیه السلام باشند و چند تن بر قلب نبی
 علی نبیا علیه الصلوة و السلام در لطایف اشرفی منویسید که آنحضرت صلوات الله علیه بر جمیع عالم را دو مستر
 نرض کرده اند نصفی شرقی و نصفی غربی از عروق نصف شرقی خواسته اند چنانچه خراسان و هندستان و اکثر
 و حساب بلاد شرقی در عروق داخل است و از شام نصف غربی و بلاد مصر و مغرب غیره همه داخل شام است
 پس منصف از چهل تن مذکور بر تمام عالم ناشی است و صاحب کشف المحجوب و اکثر مشایخ بهر چهل ابدال مذکور
 را چهل ابدال قرار داده اند و در حال مقبول است و میرسد محمد حنفی در بحر المعانی میگوید که چهار اوتا و اند

که چهار رکن عالم سکن باشند یکی عبدود و در اد معرب و دیگری عبد الرحمن و در مشرق سوم عبد الرحیم و در جنوب چهارم
عبد القدوس و در شمال ملاقات کرده اند یکی را بجائی دیگرى بعد فوت او میمانند چهار رکن عالم بوجود این
چهار اودا و معبود است و امیر سید محمد گیسو در ز در ملفوظ جامع الکلم میفرماید که ابدال برای تصفیه دل و عرفان
بماشیر آتش کرده میخیزانند از آن در میان خویش درازند و باید پند و این را اثری ظاهر گویند و میان ایشان
بوزن چند درختی لطیف بطریق آب بزرگ سفید و سرخ و در ز و سیاه منظور خوش بود و میباشند و از
خوردن آن در کلام ملاقاتی و دل را زخمتی حاصل میشود که اثر احدی را اندازی نیست از ایشان پدید میآید
که این چوبیت و از کجا است گفته در نه بنی اسرائیل درختی هفت مشت میباشد این باری آن درخت و این آب
شیر و او است و صاحب بحر المعانی میگوید که نقبا سید اند اسامی کل نقبا علی است و نجبا بقا و اند اسامی کل نجبا
حسن است و اخبار هفت اند اسامی ایشان حیل است و عده چهار اند اسامی ایشان محمد است یکی غوث نام علیه
است و بعد از غوث غوث عده و بعد از عده اخبار و بعد از اخبار نجبا و بعد از نجبا نقبا و بعد از نقبا یکی از خلق لاجرم
نجبانی رسالت و غیر در بحر المعانی مسکن نقبا زمین مغرب است و سکونت نجبا در مغرب است و اخباری ندارند
و عده در ز و ابائی ارض میباشد و مسکن غوث مکه است و این راست نمی آید که مجاورت کعبه غوث را لازم شود
نیست چنانچه در نفحات آورده که نیش شخص است که او را غوث و قطب مند و لیکن مقتدا و این طایفه منافق عا
لی در اکثر تصنیفات خود میفرماید که غوث جدا و قطب الاقطاب جدا است میر سید شرف در لطایف اشرفی میفرماید
که اگر وجود غوث و وجود قطب الاقطاب در عالم نباشد تمام عالم زیر و زبر گردد و اما چون غوث ترقی کند
افراد شود و چون قطب الاقطاب هم ترقی کند افراد گردد و چون افراد ترقی کند قطب حدت شود و قطب
قطب حقیقی نیز گویند یعنی بتمام معشوقی رسد در لطایف اشرفی است ای محبوب گوش و اگر مقام افراد نوشته می آید
اما المفردون فهم من یو علی قلب علی کرم الله وجهه و یو علی قلب محمد علیه الصلوٰه و السلام ای محبوب افراد
کامل و غیر کامل افضل اند بر قطب الاقطاب اما افراد کامل مظهر و چه تفرد روح کلی علی و نه غیر کامل
مظاهر و چه تعلق روح سطر اند کرم الله وجهه و در تفرد و تعلق فرق بسیار است بحر قطب درستی
سبیل و سه چهار ماه باشد و بعضی راستی و سه سال و سه ماه و سه شنبه روز و بعضی از شنبه سال و سه ماه و سه

و بعضی را بست و پنج سال و بعضی را بست و دو سال و تا فیه ماه و بست و نور و بعضی را نور و سال و پنج ماه
و دو روز و از سده و سه سال و چهار ماه و تا و بست و تا نور و سال و پنج ماه و دو روز نقصان نبود
اگر در عمر ما مذکور تقدیر میرسد رحلت میکنند و آنکه در سلوک پیغمبر کورتری میکند و در مقام ابرار و میرسد
و عمر افراد و پنج سال است نه زیاده نه نقصان اگر در عمر مذکور تقدیر میرسد رحلت میکنند و آنکه پیغمبر کور
در سلوک ترقی میکند بقطب حقیقی میرسد و عمر قطب حقیقی سبت و سه سال و دو روز است و بمقام
مقام معشوقیت یعنی قطب وحدت و مرتبه معشوق است که هر چه معشوق گوید حضرت حق آن کنایه ای غیر
قطب یا در تصرف و افراد متحقق از عرش تا شری است و قطب مدار همیشه در تجلی صفات است افراد همیشه
در تجلی ذات است و قطب از خاص است و افراد از خاص است و بعضی اولیا در تجلی افعال و بعضی در تجلی
اسما و بعضی در تجلی آثار و بعضی در مقام محو و بعضی در مقام سکون و بعضی در مرتبه و باشند اولیا این
مقامات اکثر اند اما اهل فزوانیت بیرون این مقامات تجلی دارند و فزوانیت بی مکان است ای محبوب
اما بقدر افراد و اعداد و نیست بسیار اند و از چشم مردم نظام بر ستور اند که قطب اند و بعضی اقطاب بسیار
و اند و بینند هر گاه که افراد کامل که نظام و هر قدر در تجلی مرتضی اند در سلوک ترقی کنند به قطب استقامت علی السلام
علیه و سلم نیز در سلوک ترقی کند بقطب حقیقی که مقام معشوقیت یعنی قطب وحدت رسد ای محبوب
و نهایت این مقام از کل اولیا و دو کس رسیدند حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت شیخ سلیمان بن
اولیا و با او ای محبوب فزوانیت مقام الهوت است و الهوت در اصل الهوت الهیه است تا الهیه
از قانون خوب است که چون کلامی مخالف گویند پیغمبری حذف کنند و پیغمبری زیاده نهند تا نا محراب
محرم از حقیقت باشند پس لا تمنع است یعنی افراد را تجلی صفاتی نیست و به واسطه ذات است یعنی لا تمنع
مگر تجلی ذات پس اهل فزوانیت را دوام مقام الهوت است یعنی تجلی ذات و الهوت خود یعنی فزوانیت
مقام نیست که خارج از شش کل است و این لفظ مقام که اضاف میکنند و در مقام نیست با سنا محراب
مقام گویند که مقام الهوت است اما مقام ندارد و آنچه که صاحب کبر المعانی بیان نموده از علم البقیه
یعین البقیه نیست بلکه مشابه حقیقت البقیه است و اسفل این مقام جبروت است یعنی مقام جبروت که در ظاهر

و باین مقام قطب عالم متصرفش تا عرش جبر و کسر و محدود است و قطب عالم را فیض از عرش است
 که تعلق به عزیت و نصیت دارد و این مقام را جبر و کسر از آن گویند که المات و معجزات اولیا و انبیاء
 درین عالمست و در عالم جبر و کسر مقام فردانیت است یعنی لاهوت و در عالم فردانیت جبر و کسر اثر
 ندارد و قاهر اند بر عالم جبر و کسر و اگر چه جبر و کسر مشغول شوند از غلظت که تجلی ذاتی است بر مقتضای نسبت
 او افراد مستور باشند چه اگر مقام فردانیت مقام لاهوت است صاحب کتاب عروه فصل الخطای
 حضرت الیاس و خضر را رجال البیگفته است فی قطب افلاک از استیلاک شهودات ذاتیه چندان بجهی
 به عوالت ارشاد نمی باشد کافی کتب القوم در مکتوب حدودت و چهار شیخ ناشیج عبدالقدوس
 انگلیسی متدرس بره مسطور بود و حال قدری خراسان این مضمون در دل بود عرض کرده اند
 در مکتوب بانو هم حضرت شیخ شرف الدین میری قدس سره می آرند که رعایت الاولیا از حضرت شایسته
 صلوات علیه سلم منقول است که در عصری چهل کس باشند که دل ایشان چون دل موسی علیه السلام
 بود و وفات کس باشند که دل ایشان چون دل ابراهیم علیه السلام بود تا آخر حدیث تا آنجا که میگوید
 یک کس باشد که دل او چون اسرافیل علیه السلام بود پس ازین حدیث ظاهر ادو خیر فهم میشود و این
 دل را اسرافیل را دو م فوقیت او بر پیغامبران و بار بار در مکتوب حضرت قطب عالم دستگیر مصرح
 میشود که فرشته دل ندارد و لا جرم در سر پزیده خاص گذر ندارند و آنجا که التوفیق بلطف تمام باین فرایند
 بچوب مقربا به فضل خدائی که باعتبار عالم تقدیس و طهارت است تقاضای فضل علی نمیکند زیرا که در
 اعتقاد است که پیغامبران بر جمیع ملائیک فضل دارند و فضل اولیا و مقرب نیز بر عوام ملائیک است اینچنین
 از آن است که ملائیک دل ندارند و در سر پزیده خاص گذر ندارند بلکه دل دارد و خلیفه رحمان است
 و بنشین سجاست و هم مکتباً اله تعالی یوم القیمة و این وایت در معدن الظلم شرح شاشو
 تصنیف عبدی صلی الله و الدین بدو لوی رحمه الله صریح است در بحث فی تحقیق حقیق انسان اصل
 روایت آنست که سوال کرده اند در حدیث انسان که حیوان ناطق است ملک جن درمی آید و طایفه
 که در او از نطق ناطق جنانی است نیز ملک و این سخن معنی آنست که هر چه دارد و این

هر که دل ندارد هیچ ندارد اگر ملک است بر فلک بعیت دل مغرور حقیقت است و تن پوست به بین
 دل شیوه روح صورت دوست بهین به هر که روح قدسی دارد او دل دارد که دل نوز دوست و
 و ترجمان او این روح خبر انسانیت لاجرم ملک این نشان نیست فضل و بیست که حق تعالی میسر
 فضل و دیگر اگر ملک نوز است نه ویر این حضور است و چون اسرافیل علیه السلام در میان ملائک مقرب بود
 و فضل تمام داشت فضل انکس را در حضرت حق تظلمه کرده خبری بقیع میخچیدن در حدیث ذکر معانی بله و لایق
 اولیا بدیل یای انبیا افتاده و در مقابل دل آن ولی با اسرافیل نیز ذکر دل افتاد و تنی ذکر دل بخاچان
 تواند بود که میگوید دل قرآن سوره بقره دل پس سکه هر قوی که گمین رگبیت سجد است
 برای بیان مجرب و فضل است نه برای بیان تحقیق او این چنین نظر بر جهان بسیار برای اعتبار
 نه برای ثبوت و تحقیق ملک بر عقل نیست و ملک برین فلک نیست و اگر دل صوری مراد دارند که
 بی روح ربانی بی حضور نوز سحانی است خود بهایم و جالوز نیز دارد و هیچ اعتبار دارد کار ندارد و در
 حضرت خداوند هیچ بار ندارد و آن دل نیست دل آنست که عرش رحمان است و آن دل انسان
 قلب المؤمنین عرش الیه گواه آنست بعیت محراب جهان جمال زساره ماست به سلطان
 جهان در دل بیچاره ماست به بیبایت بهیات اینچه اسرار است و این چه انوار هر چند جبریل فضل
 دارد بروی در اعتقاد ظاهر را در اسرار دل گفته ز ندارد و از سر زل ولی خبر دارد در ملکوت طیان
 او و آشیان او و ولی در امکان طیران دارد و با سبحان یحانه و جبر سبحان ازو خبر ندارد و او یایی
 تحت قبالا کعبه میفرماید هر که این طلب و این عرفان ندارد او در خسران عظیم و در حرمان جیم هست
 کویک الهمم ملک است این یهود و نیک الهمم ملک است این عیسی و نیک الهمم ملک است این عیسی و نیک الهمم ملک است این عیسی
 این بیچاره است و دولت نصیب آن شهسو است و انجائی کا نجوم بهین اخبار است بعیت من که نور زمره
 عشاق بر بنی علم به طبل پنهان چرخ نم طشت من از نام افتاده فضل انبیا بر ملک را اعتقاد و معرفت
 و همچنین روایت صریح است که ملائک دل ندارد الیضا در مکتوب صد و بیست و پنجم حضرت شیخ ماقه میفرماید
 است ای برادر ایمان صفت دل است و تصدیق دل ایمان است هر که دل دارد ایمان دارد

واز کون در گندم و خدا ماند جل جلاله خوش گفت عطار بیت مصطفی با حق بمان و حق به عین به مصطفی
 نیز نور رب العالمین و هر چه نبی است احسان و بی راض است تبعاً و این ظاهر است که ولی نور نبی است
 قول امام ابو حنیفه رحمه الله علیه و سلم فی خبر لا کما لبشر کما لیا قوت بیک الخیر استی حدیث
 انما من نور الله و المؤمنون من نور نبی ملک یجا کذندار که دل ندارد و چند و قرب و مرسل است با خود است
 و در خود باز نمانده است و اما من الا مقام ملک کونی است سبحانی نیست مومن سبحانی است کونی
 نیست هر چند و کون است با سمان و درون است و کات بالمو منین است حیما
 فضل ظاهری ملک و در مذہب ظاهر است و در ان هیچ قبلی نیست نور نبی مین بر میدان و میجو
 و میجوئی و میرمی پوی نامی بر او در چند انبیاء افضل است اولیاء است یکی بر دیگری مانع
 اگر حجت میجوئی از قرآن شبر قال انک لست تطیع معی حکم و کیف کسر علی
 ماکر خطی به خبر آموسی علیه السلام و متقی و مانده بود و هیچ حیل نجات خود نمیدانست تاگاه
 ولی صاحب هر صاحب روزگار هم در وقت از آن قصاص بدیده رسید و گفت انک لایا تم من ربک
 له فتاوتک فالتحجیر انک من النار و این سجان الهی این چه شور است و این سر
 بهو الی یصل علیکم و لا یکن علیکم من الظلمات الی الشیء بهال منیاید
 و کمالی میکشاید که جز حق تعالی بچاکش نمی ماند و خبر ولی دینی بر گوین سر غلغله و جبران حرف نمیشد
 بدیت رانی درون پیر و در زندان مست پیرس و کین حال نیست صوفی عالی مقام را
 دم در کش تا دم در کشیم و اگر نه اکثر مردان و بیک دم و خوشترش بر هم رنند تا چار بچاره و کم کشند
 و میخورند و میجوشتند می نوشند می پوشند هر چند میخورند و در بازار میفروشند و در مردان
 دریا نوش اند و آروغ ترزند که آروغ بدست است صبح الحال و صبح الحال در حد فعل و حسن باطلان سخن
 گویند و غلغله خلافت جویند و اما انک لایا تم من الظلمات الی الشیء در کار دارند و با خود و خار خار دارند
 و کات رسول الله صلی الله علیه و سلم متواصل قرآن و در آن فکر که چون بحر عمیق است و ساحل
 تر نیست جز خون خواری و در پیش نه اگر چه در ملکوت است و تعیین کونی که مرتبائی از تا سوت

و ملکوت است و از قلوب قلبت انکدول مختصر گوشت و یک عرش رحمان است بلکه فراخ تر از آنست
 که لا یستغنی عنی ارضی و لا سماوی و لکن یتستغنی قلب عبیدی المؤمنین و القلب قرارة الرب و رکون کما
 کتبه و ملک بچاره با وی چه بنجد و رگنزد تا در گنزد و اگر نه تا کجا رگنزدیم حرف رندان خبرندان
 نخواهند و زبان نرغز و زبان نرغز تا در گنزد و اگر نه تا در گنزد و اگر نه تا در گنزد و اگر نه تا در گنزد
 مختشان اهل ظاهر و علم ظاهر بدین حرف گذشت البتة العظیم بحجاب الله الا عظم میشت و در گنزد تا در گنزد
 رسی و نور الهی شودی و اگر نه چنان بعضی روایات در نقل از بیا به الیک توقف و در بعضی ملک بر
 سونان اختلاف مع آنکه خلاف الإجماع پس در عقیده و مذهب و در علم ظاهر و ظاهر و کتب متداوله
 علیها و در عقیده حافطیه است اعتقاد ظاهر بهم بران وار و در کار شود و در اسرار شود و محروک و کار
 یابی و مذكر حضرت سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی الله علیه و سلم
 از مدارج النبوت بدانکه احوال و اوصاف آنحضرت صلی الله علیه و سلم و قسم اندیکه در احادیث واردند
 و در آنکه میباشفان اسرار حقیقت بدیده بصیرت دریافته اند بعضی از شریع و مومنان نموده میشود
 بدانکه انبیا مخلوق اند از اسماء الهیه حتی و اولیا از اسماء صفات و بقیه کائنات از صفات مغلیه و
 رسل صلی الله علیه و سلم مخلوق است از ذات حق و ظهور حق و رومی بانه ذات است چون اقتضا
 ظهور در اسماء و صفات بیشتر ظاهر است هر صفتی و هر اسمی انطباق کرد و آنچه مقتضای معنی وی بود
 از ظهور و جمال باقی ماند که ذات از بطون و کمون پس حقایق آن اسماء و صفات مذاکرند
 که نایز آنها اگر چه مظاهر کردیم این کمال را و جمال جلال و جمال که بیرون از حد حصر و احصاست
 و لیکن این هر قطره البتة از بحر وحدت و در نهانیت از آفتاب ذات بهات بهات اجتماع
 ما کجا و حقیقت ذات کجا اشارت رفت که من پیدا کنم و بیرون ارم از ذات خود حقیقتی که جامع
 جمیع کمالات اسماء و صفات و شیون ذات باشد و انطباق کنم ظهور بر آن عین بطون است
 مقتضای بصورت بدیده که جامع باشد انشاء بدیع شایسته تا باشد و در حد و بکنه کمال لایذک
 و لایصف و نسبت شایسته با وی نسبت صفات باشد با ذات تا کامل گردد و بدان بنای هر علای من

پس شگافتم اسم او را و تسبیح کردم محمد و احمد و محمود و دیگر دانیدمم او را عابد و معبود پس انبیاء و اولیا
 مظهر اسماء و صفات اند و محمد صلی الله علیه و سلم مظهر ذات گشت و حقیقت وی مصدر جمیع موجودات
 و بعد از تنزل وی از حضرت احدی بمقام واحدیت ظاهر شد بجای اسماء و صفات پس عاشق شد بیک
 حضرت کمالیت مثل تشبیح اسم بسمی و صفت بموصوف و هر معنی از معانی آن کلمات اشارت
 نمیکند بحقیقت خود بلکه بسوی وی و دلالت نمیکند بپویب خویش مگر بوی پس اگر متحقق شود یکی از آن
 کلمات مشار الیهام خطه و نایب بود و نایب خواهد گشت مرا و او حقیقت و صفت و عزیت و محط
 در وی و نور از اسماء اوست و اگر چه انبیاء و اولیا همه متصف اند باین صفت و متحقق اند بدان ولیکن
 وی صانع حقیقت این صفت است و فرق است میان حقیقت شئی و کسی که متحقق است بدان
 و بعد از این مظاهر این نور و مجلای آن ظهور اند و قول وی صلعم تأمین الله و المؤمنون من نور فی رتبه
 انوار من الله و المؤمنون متی اشارت بانست و تخصیص بمنین اتفاق و بمواقف مقام است و چون
 نزول کرد و بود و کونی پیدا کرده شد بوساطت وی عقول و نفوس و لوح و قلم و عرش و کرسی و فلک
 و کوکب و ارخان و معاون و نباتات و حیوانات و انسان که انسخی جامعه حقایق کونیه است و متعلق
 گشت بوی کارخانه وجود تبرئتی که واقع است در کلام عرفا و حکما گفته اند که ترتیب و چو درات مثل
 ترتیب و چو اعداد است از واحد که آتشین موجود نمیشود مگر بوجود واحد و مثلاً موجود نمیشود مگر بوجود
 آتشین و اگر چه که بوجو و ثلثه و سلیم هر ایزد موجود نمیشود هیچ عددی مگر بحد وجود اقبل وی در مرتبه و همه
 موجودان از واحد و عدد و نیست زیرا که هر عدد که ضرب کرده شود در عددی پیدا درنمی آید عدد
 از آن و اگر ضرب کرده شود جمیع اعداد در واحد بیرون نمی آید از آن چیزی در بیان قابلیت وی صلی الله
 علیه و سلم محمد مجموع عالم است زیرا که روح همی عقل اول است و عالم همه مخلوقات از دست پس
 قابلیت وی بنهال چون قوا و ایل سایر موجودات باشد و وی ستمفیز اول و مفیض ثانی است و فیه
 قدس ذاتی اول بوی متوج است و از وی بقیه مخلوق برقه و قابل ایشان پس وی کل موجودات است
 و مرا و است کل شئی و همه الکلی و الله کل الکلی و جنید گفته است شده است

هر دو سوی خدا گویید محمد ختم شده و راه دور و درگاه حق مگر از در وی شیخ میگوید پس گم نشود و
 در لایق آن نفس خود را بوی بجز لایق قطره بدریا و این لایق بجز محمدی اشارت است پس قول خفنا
 بجز آنکه گفت الانبیاء علی الساعه و مکتوبی حضرت محمد و منیر و در آخرت چون خدای عز و جل را بینید
 جمال محمد را در میان بند و مکتوب سی و هشتم حضرت قطب عالم شیخ ما شیخ عبد القدوس اسمعیل صفی
 الحنفی مکتوبی حدس کرده است جوابی شکل دیگر و نیز من اولی ما خلق الله عشق از مقام محض غیب بود
 انجا بر عشق را سبقت نباشد پس انجا معنی این حدیث آن باشد که اول ما خلق الله بی غیب
 عشق و عشق حق عشق محمد است علیه السلام که وای از دل وای گرفته است و هو بکل شیء
 حقیه و اول ما خلق الله روحی از مقام روح اضافی است که انشا الله تعالی غایت حقیه می شود و روح است
 و اینجا بر روح محمد را سبقت نباشد پس انجا معنی آن باشد که اول ما خلق الله وجوده فی عالم الامر و روح
 و همچنین در مقام عقل و در هر مرتبه از مراتب وجود محمد را سبقت بود از غیر خود مگر و خلقت حق مبارک
 او که اول آدم است و آخر محمد تا اول محمد باشد و آخر محمد و سر در آن اینست که نقطه اول همان
 آخرت بی الاقاله و الآخر و الظاهر و الباطن و هو بکل شیء علیک
 اینجا عالم حق و خود است و وجود عین علم و دیگر بانه عبارت مختلف است و در هر وقتی ملائمه آن گفته
 و در او یکی است عشق همان و روح همان عقل همان چنانکه آب و مظالم مختلف نامی دیگر باید برسان
 مظالم و حقیقت او یکی است چنانکه گفته کون الملک کون اناری انتهى و از اینجا نظیر حضرت علی علیه السلام
 باعتبار حقیقت وی حضرت علی علیه السلام محال و متمنع بذات است چنانچه در مقام اعدا عین
 حضرت شاه محمد الدین میفرماید که رسول الله العزم مکر محیط اعظم باشد آنرا خاتم گویند و محیط کسی
 که حقیقتش محیط حقایق باشد و بالار مرتبه او هیچ مرتبه اعلی نباشد و خاتم نبوت کی بیش نیست و آن
 خاص وجود مقدس محمدی است صلی الله علیه و سلم انتهى و در کتابی است اول بهر توفیق احدیت نور محمد
 صلی الله علیه و سلم پدید آور و چنانکه گفت انما من نور الله و المؤمنون منی انتهى شعر قصیده حضرت علی کرم الله
 و زیبا است من خلقت من نور من کل عیب کلاک قد خلقت کما تشاء و در ارج النبوت

به آنکه اهل مخلوقات و واسطه خلق عالم را آدم نور محمد است صلی الله علیه و سلم چنانکه
 در حدیث صحیح ظاهر شده که اوّل ماخلق الله نور محمدی و سایر مخلوقات علوی و سفلی از آن نور و از آن نور
 پاک پدید آمده از ارواح و عرش و قلم و افس و جن و سایر مخلوقات و در کیفیت صدور این کثرت
 از آن وحدت و بروز ظهور مخلوقات از آن جوهر عبارتست و تفسیرات غریب آورده اند و حدیث
 اوّل ماخلق الله العقل نیز محققین و محدثین بصحت نرسیده و حدیث اوّل ماخلق الله العقل نیز گفته اند که مراد
 بعد العرش و الهی است که واقع شده است و مکان عرشه علی الهما و در بعضی احادیث تصریح بدان
 واقع شده است و آمده است که خلق ما همیشه از عرش است و آمده است که چون خلق کرد و شد
 قلم گفت بوی پروردگار تعالی بنویس گفت قلم چه نویسم گفت بنویس ما کان و ما یکون الی الله
 پس معلوم شد که پیش از خلق قلم کاینی پوده است و گفته اند که آن عرش و کرسی ارواح و غیره است
 و خلق نوروی صلی الله علیه و سلم از آن سابق است و برین وجه تواند که مراد از آن کائنات صفات و احوال
 آن بوده باشد که اول در آن عالم ثابت است و از آنجا که آنچو در آخر ظاهر گردد و در دنیا و نبوت حضرت
 ثابت بود و در آن عالم و در خصل آنحضرت آمده است حدیث سلمان که جبرئیل فرود آمد نزد آنحضرت و فرمود
 یا محمد هر دو کار تو میگوید که اگر من این اسم را خطی کنم ترا جیب که فتم پیدا کند و هم هیچ آفریده را اگر می
 تر خود از تو پیدا کند و دنیا و اهل دنیا را اگر برای آنکه بشناسم ایشان را که است نزد تو و منزلت و مرتبت
 ترا نزد من اگر تو نمی بودی پیدا نکردم و دنیا را پس نهاده شد نور محمدی و در شبانی آدم و در روایت
 وی و میدرخشید از جبین وی پس از آن سرایت کرد در تمام اعضا و تعلیم کرد حق تعالی چه برکت
 این نور آدم را اسمای جمیع مخلوقات و امر کرد ملائکه را به سجود وی و چون آدم را در بهشت دادند
 پس ترویج کرد حضرت نبوت آدم را بآنها و خطبه خواندند بعد کلام آتش غود
 خود بدینکه عادت الهی بران جاری بود که حضرت حادیر در ولادت پسر حضرت نوح علیه السلام است و تنها بود
 آنکه تا نور نبوی مشترک نباشد و چون آدم وفات یافت شدت را وصیت کرد که تنها این نور را که در سار
 طهارت و شریفیت نیز وصیت کرد پس خود را که انوش نام داشت باین همیشه جاری بود این وصیت نقل

کرده می شد این نور از قریفی بقریفی تا رسید حق تعالی این نور را بعد الطلوع و لغوی عبد الله و پاک گردانید
 و تعالی این نسب شریف را از رفیع جاهلیت بدانکه استقرار یافته از کیه محمدیه و حدیث رحم آمد در لایم
 حج بر خلیل صحرای وسط ایام تشریف شب جمعه بود و ازین جهت امام احمد حنبل رحمة الله علیه علیه السلام
 فاضله از لیلته القدر داشته و در آخر آمد که درین شب در ملک ملکوت نداد و در همه که عالم را با نور
 قدس منور سازند و در جمیع طبقات ملکوت و بقاع ارض شبارت دادند که نور محمدی مشب و در حرم امنه
 قرار یافت و آنحضرت نه ماه تمام نه پیش نه کم در شکرم ماور بود و بدانکه جمهور اهل سیر و تاریخ بر آنکه که تولد حضرت
 صلی الله علیه و سلم در عام الفیل بود و بعد از چهل و دریا پنجاه و پنج روز و این قول اجماع احوال است و مشهور است
 که در دو از دهم ربیع الاول بود چون سیال مبارک که در شب چهل سید آفتاب نبوت از مطلع عنایت طلوع نمود
 و چون وقت ظهور نبوت نزدیک سید محبوب گردانیده شد بسوی وی صلی الله علیه و سلم خلوت گزین
 گیری از خلق پس خلوت می نشست که در کوچه حر که آنرا جبل نور گویند و انا بخا وید و بحال کعبه روشن میکرد
 و عبادت میکرد و متوجه بجانب بخت و مستغرق می نشست و اختلاف کرده اند در عبادت و
 در آن خلوت بفرموده باینکه مختار آنست که بزرگ بود و قلنی و سالی و عمل میکرد و شریعت ابراهیم علیه السلام
 یا هر چه ثابت میشد نزد وی یعنی از شرایع انبیا با اسماخان عقل و فی سیر و با خود از خانه نوشته را چون تمام
 میشد فرمودی آمد از چهل و در می داشت نوشته چند روز مشغول میشد و در روایتی بر سالی یکبار از مکین
 آمدی و یک ماه در غار حر آنخلوت نشستی و چون ایام و می نزدیک سید الشهدا و کثرت کرد و در خلوت و
 عبادت تا نماند بماند و در آن سیر و می و در آن گشت و می و نازل شد قرآن مجید و در کتاب کاشف الاستار
 سید شاه حمزه مازهری است که اهل بیت و صحابه متفق اند که در غار حر که در مشغول یکی مسمی آور و در نزد و دیگر
 سید سلطان الاذکار مشغول آنحضرت بود صلی الله علیه و سلم آمد و مشغول حرثیه میر و مشغول موسوم شد
 حال رسول الله صلی الله علیه و سلم از جهالت مضطرب فی اذنی که سمعت غیر الکونیر را و الله تعالی من الصغیر
 رسول الله صلی الله علیه و سلم در شش سال که نواجید الله عز و جل را از کوشش و شهادت و کثرت مراد داشته اند
 نهی در یک کمال شیخ عبد الله بن عمر بن الخطاب و غیره از سال مولانا شاه میر می آنکه در کتب معتبره

که هر چه را در پیش فعل آدمی آمده است و این اشاره صریح است به سلطان الاولیای الهی و آنکه این فعل غیر نفس است
 کابر و در سطح گوش را از انگشت بند کند و این را مثل صد او را قید می ذات نیز گویند و صدای آنرا صوت
 سردی و آواز می نامند و مثل او در بر و با حبس نفس است و تحقیق آن از سفینه صوفیان و تعلیمش کینه
 در و ایشان باید جست این مختصر گنجایش آن ندارد و در هر دو کتابی که با اله است که حبس نفس خواجہ خضر علیہ السلام
 مرشح عبدالحق خجندی را در اشاره کرده اند و در قول بحیل است قالوا حبس النفس خاصیه عجیبه فی سطحین
 و جمع الغمره و کمال العشق و قطع آهاریت النفس تندرج فی النفس لکلا یکیش علیها و اما حبس غیر غیر
 فیه وین یا اعمریه الجو کینه کون باین و مصنف قدس سره فرماید رباعی حاشا که کابر به جو کینه
 اشتباه مقامات ربانیه کند به حبس نفس و خضر نفس از در فرق به حبس نفس است آنچه نشان می دهند
 و هم در سطح است که قابل گفتار نبوت دور و دوری از مجاهد و عبادت بود زیرا که نبوت محض موهبت
 و عنایت است و کسب عمل را در آن مدخل نیست شعر مبارک الله نادعی بکسب ولا غنی
 حبس نفسم به نعم ولایت نسبی و معنی است که کسب یا حجت را در آن مدخل و تاثیر میست که کسب
 بعضی عوامل و مشاهد بعضی روحانیات و الهام بعضی معانی حاصل گردان نبوت قریب خاصیت است
 مخصوصی است که در میان کمال آن روح مقدس است و آنرا جبرئیل امین گویند تجسس اصطفا و احشاء
 الهی حاصل میگردد چون آمد او فرشته بومی گفت مرده باد ترا می محمد کمن جبرئیل خداوند ترا ده
 و تو رسول خدا می جبرئیل است بر من و انس دعوت کن بقول لا اله الا الله و گفت بخوان یا محمد آنحضرت فرمود
 بخواند نسیم و خواندن ندا نم یعنی آنیم که خوانند و نوشدن یا مرقه ام پس برگرفت جبرئیل را و بفرمود
 چند لفظ طاقب من یا وی بود و لفظ حدیث منحل و معنی است و ظاهر در معنی اول است و جبرئیل فرمود که در
 شراح پس بگذاشت جبرئیل آنحضرت را بخوان گفت من خوانده نیم باز در برگرفت
 و بفرمود و لفظ طاقب رسید پس بگذاشت و گفت بخوان گفت من خوانده نیم سوّم را بگرفت و فرمود
 اهدا یا سید ربناک الذی خلق کلک لا یشان من کلک اهدا و تبارک لا ادرم الذی
 اهدا یا سید ربناک الذی خلق کلک لا یشان من کلک اهدا و تبارک لا ادرم الذی

حضرت استغنی الله عن السیطان الرجیم و گفت بسم الله الرحمن الرحیم پس گفت آقا یا ستم که بگوید
 الله فی خلق الخ یعنی تو بجل و قوت خود منکر نیاید و قوت ما که پروردگار و معلم تو ایم به بین این
 در بر رفتن و پیش رفتن تصرفی بود از جبرئیل علیه السلام در وجودش و شریفی آنحضرت با دخال الوار ملکوت
 تا پیش بقبول و جی خیالی از شغل مایوسای آن گردد و اتم گوید صوفیه رحمه الله تعالی آن سنت جای می
 که انقاسی است باطن در سینه مرید نمایند و ای بر منکران این سنت و نیز اثر است ثقل این
 قول که افکاره میشود و بروی چنانکه آمده است یا استغنی عنک کولا ثقیلا
 و اشکات است بانکه از قبل تخیل و وسوس نیست چه تخیل و وسوس را تاثیر و تصرف در جسم نمیشد
 و تکرار از برای تاکید و تفریر و مبالغه است که ذاقیل و در اینجا سخن است در قول آنحضرت که فرمود انا
 بقدری که خواندن آیتی کلامی را بتعلیم و تلقین غیر چه بعد از او با وجود آن فصاحت و بلاغت که حضرت
 داشت و اعیست که منافات دارد بکتابت خواندن از روی مکتوب این مگر از بهشت و حسیب آن مقام
 بوده باشد اما شرح حدیث محل ابرمیت کرده اند و در روایتی آمده است که چون جبرئیل گفت آقا
 یا محمد آن سرور فرمود چه خوانم که هرگز نتوانده ام پس جبرئیل نام از حریر بهشت که بد رویا قوت منسوج
 بود بیرون آورد و گفت بخوان فرمود من خوانده نیستم و درین نام خود چیزی نوشته نمی بینم پس
 جبرئیل که را بخود ضم کرد و پیشروالی آخر این معنی مناسب است با مقیت بعد از آن جبرئیل پای نشین
 و حشر آب پیدا آمد پس وضو ساحت و باین فعل آنحضرت را تعلیم وضو کرد و پس آنحضرت نیز وضو کرد
 پس جبرئیل پیش رفت و دو رکعت نماز بگزارد و آنحضرت بوی مقتدی شد و گویند از اینجا است که آن
 آن سنت در میان مشایخ جاریست که هر یک را بوقت تلقین وضو کرد و دو رکعت نماز خواند و نماز پیش
 هر یک جبرئیل و رجوع کرد آنحضرت بکه در حالی که نمیکند سجده و در سجده میگوید السلام علیک یا رسول الله
 پس آنحضرت باز پشت و حال آنکه از زبده قلبش شریف وی در خدیج در آمد و گفت زیاده بونی فرمودی پس از این
 امر از خستیدن بدن مبارک و کلید بختند بر وی آب سرد تالیف از وی ترس بجال خود آمد و فرمود
 بخندید جان مرا که تریدم من بر نفس خود تا در بلیه نفیتم و گفت خدیجه اند و مخوف شاد و باش که خدیجه

ترازو بدین نیکند و بدین سستی که تو صلح رحم بجای آری و با رعایا می کنی و معانداری می کنی و جای سید مرتضی
 و کسب می کنی و خودی می خواهی و یک خلقی و یک خونی می کنی با خلق پس متعلی داد و خدیجه رضی الله عنها آنحضرت را بدین
 خدیجه آنحضرت را بسوی و قه بن نوفل پس گفت خدیجه ای این عجم من بشنوا بر او زاده خود که چه میگوید که این عجم
 هم سید محمد اله بود و الله شریف آنحضرت پس گفت و رقه چینی یا محمد پس فرمود آنحضرت آنچه میدید پس گفت
 و رقه این ناموس است که بر موسی نازل می شد بشارت باد ترا ای محمد که رسول خدا می گوای میدیدم که تو آن پیغمبری
 که عیسی بشارت داد که رسول خدا از من مبعوث خواهد شد که عالم را احمد است و زود باشد که ما موعود شویم
 بجهداد و قتال با کفار گفت و رقه اگر ای فهم من فر تو یاری در هم ترا میدری و اونی قومی پس می شنید که و رقه نتوان
 یافت و در روضه الاحباب حدیثی آورده که دیدم قس را در جنت که بروی جامهای سبزه است نیر که وی ایمان
 آورده و من مراد بقیس و رقه است و قس و قیس الشمن بنضاری و شمس الشانز که گویند و بن و علم و قصه
 بر دین خدیجه آنحضرت را نزد و رقه و هر سیرین کیفیت حال شارت است که مشا و رت و هتفسار و روقه
 حیرت داشتند از علما و اهل بصائر لازم است تا راه محض و نمایان و اینها مستکفیه و مطالبان کمالان
 طریقی در عرض محاملات و وقایع خود و شایان تا کشف کنند حقیقه حال با چنانچه متعارف و معهود است میان
 این قوم که اذکر بعضی علماء الصوفیه و آما هستند که آنحضرت بعد از آنکه حلی را پیش از آن آواز می شنید که از
 هر جانب می آمدند محمد و بار رسول اله که هر راحی دید و رفت سال و ششانی میدید و بان غدا میبرد و خود مراد و شایان
 محسوس باشد یا نور علم و یقین و از هر سنگ و گیاه سلام میشنیدند بلکه علما و جمیع ارباب عسیده ذکر کرده اند اول رقیبا
 صالحی عن عائشه زنی از عبا که اولی مایه که رسول اله صلی الله علیه و سلم را و الصالحه الیها و کان لا یسر
 و یا الا جائت مثل قلین الصحنای آنچنان که القامیکه و آنرا جبرئیل در قلب شریف و صلی الله علیه و سلم می انداختند
 آنحضرت او را چنانچه فرمود که روح القدس می دوزل من ثالث که مثل میکرد و جبرئیل آنحضرت را بصوت مدحی
 آواز می داد مثل صکک و جبرئیل آواز می داد که منم می شود از آن کلمات و معانی غیر آنحضرت را حاضران
 چنان بود که می دید گاهی فرشته را بر صورت اصلی او سانس و نجوحی کرد و الهی بگری در حال که قنوق می نمود
 و وحی کرده شد بروی صلوات منس و جبران سابع کلام کرد و حضرت رب العزیز جل جلاله بی واسطه یک خطا که

تقلم کرد موسی را علیه السلام تا من کلام کرد حق سبحانه با وی آشکارا بی حجاب ظاهر آنست که وحی فوق سموات ازین
 قبیل است و صاحب این کتب که مذکور کسی است که گوید یختر حق تعالی را در شب معراج و الله اعلم این مسئله اختلاف
 و گاهی دید آنحضرت هر دو کار خود را بمنام و تقلم کرد با وی چنانکه آمده است که دید حق تعالی را در حرم صوم پنهان
 هر دو دست خود را بر دو کتف من یافتیم هر دو تا علی او را در سینه و پیرسید از من فرمود تقلم لعل لا علی الحدیث بطوله
 و ایضا و نقل مطلق وحی نیز آمده که چون نزول میکرد بروی وحی کریم یکشنبه بجهت آن و تغیر می یافت رنگ می
 تابان او مانند رنگ گستر و فروزی افتاد سر مبارک می و اصحاب این سر سرامی نگویند می افتاد و چون کشاده شد
 بر میداشت سر را و تحقیقان گفته اند که اخاذ را مناسبت شرط است پس گاهی بجل آنحضرت قلب میکرد و او را جز
 میر بود و بعالم خود میبرد و گاهی بشیرت آنحضرت بر جبهه پیل غالب می آمد و او را بصورت بشیر میبخت و این
 و عده بشارت می بود و اول در صورت و عید نزلت در مکتوب شیخ حاضر که شیخ عبدالقدوس لنگوی است
 که مصطفی صلی الله علیه و سلم ابتدا در حال در غار امیریت مشغول می گشت تا جبرئیل علیه السلام می آمد و او را
 می شپیلد و میگذاشت تا بچند روز کار و صاحب می گشت تا می آرند که بعضی اوقات مصطفی صلی الله علیه و سلم
 در وقت ستر فل وحی بخود می افتاد و ایضا در مکتوب است با آنکه سر و اندام از همه تحقیق بلند است و دست بلند
 او را به ذره و هو با لافقی الا کلمی کند است و حال تکلیف سه حال داشت و برین نوال این سه کمال داشت
 یکی طایفه دیگر قوه می نهاد و هر چند در نوال هر یکی قطع و کمال میکشاد و آن سه حال اول وحی جلی است و مشهود آن را
 قرآن و کلام سبحان گفت هیچ قوت بقوت وی نبود و دوم حال وحی خفی غیر متلو است و آن را کلام قدسی بحایت
 صریح الهی گفت هر چند از خود هیچ نگفت و در قوت و وحی جلی سخت و سوم حال حدیث است و آن کلام
 اوست و هیچ نسبت ندارد کلام اوست همیشه با حق تعالی انظمام اوست و آن طریق عین البیوان و هو الا وحی و هو کلام
 اوست سبحان اله این چه کمال است و این چه جمال و طایفه میباید سه مصطفی را حق بدان حق همین سه
 مصطفی بنور رب العالمین به مردان تحقیق بحق رسالت و حق دانند و ذکر حضرت ابو بکر صدیق
 رضی الله عنه و ولادت وی بعد از دو سال و چهار ماه و اقامه فیل بود و عمر شصت و پنج یا شصت و شش سال
 خلافت دو سال و شش ماه و بقول چهار ماه و دشت و پنج روز بود و در ارج نبوت اختلاف کرده اند که اول کسی که یگان

آورده رسول خدا و تصدیق کرده او و کسیست که هر چه میگوید اول آن را بگوید و بعد از آن بگوید که چون آمد حضرت صلی
 علیه السلام از حرا و خبر داد آنرا از قول من ایضا آورد و تصدیق کرد و دستمالی که در جبهه من می تابانید خود و بعد از وی آمد و در آن
 ابو بکر صدیق است و بعد از آن است امین عباس و حسن بن علی است و در میان آن بکر و خنجر غیر هم از تابعین
 جماعت از صحابه و تابعین و غیر ایشان از علماء اتفاقاً در قصه حبیبیه نقل آن عمر رضی الله عنه که فرمود رسول و گفت
 یا رسول الله نه تو مرا وعده کردی که نه دو باشد که بگویم و نه دو باشد که بگویم و نه دو باشد که بگویم و نه دو باشد که بگویم
 ای عمر منم خور که بزار است که چه خواهم رسید و طواف خوابی کردی و گفت عمر بن خطاب خیرین دانند و بعد از آن پیش حضرت
 بر خاستم و بنزد ابو بکر صدیق رفتم همان حکایت که بعرض حضرت رسانیده بوم با و نیز فرمود همان جواب که آنحضرت
 گفته بود از ابو بکر نیز شنیدم و این حکایت دلیل بر کمال علم و غیر صدق و یقین حبیبیه و کبر و عظامت و
 نبوت حدیث است فی حدیثی شیخنا الاوقد فی حدیثی که بر رضی الله عنه و در روایتی آنکه صدیق بعمر گفت
 ای مرد و دوست در کمالی و در هیچ اعتراض کن که وی فرستاده خداست و هر چه کنی می کند و مصلحتی و این
 باشد و خدا را میروست و این قول عمر بر سبیل استکشاف و استفسار بود و نه بر سبیل شک انکار حاشا و با و بود
 می گفت وی رضی الله عنه عمری است که از دوسو سه شیطانی و کید نفس که در آن روز در خاطر من گذرشته بود
 استفسار میکنم و با اعمال صالحه از صوم و صلوات و اعتاق و تقدسات توسل میجویم تا کفارت آن حرام
 من کرده و در مکتوب شیخ ما حضرت شیخ عبدالقدوس حجت الله علیه است آری در اعتقاد است که در هیچ باب
 اگر چه در مرتبه رفیع رسد صاحب ولایت و معرفت گردد و بگویم میگوید که لام رضی الله عنهم نرسد که فضل صحبت فضل کامل
 و آن فضل خبری و فضل خبری با فضل کامل برابر نبود اینها است که صدیق کبر رضی الله عنه را بر حمله اولیا با لم
 فضل که از ابتدا تا انتها فضل صحبت یافت و ما صاحب شیخانی صدیقی الاوقد حبیبی صدیق
 شتبا ایضا در مکتوبی میفرماید مقربا و نبشته بود که کلامی بنده خود را در این صورت حضرت پیش
 می بیند ای برادر این دولت مفتاح کنونی تجلیات احادیث و انوار حدیث است درین مقام صدیق کبر
 چنان بلند رفت که دست هیچ ولی از ابتدای عالم تا انتها گرد و این اعلی و انگشت که صورت او بصورت
 محمد صلی الله علیه و سلم در صحای دل پیدا گشت که شئی و قرنی قلبی اشارت بدان است که گشت و خطا

انبوت است چون عمر بن الخطاب را در سیدان و اولاد ایشان بگوش وی رسید و ایشان سوره طه
 میخواندند و آنرا در صحیفه نوشته بودند عمر گفت این صحیفه چیست بمن بدید خواهش گفت تو خاسته شکر
 داری و این کتابی است که در وصف وی آمده است **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** پس غسل کرد و از
 اول سوره طه خواند پس عمر در گریه شد و گفت چه نیکو کلام است این کلام و خداوندی که صفت او این است
 سزاوار است که پسرستانند غیر او را شهادت **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و **وَالشَّهَادَةُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ**
 انگاه گفت پیغمبر کجاست تا نزد وی بروم پس تزدان حضرت آمد شمشیر عایل کرده باران از ترس در نشو و نه
 آنحضرت فرمود تا در را بکشایند پس سید عالم صلی الله علیه و سلم پیش آمد و دو بازوی عمر را بر دوش کرد و او را
 گرفت و بنفشه و دو گفت ای عمر اگر بصلح آمده دست از تو باز دارم و اگر جنگ آمده دمار از روزگار تو
 بر آورم چون عمر این سخن از حضرت شنید از پست بند بر بندش بلندی و شمشیر از دستش بفتاد و سر و دستش
 افکند و گفت ای شهیدان **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و **أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ** امشب و در کشف الحجاب است و نیز
 سربگ اهل احسان و امام اهل تحقیق و اندر بحر محبت غریق ابو حفص عمر بن خطاب رضی الله عنه ویرا کرات
 مشهور است و مخصوص بوده نذر است و صلابت و ویر الطایف است اندرین طریقت و پیغمبر صلی الله
 علیه و سلم گفت **أَمَّا مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَكَ لِسَانَهُ عَمْرُقًا** گوید و تیر گفت قد کان فی الامم محمد و
 فانی یکب فی امی فیه عمر یعنی اندر امتان پیش محمدان بودند و درین امت گشت باشد آن عمر است و اندرین
 طریقت رموز لطیف بسیار است پیش ازین که درین کتاب جمایه را احصا توان کرد و اما از وی که گفت
وَالْعَمَلُ رَاحَةٌ مِنْ تَجَلُّدِ السُّؤْمَرِ راحت بود از منهنشیدن بد و عقلت بر دو گونه باشد یکی اعراض از خلق
 بود و دیگر انقطاع از ایشان اعراض کردن از خلق گریه مکان خالی بود و تبر کردن از صحبت اجناس و نظایر اینها
 بخود بر و تیر عبودیت اعمال خود و خلاص حسین خود را از تعلقات دومان و ایمین گردانیدن خلق را از بد
 خود و اما انقطاع از خلق بدل بود و مصروف دل را بظاهر هیچ تعلق نباشد چون کسی بدل منقطع نشود و دلش
 تپا ساید و چون بدل منقطع بود و از خلق ویر هیچ خبر نباشد او مخلوقات اگر این کس اندر میان خلق باشد از
 خلق و حید بود و بهترش از ایشان فرید بود و پیغام پس عالی و بعید بود و راست زد و درین صفت عمر بود

دست توید و امی کبریا و ایمان نرسد که ایمان با خود پرستی نبود و بحقیقت خدا پرست ظاهر و در شاهمه خود با خود
 بود پس خود پرست بود و خدا پرست پس پرست که در حقیقت خدا پرستی است از خود پرستی بود و
 ایمان درستی بود که خدا پرستی در پرست پرستی است نه پرست پرستی خدا پرستی است هر صادق عاشق
 قایل بود و در حال از خود خواست و با پرست پرستی ساخت و گفت یا رسول الله انقلب من ارجان دوست
 سید عالم که جان چه باشد صد جان فدای راه تو آرم را تو آرم گوید که از نیماست که مردم تبرک میکردند
 رسول دوم آنحضرت صلی الله علیه و سلم و یکی از اصحاب از فرط محبت فرور و خون آنحضرت را در شکم
 رانخواست که بر زمین نریزد و روزی احد یکبیر جراح آنحضرت را مالک بن سنان پیدا بود سعید مصری گفت
 پسند از خون را از دهن گفت لا اله الا الله هرگز نه زخم خون آنحضرت را بر شکم پس فرور و آنرا فرور
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم و عبد الله بن النضر را وقتی که فرور و خون و در آتشک و در آتش و در آتش
 آمده است ام ایمن و بر که در دهنی بول آنحضرت را خورده بود پس خنده کرد آنحضرت و او نکرد و بفعل فیم
 و نهی نکرد و آن ام ایمن را از آن است که چون آمد کرد آنحضرت صلی الله علیه و سلم بلال را که ندانند
 که هر که سمیع و مطیع است امر خدای را باید که نگذارد نماز دیگر کرد و بنو قریطه بعضی صحابه غایب معصیان
 گفتند که نه یا پیغمبر گفتند باید که آنچه باید پیغمبر کرده است بجا آید و بعضی قضا کردند پس آنحضرت
 هر دو طایفه را مسلم و مقرر داشت و هیچ کدام را زجر نکردند اشپی در روز بر سوادی نذر الخمری قد
 چند پیشتر از صف ایستاده بود آنحضرت چوب یکسینه بر نه اوز و فرمود استی یا سواک و گفت
 یا رسول الله از مزب چو قیالم بمن رسید قضای من ده حضرت سینه بر نه ساخت آن سعادتمند
 سو بر سینه آن سرور نهاده تقییل سرفراز شد حضرت پر سید جان که درین مقام از عقل این ستم خور
 که در آخر حیات مساجد مبارک کرده باشم و از نیماست و در شش طریق ثالث وصول الیه که آن
 نقطه آنقلب شیخ خداست و خواجہ اویس قرنی از کمال در شش همین طریق در زمره شاخ اویس
 از کسان و میان عاشقان رسول الله خصوص گوید حاصل شیخ محمد محمد سال است بمذمت و قیامت
 تو که حضرت عثمان رضی الله عنه ایام حیات وی هشتاد و هشت یا دوا و نود سال بود

و مدت خلافت یازده سال و یازده ماه و شش روز بود و در کشتن محبوب است گویند گنجیاد عبدل و وفا
 و متعلق بدرگاه رضا و تمجلی بر طریق مصطفی صلی الله علیه و سلم عثمان بن عفان رضی الله عنه که در افضال
 بودید است و عبد الله بن ربیع و ابو قتاده رضی الله عنهما روایت آورده اند که روز حرب الدار ما نزد عثمان
 بودیم چون بر روی غوغا شید جمع شدند غلامان او و سلاح برداشتند عثمان گفت هر که سلاح
 ببرد نکیر و نژامال من آنرا است و ما از ترس خود بیرون آمدیم حسن بن علی رضی الله عنهما ما را در راه پیشتر
 بلای می بازگشتیم و نزد عثمان اندامدیم تا بدینیم حسن بن علی کرم الله وجهه با یک کلاه آمده چون اندامد سلام
 گفت و در برابران بلبیت تضرع کرد و گفت یا امیر المؤمنین من جعفران تو با مسلمانان ششستیم و تو
 کشید و تو تمام حق مرا فرمان ده تا بلای این قوم را از تو دفع کنم عثمان گفت یا ابن اخی ارجع و
 ارجع یعنی برگرد یعنی آنکه حاجت کنانی ابرار الله ما و این علامت تسلیم است اندر حال
 آورد و بلا اندر وجه فلک چنانکه خود آتش بر فروخت و ابراهیم را صلوات الله علیه اندر پله منجیق نهاد
 جبرئیل آمد و گفت ای کعب من حاجت گفت اما ای کعب فلان تو حاجتی نداری گفت پس اندر فلان تو حاجت
 هستی من سؤالی علیه بجای مرا آن پس که او میداند که من چه میسر داورم و بمن امانت از من است و دانست
 که صلاح من را ندید چه خبر است پس عثمان انجا بجای نخل بود و منجیق بود و غوغا بجای آتش که بجای جبرئیل اما ابراهیم را
 علیه السلام اندر بالا نهاد و عثمان اندر بالا که نجات را تعلق بجای بود و ملاک افغانا و اندامد این منجیق
 انور از منی گفته ایم پس اقتداء این طایفه بنده را جان و تسلیم نمود و اندر عبادت بوی است
 و وی بحقیقت امام حق است اندر حقیقت و شریعت و طریقت و وی اندر درستی ظاهر است انور
 در سال سی و پنجم از هجرت و در پنج مدفون گشتند رضی الله عنهم و آن حضرت علی کرم الله وجهه
 در مدارج النبوت است بعضی گفته اند که اول ایمان آورد علی بن ابی طالب که دینار شریعت آنحضرت بود
 چنانچه در کرم الله وجهه است که انما الاسلام عروا فی صیبات المذنبات و ان علی بن ابی طالب شریعت وی در آن زمان و سال
 بود چنانکه حکایت کرده است طبری و ابو عمر بن عبد الله گفته است که از آن کسانی که رفتند اندامد که علی اول
 من است که است سلمان و ابو ذر و نجاشی و مقداد و جابر و ابو سعید خدری و زید بن اسود و عیسی بن یحیی و
 عثمان

وقتاده و غیر هم گفته است شیخ ابن الصلاح کراویع و احوط آنست که گفته شود که از رجال آخر ارباب است
 و از بیان و احداث علی از سنا خدیجه و از موالی زید بن حارثه و از عبید بن جراح و از عیسی بن ابی سلمه و از ابن
 عبد البر و عاکره است اتفاق بر آنکه اول من مسلم علی است ولیکن خود بود و پنداشت اسلام را از خوف
 ابی طالب مولد آن عاقبت محمود در خانه کعبه مدی نمود و القالب ابو امیر المومنین امام السید و مرتضی و اسد اله
 و ولی بود و کنیت وی ابو الحسن ابوالزبر ابی است شیخ عبدالحق در اتوال و در زده امام سار تصنیف
 کرده است در ان منسوب که علی در زمان اسلام پانزده سال بود این قول از حسن بصری غیره
 مروی است که علی در تمام شایسته شهر است و پیغمبر خدا در بسیاری از مواضع او را بدست او داد و او را
 سبب گوید غیر علی کسی نباشد که گوید پیغمبر از هر کس که خوابید و آنجا بر گشت و بیدار شد و بیدار شد و بیدار شد و بیدار شد
 و او ندانند و ترندی در کتاب خود از سر کتب صحابی یا زید بن ارقم شیعیه که مروی این حدیث است شک دارد
 که کدام از این دو صحابی از رسول الله علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود من كنت مولاه
 فعلي مولاه و ترندی گفته که این حدیث حسن است و شک مخصوص صحابی که کدام یکی است قبح در
 صحت حدیث ندارد زیرا که صحابه پیغمبر همه عدل اند از کدام که روایت کنند صحیح است و از رسول الله
 صلی الله علیه و سلم آمده فرموده است العلي مني وانا من علي و لا يولد في الدنيا الا انا و علي فرمود
 علی از من است و من از علی و او را نکند هیچ کی حقوق را که من یا علی روایت کرده این حدیث را ترندی
 و حساسی و ابن ماجه و ترندی گفته که این حدیث حسن و در بعضی نسخ حدیث حسن صحیح و روایت کرده اند
 از ابن عمر رضی الله عنهما که گفته بر اداری و او رسول خدا صلی الله علیه و سلم میان اصحاب خود یعنی
 بعد دیگر را برادر گردانیدند پس علی آمد اشک از چشمش روان و گفت یا رسول الله برادر گردانیدی
 صحابه خود را با یکدیگر الا مرا که با هیچ یکی برادر نگردانیدی فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم تو برادر منی
 و در پناه آخرت روایت کرد این حدیث را ترندی و گفته حدیث حسن و حضرت صلی الله علیه و سلم
 و بر اخبر داده بود که ترا خواهند کشت و از وی رضی الله عنه آثار بسیار نقل کرده اند که ویرا علم ان
 بر مال و ماه و شبی که در آن کشته شد داده بودند کشته وی این ملجم بود بشمشیر زهر دار آخر

و اسمعیل را بر داشت و بپای غیر ذری تو میج برد و بخدای تسلیم کرد و در این زمان از اکثر شغل خود رها نموده و همه
 دل اندر حق سپشتن میهنی انداخت بدین سخن باز که علی گفت کرم الله وجهه هر سالی را که بودی پیر سیده بودی و که بپیر
 ترس که چه پسین گفت خیرا لقلب باله هر دل که بخدایتعالی تو گمراشت نسبی دنیا و دیر او را و این نگند و پسین
 شادی بیاید و حقیقت این بفقیر مصروف باز گرد و پس این طریقت افتد اکتفا بدو و اندر مطابق جبارت و
 و قانون شارات و تجویدار معلوم دنیا و آخرت و نظاره اندر تقدیر حق و تطالعین کلام می بیشتر از است
 که گویند اندر آید و در اقتباس الاوار است حضرت قدوة الابرار خواجه عبداللہ حرار در زمانه که شغال میبود
 که حضرت رسالت پناه امور بود که اسرار ولایت و توحید که در مقام فی مع الله وقت بیواسطه جبرئیل از حضرت
 حق سبحانه و تعالی در جمیع طلب کسی نگویید و الا آن سنت و دین فرقی معمول است و حکام مرتبه نبوت
 که بیواسطه جبرئیل از آن عالم میگرفت نجاص و عام می رسانید طلب کنند یا نکنند روزی آنحضرت منموم
 که هر کس از احوال احکام شریعی می پرسد و از اسرار یا طریقی سوال نمو نماید شاید این راز بر او مآورد و
 خواهد رفت اتفاقا بکلمه اذ الراء و ال شیعنا فیه سبابة کما ان زمان بخاطر السلام
 الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه گذشت که بموجب فرمان الهی احکام شریعی از آنحضرت افتد
 نمود و متابعت ظاهر بی آورد و ملاز احوال از باطن خبردار و متابعت باطن نیز بجا آورده می شد
 این از کمال صدق و اخلاص نبیست رسالت پناه رسیده سوال کرد آنحضرت بغایت مشکفته شد
 فرمود که مرا فرمان چنین بود که بی طلب این باز کسی گوئی الحمد لله فی تعالی ترادیت این اسرار را قال علیه السلام
 فی تعالی انت انظیر منی فی التلاوة النبی منی معاینه الحق قد قول الجمیل مولانا شاه ولی الله است فصل
 فی اشغال المشایخ المحشیه و هم تمام العلوم الطریقه خواج معین الدین حسن الحشیش و حبیب قمر بنی شوقه و غیره
 عنه و عنهم قالوا جاء علی ابی النبی صلی الله علیه و سلم فقال یا رسول الله و کنی علی أقرب الطرق الی الله فقلها
 عند الله و استجاب لها بعاده فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم عليك ملائسته انکر فی المخلوقه فقال علی
 کرم الله وجهه کيف انکر یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم تخضع عنك و اسمع منی فقلت بلى
 قال النبی صلی الله علیه و سلم قال لا اله الا الله ثلاث مرات و علی سمع ثم قال علی کرم الله وجهه لا اله الا الله ثلاث مرات

اعتقاد آن خلایق که مشاهده آن حرم عظیم می نماید و در خوان می آرد من الله علیهم
من انهم هم مثل و اقتدی انهم و کتابچه را مستقیم است در صفت و بهشت کتاب که را به دیده آن بزرگوار
پوشیده خواهد بود که صدیق فرمود چه عظمای نبی باشد و من و در محقق در شرایع پس اگر صدیق زکی القلب است
رضا و اگر ایهت حضرت حق و افعال و احوال مخصوص و نبوی حق خود و ریاست می نماید مثلا بشهادت قلب حق و می
که فلان قول مخصوص یا فعل مخصوص مرضی است یا غیر مرضی و فلان عقیده خاصه حق است یا باطل پس
احکام این امور مذکور را در آنچه معلوم میشود و بی شهادت قلب حق و خصوصاً و دیگر است این را و در کلیات
شرح نموده علم که بهر اول حاصل شده تحقیقی است و ثانی تقلیدی پس کلیات شریعت و حکم احکام ملت
و در اشکال و انبیاء هم توان گفت و هم دست و انبیاء هم و نیز طریق اختیار هم شعبه است از شعبه حق که از
و در عرف شرح به بحث فی الزعم تعبیری فرماید و بعضی اهل کمال از ابوی باطنی می نامند پس فرق باین
این کرام و انبیاء عظام علیهم الصلوٰه والسلام با قامت مطلق و اشباح حکم و معنویت الی الامم است
و بر من نسبت ایشان بانبیا مثل نسبت اخوان صفا را بخوان کبار را نسبت بکبار بآبای خود است
و فیما بین ایشان من چه علقه نبوت است و من چه علقه اخوت و ایشان اخوان الناس تجلی فیه الانبیاء
باشد که گرفتار ظاهری نصیب ایشان نشود و گویند که اهل ملت سیاست ایشان را مسلم نماند و همین معنی نامت
و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را که بعینه علم انبیاء است لیکن بوجهی ظاهری متعلق شده به حکمت هیئت
و عنایتی و ولایتی مخصوصه که در باره انبیاء معروف شده و ایشان را بسبب همان عنایت مخصوصه امتیاز
در امثال خود حاصل کرده که الله یخیر طغی من المملکة و مسلک المملکة و انهم حیدر نائل المملکة و الخیر
بیان می نماید و بی هیچ اعتبار صفا رضای حق در مقام ایشان مندرج شده و اتباع حق در اتباع ایشان منحصر
و سخط حق با سخط ایشان تلازمی و تلامع می پیدا کرده نموده از ان عنایت و ولایت و بهر توهان غفلت غرت
تعبیه این حکایات باینص و در اثبات انبیاء و مسلمین هم میشود که آنرا در عرف قوم بوجاهت تعبیری غایب و
صدیقیت محروم و بد حکای عقل را که از لوازم آن حکمت و وجاهت است حضرت مولانا شاه ولی الله تعالی
وجود تعبیری فرماید و نیز باینکه آنست که قرب الوجود و بهی محض و جلی محض است که گشت اکتساب حدود

و محمد در آن راه نیست آری ظهور آثار آن نور علی نوز یک مضامین و معانی و اسباب آن تدبیر است
 انجمنی که گوید عبارت بالا معلوم شد که یا انجمن علیهم السلام مساوات بخونید و از عبارت مطهر من و جبریا انجمن علیهم السلام
 مساوات لازم می آید و مسئله عقاید بر آن است که نبوت بر کسب اکتساب نیست مخصوص بهی است و این عبارت مطهر
 قرینا لوجود تین و بی مفهوم میگردد و جواب سوال هم در آن عبارت است فهم من فهم و جای تردید در عبارت
 اخوان مفار و کبار و اخوت و مشورت است و این عبارت که رضای حق در رضای ایشان مندرج شده
 و اتباع حق در اتباع ایشان نموده دیگر از تعصبات دیگر ایشان خلاف بنماید و قول اتباع ایشان بسیار
 کلمه و خرقه صاحب نفحات از امام مجتهدین بغدادی نقل میکند که خرقه علی بدو کس سیده یکی بحری
 دوم بخواجه کبیر نیا و امیر سید محمد کرمانی و صاحب سیر الاولیاء که از مافوق طایفه سلطان المشایخ است نقل میکند
 که او با و صاف بذل و عطا و رزم و دغا و فقر و صفایان صحابه کرام ممتاز شد و بقوت و شوکت از فقر
 عزت بخطاب رسد الله الغالب علی کسب و بکثرت علم از جمله صحابه رضوان الله علیهم بقول حضرت رسالت
 انما یرتبه الله علی بابها مخصوص گشت و لهذا قال عمر بن الخطاب لولا علی لهلك عمر و خلعت خرقه فقرا حضرت
 عزت حضرت رسالت پناه در شب عراج رسیده بود میان خلفاء اربع مشرف و گشت الاجرم تار و
 قیامت سنت سینه الباس خرقه مشایخ و قدس الباس از و ماند و میر محمد الدین محدث در تحفه الاحبار
 محمد مسلم و تندی و مصابیح را ویت میکند که این آیه کریمه در شان علی و فاطمه و آل و بی بخانه ام سلمه بر سر
 نازل شده بود ایتها ایما ین الله لکمه هب حنکم الخجس اهل البیت و کلمه قدس
 نظم میگردانم از امام مسلم نقل میکنند که آن وقت علی مرتضی نتر و آنحضرت بود پس آن سرور فاطمه و حسن
 را طلبید علی را بر لب و فاطمه را عقب چون حسین را بر سر دوران نشاند و کلیمی خبری که از اعاکونید رنگ ساه
 و بر وایت مدلیه سفید خطهای سیاه بود و پس آنحضرت آن عبارت بر سر خود و علی و فاطمه و حسن و حسین
 پوشانید و آیت مذکوره مکرر خواند و مصنف کتاب مخصوص الاواب خلیفه شیخ سیف الدین باختری
 قدس سره همین کلمه سیاه که آنحضرت مرتضی را پوشانید آنرا سینه خرقه اصل گرفته است و میگوید
 حضرت شیخ نجم الدین که قدس سره از اخبار محمدی نقل کرده است که خرقه اصل همین جابو که از آنحضرت

محلی رقی علی کرم الله وجهه بمشایخ ماوست بدست رسیده است و نیز خبری که از بعضی محققین
 است که فی الحال بخیر فرموده است و تشریف فرستاده فرموده است پس سول صلوات الله علیه
 نبوت و ولایت از خود در بیت نهاد و گاه آن فرمود را بامیر المومنین علی پوشانید و باینکه علم را در صورت
 الباس فرموده گردانید و این تشریف مشرف ساختند و بفرموده بارون و بفرموده علی که آنرا بفرموده علی که بفرموده علی که
 از شواهد النبوت است که چون علی مرتضی ای در کتاب می نهاد شروع تلاوت قرآن میکرد و چون باقی
 در کتاب میرسید بر دای بر بالای در کتاب است می ایستاد و ختم قرآن تمام میکرد و شیخ ابن علی در فتوحات مکیه
 ذکر کرده که از این مجلسی می حق بوده باشد و می میان فی در کتاب شیخ ماضی عبد القدوس است
 قال علی رضی الله عنهما و ما از دست یقین من در مشایخ ماوست بدست رسیده است که بسیار است
 همان باشد که شام بود و یقین است و این را ویدر سیر گویند ایضا حضرت علی کرم الله وجهه در نماز خیر خود ندا
 ایضا رحمتی بی غیر مانند حضرت علی مرتضی میگوید و الله لا اله الا الله رب العالمین هیهات هیهات ان
 در هیچ صورتی کمال است و این چه حال است و قولنا لا اله الا الله و قولنا لا اله الا الله و قولنا لا اله الا الله
 بهر حال که از آن حضرت است و الله لا اله الا الله و قولنا لا اله الا الله و قولنا لا اله الا الله
 رمضان سنه اربعین هجری جان بمشایخ ماوست بدست رسیده است و مدت خلافت چهار سال و نه ماه بود و در آخر
 امام حسن علیه السلام آن را بفرموده مصطفی در بجان دل مرتضی و قرة العین بر آن صاحب محمد
 و الحسنی امام ابو محمد نجفی رضی الله عنهما بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و امام دوم است از ائمه اهل بیت
 و او شش و نیم سنه یا نهم در میان سال سیوم از هجرت در مدینه واقع شد و بکفایت حمایت حضرت
 رسالت پناه برورش یافت و اکثر اوقات آنحضرت از کمال مهر بانی خود کرب می شد و هر او را در شش سال
 از کتب سیاست و میفرمود که نزد پدر و در کارا برترین علایق ایشانند و دوستی ایشان باعث نیابت
 او ششمی ایشان خیر کرمی و ضلالت بار نیار و چون علی مرتضی کرم الله وجهه شربت شهادت چشید
 روز یکشنبه در رمضان سال چهارم هجری امیر المومنین حسن رضی الله عنه بجای پدر برزگوار خود بر سر خلافت نشست
 چهل و نه روز و او بیعت نمودند و با بر خلافت مشغول گشت تا مدت شش ماه چون آنحضرت رضی الله عنه

فرموده بود که آنکاف محمد بن یحیی ثلثون سکنه از آن جمله است و از سال و شش ماه و نهم روز از بعد از
 خلافت منکر بودند و شش ماه که از جمله سی سال مانده بود و امیر او منین حسن نام کرده و امر حکومت را به عیاده
 تسلیم کرد و خود در مدینه گوش گرفت و بشغل و رشته انجوش مشغول گشت صاحب طبری و وزیر ابطالی گویند که
 امام حسن بعد از کار فرشته شده آن ناقص العقل و البین امام را مسموم ساخت تا به نجاست
 و ششم صفر سنه سی و هجری بان بجایان تسلیم کرد ایام حیاتش چهل و هفت سال بود و شش و شش
 و شصت گشت و در کشف المحجوب است که قدری از آن چون غلبه گرفته و نهیب حضرت ائمه جهان بر آنکه کرده
 حسن بن علی بن محمد بن علی بن علی کرم الله وجهه نامه نوشت بسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود
 که یا یحیی خدایتو یاد می کنم سپید خدایتو شناسی چشم او و رحمت خدا و برکات او و پرستش ما که شما را
 نمی شناسیم چون کشتیهای روان اندر دریای شرف و ستاره گان تابنده و تارکیها و علامات هدایت
 و امامان و منید هر که مستایع شما بود و نجات یابد چون شما معیان کشتی نوح که بدان نجات یافتند
 و نوحه گوئی یا سپید خدایتو رحمت ما اندر قدر و اختلاف ائمه استقامت تا ما بدانیم که روشنی اندازانست
 و شما در تیره پیروزیم هر که متوجه خلق خود گشت علم شما علیه خداست و او نگاه دارد و عاقبت شماست و شما
 آن بر خلق و سلام چون نامه بدو رسید وی جواب نوشت بسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود
 که آنچه نوشته بودی از جهت خود و از آنکه میگوئی ائمه بر قدر پس آنچه برای من بران مستقیم است
 که هر که بقدر و جود و خیر ایمان از خدای نیارد کافراست و هر که معاصی برود و احوال کند قاتل نفسی و خوار قدر
 مذنب قدر بود و سوال معاصی بخدای مذنب جرم بدینند و مختار است اندر کسب خود و مبتدر به استقامت
 خدای عزوجل و دین پرچم و قدس قول صاحب کشف المحجوب است که مراد من این نامه بشیر ازین است
 که بنده ناچار بیاوردم که فصیح و نیکو بود و این جمله بدان بیاوردم که ویراض الله عنده عظمه و عیون خود
 بدو رجوع بود و است که اشارت حسن بن علی بامتناسبتش اندر علم بدو بود که حضرت امام حسین
 علیه السلام وی نامه پیوسته است انما اهل بیت و اولاد بیت ایشان را و رشتینه اند و بیان سال
 چهارم از هجرت و بدین واقعه شد پس بدانه حواجه ابو عبد الله حسین بن علی بن ابی طالب علیه السلام

از متحملان اولیا بود و قبل از اهل طایفه قبیل که طایفه اهل این قصه بر دست می جالی می شوق انداختن ظاهر بود مردی
 متابع بود چون معقود شد ششپوشید جان عزیز فدای خداوند کند و بیارید در رسول اصلی اله علیه سلم
 اندری نشان بود که ابدان مخصوص بود چنانچه عمر رضی الله عنه روایت کرد که روزی نزد یک پیغمبر اندر
 صلی الله علیه و سلم بودیم که حسین را بر پشت خود نشانده بود و ورشته گردان خود گرفته یک سر رشته
 بست حسین را و تا حسین را در می راند و می نیرت برانوا چون آن بدیدیم گفتیم نعمت کمال یا اباعبدالله
 پیغمبر گفت صلی الله علیه و سلم نعم کمالک بود یا عمر ویراکلام لطیف است اندر طریقت حق در روز بسیار
 معاملات نیکو دارد و روایت می آرند که گفت اشفق الاخوان علیک فیک شفیق ترین برادران تو بر تو
 و برین تست از آنچه نجات مرداندر متابعت دین بود و بلاکش اندر مخالفت آن پس مرد خردمندان
 بود که بغیر این مشفقان باشد و شفقت آن بر خود بداند و خبر متابعت آن نزد و برادران بود و صحبت
 نماید و در شفقت نبوی صفا و اندر حکایات یافتیم که روزی مردی نزد یکی می آمد و گفت یا پیغمبر
 خدا درویشم و اطفال دارم مرا از تو توبه امشب می باید حسین گفت بنشین که مرا زرقی در راه است
 تا بسیار کند کسی نباید و تیغ خمره زربیا در دوازتر یک معاویه اندر هر صره هزار دینار بود و گفت که معاویه
 عذر میخواند و میگوید این مقدار اندر و جبر که هزاران خرج کن تا بر اثر این تیار نیکوتر داشته اید حسین فرمود
 اشارت بدان در ویش کردن آن صره بدو دادند و از وی عذر خواست که از پس میر بماندی و این
 قلیل عطا بود که باقی و اگر دستم که این مقدار است ترا انتظار فرمود می و مرا معذور و ایا اهل
 بلا یکم و از همه راحت های دنیا بازمانده ایم و مردمانی خود کم کرده و زندگی بگردانیدگان بسجده
 مناقب وی مشهور است از آنکه بر یکپس از امت پوشیده نیست رضوان الله تعالی عنه در رساله مذکور
 است از مصعب بن عبد الله متقوا که حسین بن علی سب و بیخ گدار و باده تبلیغ بیان و علی بن حسین
 را گفتند چه شد پدرت را که اولاد کمتر آورد و او فرمود این قدر که آوردم هم عجیب است یعنی رضی الله عنه در رو
 و شب هزار رکعت نماز میکرد و او را وقت کجا بود که باز آن صحبت دارد و در اقتباس است و هم در غلط
 یکی از شاگردان شاه عبد الغفور و ملوی رحمه الله علیه شنید که میگفت از غایت رضی الله عنها آوردند

ایامی و یا اهل بیت رحمت گفت بامداد ما از جهانی قوم خود چون بامداد قوم موسی از بلای فرعون که فرزندان
ایشانرا کشتند و زمان ایشانرا زده کردند ما بامدادن می شناسیم و نه شبانگاه را از حقیقت بلای
ماست و ما فرزندان را شکر گوئیم بر نعمتهایی و می صبر کنیم بر بلاهایش در رساله شیخ عبدالحق است با شیخ
تابعی معروف بن بنی العابدین از اکابر سادات اهل بیت و از بزرگان تابعین مشهور ایشان است
که هر کس گویند بدیدم من شیخ قرشی را فاضل تر از علی بن حسین و مجتهد تر از ابی کریم و شجاعتر از جماعتی است
که سعید بن مسیب از ایشانست و سعید بن مسیب گوید مرا چنین سیده است که علی بن حسین در شب
خبر رکعت میگذاشت آن وقت که از دنیا رفت و گفته اند که میراثین العابدین هم از آن گویند که عبادت بسیار
میکرد و زهری هرگاه علی بن حسین را بدیدی بگریستی و گفتی زین العابدین را روایت کرده اند که علی بن حسین چون
وضو کردی رنگ روی او بگردیدی و زرد شدی باطیبت ویران زین پرسیدی که این چیست چون وضو کنی
رنگ روی تو بگردد و این خوی نشده است ایشان گفتی نه چندانید که در حضرت که فرماهم که با سید و آنرا
پیشینه می گویند که گفت که علی بن حسین بچ ببرد چون احرام بست و بر پشت را حلقه سوار گشت و یک
رنگ روی وی زرد شد و از راه اندام وی افتاد و نتوانست که تلبیه گوید گفتند چه کردی عرضی گفت از زین آن
کتاب گویم و مرا گویند لا اله الا الله گفتند تا چار تلبیه بگوید گفت که سست است چون تلبیه گفت بهیوش گشت و از
پشت را حلقه بر زمین افتاد تا در راه بود و همین حال داشت و همین حال که در و مرویت زین العابدین را
گویم مسلمان گنجایش ندارد که او را شناسد و فضل و براندانند چون وضو کردی رنگش زرد شدی و چو
بناز با بستانوی از راه اش گرفتی و میفرمودی رضی الله عنه گویی بپرستند خدا را از جهت همه عقاب
این پرستش پرستش بندگانت و گویی بامید واری ثواب این پرستش پرستش سوداگر است و می
جو بیکر با وای شکر گفت این پرستش پرستش از اوان است و وی رضی الله عنه خوش داشتی که کسی
طهری دهد او را در کار طهارت و چون وی رضی الله عنه از دنیا رفت پشتش را دیدند که شوخ سیاه
و سخت شد و زهری گوید مرا چنین سیده که این آلبه بر پشتش از آن بسته سخت شده بود که در شب
بخوابد همسایگان که نتوان بودند آب می کشید و می گفت بچ سیده است که صدقه نهانی

انش فحسب و در کار تعالی را بنشانند وی رضی الله عنه چون بمسکین صدق میداد اول دستش میبرد
 صدقه بر دستش می نهاد و وی سخت کوشش ناک بود در عبادت مولی پسرش محمد باقر آدمی گفت باید تا چند
 این همه رنج کشی گفت دوستی می خواهم بر در و کار خود نشانید مرا بخود نزدیکی بخش طایوس مالی رضی الله عنه
 شمس در حجر اسمعیل بودم بناگاه علی بن حسین درآمد با خود گفتم مدیست صالح از اسبابیت حاجب خود
 و طایوس معتقم است و پس روی نشستم نماز کرد و بسجده رفت و در خسارتی خود را بر خاک مالید و دستها را
 بکباب آسمان برداشت شنیدم میگوید **یا فانیک فیقرک یا فانیک** **یا فانیک فیقرک یا فانیک** **یا فانیک فیقرک یا فانیک**
 منده کینه تو مسکین تو خوانده تو در حق خانه نشست طایوس گوید این کلمات را با در گفتم و در هیچ سخن تو بآن کلمات
 و ما نکردم مگر آنکه کشاید کار خود را در آن یافتیم و متابع محاسن وی رضی الله عنه بسیار است امام نووی نقل
 از بعضی علما میکند که گفت چون علی بن حسین از دنیا رفت رضی الله عنه اربعه روز فتنه وی از دنیا معلوم کردند
 که صد خانه دار را بعد از پنجاهانی فوت میداد و هیچ غایت که تولد او در سنه ثمان و ثلاثین است و نیزین العابدین
 رضی الله عنه حدیث بسیار روایت میکرد و در روایت ثقه بود و مامون و علی رتبه و رفیع القدر را حجاج کرده اند
 هم بزرگی او در هر چیز و محمد بن زید گفته فاضلترین اولاد ما بنم کن در یافته ام علی بن حسین بود وی رضی الله عنه
 سخت متقی و کثیر العبادت با مردم نیک کردی پنجاهی در عبادت فقر و دنا و در سفر نسیب خود را به پنهان داشتی از وی
 پرسیدند که چرخین کنی گفت کرده بپذیرم که از مردم به نسیب سول خدا صلعم چیزی بگیرم و بدین نسبت آن
 از خود بدم و حق انرا ادا کنم و گویند **یا فانیک فیقرک یا فانیک** **یا فانیک فیقرک یا فانیک** **یا فانیک فیقرک یا فانیک**
 خواست که حجر الاسود را به خود از رحمت خلق بیا یافت انگاه بر منبر نه و خطبه کرد و اندرین بیان را بفرمود
 نیزین العابدین علی بن حسین رضی الله عنه با سبب این روایت ابدی خوف کرد چون نزدیکی حجر الاسود رسید و علم
 بر تعظیم او حجر را خالی کرد تا وی مر آنرا به سبب مزی از اهل شام با شام گفت آن چنان خوب بود که
 چون او بیا مد فغان حجر را خالی کردند گفت من او را نشناسم و مراد او این بود تا اهل شام او را نشناسند
 و بعد وقت کند و فرزدق آنجا حاضر بود گفت من او را می شناسم گفتند یا با فراس ما را خبر ده که سبب
 جوانی دیدیم فرزدق گفت گوش دارید تا حال وصف و نسب وی بگویم فرزدق قصیده در وصف او

بر خواند و مولانا ی جامی در سلسله الدنیا ترجمه کرده است که مضمونش در معنی این آیه است **وَلَا تُكَلِّمُوا**
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآيَاتِ وَالْحُكْمِ اینک است آنکه که و بطلان نغمه و بوقی و حقیقت و دنیا و حرم و حل و بیت و دکن و عظیم و نادوان و مقام و
مروه سخی و صفا حجر عرفات و طیب و کوفه و بلاد و فوات و هر یک که بقدر و عارف و بر ملک و مقام و اوقات
قره العین سید الشهادت و زهره شاخ و دهر و زهره است و میوه باغ احمد مختار و لایزال حیدر کرار
چون کن جامی در بیان قوتش و رود از غریز زبان قریش و کسیرین سر و ستودیم و نهایت رسید فضل و کم
دزد و غریب منزل او و حال دولت است محمل او و از چنین غرود دولت ظاهر و هم عرب هم محرم بود قاصر
تجدید و ابراهیم بن علی و قائم الانبیاء است نقیض کلین و لایح از روی افرینش و کمال از خونی و او شمر و ما
خبر و معصه و ایت حق و از بیان مصدری شد مشتق و طلقش از فلک و از افروز و روشنائی از نوری و از نور
از جلالش پسندیده و کاشایه بر روی کس دیده و خلق از فرزند خدایتان و کرمات نگاه توانند و نیست و بخت تبسم و
خلق و اوقات تکلم او و در عرب و صحیح بود مشهور و گونا گشت معقل و مغرور و همه عالم گرفت پر تو حور
و فریزی نمد از آن فر و شد بد اقبال بر فلک و دهم گران نیافت بر چه یک و بر کویستان و یگان
دست و ابر و صفت باران و فیض آن ابر همه عالم و گریز و غمی نگردد کم و هست زبان معشر و بیک
که گشتند رواج علیین و حسابشان دلیل صدق و قیاس و بعضی شان نشانی از توفیق و قربان با ایل و حلال
بعدشان سایه و خد و خلل و گر شمارند از تقوی و طالبان رضای او را و اندر آن قوم مقتدا باشند
و از آن خیل پیشو باشند و گویند از آسمان بانقض و سالی من خیا و لایزال و زبان کوکب و انجم
سجده نعلی نیاید الا بهم و هم میخواستند از او و بگویند هم که گوشت الشری از او میگویند و در شان ساقی و اقامه
بر همه خلق بعد و ذکر الله و سر بر نامه و رواج افزای و نام ایشان است بعد نام خدای و ختم نظم و نشر و الحق
باشند ازین نام شان دلق و هشتم فروق را بر نه ان فرستاد امام دوازده هزار و هم بر فروق فرستاد
فروغ گرفت و گفت رحمت من تر از ایمی خدا بود بطل امام فرمود ما الهیست یک چون چیزی بخشیم باز
نشانیم پس فروغ قبول کرد و اولاد ایشان را فروغ سبحانه تعالی در شرق و غرب منتشر گردانید
چنانکه هیچ شهری از وجود ایشان خالی نباشد و از زیر پد و اخلاش یک تن نگذاشت که خانه آبادان کند

هر چرخ افزون دو وفات دی رضی الله عنه بمردید بود سنه اربع و تسعين و این سنه اسنة الفقه الكوفة
 بود در عمرش پنجاه و هفت سال بود و اما منشی سی و چهار سال و در سلوی امام حسن بن فون گشتند
 و کرامت محمد باقر رضی الله عنه در سال شصت و پنج عبدالحق است ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی
 بن ابی طالب کرم الله وجهه القریبی الباشمی المدنی المعروف باباقر رضی الله عنه باقر متوفی است بمصر یعنی شافعیان
 گویند علم داشت حاصلش را شناخت و بنا پیش را داشت و نیز بقر معنی وسعت و فراغ علی بن ابی طالب رضی الله عنه
 بغایت وسیع بود و مجال فراخ داشت و وی تابعی بزرگ است و امام غایتی که اجماع است بر بزرگی
 وی و معهود است از تفهیم بدین و ائمه ایشان شنیدند حدیث را از عابد و انس و جماعتی از کبار تابعین
 مثل ابن المسیب ابن الحنفیه و پدرش زین العابدین رضی الله عنهم اجمعین روایت کرده اند بخاری و مسلم
 از احادیث وی در صحیحین خود رحمة الله علیهما مصعب بن زهری گفته که وفات باقر بمردید است سنه
 اربع و شصت و نوبت در سنه ثمانیه و شصت و نوبت یعنی سبع و شصت و ثمانیه و عمرش پنجاه و هفت سال
 و ولادتش بیستم صفر و بقوی غره رجب سنه سبع و سبعین هجری در مدینه بود و از کلام وی بسیار
 در اول افاضات دین خدا باز داشت و از هر چه ما سوای او شنیدیم گفته اهل تقوی انسان ترین اهل دینا
 اند از وی ثبوت بسیار تر بر اهل دنیا اند از وی معونت اگر فراموش کنی حق لایاوت و نهد و اگر طاعت
 کنی یاریت و نهد و نیز از کلام وی علی السلام فی کمال کلام ات جنک لیس لیس بانی ایشانست و نیز فرمود
 انکما رخصو و از کمال و ملاک که این دو صفت کلید بریدی است در کشف الکجوب است که کنیت
 وی ابو عبد الله بود و میرا کلمات مشهور بود و گویند وقتی ملکی قصد بلاک دی کرد و کس خود فرستاد
 بدو چون نزد وی آمد از وی عذر خواست و میریداد و نیکویی گردانید گفتند شباهت باک قصد بلاک
 وی داشتی اکنون ترا بادی دیگرگون دیدیم حال چه بود گفت چون وی نزد یک من آمد و شمر
 نویدم کی بر راست وی و یکی بر چپ وی و مرا میگفتند اگر تو بدو قصد کنی ما ترا ملاک کنیم و آیت آنکه وی
 گفت لند تقیر قول قد اقرت و قل کنن لیکن بالکذا غیبت و کینو مین یا لشعر
 حال من شغلک من مطالعة الحق فهو طاعتی منی باز در مدینه و از مطالعة حق طاعت است و اگر تا به

نیز محمول بر بیان حجاب از وی باز مانده ترک آن حجاب بگویی تا بگشت اندر رسی و محبوب ممنوع نباشی و تم
 زانست از خواص می یکی روایت کند چون وی از او را در فارغ گشتی بآواز بلند بر گزفتی بمنابات باطل
 چون مرگ و گور یا دکنم چگونه دل را بدینا شاد کنم و چون نام را نیا دکنم چگونه با چرخ دنیا از کرم و غفلت مروت
 یا دکنم چگونه از دنیا بهره گیرم پس از تو خواهم از آنچه ترا دانم و از تو جویم از آنچه ترا نماند حتی ده اندر حال
 بی غلبه عیش اندر حال حساب بی عقاب این جمله میگفتی و میگفتی تا شبی ویران گفتم ای سیدی و
 سید آبا نمی چند گزشتی و چند خروشی گفتی دوست یعقوب را یک یوسف کم شد چندان
 گریست که نابینا شد و چشمها سفید کرد و من بزرده کس را باید پر خود یعنی حسین و قتیلان که بلا کم کرده ام
 کم از آن باری نباشم که اندر فراق ایشان چشمها سفید کنم و این مناجات بعربی سنحت نفع است ذکر
 امام جعفر صادق رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است ابو عبد الله ابو محمد جعفر بن محمد
 الصادق ابن علی ابن الحسین بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه در ا صادق بدان تعب کردند که در گفتار
 خود صادق بود چنانچه بجاوردی او صدیق رضاست و این تعب صدیق از پیش بهترین فرزندان
 است صلی الله علیه و سلم و از جبرئیل شنیده و جبرئیل از پیش خدا آورده و مادر جعفر و پدر
 عبد الله ام فروه بنت قاسم بن محمد بن صدیق اکبر است من عنهم قاسم بن محمد یکی از فقهای سبعه
 و تابعین است و جعفر رضی الله عنه روایت کرده از پدر خود و پدر مادر خود و نافع و عطاء و محمد بن المنکدر و زکریا
 و غیره رضی الله عنهم و روایت کردند از وی امامان مشهور مثل یحیی بن سعید الانصاری و ابو جعفر طوسی
 و یحیی و مالک و محمد بن اسحاق و یسری موسی بن جعفر و سفیان ثوری و سفیان بن عیینه و
 یحیی بن سعید و دیگران بزرگان رضی الله عنهم و اتفاق کرده اند امت بر امامت و جلالت و سیادت
 وی و ولادت وی رضی الله عنه است سنه ثمانین و عمر شریفش ثمان و ستین بخاری در تاریخ خود می
 ولادت وی هفتصد و بیست و یک سال است و ثمانین و دو فایده و دینیه بجا شوال و تقوایی پانصد و بیست و یک
 سنه ثمان و در بعین و آنکه و ایام امامت وی سی و چهار سال بود و در رضی الله عنه کلام نفیس است
 در علوم توحید و غیر این ایضا شیخ عبدالحق از تاج امام عالم عارف ابو محمد عبد الله بن سعد بن علی

یا نفعی رحمة الله علیه میگوید بنعل جعفر صادق رضی الله عنہ از پنج تن باقی ماند اسمعیل بن جعفر و موسی بن جعفر و اسحق بن جعفر
و محمد بن جعفر و علی بن جعفر و یکی از اولاد او عبد الله بن جعفر اقطع است و عبد الله و اسمعیل از یک پدر و مادر اند
و عبد الله پسر او بعد وی به فتا و روز وفات یافت و اسمعیل در حیات وی رضی الله عنه در کشف المحجوب است سیف
سنت و حجابی طریقت و معتبر اهل معرفت و فرزندان از باب صفات جعفر بن محمد صادق رضی الله عنہم عاقل
و نیکو سیرت و آراسته ظاهر و باطن بوده و در اشارت نیکو است اندر حله علوم و مشهور است بدقت کلام
قوت معانی اندر میان مشایخ رضی الله عنه و در اکتب معروف است اندر میان طریقت از وی
می آرند که گفت من عرف الله اعرف عما سواه علیه و متعریف بود از غیر و منقطع از اسباب از آنچه معرفت
وی عین نگریت غیر بود و نگریت خبر وی از معرفت وی باشد و معرفت خبر وی نگریت وی پس عارف از غفلت
گسته باشد و بدو پیوسته غیر اندر دلش مقدار آن نباشد که با و التفات کند و با وجود ایشان چنین
حظ کند که اندر خاطر ذکر ایشان را عقد کند و هم از وی روایت می آرند که گفت لا یصلح العباد و الا بالتوبة و یصلح
التوبة علی العباد قال الله تعالی التائبون العابدون یعنی عبادت خیر توبه بسیار
نیاید خداوند بجهان مقدم کرد و توبه را بر عبادت زیرا که توبه بدلت مقامات و عبادت نهایت آن و چون
خداوند بجهان ذکر عاصیان یا هر که توبه فرمود و گفت توبوا الی الله حبیبا ما یزید بسوی
خدا بر فرمان برداری و چون رسول را علیه السلام یاد کرد و عبادت یاد کرد و گفت فالتحی الی الله
فالتحی الی الله پس وحی کرد بسوی بنده خود آنچه وحی کرد و هم در کشف المحجوب است و اندر حکایت یافتیم که داود و طائی
رحمة الله علیه نزدیک وی آمد و گفت یا ابن رسول الله صلی الله علیه و سلم مرا پندی ده که و لم سیاه شده است
گفت یا باسلمان تو زاهد زمانه ترا بپذیرم چه حاجت باشد گفت ای فرزند پیغمبر شمارا بر همه خلایق فضل است
و پند دادن تو بر همه را واجب است گفت یا باسلمان من از ان میترسم که بقیامت جسد من جل الله
علیه و سلم اندر من آویزد که چراغ متابعت من نگذاردی و این کار نیست هیچ و بمعاشرت قوی نیست و اهل
بمعاشرت خوبست و حضرت حق تعالی داود و طائی در گریستن آید گفت بار خدا یا آنکه طینت او همچون زلاب است
و ترکیب طبیعت وی از اصل و بر مان و جهت عیش رسول الله است و مادرش قبول است وی برین حیل است

غرض دل و خوف تسلطان معرفت نکرست هر محقق که مقارن نباشد او را دوام رافت آن محبت قریب نیست
 و استاد راج و گفت شیخ ابو عبد الرحمن رحمه الله علیه علم این طبقه مشایخ صوفیه رحمهم الله علم است که مخصوص
 بدان قرن اول و ثانی و ثالث از اهل بیت رضوان الله علیهم اجمعین تا جعفر صادق رضی الله عنه و بعد از
 جعفر صادق هر که برگزید از ایشان محبت فقر از جمیع اقران خود ازل بیت بر سر آمد بستر گفت شیخ ابو عبد
 که تخریب حاکمیت کنند که گفت صاحب ماورین کار انکلا شارت کرد باحوال که در گرفته است لور دلهای و ایما کرد
 بقایق آن و تاویل نموده آن را بعد از پیغمبر صلی الله علیه و سلم علی بن ابی طالب است رضی الله عنه
 ذکر امام موسی کاظم رضی الله عنه ولادت وی روز یکشنبه نهم صفر سنه ثمان و عشرين مائه
 در رساله شیخ عبدالحق است از ائمه اهل بیت ابو ابراهیم و قیل ابو الحسن موسی کاظم بن جعفر صادق و ابو علی است
 رضی الله عنهما و بود وی رضی الله عنه صالح و عابد و جواد و حلیم و کبیر القدر و خوانده می شد او را بعد
 صالح از جهت صلاح و عبادت و اجتهاد و گفته اند که هر روز سجده میرفت بعد از سفید شدن افتاب و وقت
 زوال سعی بود و در کرم مامون پدر خود مارون رشید روایت کرده که گفت مر سپهران خود را در موسی
 بن جعفر رضی الله عنهم این امام عیسی آدمیانست و محبت مذاست بر خلق وی و خلیفه دوست بر سبب گان
 وی من امام جماعتهم در ظاهر حکم غلبه و قهر و بدرستی و براسنی و بخدا سوگند ای سپهران من هر آنیه وی سزا
 وار تر است بجا نشینی رسول صلی الله علیه و سلم از من و از تمامه و بخدا سوگند اگر تو ای همین نزاع کنی
 بمن در امر سلطنت می ستانم از تو آنچه چشمم بران دوخته زیرا که ملک نانا سیده است و گفت رشید ای هیچ
 من این داری علم پیغمبر است این موسی بن جعفر بن محمد است رضی الله عنهم اگر علم درست طلبی از تیرد و طلب
 مامون گفت از ان باز درخت محبت ایشان در دلم نشست و مرا و راضی العنه اخبار مشهور و نوا
 بسیار است و منقول است از جعفر صادق رضی الله عنه که نبر زندان خود اشارت میکرد که ای فرزندان
 من اند و این یعنی موسی کاظم بهترین ایشان است و فرمود وی در دیت از درهای حق تعالی که بیرون
 می آرد از وی غوث این امت و وزیر این امت را بهترین مولودی و بهترین پیدایشونده و وفات کاظم
 در رجب سنه ثمان و ثمانین مائه و ایام امامت سی و پنج سال بود و عمرش پنجاه و پنج و بقول

چهار سال بود و قبرش در بغداد مشهور است و جای حبس وی نیز سجد را نجاست و بود وی رضی الله عنه
 بزرگ فضیلت فراخ بخشش ترسان دل خود را بخدا بر بسته و گفت اندک کسان وی میگفتند عجب ازان کسی که
 بیاید و مژده موسی بن جعفر رضی الله عنهما دیگر شکایت از فقر و قلت کند و وی رضی الله عنه سیاه قام بود و از آن
 است اسم شریفش موسی و القاب وی از غایت علم فرو بردن خشم کاظم میخواندند و صابر و صالح و امین نیز فخر امام
 علی رضا رضی الله عنه کنیت وی ابو الحسن و ابو محمد القاسم و امیر و ناصر و در سال شیخ عبدالحق
 که از آن ائمه بیت امام هشتم ابو الحسن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن احمین بن علی است رضی الله عنهم معروفند
 به رضادادیت وی رضی الله عنه بدین بود و در پنجشنبه یازدهم ربیع الاول سنه ثلث و خمین و مات و بعد از
 وفات امام جعفر صادق پنج سال و بقول روزی بود و یازدهم ذی القعدة سنه ثانی و بقول سنی و خمین و مات
 و مدت عمر شریفش چهار و نه سال و شش ماه و ازان جمله است و نه سال و دو ماه و صحبت پدرش گذرانیده
 و بعد از پدر و ایام امامت است سال و چهار ماه که از عمر شریفش باقی مانده بود و با مراد است
 قیام نمود و مادرش را مات و است و از اشرف عجم و بهترین زنان بود و عقل و دین و علم تمام داشت و قیام
 می کنند از امام رضا رضی الله عنه که گفت چون به پدر خود علی حاضر شدم هرگز در خود کفرانی عمل نیافتم و در خواجگی نشینم
 تسبیح و تهلیل و تحمید که از درون شکم آوازی می آمد پس شاید آنحال مرا ترس مبول می آرد و چون پیدا شدیم
 چیزی نمی شنیدیم و چون از راه را می دیدیم دست بر زمین نهاده و سر بسوی آسمان برداشته میروان آمد و بهای
 جنبانید کویا سخن میکند و روایت است از موسی کاظم رضی الله عنه که گفت رسول خدا صلی الله علیه و سلم
 در خواب دیدم و علم کردم الله و جهابوای بود پس گفت رسول خدا صلی الله علیه و سلم علی سپهر تویی بپای تو
 خدا عز و جل و تو را میگرد و بگفت وی سبحان و و در اجتهاد صواب کند و بر خطا نرود و بداند و چیزی از و
 داد انسته مانند پر درده کرده شده است وی بگفت و علم در میان خواب این دو کلمه نیز آمده که ائمه امامت
 سلطان الله و الله صا و الله سبحان و سبحان دستار علمای محل ظهور سلطنت الهی است و اسرار و عصای ایشان
 خطم قوت وی تعالی و از موسی کاظم می آرند رضی الله عنه که گفت علی پسر من کلان ترین اولاد من و مشهور
 ترین و مطیع ترین ایشان است سخن مرا و آفر مرا هر که او را طاعت کند راه راست یابد و از رضا رضی الله عنه

ایامی می آید که گفت هر که از بنی اسرائیل عبادت می و در آن متعبد می گشت تا ده سال سکونت نمیورزید و تواتر
 است از ابو الصلت عبد السلام بن صالح بن سلیمان هروی که گفت با علی بن موسی الرضا بودم در وقتی که
 حاکم کرد از نیشاپور و او سوار بود بر اشتهر سفید و احمد بن الحریج بن یحیی و اسحق بن راهویه و چند تنی اهل
 علم و جمیع الحسبید و ابو دینار با هم شتر روی گفتند حدیث کن ما را که شنیده از پدر خود و پدر تو شنیده است
 از پدران خود و ایشان رضی الله عنهم از رسول خدا صلی الله علیه و سلم پس بردن آورد در رضای الله عنه
 سر خود و از عمار بن یسیر روایت کرد با سنادهی که باقی کرام داشت از رسول خدا صلی الله علیه و سلم که گفت شنیدم
 از جبرئیل علیه السلام گفت شنیدم از خدا عز و جل که میگوید باری تعالی انا لله لا اله الا انا فاعبدونی و من
 جاورکم بشهادة ان لا اله الا الله باخلاص من خلص منی من عباده یعنی بدینکه منم خدا نیست
 بخیر من پس بدین که از شما باخلاص این است آورد که هیچ معبود نیست بخیر خدا و در حصن من که در آمد در حصن
 ایشان از غدا بر من و دند و دیگر آمده و می فرماید و نهیم گفت که شهادت این کلمه را شرط است و من یکم از شرط
 این کلام بعضی گفته اند از شرط این کلام قرار کردن است بآنکه وی رضی الله عنه امام است منقرض الطاعت
 و هم مروی است شیخ امام عارف دلی ابو عبد الله محمد بن علی الحکیم الترمذی رحمه الله علیه در بیان قولی
 صلی الله علیه و سلم که مضمونش این است ننیدانم که مدت بقای من در میان شما چقدر است پس اوقت کنید
 بآن دو کس که بعد از من باشند آن دو کیانند ابو بکر و عمر رضی الله عنهما اقرئوا الامام ابو موسی الترمذی عز و جل
 است که ابو بکر و عمر و هر که مشابه ایشان را تحقیق لازم طاعت ایشان بر نطق زیر که دلها می ایشان رسیده بخدای
 عز و جل و گشته است در قبضه وی عز و جل و ایشان را است ثبات پس چون نطق کنند بخت نطق کنند چون حکم
 کنند بصلح حکم کنند و در کتاب اسباب امام عبد الکریم بن محمد السمعانی رحمه الله علیه در ترجمه هروی می آید
 ابو الصلت عبد السلام بن صالح بن سلیمان الهروی صلی الله علیه و سلم بن حمزة رضی الله عنه در یافته است
 محمد بن زید را و مالک بن انس را و سفیان بن عیینة و غیر ایشان را و هم گفته است صاحب قیامت و در ابو الصلت
 رد میگردانند اهل انبیا و مذاهب باطل از جمیع و جمیع و زنادقه و قدریه و معروف بود بتشیع احمد بن سبیل
 هروزی گوید با وی مناظره کردم ندیدم در وی غلو و افراط و میم و در آن وقت که میگردانند ابو بکر و عمر و غیر

علیه السلام و اصحاب بیگز اصلی علیه السلام کرم الله و میگفت این است خضیب من که همان من و خدا است
 و یحیی بن معین میگوید که ابو الصلت ثقة است و صدوق است الا آنست که تشیع میکند و وفات
 ابو الصلت در شوال سنه ست و ثلثین و بیستین است و در تاریخ امام یاقعی مذکور است که وفات
 رضارضی علیه السلام پنجم ذی حجه و بعضی گویند سیزدهم ذی القعدة سنه ثلث و اربعین بدین طوس نماز گذارد
 بروی مامون و دفن کرد و او را برپای قبر پدرش رشید و سبب وفات وی رضی علیه السلام بود که انگور خورد
 بود و بسیار خورد و بعضی گویند نه بلکه پدرش دادند گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله علیه شنیدم
 از منصور عبد الله اصفهانی که گفت شنیدم از قاسم بن عبد الله رحم بفرموده که گفت شنیدم حسین بن نجر
 رحمه الله علیه که گفت پرسیدم از رفاین موسی الرضارضی علیه السلام عنهما از فوت پس گفت فوت متحقق و مشهور
 فوت طعام مصنوع است و نایل مبدول و بشیر مقبول و عفان معروف و اذای مکفوف
 و از کلام رضا است رضی علیه السلام هر که از مایه کی کند او را و چند فوا السبب دیگر که بکن او را و چند غذا
 هر که اطاعت نکند خدا را و غرض از انبیت و تو اسی مخاطب چون طاعت کنی خدا را از مایه کی که اهل بیت
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم مروی بر رضارضی علیه السلام گفت بخدا سوگند تو بهترین آدمیانی فرمود ای
 فلان سوگند محو زبیر از من است هر که بر سر کار تراست و طاعت کننده تراست مرا خدا را غرض
 بخدا سوگند این آیت منسوخ نشود ان اکرمکم عند الله اتقاه الله
 و نیز مروی بر رضا گفت رضی علیه السلام بروی زمین یکی بنیت شریفتر از تو جهت پدران فرمود که تقوی
 شریفتر ساخت پدران ما را و بود رضا سیاه قام مانند پدرش کاظم رضی علیه السلام و در انساب
 رضا علی بن موسی رضی علیه السلام از اهل علم و فضل بود با وجود شرف نسب و خلل و در ولایت او از
 راویان اوست و وفات رضارضی علیه السلام در قریه سنایا و طوس که امروز مشهد مقدس گویند
 از سناق نوقان و دفن و مع در و ارحمید بن قحط طائی در قریه که در وی بارون رشید مدفون
 از جانب قبله و آن روز جمعه است و یکم رمضان و بقولی آخر صفر بود سنه ثلاث و اربعین و بقولی سنه
 ثلثین و اربعین و او را در نماز رضی علیه السلام موسی و محمد تقی و فاطمه بود موسی هیچ عقب نگذاشت

و عقب از اطلاع او نفی است و ذکر امام محمد جواد نقی رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است از یحیی
 اهل بیت ابو جعفر محمد جواد بن علی رضا است او را ابو جعفر ثانی گویند و در کتبت و نام با امام محمد باقر مؤلف
 بود و لقب بی جواد نقی است و قبر او بجواد است با قبر جیش موسی کاظم زیر یک قبور او را مامون قتل
 خود را ام الفضل زهری داد و وی دختر مامون را بمردن آورد و مامون در هر سال هزار هزار درهم بسوی
 وی روانه میساخت و او را تعظیم میکرد و وفات یافت جواد محمد بن علی رضا رضی الله عنه در سنه عشرين
 و مائتین و عمر او سست و پنج سال بود و نماز کرد بر وی الوائلی ابو جعفر بارون بن معصم محمد بن مارون رشید
 و مادر جواد باریه بود و نامش خیزان و در مرآت الاسرار است نام مادرش ریحانه و یاسکینه است و ولادتش
 شب جمعه پانزدهم ابفقه به رمضان سده خمس و شصین و مائده و مدینه واقع شده در زمان پیر خونیت سال
 عمر داشت و مدت امامت بنفده سال بود و در رساله مذکور است که روایت کرد جواد محمد بن رضا
 رضی الله عنه با اسناد که از پیران خود دارد تا ایام المومنین علی ابطالب رضی الله عنهم که گفت فرستاد مرا
 پیغمبر خدا بمن پس وصیت کرد مرا و گفت یا علی یا قاضی یا شجاع یا قدام من یا شاکر یا هر که اسمش را کند هرگز
 زیان نکارد شود و هر که کار بشنود کند هرگز پیشمان نگردد یا علی اللزم گیر خود راه حق در آخر شب یا که
 بچپیده میشود زمین در شب که در روز آنچنان بچپیده نشود یا علی کاری که کنی در باده کن که حق تعالی بکرت
 و او است امت مرا و را باده و میفرمود هر که برادری یافت در دین خدای عزوجل خانه یافت و در بهشت
 و اعتقاد از اولاد ابو جعفر ثانی محمد جواد از مرد مراد است علی ثانی بن محمد جواد و موسی بن محمد جواد و
 از وی نسل ماند و لیکن بسیار فغانه و اولاد وی در جانب ری و قم و نواحی آن موجود اند و اولاد جواد
 و موسی اند که مذکور شدند و دیگر حسن و عسکیر و بریه و ابامرو و فاطمه رضی الله عنهم اجمعین ذکر امام علی ماکو
 نقی رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است که از ائمه اهل بیت ابو الحسن علی ثانی بن محمد جواد
 رضی الله عنهم معروف است بجسری و لقب او نفی و زکی است مادر او ام الوله است نامش شامه
 بقول آت مادر او ام الفضل بنت مامون و ولادت وی سنی الله عنه در ماه جیب سنه اربع و عشرين
 و بعضی گویند در روز عوفه و مولد او در مدینه بود و وفات در سمرقانی روز و در شب و آخر جمادی الآخر

نبرد می نماید و چون می بیند که این از کجا نهجیده مادی رضی الله عنه رسول را بتوکل باز فرستاد که با امیر المومنین بجنگ می رود
 این را از انجا گفته ام که حق سبحانه گفته است لَقَدْ كَفَرَ كَوْنُهُ فِي مَوَاجِنٍ كَذِبًا وَيَوْمَ حُنَيْنٍ
 لما يذوقوا عذاب النار قالوا يا رسول الله ما هذا قال يا ايها الناس ان الله قد ارسل اليه رسولا فاستجابوا له فاستجابوا له فاستجابوا له
 در جابجایی کشیده و بجای اهل بیت ماروایت کرده اند رضی الله عنهم که مواعین در وقایع و سربازان و غزوات هشتاد و سه
 موطن بود و حتی در حنین هشتاد و سیصد موطن بود و ازین موطن هر چند زیاده کند امیر المومنین در کار خیر سودمند تر
 بود در دنیا و آخرت و بود مادی ابوالحسن علیه بن جلد و رضی الله عنهما متعبه فقیه امام و از وی ترمذ متوکل استقامت
 کردند و گفتند که وی در منزل سلاح نگاه میدارد و در پیش انداخته کوفی طلب خلافت میکند پس کس را دستار
 انجا یک بروی در منزلش درآمد و او را دیده اند و خانه بروی مردم بسته و جامه مومنین پوشیده و در پیشینه بر سر پیر
 و مستقبل بنده نشسته و هیچ باطنی در میان وی و میان بنی خریج و سکر نیزه نیفتاده بآیت قرآن در و ده
 و و میدانستم که می کند بنی خریج او را بر داشتند و ترمذ متوکل آوردند چون در برابر عظیم کرد و در پهلوی خود نشاند
 نشاند و گفت از شعر بخوان که خوش آید مرا فرمود من شعر کمتر روایت کنم گفت ناچار تر اشعری باید خواند پس چند
 بیت بخواند مثل بنی خریج که این که ایشان را بجای بلند نقل مادی که که تفرز نموده و از مرگ گریخته انجا اقامت کرده اند
 فرود آمدند و بعد از خوار شدن بر زمین بر نهاده و از برای که آن تخمها چه شد و آن تاجها کجا رفت و آن طلبها کجا
 روئی ترمذ فاده که پیر و ما پیش آن میکشیدند کجا است از قریه جواب آید که آنها همه فانی شده و بر باد رفت و آن
 رو مارا کرم خود خاک شد حاضران همه می رسیدند و کمان بردند که مبادا همین ساعت بلای بر سر آید و متوکل
 گریه درآمد و گفت یا ابوالحسن هیچ بر خود داری فرمود دارم چهار هزار دینار پس متوکل بدفع چهار هزار
 دینار بروی حکم کرد و او را معزز و مکرر تمیزش باز گردانید و نسل از اولاد علی مادی و یا ابو محمد حسن بن علی مادی
 که او را عسکری خوانی گویند و در بر او رضی الله عنه حضرت بن علی مادی باقی مانده و اما برادر ایشان ابو جعفر محمد
 بن علی مادی بجانب حجاز رانده نهفت نمود و بعد از حالت حیات برادرش حسن عسکری سفر کرده بود چون در
 قریه که بالاتر از موصل است بهفت فرسنگ رسید هم در سوادان وفات یافت و قبرش نفیض نیزه انجا باشد
 و بروی مسجیدی بنایافت در بکرات است که در کثیف با علی و رضی و علی رضا موافق بود و بنابر این امام علی

ابو القاسم ثالث گویند و القاب بنیفش تقی و مادی و عسکری و ناصح و متوکل و محتاج و مرفق است امام ابو الحسن
 علی نقی در زمان وفات پدر خود امام محمد تقی شش سال بود و ذکر امام حسن عسکری رضی الله عنه
 در ساله شیخ عبدالحی است که از اجداد اهل بیت ابو محمد حسن بن علی عسکری رضی الله عنهم باور او ام الولد بود و نامش
 سوسن سمانه و ولادت وی رضی الله عنه روز دوشنبه و هجدهم ربیع الاول سنه احدی و ثلثین و مائتین
 و رمدیه واقع شد و وفات وی در ربیع الاول سنه ستین و مائتین و در جمیع ششم ماه مذکور یا ششم ماه مذکور
 و بعضی غیر آن گویند از سنه مذکوره ثلثین و مائتین و وفات کرده شد و در بیلوی پدرش در این بلد و اقامت و قبرش
 در همین بلد بود و بعضی گویند که مشهد علی مادی در قم است و این قول صحیح نیست صحیح آنست که در قم مشهد
 فاطمه بنت موسی بن جعفر بن محمد است رضی الله عنهم و منقول است از رضا علی بن موسی رضی الله عنهما که گفت که
 زیارت کند قبر فاطمه بنت موسی را و او را بهشت روزی شود و حسن عسکری رضی الله عنه نزد امامیه رضی الله
 ابو القاسم محمد منظر صاحب سر و ابست و مدت بقای حسن عسکری بعد از پدرش علی المادی رضی الله عنهما
 شش سال است و نگذاشت حسن عسکری رضی الله عنه و لدی را تا ظاهر و نه باطن غیر از ابو القاسم محمد در دنیا
 است که کنیت وی با امام حسن علی بن ایطالب موافق بوده و لقبش زکی و عسکری و خالص و سراج است
 وی روز جمعه ششم ربیع الاول با آنکه سنه ستین و مائتین در زمان سلطنت معتد خلیفه بنی عباس بغداد و مس
 علی نقل فرمود و مدت عمر شریفش هشت و نه سال و قبولی است و هشت سال و ایام امامتش هفت سال و
 یک پسر داشت که امام محمد مهدی باشد و ذکر امام محمد مهدی رضی الله عنه در ساله شیخ عبدالحی
 است ابو القاسم محمد منظر که مسیحی است بقیام نزد امامیه موکدش رضی الله عنه شب جمعه نصف شعبان
 سنه خمس و خمیس و مائتین باور او ام ولد است که او را زحیر میگفتند و او در وقت وفات پدرش شش سال
 و پنج سال بود و امام باقری در تاریخش ذکر کرده که سنه خمس و ستین و مائتین فات یافت محمد بن حسن عسکری
 ابو القاسم که او را امامیه حجت و قائم و مهدی و منتظم و صاحب الزمان لقب کردند و وی نزد ایشان خاتم و
 امام است و زعم ایشان آن است که وی در سرزمین رازی در سرباب آمد و مادرش میمید که می درید و یک پسر
 مادر بیرون نیامد و این و سنه خمس و ستین و مائتین بود بعضی گویند در سنه ستین و مائتین و این قول

صحیح تر است و وی نیز هم ایشان تا این مان نپایانست و چون ابی عبد الله جعفر بن ابی الحسن علی بن ابی طالب
 کرد که پدرش ابو محمد حسن سکر بنی رضی الله عنه فرزندی نگذاشت و دعوی کرد که پدرش حسن سکر بنی رضی الله عنه است
 بوی دانه او را درین دعوی کذاب نام کردند و وی معروف است باین لقب و این جعفر بن علی بن ابی طالب
 علی بن جعفر و این علی را سید ابو عبد الله و جعفر و اسمعیل و از ایشان نسل باقیست و ابو محمد حسن سکر و والد
 محمد رضی الله عنه معلوم است نزد خواص اصحاب ثقات ائمه است در روایت کرده اند که طایفه ابی جعفر
 جواد رضی الله عنه که محمد ابو محمد حسن سکر بنی رضی الله عنه باشد حسن سکر را دوست میداشت و معاویه
 و متفرع میبود که او را بهیروی بوجود آمده به بند و ابو محمد حسن سکر بنی رضی الله عنه جاریه را بر گزیده بود
 که نزد حسن سکر چون شب نصف شعبان پنجشنبه و نهمین جمادی و طایفه ابو محمد حسن سکر آمد و او را
 دعا کرد حسن سکر التماس نمود که یا اعمی کی امشب نزد ما باش که کاری در پیش است طایفه التماس حسن سکر شب
 در خانه ایشان بایستاد و چون وقت فجر در رسید حسن سکر در دره مضطرب شد طایفه نیز حسن سکر را مولودی
 دید بوجود آمده مخمور و غرور یعنی خشنه کرده شده و فارغ از خشم و کارشست و شو که مولود را کنند
 مولود را بر حسن سکر آورد وی گرفت و دوست پرستش و چشانش فرود آورد و زبان خود را در
 و نمیشد و آورد و در سحرش راست او اذان و در کوشش چپ اقامت گفت و گفت یا اعمی بر او را پیش باد
 پس طایفه او را با پدرش سپرد و طایفه دیگر بعد از آن پیش ابو محمد حسن سکر بنی رضی الله عنه آمد مولود را پیش
 دیدیم و در جامه نای نرود و او را نوری و عظمت دیدیم که دل من تمام گرفتار او شد گفتم مسیری هیچ عیوبی
 بحال این مولود مبارک که آن عالم را بر من القا کنی گفت یا اعمی این مولود منتظر ما است که ما را بدان بشارت داد
 بودند طایفه گفت پس من بر این افتادم و بشکر آن سجده در رفتم و دیگر نزد ابو محمد حسن سکر آمد و رفت میکرد
 روزی نزد وی آمد مولود را ندیدم پس سید امی مولای من آن سید و منتظر ما چه شد فرمود او را سپردیم
 بانکس که مادر موسی علیه السلام موسی را بوی سپرده بود و روایت کرده است از ابو الحسن ضابطی علیه
 که از وی پرسیدند که چه خبر است تمام قایم تمام فرمود ما را حکم کرده اند که پیش از ولادت وی نام وی غیر
 پس شیعیان ما می برانند که ابو القاسم محمد بن حسن سکر بنی رضی الله عنه امام قایم اوست و عمر او نود و هشت

رضی الله عنہم سال بود و درین عمر و راجع بقالی حکمت و فضل خطایند و گردانید و آیتی برای اهل عالم چنانچه
 در حدیث علیها السلام در حالت مصیبت و نبوت داد او را عمر و در آن بخشید چنانچه خضر علیه السلام را بخشید
 شش ماهه گویند که قایم مهندی مشبه وی و در شمس مای است و اولاد جعفر بن علی مادی بن محمد جواد
 بن علی رضا را تنویرا گویند و اینها جماعت کثیر اند اما این جعفر ام ولد بود و قبر او در سرای پیر شمس است و سائر
 دوی چهل و پنج سال از عالم رفت سزاوی سبب بیرون نماند و اولاد این جعفر تقی منش و بعضی منقرض
 اند و حق بودند و گفته اند که این جعفر پیش از نبوت خود از آن دعوی که برادرش او را امام گردانیده است
 برگشت و تاب شد و علی بن جعفر متوقف رضی الله عنه نیز بایرادرش محمد بن جعفر صادق بلکه ظهور کرده بود و سیر
 اہبست کرد و بدین امامت رجوع نمود و شیخ علاء الدین احمد بن محمد السعفی قدس الله روحه در ذکر اہل
 واقطاب میگوید که تحقیق رسید بر تہ قطبیت محمد بن حسن کسری رضی الله عنه و عن ابائہ الکرام علیہم السلام
 الطہارۃ دوی در وقتی که فتنی شد داخل نمره ابدال بود پس ترقی کرد و درجہ درجہ و طبقہ طبقہ تا کمرسد
 و از او گشت و قطب ان زمان علی بن حسین بخاری بود چون وی در گذشت و در شوش نیز دفن کرده شد
 محمد بن حسن کسری بروی نماز گذارد و بجای وی نشست و تا نوزده سال در مرتبہ قطبیت باقی ماند پس
 حق تعالی او را بروح و روحیان ازین عالم در گذراند و عثمان بن یعقوب جوینی خراسانی را در آن مقام بکار
 و نماز کرد و جمیع انصاری بر محمد بن حسن کسری و دفن کردند او را در مدینہ رسول صلی الله علیہ وسلم چون
 جوینی وفات یافت احمد کوچک او را و عبد الرحمن بن کوفہ بجای وی نشست دوی در حج تربیت یافته بود و بر
 جوینی نماز کرد و قبرهای این مذکورین پس است پیوستہ بزمین بنائی ندارد و غیر ایشان را نه از ان مقام رسیدند
 و ایشان ہر سال زیارت آنها بکنند و یک فن از اقطاب کراچ کہ قریب است در کوہ مابین بسطام و دامنجان
 پیش از ظهور نبوت ان سرور صلی الله علیہ وسلم دفن کردند و این جماعت ماموران و متابعت انبیا علیہم السلام
 و السلام و تنسک بشرایع ایشان و اقرار بکلمتین شہادت و الیشانرا ایدلا اند و آدمیان کہ ایشان ان
 بدلائل را نباشند ولیکن بدلائل ایشانرا نشناسند و بلال رضی الله عنه در زمان پیغمبر صلی الله علیہ وسلم بمکہ
 مسجود بود چنانکہ در آسمان دو قطب اند قطب جنوبی و قطب شمالی و نزدیک ترین کوکبہ اقطاب جنوبی است

و قطب شمالی حدیثی حق تعالی در زمین نیز دو قطب ساخته و هر یکی را مرتبه تعیین نموده و پس مرتبه قطب را شاد و مرتبه
 سهیل است که بزرگ ترین کوکب است از روی جرم و غلظت و نفوذ و قوت قلبی بر قلب محمد صلی الله علیه و سلم
 چنانچه قطب ببدل انقطاب بر قلب اسرائیل است علیه السلام و مرتبه قطب ببدل مرتبه جدی است منتهی
 و چشم اکثر مردمان قطب مبارک که حق سبحانه و تعالی ما را بوجود و عزیزی مشرف گردانیده است محمد الدین
 عبد الوهاب را رسینی است و با بر سین قریه ایست از قریه نامی قزوین قریب بایه حق تعالی او را بر تخت تبت
 قطبیت بعد وفات عبدالله شامی و قدس سره تعالی روحه در ریج الاله خدمت عشره و سبعه آیه نشان داده و به مقتضای
 و شش بود پس حق تعالی بر او در طراز گردانید و وجود شریف او را حیان و خلاقی و حدوث سبقتی ساخت
 و این قطب نهم است از اقطاب از همان حضرت صلی الله علیه و سلم تا زمان ما تا اینجا کلام شیخ علاء الدوله
 سستانی است حمد الله و در او را در این کلام را از ترازین کلام است و الله اعلم و منصفه از کبر اسم
 عسکر فارهم الله گفته اند بسا باشد که اتفاق کند شیطان بر آدمی اصل صحیح را که صحت او متکی بر دو چیز
 بدانند شیطان پیدا میسازد و نفس آدمی را از این اصل معانی مملو که قدرتش بر او آید سازد چنانکه اتفاقا
 کرد اهل بدیع و هو را خصوصاً شیخ را علی الحنفی و اما المیشا از اصول صحیح را که در آنها شک ندارند پس
 عارض بر ایشان تلبیسی که تفکر در دروی نفوس ایشان فتنی نفسانی و استنباط کرد نفوس ایشان
 از ان شبیهات اموز که شیطان از این گواهی بیاموزد و پیش یاطین جن را و تبهای که در نفوس انسانی باشد
 نباشد چنانچه اول از راه محبت اهل بیت رضوان الله علیهم جمع بر ایشان در آمد و این اصل صحیح است و نوشته
 و بلند ترین چیز نامی است که بدان تقرب بخدا جویند و غرض و لیکن از خدا اعتدال تجاوز کردند تا آنکه بعضی محبت
 و سبب ایشان و انکار فضایل ایشان ضی الله عنهم کشید با آنکه محبت ایشان نیز از بلند ترین موجبات
 الهی است غرض از این خیال کردند که اهل بیت سزاوارتر و ملائقی تر بودند از ایشان یا این مناصب دنیا و دین خود
 گمراه شدند و دیگر از این گمراه کردند چنانکه شیطان در ان مستلکی که ایشان دارند سازد و ایشان شدید بین
 که غلو در دین تا آنجا ایشان رسانید و از حد بر آورد و قضیه بر عکس نشست و هم در دنیا که مذکور است که العباد
 علی بن حسین و علی بن سید الشهدا حسین بن علی از آل الله و منین علی رضی عنیه که گفت گفت رسول صلی الله

بعد از من دو از دوزخ باشند اول ایشان توحی ای علی و آخر ایشان مهدی که فتح کنند حق تعالی بر دست
 وی مشایق ارض و مغایر بر آن را در حدیث ابی عبد الله جعفر صادق رضی و عن ابی امیر المؤمنین علی
 می آرند که گفت گفت رسول صلعم دو از دوزخ اند از این بیت من که واده است حق تعالی ایشان را فریم و حکم من
 و پیگیر کرده است ایشان را از طبیعت من پس وای بر منکران ایشان بعد از من و از و کعب رحمة الله علیه بسا و
 وی از سید الشهدا امین بن علی رضی الله عنهما می آرند که گفت از ما واده حق تعالی مهند شما را و علی ابی طالب
 و از ایشان مهدی قائم بچین زنده میگرداند حق سبحانه بوی زمین بعد از موتش ظاهر میگردد و از بوی
 دوزخ حق را بر همه دنیا اگرچه ناخوش آید مشرکان را و از ابی عبد الله جعفر صادق رضی الله عنه می آرند که گفت
 از ما واده مهدیست شش از آنها گذشته و شش دیگر باقی مانده میکند الله تعالی و شش ششم بچین دست
 دار و روایت کرده شده است از جعفر صادق رضی الله عنه که از وی حدیث کتاب الله و تشرتی سوال کردند
 که حضرت کسیت فرمود من حسین و حسین و محمد و مهدی جدا نمی کنند ایشان را و کتابی که کتاب ایشان
 تا وقتی که در آیند بر رسول خدا بر حوش و منقول است از امام رضا علیه السلام که گفت اگر خوش داری که بخندد
 مشوی بمانی که بزنج گشایی نباشد زیارت کن حسین رضی الله عنه را و اگر حسین بگیرد و مشکبهای تو بر
 نصارهای تو را و شود بیا فرمود ترا خدا تعالی هر گناه و اگر خوش داری که تزلزل آید بایست که آن را
 که با حسین از این بیت دی شش گشته و مثل ایشان بروی زمین یکی بنویسد بگوید گاه ایشان را وای
 یا کاشی که معبود حق آقا ز ک ز اعظمای کاشی بودم من دران روز با ایشان
 پس سنگاری می یافتیم سنگاری عظیم و تحقیق فرود آمد برین چهار هزار فرشته از برای حضرت و ازین
 واده نشد ایشان را نصرت پس این چهار هزار فرشته بر قبر او بنشینان موسی غفار و واده مبارک
 که بایستد قائم رضی الله عنه پس وای باشند و نصرت و بیدارم از امام رضا رضی روایت است که فرمود
 هر که بار بنید و بقصد زیارت من مستجاب شود دعای او و آمرزیده شود گناهای او و هر که مراد بقیه باشد
 کند گویا زیارت رسول خدا صلی الله علیه و سلم کند و بنویسد و ارحم الراحمین تعالی تو بجزای حج مقبول و هزار
 عمره مقبول و من بیدار من روز قیامت شفیع او باشند و این بقعه و ضمه است از میان جنست

طریق از ذکر ایشان در محدثه سه کتاب گفته ایم و ابن عباس رضی الله عنه روایت کند از پیغمبر صلی الله علیه و سلم گفت
 رسول الله علیه السلام علی اصحابی یصفیهم فرائی فقههم و جمیعهم و طیب قلوبهم فقال صلعم النبیه و با اصحاب الصفة
 نفس یقی من امتی علی النبی انتم علیهم ایما یرایه فانه یغفر لکم فی الجنة ترجمان خبر است که چون پیغمبر صلی الله
 علیه و سلم بر ایشان گذشت و در ایشان را بیدار بستاند و بخوردی دل ایشان را از فقر و محاجت بیدار بکشد
 و بشارة یابد و شمارا و انا که پس شما باید بصفتم شما و اندر فقر خود را رضی بایستند ایشان نیز رقیقین بر ایشان
 در شبست یکی از ایشان منادی حضرت جبار و برزیده محمد مختار بلال بن رباح رضی الله عنه و دیگر دوست
 خداوند را در و محرم احوال پیغمبر ابو عبد الله سلمان الفارسی رضی الله عنه و دیگر سرنگ مهاجر و انصار و متوجه
 ایضای خداوند جبار ابو عبیده بن عامر بن عبد الله بن فراح رضی الله عنه و دیگر گزیده اصحاب زینت احباب
 ابو ایقظان عمار بن یاسر رضی الله عنه و دیگر سالک کنج علم و خزینه علم ابو مسعود عبد الله بن مسعود الهذلی رضی
 الله عنه و دیگر متوسل درگاه حرمت و پاکی عیسی بن عتبة بن مسعود برادر عبد الله رضی الله عنه و دیگر سالک
 طریق عزت و معطر از عصیان و ذلت مقداد بن الاسود رضی الله عنه و دیگر داعی مقام تقوی و راضی ملاب
 بلوی عتاب بن الاریاء رضی الله عنه و دیگر در درج سعادت و بحر قناعت عتبة بن خویان رضی الله عنه
 و دیگر برادر فارق و مؤمن از کونین مخلوق زید بن الخطاب رضی الله عنه و دیگر خداوند مجاهدات از طلب
 بگویند که لا ینبیر صلعم دیگر عزیز تالی بر کل خلق حق آیه المکرر کلمات بن الحصین العدوی رضی الله عنه و دیگر عام
 طریق تواضع سپهر نه محبة قاطع سالم مولی حدیفه الیمانی رضی الله عنه و دیگر فاصد درگاه رضا و طالب نگاه
 بقا اندر فنا صهیب بن سنان و لمی رضی الله عنه و دیگر خائف از عقوبت و تارک از طریق مخالف عکاشه
 بن الحصین رضی الله عنه و دیگر زین مهاجر بن والانصار و سید بنی قار مسعود بن سح القاری رضی الله عنه و دیگر
 اندر زبانه عیسی و اندر شوق بر جرم موسی ابو ذر جندب بن جادوه الغفاری رضی الله عنه و دیگر غلط
 انفس پیغمبر صلی الله علیه و سلم و محاربت راه و خور عبد الله بن عمر رضی الله عنه و دیگر استقامت مقیم و اندر
 متابعت مستقیم صفوان بن سبیح رضی الله عنه و دیگر صاحب بهت و خالی از تهمت ابو التدری و دیگر
 بن عامر رضی الله عنه و دیگر متعلق درگاه رجا و گزیده رسول بادشاه ابوبکیا بن عبد الله المنذر رضی الله عنه

و دیگر کیمای بحر شرف و مرقه نیکو لایحه صف عبداله بن بر الحنفی رضی الله عنه و اگر چه ایشان را در کتب معتبره
 کرده و شیخ عبدالرحمن بن حسین السمری رضی الله عنه که افعال طریقت کلام شایع بوده است تأیید کرده و مطرب
 صفه را مفر و مناقب فضایل و آسانی و کفای ایشان بیان آورده است اما سبط بن ابی شامه بن عباد را
 از جملة ایشان گفته و من بهل او را دوست ندارم که ابتدای افکار المومنین باشد رضی الله عنهما وی که در
 اما ابوهریره و ثوبان و معاذ بن الحارث و سائب بن خلاد و ثابت بن و ولید و ابو عیسیٰ غوثی و غیره
 و سالم بن عیسیٰ بن ثابت و ابو الیسر کعب بن عمر رضی الله عنه و وهب بن سیاف و عبداله بن انیس و مجاهد
 و الاسلمی از جملة اندر یک حدیث بودند و بحقیقت قرن مجاهدی قرون بودند و در هر یک بودند از هر قریه
 و فاضله ترین هر خلق بودند از هر کس خدا تعالی و ایشان را صحبت پیغمبر صلی الله علیه و سلم اندانی داشته بود و
 اسرار ایشان از جمله عیوب نگذاشته چنانکه پیغمبر صلی الله علیه و سلم گفت خیر القرون قرنی ثم الذین یلوونهم الحدیث و فضیلتها
 گفت و التالیف یقین الا و التالیف من التالیف و التالیف من التالیف و التالیف من التالیف
 التبعی هم بحساب و کز خواجه اولیس قرنی در کشف الحجاب کتابت ششم
 دین و ملت اولیس قرنی رضی الله عنه از کبار شایخ اهل تصوف بودند و بعد رسول صلی الله علیه و سلم بود
 اما ممنوع گفت از دیدار پیغمبر صلی الله علیه و سلم بدو چیز کی غلبه حال بود که حق و الله و پیغمبر محمداً را گفت مردیت
 از قرآن اولیس نام و را بجاست بچند مقدمه که سفندان رسید و مفر شفاعت خواهد بود اندر امت مع مروی
 بعمره علی اردنی الله فیها و گفت شما و پیغمبر مردیت است و میان با او مرد شعرائی است و پیغمبر وی حب
 او مقدار و مرد سفید است و پیغمبر است و بر کف دستش بچنان دویر بعد و گو سفندان رسید و مفر شفاعت
 باشد اندر امت من چون پیغمبرش سلام از من بر و رسانید و گو سفندان مراد مالک چون عمر رضی الله عنه
 وفات پیغمبر علیه الصلوٰه و السلام آمد و علی رضی الله عنه با وی بودند میان خطبه گفت یا اهل بکده قوم محمد اهل عبد
 خاستند گفت از قرن کسی هست اندر میلان شما گفتند بلی قومی را بعد فرستاد و عمر رضی الله عنه
 خبر از او پس بهر سپید گفتند دیوانه هست اولیس نام که اندر آبا و اجداد ایشان با کس صحبت مکنه و انچه مردمان
 خورند و بنمزد و غم و شادی ندارد و چون مردمان بخندند او بگریه و چون بگریه او بخندد گفت میرا بخواب

پوشیده ناشی بخوابید که استخوان پیغمبر اصلی علیه السلام از خدا و گرد میکرد و بعضی را از بعضی اختیار میکرد
 از هیبت آن از خواب بیدار شد و از یکی از اصحاب پیغمبر پرسید که این چه خبر است تو اندر علم پیغمبر و خفایه هست
 وی بدین صفتی بزرگتر کسی چنانکه اندران معترف شوی و صحیح را از سفیم جدا کنی و دیگر باره پیغمبر علی علیه السلام را
 بخواب دید که او را گفت یا اباصحیفه تر سببیت که خندیدن من نموده اند قصد غلت کنی و بختا و بسیار کسی بود
 از مشایخ چون برهم نغمی و فضیل عیاض و داود طائی و بشر حافی و غیر ایشان و اندر میان علما مشهور است
 که در زمان ابو جعفر المنصور تبریز کردند که ابوصحیفه و نفیقا نویری و مسحون کلام و شرح یکی را از ایشان قاضی گردانند
 کس فرستاد تا جمله را حاضر گردانند نام گفت در هر یکی از شما نظر استی چیزی بگویم گفتند صاحب ایگفت میخانی
 این قضا را از خود دفع کنم چنانچه قصه آن مشهور است و مسعودی را دیوانه سازد و سفیان از راه بگریزد و شرح
 قاضی شود پس سفیان در راه بگریخت و مسعودی را دیوانه ساخت و شرح قاضی شد و ابوصحیفه بخیلی نجات یافت پس
 حکایت دلیل قویست رحمت و سلامت که او این نشان کمال حال می است برود مضمی یکی حدیثی در استثنای
 هر یکی و دیگر سپردن راه محبت و سلامت و خلق را از خود دور کردن و بجای ایشان مغرور داشتن و آنگاه میل داشت
 که گفت ابوصحیفه ایام الامیر من مردی ام نه از عرب بلکه از موالی ایشان و سادات عرب بکلم من راضی نباشند ابو جعفر
 گفت این کار را با نسب تعلق نیست این کار را علم باید و تو مقدم علما و زمانه گفت نشایم این کار را و اندرین قول که
 کنم نشایم این کار را اگر راست گویم خود نشایم و اگر دروغ گویم دروغ خفتن عرق قضا و مسلمانان را نشاید و تو
 را وادار که دروغ گوئی را عقیده خود کنی و نیز صاحب کتاب الحجب میفرماید که امر و زجر علما را برین جنبه معالمت است که اگر
 از آنچه با هوای آرمیده اند و از طریق حق رعبیده خاصه غایب امر او را قبل خود ساخته اند و سرای ظالمان را بتیبت المعیبه
 خود گردانیده و با جابر از بابا قاتل و توحید را و خلق را بر کرده اند و هر چه بخلاف هوا ایشان بود و هر چه
 شوند مقصود با لیس من عدم الانصاف تشیع علی بن عثمان الخلالی صاحب کتابی که گرفت بشام برود و من
 بلال مؤذن رسول خدا خفت بودم و در خواب خود را بیک دیدم که پیغمبر از باب منی شیبه درآمد و پیغمبر بر او کتار
 گرفت چنانکه اطفال اگر بند شش هفتی من پیش می دویدم و بر پشت پایش بودم و اندر تعجب بودم
 که این چه کیفیت است پیغمبر علیه السلام بکلم اعجاز بر باطن و اندرین من مطلع بشد فرمود این امام است و اهل دیار

سید بن طاووس و او طایفه از علمای اهل بیت علیهم السلام را در وقت اسی عالمی شده نزد امام ابو جعفر
 علیه السلام می بردند و گفتند ای اعلیٰ فائق العلم بل عملی که بکند بلائش بر تو باد و چه است این علم که عمل آن بکند
 بلائش بر تو می بردند و در آن زمان ایشان نباشد و در اوقات ایاست سلسله نسب وی با او شریف
 کسی می برد و بگوید لیکن ارباب را بدی کسی می برد و فریب عطا گوید و عده الله علیه که صفی کسی که بگوید
 ستوده باشد و بر ملتیا مقبول که تواند گفت ریاضات و مجاهدات و خلوت و مشاهدات و اوانهایت نبود
 و در اصول طریقت و فروع شریعت در هر رفیع و نظری فاعده داشت و بسیار بیاضی مشایخ را دیده بود
 چون انس بن مالک و جابر بن عبد الله و عبد الله بن اوفی و داناتین الاحقق و عقیق بن جری و رضی الله عنه
 و امام جعفر صادق رضی الله عنه صحبت داشت چنانچه خود گفت است که لا استئذان بکلمت نعمان یعنی
 نبود و دو سال در خدمت امام حاکم میشد نعمان الکاهن که زیارت حضرت علی علیه السلام فرمود
 گفت و از مرقد پاک آن سرور جواب علیک السلام شنید و در تقوی چنان بود که مقدار ناخن گل در بازار
 هر جای را در سید بر و جل رفعت می شست یکی گفت ای امام مقدس چه در نجاست مایه جابر حضرت سید
 گفت آن ای آن فتوی است و این فتوی چنانچه در حدیث علی علیه السلام می گوید نهان بلال بالمعاریت نداده که در هر
 کینه و زیاده از کسب از آنرا قوت بردار و گفت که سر نه از او جعفر چون زانو نشسته بود و از بیابانی که در سید
 از وی بگفت که داود طایف گفت بیست سال پیش از جعفر بودم و در زیارت او را بگذاشتم در خلوت و ملا
 سر بر نهان داشت و از برای استراحت پای و از آنکه نداده گفت ای امام من در حال خلوت اگر پائی را از
 کنی چه باشد گفت با خدائی ادب نگاه داشتن و اگر در آست است امام من که گوید و می زد و می می زد
 و در غرب قبیل ابوبکر صدیق را می می گوید و هم می گوید و در کس ثنائین می زد و کوفه می زد شده بود و در
 حسین و فاطمه و زهرا ابوجعفر علیه السلام و افعی و قات یافت و در بغداد مدفون گشت رحمه الله علیه
 و از امام شافعی در کشتن الحجاب است که امام طبری این عمر بنی ابوعبد الله محمد بن ادریس الشافعی رحمه الله
 این بزرگوار وقت بود و در حدیث امام جعفر علیه السلام می گوید و در حدیث امام علی علیه السلام می گوید و در حدیث
 جعفر علیه السلام می گوید و در حدیث امام جعفر علیه السلام می گوید و در حدیث امام جعفر علیه السلام می گوید

[illegible]

او زندی از ان خان خور دی و چون وفات کرد و جنازه او بر داشتند مرغان می آمدند و خود را بر جنازه او میزدند
 و من از هر چه و دیگر و دیگر ساسان شدند و زمار را میزدند و نعره میزدند و لا اله الا الله محمد رسول الله می گفتند
 و محمد بن فرید گفت احمد را در خواب دیدم بعد از وفات که می انگید گفتم این چه مقام است گفت فرمود
 السلام گفتم خدا تعالی با تو چه کرد گفت بیا نزد من و تاج بر سر من نهاد و غلین در پایی من کرد و گفت یا احمد این
 از برای آنست که قرآن را مخلوق خلق پس فرمود مرا که بخوان بدان و غلامی که تصحیده است از سفیان
 ثوری من بخوانم که یا بکل شیء بقدرتک علی کل شیء اغفر لی کل شیء و لا تشق نقال تعالی و گفت یا احمد بنده الحیة او غلبا فغلشیا رحمة الله علیه و در حرارت الاسرار است در شعب الثمار می نویسد که امام
 احمد بن حنبل بن بلال بن اسد شیبانی در سنه ثلث و دمانه متولد شده بود و در سنه ثلث و مائتین در
 حبش ابو الفضل جعفر بن مصطفی خلیفه وفات یافت رحمة الله علیه و در چهارم ربيع و ثمره مسنین بعد از حضرت
 شاه یعنی علی مرتضی بالا گذشت اما چون ایشان اول بهر طریقت اندکها باز ذکر ایشان در غل و اوجهاست
 اول پیر امام حسن در کشف المحجوب است آن جگر بند مصطفی و ریحان دل مرتضی و قرة العین را
 ابو محمد حسن بن علی رضی الله عنه ویر اندرین طریقت نظری تمام بود و اندر وقایع عبارات خلق و احوال
 که گفت اندر حالت و متیش علیکم بحفظ الاسرار فان الله مطلع علی النعمان یعنی بر تو باد بحفظ اسرار که حفظ
 و استدره نمایر است و حقیقت این آن بود که بنده مخاطب است بحفظ اسرار همچنانکه بحفظ اظهار پس حفظ اسرار
 از التفات باغبار باید و حفظ اظهار را محالفت جبار همه آید و اندر حکایت یافتیم که اعرابی در آمد از بادیه و در
 بر در ساری خود نشسته بود و اندر کوفه ویر و دشنام داد و وی بر خاست و گفت یا اعرابی مگر گرسنه باشی
 شده یا تر از منی رسیدی است و وی همچنان دشنام میداد و تو چنین و ما در و پدر تو چنین حسن رضی الله عنه
 غلام را فرمود تا یک بدره سیم آورد و بدو داد و گفت یا اعرابی معذره اگر که اندر خانه بجز این نبود و الا از تو
 دریغ نداشتم چون اعرابی این سخن بشنید گفت اشهد انک ابن رسول الله صلی الله علیه و سلم من کلمه میگوید
 که تو کس نیستی و من اینجا تجربه علم تو آمده ام و این صفت محققان مشایخ با سکر گوید و ذم خلق نزد ایشان
 برابر بود و بحال گفتن تغییر نشوند و دم پیر امام حسین آن شهید بیخ محبت و وفات آنست که از او

المصنف واما الحنفی وشمس حج آل محمد واز جمله علایق مجرد و سید زمانه خود بود و عبدالله حسن بن علی
 کرم الله وجهه از محققان اولیا بود صاحب اقتباس المانوار گوید نقلت که شخصی بخدمتش سوال کرد که چگونه
 هست فرمود که نهایت بنده آنست که از اختیار خود بیرون یعنی در ذات احدیت چنان فروغ گردد که خود را در میدان
 نبیند و از هیچ سائل نیز نقل کرده است که روزی امیر المومنین حسین بن علی را عذاب جمعی از جهاندانان بر سر
 نشسته بودند و دشمنان آتش گرم مجلس میزدند و از غایت دیرت پایش بجاشید باطل بغیر بر سر
 مبارک شانزده افتاد و شکست و آتش بر خساره شریف فرو ریخت امیر حسین علیه السلام از روی تاب
 ناز روی تعذیب و بدو گریست بزبان خادم جاری گشت **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعِیْظُکُمْ اَمِیْرًا زَادَهُ فِرْعَوْنُ**
فِرْعَوْنُ و باز خادم گفت **وَالْعَاقِبَةُ حَسَنُ النَّاسِ** امام حسین گفت که من فرودم و باز خادم گفت
وَاللّٰهُ حَسْبُ الْحَسَنِیْنِ امیر زاده گفت که از مال خود ترازا کردم سوهم پیر کیل خواجی پیر کیل
 زیاد قدس سره از کلامان روزگار و مرشد زمانه خود بود و مرید پاک اعتقاد و خلیفه علی مرتضی کرم الله وجهه
 است کمالات و خوارق عادت او بسیار است در سلسله و اکثر شاه بازان خاصه بعد یکم خواجی
 حسن بصری به انکمال قلابدوی نموده شیخ مکن الدین علاء الدوله سمنانی و چیل مجلس میفرمایند که روزی
 امیر المومنین علی کرم الله وجهه بر اشتر نشست و کیل زیاد را در دین خود ساخت و علی رضی الله عنه را رسم
 بودی که چون علوم و اسرار در باطن او موج زد و کیل را پیش خود نشاندی و اسرار گفتن گرفت و بعضی
 اوقات خواجی کیل زیاد سوال کردی **قَالَ کِلْ بَنَیْ زَیْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالٍ** کرم الله وجهه گفت کیل زیاد و علی بن
 را اما الحقیقه حقیقت چیست فقال **اَللّٰهُ الْحَقِیْقَةُ** فرمود علی مرتضی ترا با حقیقت چه کار است فقال او گفت
 صاحب سترک گفت کیل مگر من صاحب ستر تو نیستم فقال **بَنَیْ** فرمود هستی و لکن میفرماید **عَلِیْکَ مَا یُفْعَلُ**
 و لیکن چون دیک ستر بپوش می آید تو میریزد فقال **وَمِثْلُکَ لَا یُحْسِبُ سَیِّدًا لِّیْ** گفت کیل که مانند تو سائل
 را محروم نگذارد بعد از آن اسرار حقایق و توحید به انواع طریقی فرمود فقال **الْحَقِیْقَةُ کَشْفُ شَبَاحَاتِ الْجَمَالِ** من
 غیر اشارت و پس فرمود که حقیقت کشف و اظهار کردن جلالت و بزرگی دوا الجمال است از غیر اشارت
 که اشارت و دومی میطلب و غیرت میجوهر و ان فی نفس الامر باطلست فقال **فَرَوْنِیْ فِیْهِ** یا پس گفت که زیاد

ان بحرم و عظم آن کس که عمل و علم آن متفق علیه با صاحب صای صدری امام المتقین ابو سعید خواجہ حسینی
رحمۃ اللہ علیہ در کشف المحجوب است امام معصوم فرید دهر ابو علی الحسن بن ابی حسن بصری رضی اللہ عنہ و گردی
کتبش ابو محمد گویند و گردی ابو سعید دهر اقدری و نیز گنست نزد یک اهل طریقت و لطیف الاشارات
بوده است اندر علم معاملات شیخ عبدالحق در رسالہ مذکور مینویسد کہ جامع الاصول آورده کہ ابو سعید
حسن بن ابی الحسن بسیار بر سر است از بنو تیسکان است معوی زید بن ثابت و دو سال از خلافت عمر رضی
اللہ عنہ باقی مانده بود کہ حسن بصریہ زاید و سعید از قتل عثمان بدم بصره قدم آورد و عثمان رضی اللہ عنہ
را دیده بود و بعضی گفته اند علی را بعد بنی ملاقات کرده اما در بصره دیدن او علی را نرسیده چون علی بصره
قدم آورد حسنین و ادوی قری بود متوجه بصره و گویند طلحه و عاتش را دید اما سماع وی حدیث از ایشان
بصحت نرسیده و جماع دیگر از اصحاب فلاحی کثیر از تابعین و غیر هم از وی روایت کرده و در آن است کہ ویرا
پیش عمر دندوی رضی اللہ عنہ گفت نام این حسن کنی کہ نیکو روی است و هم وی گوید کہ در اکثر کتب بسکوا
منقول است کہ وی خلیفہ علی مرتضی بود و با امام حسن بن علی علیہما السلام و خواجہ کمیل زیاد و غیر محبت
ویرا فضایل بسیار و مناقب بی شمار است انتهى مولانا فخر الدین در رسالہ فخر الحسن تحقیق تمام بیعت و خرقه از
علی کرم اللہ وجہہ الیشاہ ثابت کرده اند و کشف المحجوب است اندر حکایت یافتن کہ اعرابی نزد یکی آمد و ویرا از
صبر پرسید گفت صبر برد و کند است یکی بر اندر مصیبات و اندر بلیات است و دیگر صبر از چیز نامی کہ خاستن
از آن ببارگشتن فرموده است و از متابعت آن نمی فرمود اعرابی گفت آنت را از کجای آیت زید بن کثیر
نورانی کہ هرگز زید تر از تو ندیدم و صابر تر ندیدم گفت یا اعرابی ما زید ما بجملہ غیبت است و صبر من
خرج اعرابی گفت تفسیر این سخن مرا بگو کہ اعتقاد من مشوش گشت گفت صبر من بر بلا یا اندر طاعت ناظر است
و ترس من از آتش و ترس و این عین خرج بود و زید من در دنیا غیبت است یا آخرت و این عین غیبت
بود و خرج آنکہ نصیب خود را از دنیا بگیرد و تا صبرش مرتحق را بگذرد مرا آنتی تن خود را از دنیا و ترس و زید
مرتحق را بگذرد مرا رسیدن خود را به بهشت و این علامت محبت اخلاص است و هم از وی روایت می آید
کہ گفت رضی اللہ عنہ ان صفة الاشتر ان تودرت سبوا لظن بالاختیار انک با بدان این طایفه محبت کند

بنیکان این طایفه بدان گمان شود و این قول سخت متناقض است اندر خود اهل این زمانه که مجاهد منکر غیر از آن
 حضرت حق را در تذکره الاولیاء است که حسن معری و ایم خوف و ضرب حق او را فرود گرفته و ما در وی از موالی اسماعیل
 رضی الله عنهما چون مادرش بجاری مشغول شد و حسن در گریه آمدی ام سلمه سینه مبارک خود در دهن او نهاد
 و قطره چندید به آن چندین هزار برکات و کرامات که حق تعالی در وی پیدا آورد از آن شیر بود ام سلمه رضی الله عنهما
 پیوسته و عاودی غداوند این انصافی خلق گردان تا چنان شد که مدوسی بن را از صحابه بریاست مہفتاد
 از آن بدرستی و اود است او بحسن بن علی بود و در علوم مہ رجوع بد کرد و ہم از وی نقلست که چون علی کرم
 الله وجهه در بصره آمد ہمارشتر بر میان بست و سپوزمانده فرمود تا مجاہدین را با شکست و مذکران را منع کرد و مجلس
 حسن مخفی شد و در آمد سوال کرد کہ تو عالمی یا متعلم گفت من هیچ نام ہر چہ از پیغمبر علیہ السلام بمن رسیدہ است
 انرا بخلق میرسانم مرتضی رضی الله عنہ او را منع نکرد و فرمود کہ این جوان شایستہ سخن است پس بہ رفت مخلص
 حسن نیست کہ او علی است از مہر فرود آمد عقبش روان گشت تا بدور رسید گفت یا امیر از مہر خدا و طہارت
 کردن ببلور جا مئے کہ آنرا بابا لطشت گویند اورا طہارت موری و معنوی سیاموخت و بہرقت و یکبار
 در بصرہ خشک سالی بود و دست ہزار غلو بہرقتند باستقا و منبری نہادند و حسن را بہر مہر فرستادند تا دعا کند
 جسکت اگر میخواہید تا باران آید لہذا جبرہ ہر روز کنیہ چندان خوف بروی غالب بود و کسی کہ چنان قتل کردہ
 کہ چون نشسته بودی گفتی کہ مگہ پیش جلا داشتہ است ہرگز کسی اورا خندان ندیدی در وی عظیم داشتہ
 است کہ روزی مردی را دید کہ می گزایت گفت چرا میکشئی گفت بخلس محمد کعب قرظی بود مدوی قتل کرد
 کہ مرد باشد از مومنان کہ بشوخی گنایان چندین سال در دوزخ ماند گفت کاخی حسن از انہا کشی گفت از ان
 کشی مردان از ان کش و ہم از وی نقلست کہ روزی این فرزند خواندند کہ از من تخرج من النار فقال انہا
 آخر کسی کہ از دوزخ بیرون آید ازین امت بعد از ہشتاد سال نہاد باشد گفت کا شکستہ حسن آن مرد بودی
 و ہم نقلست کہ حسن شہی در خانہ می نالید گفتند این نالہ تو از چیست با چنین روزگار کہ تو داری گفت بلان
 میگرم کہ بنیادی علم قعد من کاری رفتہ باشد یا قدمی بخطا جایی نہادہ باشم کہ آن بہر در گاہ حق پست
 نہ بود پس حسن را گفتہ باشند ہر کہ ترا بہر در گاہ مافدری نمایند بیج عاقتی ترا قبول نخواہم کہ

و چون گفت که بر بام موم چند تن گریسته بود که اشکشان در روان شد یکی میگذاشت بروی چکیده گفت
 ای این آب پاکست یا نه گفت بشوئی که آب چشمم عاصی است یکبار بخار خنجره رفت چون مرده را در کوفت
 و تنگ راست کرد و حسن بر آن خاک نشست و چندان بگریست که خاک گل شد پس گفت ای مردمان دل
 و آخر خداست آفریدنی گواراست و اول آفرت گواراست القبر منزل امن منازل الاخره چه می نازید با منی
 که آخر من نیست و چرا منی ترسید از عالمی که اولش نیست چون اول و آخر شما این است ای اهل غفلت کلاه
 باطل و آخر بازید با جماعتی که حاضر بودند چندان بگریستند که همه یک رنگ شدند و هم از وفات که یک روز
 بخورستانی بگذشت با جمعی گفت درین گورستان مردانی اند که سرحت ایشان بهشت بهشت فرو نمی آید
 است ولیکن چندان حسرت با خاک ایشان آهسته است که اگر ذره از آن حسرت بر آید آسمان و زمین عرض
 کنند همه از هم فروریزد و وقتی عمر بن العزیز نامه نوشت بدو که مرا نصیحت کن چنانکه یاد دارم و آنرا امام خود بنام
 حسن بنوشت که چون خدای با تقست بهم از که داری و اگر خدای با تو نیست امید از که داری و وقتی ثابت
 بنیانی رحمة الله علیه نامه نوشت که می شنوم که کج خواهی رفت من خواهم که در صحبت تو باشم جواب نوشت که
 بگذر تا در ستر خداستعالی زندگانی کنیم از بهر بودن عیب یکدیگر حاصل آید و یکدیگر را بد شمردن گیریم و وقتی سعید
 حمیری در نصیحت میگفت که اگر کن یکی قدم بر بساط سلاطین نه اگر همه محض شفقت بود و دو ما بهیچ نپوشیده
 بخلوت نشین اگر همه را بچو دو تو او را کتاب خدای آموزی سوم هرگز گوش خود عاریت ده مرا میرا که
 در بهر مردان مرد داری که از آفت عالی بود و آخر الامر زخم خویش نیز دالک بنا گفت از حسن پرسیدم
 که عقوبت عالم چه بود گفت مردن دل گفتم مردن دل چیست گفت حب دنیا عبد الله گفت یا مدادی بر خاتم
 تا بنماز جماعت بروم بدر مسجد آمدم در زیسته بود حسن عالم میگردد و قومی آیین میگفتند گفت یاران حسن
 زمانی میرودم تا بجای بر آمد دست بر در نهادم باز شد در رفتم حسن را تنها دیدم متحیر بماندم چون نماز گذاردم
 باز رفتم گفت با کسی شب آینه پریان می آید من با ایشان عالم میگویم و دعا میکنم و ایشان آیین میکنند
 و هم از وفات که آمد در سفر شام عالی روی نمود که دل از جمیع مرادیت ماسو اله سر گذشت چون بهر رسید
 سوگند خود که دیگر در دنیا نماند تا عاقبت کارش معلوم شود پس جنود را انواع مجله هات و عبادات انداخت

که در آن عهد کسی را بالا آن ریاضات و مجاهدات ممکن نبود و در غایت از همه مردم انقطاع کردی گفت من سر بر این
 و بهتر از ماست بزرگی گفت از آنکه امروز در مجلس خلایق را بعلم او حاجت هست و او را بفرمان حاجت نیست بر او
 باوصا بت میداند و او در دنیا از همه فارغ و وی در سجنه یکبار در خط گفتی و چون در مجلس را بداندیدی هر که
 بعضی گفتند که چندین بزرگان و خواجگان حاضر اند اگر بزرگی نباشد چه شود گفت نمک کما از برای حوصله
 ساخته باشیم در سینه موران نتوان در کفایت و چون در سخن گرم شدی موی بر ایست کردی و گفتی اینها من هر که
 قلیک یا سیده این گرمی از گرمی دل تست کسی سوال کرد که بدین بانوی که در دق طو حاضر میشوند شاد میشوند
 گفت ما بکثرت شاد و شوم اما اگر در ویش اهل دل حاضر شود شاد و شوم سوال کردند که مسلمانی چیست و سلمان
 کبست گفت مسلمانی در کتابهاست و مسلمانان در زیر خاک اند سوال کردند که اصل دین چیست گفت در اعتقاد
 آن چیست که در عبادت و راتبا کند گفت طبع باوی سوال کردند که طبعی بخار و مطالعه دیگران چون کند گفت اول علاج
 خود کند بعد علاج دیگران و گفت شما سخن من میشنوید علم من شمارا سود و آرد و بی عملی من شمارا زیان ندارد
 سوال کردند و لهای ما خفته است سخن تو در و اثر نمیکند یکبار گفت کاشکی خفته بودی که خفته را باید از آن کرد
 اما دلهای مرده است که چندمی جنبانم زنده نمیشود کمالا و توارق عادات خواجیه از آن قبیل نیست که در
 مختصر بخوابد و پیشوائی چندین اولیا و اصحاب و درجه الله علیه و سلم بهایت و ارشاد و اقامت باقی است چنان
 و فائش نزد یک سید بکنند و دیگر کسی او را ندانند و میگویند کدام گناه دارم و جانم با او بزرگ
 او را بخواب دید گفت در حال حیات هرگز نخندیدی در وقت نزاع آن چه حال بود گفت آوازی شنیدم با یک
 الموت سخت بگیر که بنورش یک گناه مانده است مرا از آن شادی خنده آمد گفتم کدام گناه و جانم با او بزرگ
 در آن شب که وفات کرد خواب دید که در مای آسمان کشاده اند میگویند که حسن بصری بخواب رسید و خدای
 از وی شنود شد صاحب مرقه الله از منتخب تاریخ میزنوسید که در زمان هشام بن عبدالملک بن مروان
 تاریخ غره رجب سینه عشر و مائیکه ابو سعید حسن بصری در بعد وفات یافت مدت حیاتش بشمار دوازده سال
 بود و در روز شریف وی از بصره رسیده واقع شده و ظیفه پنج داشت عبدالاحد بن ندید و خواجیه شیخ
 ابن غلام و شیخ محمد و اسع سواهی اینها را بعد از آن در غلغاه وی میسازند و لیکن تحقیق آنست که زن هر چند

کمال درین عالم را شایسته شود و در اقبال است چهار کس سر خلقه ارباب تصوف اند هر یک ازین چهار امام
 انجساب نسبت حاصل نموده اند یکی حسن بصری با علی مرتضی دوم ابی اسحاق با امام محمد باقر سوم با زید
 با امام جعفر صادق چهارم خروف کوفی با امام علی رضا منی از عنیم **و ذکر رابعه بصری** در تذکره الاولیاء است
 که وقتی رابعه کج میرفت در میان بادیه کعبه را دید که با استقبال آمده بود رابعه گفت مرار البیت باید بیت را
 بکنیم از استقبال من قریب است از شربت القربى القیامیه را میباید که میباید منیم ستمطاعت نیست بجال کعبه چه شادی غایم
 و هم از وفقت که حسن رابعه را گفت رغبت شو بر کنی گفت عقد کحاج بر وجودی وارد بود و این وجود کجاست
 که من را ناخوش دهم از آن دیم در حکم خطبه از یاد کرد گفت ای رابعه این در جبهه یافتی گفت بدانکه یافتم از آن که در
 و روی مسکنت بود از چون دانی گفت یا حسن چون تو دانی ما بچون دانیم وقتی چهار درم کسی داد و گفتم
 بخوان مرد گفت کلیم سیاه یا سفید گفت درم بازده باز رفت و در دجله انداخت و گفت هنوز کلیم خرم
 تفرقه پیدا نمده است که جمعی با متحان پیش او رفتند که همه فضایل و کرامت بر سر مردان نشان کرده اند هرگز
 پیغمبری بر هیچ زن نیامده تو این لاف از کجا میری رابعه گفت اینهمه که گفتمی هست لامنی وجود پرستی آنا
 در کمال است از گریان هیچ زن بر نیامده است و هیچ زن هرگز نخواست نبوده است و غمش در مردان پیدا نم
 است کی از مشایخ بصره پرسش رابعه آمد و مذمت دنیا کرد رابعه گفت تو عظیم دنیا را دوست داری و اگر نشنیدی
 خبرش نکردی که شکسته کالاهن را بود اگر تو از دنیا فارغ بودی بنیک باز روی یاد نکردی اما از آن یاد می
 که من آن شب شیئا اکثر ذکره هر که چیزی دوست دارد ذکرش بسیار کند و سوز و فقت که حسن بصری مالک
 دنیا را شقیق بود و در پیش رابعه بود و در صدق سخن میرفت حسن گفت کیس صباری فی دعواه من
 بخصم علی ضرب مولا نیست در دعوی خود هر که صبر نکند بر خیم خداوند خود رابعه گفت ازین سخن بوی
 منی می آید شقیق گفت صادق نیست در دعوی خود هر که شک کند بر خیم خداوند خویش رابعه گفت ازین
 باید مالک گفت صادق نیست در دعوی خود هر که لذت نیابد از خیم دوست خویش رابعه گفت باز بر باید
 ایشان گفتند اکنون تو بگوئی رابعه گفت کیس صباری فی دعواه من کیس آلم الضرب مشاهد
 مولا صادق نیست در دعوی خود هر که فراموش نکند از خیم و در مشاهد مطلوب خویش و ازین سخن

که نهان سرور و دوست و مشاهد ملوک انجم نهم حریفان فتنه اگر کسی در مشاهد خالق جبرین صفت و در جبر علی بن عمر
را به صعبه عز و جبروت و تو میدش داشت و مقبض زمان و وقت بود و بر اهل روزگار حجتی قاطع +

باب چهارم در ذکر بزرگان خانوادہ ہامی مذکورہ - در نحوہ

عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ ان رئیس افزدوان پیشوای اوتاد واصلی و متبعی و متخلی
حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ و سیدہ وظیفہ بزرگ خواجہ حسن بھری بود و شاگرد امام حسن رنجانی
و در سالہ شیخ عبدالحق است شیخ ابو القاسم نجم الدین کبری در الباس خرقہ و اسناد آن از عبد الواحد بن زید

است عبد الواحد بن نیر در علم اهلن انتساب بحسب لیمبری طار و در خرقة کبیل بن زیاد و کبیل ابن زیاد و از علی
بن ابی طالب رضی الله عنه صاحب کرامه الاسرار نقل میکنند امام عبدالله در تاریخ باغی نوشته است که او
تأدیت چهل سال نماز بخیر اوضو میشتا میکرد و بهم از سیر الاحولیا نقل میکنند که وقتی جماعتی در پیشان نحمدت
اونشسته بودند و کرسی بغایت اثر کرد و چیزی مویجونه که بخورند لاچار بخواجه عبد الواحد بن زید درخواست
کردند که از احوای مطلوب است خواب چون باران ربی اختیار دید روی بسوی آسمان کرده مطلوب آنها را
محضر غمت درخواست نموده فی الحال دینار مای زربار بدن گرفت فرمود همان مقدار ازین پستاند

الرحمن البدر كفاف بهر دو شود همچنان گردن خواجه از ان طوایف نوزده و امام عبداله یافعی رحمه الله علیه
کثر حکایات و بسیار وی در روضه الواعین نقل میکند از ان جمله بعضی نوشته می آید نقل است که عبدالواحد
گفت زلفی را بجماری مثل رسیده بود و من بغایت آزاد میکشیدیم شمی ایستادم به جهت نماز بر طاعت
نماند بنشینتم و سر در محراب نسجیدم ناگاه دیدم دختر می در غایت حسن صورت در میان جمعی دختران
نیک بیکر بجانب من نگاه کرده بآن دختران خطاب کرد که بروید این را بچنانکه بیدار نشود پس من می پرورم
که هر چه را داشته فرمود که بباطن من میسر اندوزد و این نهیید انباشت نهانی گسترانید که در دنیا این
قسم ندیده بودم و تکبهای سنبریان بجهت نهانند و مرا با لاله آن خوابانیدند و انواع عطاریات و گلجهای
بر من میخند پس آن دختر قریب من آمد و دست خود بر جامی در دهن نهاد و مرا شفا می افکند تا مثل شد
گویای از آن رسیده بود و می روی در روضه الواعین نقل میکند که روزی مردم از این قریش نزد عبدالواحد

عبارتفاق نباشد از آنچه اتفاق وفاق باشد و جماعتی اتفاق نگشت و اندر میان این طایفه معروفست
 که چون حسن بصری از کسان جماع بگریخت در صومعه ای پنهان شد گفتند یا حبیب حسن کجاست گفت در صومعه من
 در صومعه فتنه حسن بنیدند حسن گفت بهت بار دست بر من نهاده و مرا نمیدانند گفتند آنچه جماع با شما میکند
 شماست که دروغ میگویدی گفت راست میگویی اگر شما اورا نه بینید چرا چه گناه تا سکه نوبت اندر فتنه و
 نیافتند و بازگشتند پس حسن بیرون آمد و گفت یا حبیب انتم که بگریختی تو را بدین ظالمان نه بخونت بگریختی حق
 او ستادی من بگناه انداختی و نشان دادی گفت ای دوستا و نه بگریختی من بود بسبب اینست گفتن تن انداختی
 اگر من دروغ نگفتم هر دو گرفتار شدی گفت که روزی حسن بلب جلد رسید حبیب نیز رسید گفت یا حاجم
 ایستادی گفت کشتی و بر می رسید گفت یا دوستا من علم از تو آموخته ام صد مردمان از دل بیرون کن و دنیا را
 بر دل برد کن و با ما را از غنیت شمر و کار ما از خدای بیرون پس پای برب نهاد و بر رفت حسن به پیشش چون
 به پیشش باز آمد گفتند ترا چیست گفت او علم از من آموخته است این ساعت مرا ملاست کرده اگر در آواز آید که بر
 مرا ملاقتین بگردید اگر چنین فرمانم چه توانم پس حبیب گفت این منزلت که یافتی گفت من بل اسفید میکنم و تو
 کاغذ اسبیه میکنی حسن گفت بر تو نفع غیرتی و علم بیفنی علم من دیگر از منفعت داد و دران و باشد که کسی را
 همان یافته که در حبیب یال و در حبیب بهبود و نه چنانست آنچه حیر در راه خدا بالا و درجه علمیت که فرمان مصطفی
 و کمال است که در حبیب چنانچه در کلام مشایخ است که کرامات درجه چهاردهم است از طریقت و اسرار علم در وجه
 شریک بهجت آنکه کرامات از عبادات بسیار خیرند و اسرار از تفکر بسیار و مثال این مال سلیمان است که آن کاره
 او داشت و در علم کس نداشت در فرمان او وحوش و طیور و زبان مرغان مفهومی و کائنات از عالم اسرار است
 موسی را و در سلیمان آن عظمت متابع موسی بود و تفلس که احمد جبل و شافعی نشست بودند حبیب با او گفت
 از سوال کشیم شافعی گفت بناید که از این قوم که ایشان قومی عجیب است چون حبیب رسید گفت آنچه
 در حق کسی که از این پنج نماز یکی از وی فوت شده است و نمیداند که کدام است چه باید که گفت این عمل کسی بود
 که از خدای غافل بود و او را دیبا بد کرد و هر پنج نماز را قضا باید فرمود احمد در جواب او و توجیه شافعی گفت که گفتی
 که از این قوم سه ال بناید که در پنجم رمضان در سنه یکصد و بیست فوت کرد و ذکر فضیل بن عیاض

در حلقه خانانده
 عاشقان و بیچاره
 حبیبان

من محمد بن علی بن عظیم ایلیان خواهر فضل بن علی بن قاسم و مرید عظیم حاج عبدالحامد بن یلیو و دخترها
 از طایفه اهل است و کنیت او ابوعلی است و ابو العقیق اصل از کوفه است و گفته اند اصل از فراسان بوده است
 از ناحیه مرو و گفته اند که کثیر قند زاده و بسیار بزرگ شده و کوفی الاصل است و نیز گفته اند که نجاشی الاصل است
 و اهل علم و خلعت احمد عمر سید سبع و ثمان و مانده بود و فضل بن علی بن قاسم گوید قدس سره که من صاحب سیمان بود و سق
 پرستم که نشیکو که سیم و هم و زو است شیخ الاسلام گفت فضل بن علی بن قاسم را پسری بود و علی نام داشت و پدرش بود و در نیم
 و عبادت و ترس و زنی و در سجد جزم نزد یک نفرم میخواند و بر خواند و میگویم تقدیر نامه که زنی از حبیب بن ابی
 البشیر بن قنفذ بزرگواران و او شیخ الاسلام گفت از دوست نشان و از عارف جان و زنده کرد و اولاد است
 فضل بن علی بن قاسم را که پیش از او بود و عیار طریقت و در معرفت بی هم بود و اهل مال او چنان بود که در میان
 میانان مرز و بلاد روزه بود و پلاسی پوشیده و کلاه پوشید و سر نهاده و تسبیح و ذکر در آن انگشته و یاران بسیار
 همه در زو راه زن هر حال که پیش از او روزه می داشت و قسمت کردی که بهتر ایشان بود و آنچه ناستی نصیب خود
 هر دواشتی در شوق تمام آن کالای داسم که شخصی سلیب مرقوم ساختی و دیگر از آن نماز جماعت دست نداشتی و چند نفر
 که جماعت نکردی او را و در کردی روزی کاروانی عظیم می آمد و از آن زردان شنیده بودند و می دیدند و کاروان
 لغت می داشت گفت بین سیلان بائی چنان که تمام ناگر کاروان زنده نقد بماند در آن سیلان فردی غیر خود
 و شخصی پلاس پیش تسبیح و سجاده گفت نیکو باقم زبا و سپارم از تجارت و مال گفت اشارت کرد که در خیمه
 بنهاد و نیز کاروان آمد و زردان کاروان را زده بودند و در میان مرد خیمه می گذاشت کاروان مانده بود و در است
 و روی بدان خیمه چنان بدان خیمه رسید و زوان را دید که مال قسمت می کردند گفت آه زربست خود بند
 و او هم فضل چون او را دید و از او را در ترسان ترسان از تجارت گفت بچه کار آید گفت امانت منو است
 بهما که بنهاده بود و در برابر داشت و روی کاروان کرد و یاران فضل گفت که درین کاروان هیچ نقد نیا قتم تو را
 این باز دادی فضل گفت این مرد من گمان نیکو بود من نیز بخداستایی گمان نیکو بود و ام گمان او را راست
 گردانیدم تا منی نقالی بکرم خود گمان من راست گردانید تا بعد از آن کاروانی دیگر نزد و ما را بسیار زدند و طعم
 خوردن نداشتند مردی از کاروانیان ایشان را گفت که مهربانی نیست شمار انگشته هست گفت که گفتند

و توان نمودم خواند بر حلال در کارهای کتب ابو بکر عیسی گفت خبر داد و فیم او را دویم که پاره نان خشک دست داد
 به سیریت گفت باید او چپوده است ترا گفت متوجه کن این بان پاره بخورم و نمیدانم که حال است یا حرام و از اول کار
 در اندرون او جنبی غالب بود و پیوسته از خلق رسیده بود و سبب بود این بود که روزی شخصی ایستاد و عرض نمود
 معنی آن شیخ کدام بود که در خاک ریخته نشد و کلام جسم است که در زمین چینه گفت در وی عظیم این معنی بودی
 فرو آمد و قرار زدی بر رفت متوجه بر سر امام ابو حنیفه رفت امام او را بر حال ندید گفت ترا چه بوده است و قاهر
 باز گفت که کلام از دنیا سروده است و خیر می درمن پدید آمده است که راه بدان نمیدانم و در هیچ کتاب معنی آن
 نمی بینم هیچ فتوی در نمی آید امام گفت از خلق احوال کن و او دطائی رسولی جمیع مرادات بگردانید و در نماز متکلف
 گشت چون مدت گشت باز بموجب فرمود امام در مجلس درس حاضر میشد و سخن می گفت چون یکسال از آن
 نگذشت دید که شوکار باطن ازین نمیشد پس بخدمت خواجیه بیایم رفت و کمالش او درین راه از و شد پس
 مردان با در راه نهاد و کتب آباء داد و عزلت گرفت و امید از خلق منقطع کرد تا بطلوب رسید و پیشوا قوم گشت
 تا بمثل خواجیه معروف کرخی از وی خرقه گرفت صاحبزاده اسرار منسوب بقبل دیگر اکثر مشایخ بپر طریقت داد و
 حبیب عجم بوده است و صاحب کشف الحجب و سخات و تذکره اولیا مینویسد که وی مرید حبیبی است و ایشان ابو طاهر
 حبیب بن سلیم باعی از اصحاب سلمان فارسی بود و سلمان باوجود صحبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بهجت
 علی مرتضی نیز این طرفین اخذ نموده است چون حبیب عجمی و حبیب باعی هر دو بزرگ یکدیگر معا هر دو از انجمن
 و اختلاف واقع شده است ولیکن روایت اول اصح میباشد از آنکه در طریقه قادریه و در شجره مشایخ ابرو سلسله
 داد و دطائی را خلیفه حبیب عجمی مینویسند و غالب کاز هر دو بزرگ استفاده گرفته باشند هر دو حال مقبول است
 تعلقت ببت و نیاز لیلث پدید یافته بود و تمام عمر از همون قوت خود ساخت و از هیچ کس محتاج نشد آن روز
 که مبلغ مذکور خرج شد در وفات کرد و بعد از وفات از آسمان ندا آمد یا اهل زمین داد و بخت بر سر حق
 از وی راضی شد و آخر وقت وصیت کرد مرا پس بپوری دفن کنید تا کس پیش روی من نگذرد و چرا که بخت
 وفات خواجیه داد و دطائی در زمانه ابو عبد الله محمد بن عبد الله دوافقی که نقبش مبهدی بود تبارخ ببت ششم
 ماه رجب ۳۸۰ در سنه ۳۸۰ واقع شد رحمه الله علیه صاحب کشف الحجب مینویسد وی ابو حلیم حبیب بن سلیم

در آن زمان بود و مکتش بر کنار فرادی و طریش غزل از پیغمبر صلی الله علیه و سلم روایت کند نشد
 و همگی از مشایخ روایت کند که وقتی من بزرگ شدم و در آن زمان را میفرم و برگ و گوسفندان و گاو را نگاه میداشت
 زمانی بودم تا آن زمان قاضی شد سلام کردم گفت ای پسر چکار آمدی گفتم زیارت تو گفتم چهره که انداختی ای
 شیخ از آنجا میشد موافق میبینی گفتم از آنچه را می بینم موافق است این گفت و کاسه چوبین انداخت
 دست و در آن سنگ کیشاد یکی شیر دیگری عمل گفتم ای شیخ این در چه چیزی گفت بمتابعت محمد مصطفی
 و گفت پس تو هم هستی علیه السلام بانکه در او را مخالف بودند سنگ خارا این را این آدمی است منبر محمد را و چون من
 محمد را متابعت باشم آخر سنگ برایش میزنم و محمد صلی الله علیه و سلم بهتر از موس بود گفتم مرا میدی دو گفتم
 لا تعجل فلک صدوق الحریص و بکنک عا با قرآن یعنی دل را محال آنکه بشکم را موضع حرام و ذکر حضرت
 ابراهیم او هم رحمة الله علیه از طبقه اولی است کفایت او الواسع است و نسب او ابراهیم بن ادنیم بن یاسین
 بن منصور البکری رحمه الله علیه کشف الحجب است در اول حال او میریز بود و زری بشکار از لشکر خود جدا شد
 چهار بار آواز شنید که بیلگرد پیش از آنکه برگت بیدار کنند از دست بشد ناگاه آجوبی دید و از پل آجوبی
 است تخت آجوبی در آمد گفت ایها الکفکث او یسره الموت کثر از بر ای این کار فریده اند روی از آجوبی
 گردانید بهائی سخن از غلامی شنید و از گوی گریبان نشد همین آواز آمد و آن کشف اینجا تمام شد و در ملکوت
 هر وی کشاده گشت و واقع فرود آمد و یقین حاصل شد و جامه واسطه آب بید و او تر شد و بفسوس کرد و روی از
 راه بیک سونهاد شبانی را دید کلاه مغزق و جامه زلفیت میزد و او و جلمه ندی و کلاه بزدی او بر تن و سر خود
 پوشید و گو سفدانی بدو بخشید و جمله ملکوت بنظره او آمد ندی سلطنت که روی با بر بزم نمود و قلند فتح
 در بر پوشید پیاده در کوه و بیابان می گشت بجان بود و طریق خود و در پی پیغمبر علیه السلام و بسیاری از بزرگان
 مشایخ را دیده بود و با امام ابو حنیفه رضی الله عنه اختلاط داشته و علم اندی بیامی و بعد از خود بخبر از آنکه فرج خود
 ویرا در عقاب نقیص کلمات برج است جنبه که در رحمة الله علیه مفتاح العلوم ابراهیم علیه السلام این طریق را
 و از وی روایت می آید که گفت ای محبا و ذوالنار کانی خدا تعالی را یاد خود را و علق را با این گوی بگذار
 هر گوی که مراد است که چون آمدن تو را می بینم مجلس بود صحبت اقبال بن عوا و این از خلق تقاضا کند از آنچه صحبت خلق را

با حدیثی که از حضرت محمد بن ابی طالب علیه السلام روایت شده است که می گوید از روایات ابراهیم او هم است رحمة الله علیه که چون بیاید
 بر سریدم که بر بیاید و مرا گفت ای ابراهیم می دانی که من چه حاجتی که تو بی زاده و راحه می روی گفت من از استقامت که از من است
 چهار دانگ سیم با من بود که در کوفه زنبیلی فروخته بودم از آن از جیب بر آوردم و بنیدانتم و شتر گردم که بر من
 چهار صد رحمت نماز گذارم و چهار سال در بادیه ماندیم خدا تعالی بوقت بی تکلف روزی میرسانید و از آن
 وقت خضر علیه السلام با من ملاقات کرد و مرا نام بزرگ خدا تعالی بر ما موقت نگاه و لم یکبار از غیر فارغ شد
 و تذکرة الاولیاء نقل است که یک روز پیش امام عظمای ابو حنیفه آمد اصحاب به چشم حقارت در برابریم مگر سینه ابو حنیفه
 گفت سیدنا ابراهیم اصحاب گفتند و این سیادت بچه یافت گفت بدانکه و ابراهیم خدمت خداوند مشغول هست و ما بکار
 و غیر هم مشغول می شویم و نیز از آن نقل است گفتند در ابتدا حال بر تحت خفته بودیم شب سقفت بچند از او و او گفت
 گفت آن شما است مشتری که را می می طلبم گفت شتر بزرگم بود گفت ای غافل تو خدای را بر تحت از زمین طلبی
 و روزی دیگر بار غلام دادند ناگاه مردی درآمد و بچکس از بره نبود که گوید تو کیستی بچکان می آمد پیش من گفت ابراهیم
 گفت چه می جویم گفت درین راه با من ابراهیم گفت این باطنیت این سرای من است گفت همیشه از تو این سرای
 را بر ابراهیم گفت از آن پردهم گفت و پیش از وی ابراهیم است از آن پدرش گفت پیش از وی ابراهیم گفت
 از آن فلان کس همچنین چندین شمر دس گفت این باطنی و در یکی می آید و دیگری می رود این گفت و نا پدید شد
 ابراهیم تنها در عقبه ماند و او را یافت گفت تو کیستی گفت خضرم آتشی در جان ابراهیم افتاد و در و منش می رود
 اسپ زین کند قصه باقی بالا گذشت الغرض روایتها و تا بکوه رود و رسید بخانه است تا بینای از آن پل
 نمو گذشت ابراهیم گفت اللهم حفظ معلق در سبوا باستان و ابراهیم را گرفت و بر کشید ابراهیم خیره ماند پس از آن یافت
 بنیسا پور رسید و آنجا فاری شهر است از سال در آن غار ساکن شد بهر سه در یکی خانه بودی که دانند و آن
 غار چه محاببت کشید و زنجیر شد بالای غار آمدی و پشت به سر گرد کردی و سحرگاه بنیسا پور بر دی و فرو رفت
 و نماز اوید گذاردی و نان خریده یک نیمه بدو پیش دادی و تا به پشت دیگر حالتش این بودی گفت که در میان
 مشی در آن غار سرمانی سخت بود و تو بچ شکست بود و غسل کرده تا سحر در نماز بود وقت سحر بهیم بود که باک شود
 در خاطرش آمد که آتشی باستی پوستینی به پشت او در آمد و پشت او را گرم کرد و پانزده در خواب شد و چون بیدار

که کردار و دانی و دیگر امور اگر می پاداشت خونی معلول او نگذاشت خدا و ملا و انصورت لطف فرستاد و می گفتون
 بصورت قهرش می بینم طاقت این نمی دارم در حال اثر دار و در این غایب و برفت و تا پدید شد چون مرد و ملا تا
 کار او آگهی یافتند از آن غار بگریخت و رو بگرد نهاد و آن وقت شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمة الله علیه بزیارت آن غار
 رفت و گفت سبحان الله اگر این غار بر شک بودی چندین بوی خوشش ندادی که جوانمردی روزی چند
 در اینجا بوده است که چندین نوع و راحت کشیده است نفقت که چون بابر هم سو باید دید نهاده ای از کابریست
 و اسم اعظم بدو آموخت و بدان تمام فدا بخواند و حال خضر دید گفت ای ابراهیم آن بیو در حق الیاس بود که اسم اعظم
 آموخت پس همان او و خضر بسیار سخن گفت و هر اول او خضر بود و در یادیم رفت و می گفت چون بذات العرق
 رسیدیم به قتل و قلع پوش را دیدم جان داده و خون ملاز ایشان بر جان شده گرد ایشان بر آدم کی باز می آید
 بود پرسیدم که ای جوان جوان اینچه حالتیست گفت ای پسر آدم علیک نماز و کلاه و دورد و مرد که مجبور
 گردی و نزد یک نفر و یک میا که بخور گردی کس مباد که بر بساط سلامت این گستاخی کند و بترساند و کسی مایه
 چون کافران روم می کشد و با حاجیان غرامی کند بدانکه ما قومی بودیم موفی قدم بر تو کل روی بیاوریم
 و غم کردیم که سخن گویم و بخور خداوندان ریشه نکلیم و حرکت در سکون از پیر و کنیم و بغیر او انتفات نه غایم چویند
 از یاد بگذارد کردیم و با غم آرم گاه رسیدیم به خضر غار رسید سلام کردیم و شاد شدیم و گفتیم الحمد لله که کسعی مشکور
 آمد و طالب مطلوب رسید که چنین کسی استقبال آمد در حال بجانها ماند کردند که ای کذابان و مدعیان قول و
 این بود که مرا فراموش کردید و بغیر ما مشغول گشتید بر وید تا بغامت جان شما برم و خون شما بر سر
 به باغی خون ریخته بود همیشه در کشور ما جان عود بود همیشه بر مجربا داری سرا و گرد و دراز بر ما
 ما دوست گشتیم و تو نداری سرا به این جوانمردان که می بینی همه سوختگان این باز خواستند ای ابراهیم
 اگر تو نیز سران داری بای و در نه والا دور شو ابراهیم گفت حیران شدم و گفتم ترا چرا نکرند گفت ایشان بخت اند
 و من بنور خامم جان میکنم تا بخت شوم و از بی ایشان بروم این گفت و جان داد نفقت که چهارده سال رفت
 تا با و قطع کرد راه و تفرغ و غار بود تا بیک رسید پیران حرم خبر یافتند با استقبال بیرون آمدند ابراهیم خود را
 در پیش قافله انداخت تا کس از ایشان ندانست و دانی که پیش از پیران بیرون آمده بودند ابراهیم و دیگران

ابراهیم نزد کس است که مشایخ حرم باستقبال آمده اند ابراهیم گفت چه میخوانند سلطان مندریق خادمان سبیل
 در بنیادند و بر گردن او میزدند که تو چنین مردی را ز مندریق میخوانی ز مندریق توئی ابراهیم گفت من سیر میگردم که مندریق
 شمر چون از وی دمگذشتند با نفس گفت مان ای نفس بنزای خود دیدی میخواستی تا مشایخ حرم باستقبال تو آیند
 الحمد لله که بکلام خودت دیدم تا نگاه که بشناختند و عذر خواستند پس در سکه ساکن شد و او را یاران پیدا کردند و بر
 آنکس خجسته خوردی نگاه نیز کشی کردی و نگاه پالیز بانی قلعت که چندین حج پیاده کرد و در چاه ز قمر آنکس نیز کشی کردی
 و او چاه سلطانی بود و در قنات است دست در طریقت نیکو زد بکار رفت و آنجا با سفیان ثوری و فضیل عیاض
 و ابو یوسف غسولی صحبت داشت و بشام رفت آنجا کسب میکرد و در طلب حلال با غور و انانی نوعی شش
 میکرد و بر احدی است و از اهل کرامت و ولایت است و بشام از دنیا رفته در سده احدی و او شصت و سی و هفت
 و نیکال فی سینه است و سستین و پانزده اکثر شخصی با ابراهیم او هم همراه شده و هر ای وی دیده کشیده بود و در حرات
 جلد شد و گفت شاید که درین صحبت از من تجدید باشی که بی حرمتی مقروان کردم ابراهیم گفت من ترا دوست
 بودم و دوستی عیب تو بر من پوشیده من از دوستی تو خود ندیدم که نیک میکنی یا بد ابراهیم او هم و علی بگوید و
 مرعشی و سلم خاص یاران یکدیگر بودند با یکدیگر بیعت کردند که هیچ چیز نخوریم مگر که دانیم که از حلال است
 و در ملک است آن تارک مملکت دنیا خواجوا ابراهیم او هم فرقه خلافت از دست خواج فضل عیاض پوشیده
 و نیز از امام محمد باقر رضی الله عنه فرقه خلافت یافته و در صحبت خواج فضل عیاض تربیت یافت صاحب
 ادب ابراهیم بن منوچهر که خواج ابراهیم حلی در جامع بصره متکلم شده بود و در شبانه روز کیش فطاکردی و
 آن شب که روزه کشادی از درگاه و نیزه کردی چون شهرت بسید شد از خلق بگریخت فلان شب که از راه
 خواج عطا سلمی قدس سره و استاد عبد الله مبارک گوید که اکثر مسافر میبود و یک نفر من بخدمت
 وی بودم زودش نماز جمیل روز میر کردم و گل بنمورد و یکس گفت خواج ابراهیم گوید که کشی عبد خالی یا نعم
 طواف کردم و دست در جلق زدم و عصمت فاسم از گناه نداشتند و کم که هر خلق از من بپشت خوانند مگر من هیچ
 عصمت و هم مدعی غفوری و رحمت من گماشت و گفتم اغفر ذنوبی یا زنده میشوند کم که از همه جهان با من
 سخن گوئی و سخن بگوئی سخن توان بگو و دیگران گویند قلعت که گفت پانزده سال سخن میباشتم

بانه بشنیدم من بعد از آنکه شربت بنده او بایش و در اعلای افتادی یعنی فاشترم که از مرتب لغت که چون از پنج برآمد
 پس شش و هفت و چون بزرگ شد گفت پدرم کجاست مادرش گفت الحال جداست بزرگوارت پدرم که
 در مسجد چون ابراهیم او را دید شفقت پذیری در کارش نزد یک خود نشاند و پرسید که در کدام دین هستی
 محمد بن محمد صلی الله علیه و سلم گفت الحمد لله گفت قرآن میدانی و علم اموغنی گفت بگو گفت الحمد لله است تا برود
 پس از آنکه داشت روی با سمان کرد گفت الهی که غشی نپس در کنار او جان بداد گفتند یا ابراهیم چاه افتاد گفت
 چون او را در کنار گرفتیم مهر او و در دم بپسند آمد که ای ابراهیم تدعی محبتنا و تحب عنا غیر ناد و عوی و درستی
 و بهرستی ابنازی کنی چون این بشنیدم و معاردم که یارب مرا فرمود رس تا جان او بر دار یا جان من یا حرف
 او اجابت افتاد لغت که بابرنگی بر کوی بودان بزرگ سوال کرد که نشان کمال هر چیست ابراهیم گفت
 آنکه اگر کوی آن بود که بر دینش آید و حال که در رفتن ابراهیم گفت ای که تزلزل می گویم بود لیکن بر تو مثل منیر نم خدای
 ساکن شد لغت بزرگی گفت که با ابراهیم در شتی بودم با مخالف برخاست چنانکه بیم غرق بودند از آند از سوا
 که از غرق شدن میترسید که ابراهیم با شما است در ساعت با ساکن شد و رفعت است ابراهیم او بر گوید که در میان
 کوفه و مکه یا مروی صاحبش چون فریضه نماز شام گذار و بعد از آن دو رکعت سبک گذار و در زیر لب گفت
 از بابت دست راست وی کاسه نریه و کوزه آب پیداشد خود بخورد و مراد او این قصه را با یکی از مشایخ
 که صاحبیات و کرامات بود بگفتم گفت ای فرزند وی جلد در من داؤد است و صف حال وی چندان گفت
 که هر که در آن مجلس بود بگریست پس گفت وی از دینهای از ویهای بلخ است که آن دیر بر سر بلخ افتاد افتاد
 که داؤد از ویست پس آن شیخ از من پرسید که ترا چه آموخت گفتم اسم اعظم گفت که اسم اعظم آن در دل
 من از آن بزرگتر است که بزرگان بگذردم و داؤد بلخی از قدما می مشایخ خراسان است و هم در رفعت است
 مشتاقی بن ابراهیم بلخی از طبقه اولی است وی جز اول صاحب بلخی بود و صاحب حدیث گشت و با ابراهیم هم
 صحت داشت و حتی با ابراهیم او هم گفت که شما در معاش چگونه میکنید گفت ما چون می یابیم شکر میکنیم و چون
 نیسیا می یابیم بزرگتر شکر میکنیم گفت سگهان خراسان چگونه میکنند ابراهیم گفت پس شما چون میکنید گفت بلخ چون
 می یابیم یا شکر کنیم و چون نمی یابیم شکر کنیم ابراهیم او هم بپرسید و داؤد گفت استاد لونی و در کتاب سیر السلاطین

این حکایت را انعکاس این آورده و اینچنینی نسبت بالبراهیم او هم کرده انجانب نسبت بشقیق کرده و آنچه انجانب نسبت بشقیق
 کرده انجانب نسبت بالبراهیم او هم و الله تعالی اعلم انفعالات احمد بن حنبل و یحیی بن زبید از طبقه اولی است گفتند و ابو جعفر است
 از بزرگان شاخ فراسانت وی گوید که ابراهیم او گفت التوبه بی کفر جمیع الی الله یصفوا السیر از نظیر است
 باینکه ابو جعفر حدیث است صاحب کرامت از شیخ علاء الدوله سمنانی نقل میکند که روزی سفیان ثوری بنی
 ابراهیم آمد وی دست زیر محلا کرد و مشتی درم آورد و بخادم داد که سه تن گرم غسل بیاور سفیان گفت
 پیشتر این ابراهیم این سراف باشد ابراهیم گفت در مالکولات این سراف نیاید اگر نیاید آید دیگران بخورند و در سراف
 سفیان ثوری را امیر المومنین گفتندی و در علوم ظاهر و باطن نظیر داشت و از معتقدان پیغمبر بود یعنی ابو جعفر
 و شافعی و مالک و احمد و حنبل و سفیان و روح و ادب تواضع و تقوی بغایت داشت و اول کار از آنکه بودند
 گفت ابراهیم او هم در آنجا اندک بیاسماع حدیث کنیم در حل باید ابراهیم گفت من خلق او می از سودم و الا او هم
 از تاثیر بود و در اثر از آن گویند که روزی بغفلت یک چاکل در مسجد نهاد و از آن شب که ای ثور ثوری کنی بیو
 بای در کشت زاری نهاد و نداشتید هوش از وی رفت و در گریه شد و هم از وی نفکست که جوانی راجع فوت شد
 که بی کشتی سفیان ثوری گفت چهارمچ کرده ام بود ام آه بن ده گفت داد این شب بخوابید که و اگر گفتند
 سود کردی از هر وفات قسمت کنی تا تو نگر شوند و هم از وی نفکست که هرگز مرغ در ششست اندک سوال نمائند
 یک روز مرغ نشسته بودم نداشتیدم که ای پسر او هم بندگان پیش خداوند چنین شایسته تیر کردم و راست
 بنشینم این خدا ابراهیم را بیواسطه تعلیم از غیبت سیدنا و مرشد نامیفرزند که ازین فکر گناه سر بر خیزد و چون
 او قریب سید خواج ابراهیم ناپیداشد بعضی گویند در بغداد و سیلوی امام احمد حنبل و بعضی گویند در شام و حلبه شام انجا که
 خاک بود پیغمبر علیه السلام است و بقولی غره شوال شمس و غائب و مایه و بقولی بیت المعرفة در سن است و
 و مایه در زمان خلافت ابو عبدالله محمد بن عبدالله و الفی که خلیفه سوم بود از بنی عباس قدس سره و واقع شد و
 و حضرت خواجه معروف کرخی رحمه الله علیه انفعالات است از طبقه اولی است و از قد فاسی
 مشایخ و اسناد سیری سقطی و غیر او کثرت وی ابو محفوظ است نام پدر وی فخری و است و بعضی گویند
 فیروز از آن حکفته اند معروف بن علی مولی الکرمی پیروی بوده در بان علی بن موسی الرضا رضی الله عنهما

پیر و ست دی سلمان مشبه بود و همه دخت گفت است که صوفی اینجا مهابت تقاضای جهان
بریز این جهانست همان که بادب بود منظر بود نه مقامی مشخصی معروف کرنی را گفت و او متنی کن گفت
و صد زن لا یرک الله الا فی رزقی الشکین شیخ الاسلام گفت که معروف روزی مرخا هر زاده خود را گفت
که چون ترا باو حاجت بود بمن سوگند بر او ده و مصطفی صلی الله علیه و سلم درو عام میگفت اللهم انی استأذنی
بک ان اکتلم علیک بحق الراحه ان الیک بحق ارباب مهاری من بر تو و تسلم معروف و حق
فقال الحق بک نیست من تعلیم الخلق انما هی مواهب الحق و فضل و کشف المحجوب است متعلق در کارضا و پیغمبر
علی بن موسی الرضا رضی الله عنه ابو محفوظ معروف بن فیروز الکوفی رحمه الله علیه از کدام شایخ و ادیان
ایشان بود و معروف بود و تقوی استاد سری و مرید او و طائی بود ویر افضل بسیار است و اندر قول
علم مقتدا قوم بودند وی می آید که گفت للفتوة ثلاث علامات و فاء بالاختلاف و مدح بلا جوده و عطاء
بلا سوال علامت چهارم در سه چیز است و فابی خلاف آنکه در عهد عبودیت بنده مخالفت بر خود حرام دارد
و مدح بی جوادانه از کسی نگوید بنده باشد ویرایش گوید و عطا بی سوال آنکه چون هستی بود اندر عطا تمیز نکند
و این هر صفت حق است و فانی او و دوستان خلاف نیست و مدح بی جود و فروی نکند کوی محتاج لفضل بنده
غیبت که از کار وی شنا گوید و عطا بی سوال جزا و نهد در تذکره الاولیاء است ان مقتدا ی طرقت وان
حرف سرور و ره نما و حقیقت و سید مجبان و خلاصه عارفان بود و اگر عارف نبودی معروف نبود و حق است
سری گفت که معروف مرا گفت چون ترا بخواه حاجتی بود سوگندش ده که یارب بحق معروف کرنی که حاجتی من
و فاکنی که عالی اجابت افتد و گفت روزی مسافری در خانقاه وی رسید و قبله نمیدانست و سوی
دیگر نماز گذارد بعد از ساعتی معروف با صاحب وی بسوی قبله کرده نماز گذارد آن مسافر خجل شد گفت چاره را
چون نکردی گفت در ششم دوریش را با عارف چهار آن مسافر را ملاقات بسیار کرد وی مشرب مسلح داشت
خواجرا بر همه از وی وصیت خواست گفت تو کل کنی بر خدای تا خدای باز تو هم بود و انیس فرموده و گفتست
روزی بر در رخا رضی الله عنه و در بار عام داده بود و مراجعت از دو عالم کرد و بر پا آمد پهلوی معروف و شکستند
و چهار شد سری او را گفت و مرا متنی کن گفت چون پیرم پیران من بعد از ده روز دنیا بر بنده و مخلصه از ما در بر

آدم را بجم و در تجربه نهادن از قوت تجربه او بود که بعد از وفات او را تر باگ محراب میگویند که بهر حاجت که بخواهد
 آوردند حق تعالی را در اگر و نهید پیش چون وفات کرد مردم به او دین و دعوی کردند جهودان و ترسانان
 و مومنان خادم گفت او فرموده است هر که جنازه ما بردارد از زمین بر آید ایشان هم جهودان و ترسانان نتوانستند بردارند
 الا اهل الاسلام برداشتند و نماز بر وی کردند آنجا دفن کردند بقول صاحب لغات وفات داود الطائی در سنه خمس و
 ستین و پانصد و معروف بن محمد در سنه مائین از دنیا رفت و بقول مکرآة الاسرار در زمان خلافت ابو العباس عبد الله
 بن مارون رشید که نقبش با مومن است واقع شد و در بغداد مدفون گشت تاریخ مقبول از دست قاضی علی
 ذکر حضرت خواجه خلیفه العرشی رحمه الله علیه از کبار مشایخ روزگار مشیوای اولیا و صاحب
 الاسرار بود و در زند و ورع و در ترک تجربه بی نظیر وقت بوده است و در حقایق و معارف کلمات عالی داشت
 و فرقه را از دست خواجه ابراهیم او هم پوشید و هر نعمتی و امانتی که خواجه ابراهیم او هم از حضرت علیه السلام و امام
 باقر و از خواجه فضیل عیاض یافته در اخراجات تمامی بوی ایشان کرد و و جانشین خود گردانید وی سالها در سفر و حضر
 همیشه بخدمت خواجه ابراهیم او هم بودی و جمیع مشایخ وقت را دیده بود ویراکرات و خوارق عادات بسیار
 صاحب مکرآة الاسرار نقل میکنند که امام عبد الله باقی در روضه الرباعین اکثر حکایات احوال و کمالات وی ذکر
 کرده است از آنجا که یکی این است که بعضی غریبان از خلیفه مرعشی پرسیدند که درین مدت بخدمت خواجه ابراهیم
 بودی کدام چیز عجیب تر از وی دیدی گفت چند روزی در راه که طعام نیافتیم چون آمدیم یکوفه و جای یافتیم
 بمسجد ویرانی پس دیدم خواجه ابراهیم بجلالت من گفت ای خلیفه ترا اگر سندی بنیم گفتیم برخواجه محض نیست اینکار
 نوشت بسم الله الرحمن الرحیم انت المقصود و بکل حال و چند کلمات دیگر در آن نوشته بمن داد که اگر مشهر
 بیرون روادع کسی که ترا پیش آید این کافند ابوی ده چون آمدیم مردی بر شتر ماده سوار پیش آمد که گفت
 دوی دادم هرگاه بمغمو نشنوا قف شد گفت صاحب قف کجاست گفتیم در قلان مسجد است پس گذرانید و یک
 همیای که در وی شنیدند دنیا بود در رفت صاحب اقتباس الانوار از حیدر قطب بنید بعدوی صاحب
 در علم سلوک تصانیف بسیار دارد و بعد از سه روز و گاهی بعد از پنج و شش روزی و فاطمه کردی و در آن وقت
 هم زیاده از حد است و محمد تامل نه نمودی و فرمودی چه گداز روز طعام خورد و او اقسا را نانی پر از بلیه

در روزی که از آن روزی مانع بود و غذای درویش شغل ذکر لا اله الا الله است و کسی که لغزش از
دست او بخدای طعام غایب باشد و دست خود نیاید و اگر پیش درویش درم بپوشد
و ششینی نیز که درویش نفس و قرب بخدای عالی دارد و در درم شرف و بعد است که نفس پرست بمقام درویش
رسیده و در مایه اسرار بر وی اوست اندر پیران تنی شکم بوده اند و هر یک فقر و فاقه کشیده اند و پیش که سیر
در دوازده محبت دی باید گرفت کسی که خود در لاکت بود و دیگر یکی در مقام برساند لغت که خواب از ازل در این دنیا
مرا می کردی و اگر از ازل دنیا کسی ترک نباشد می چوید و در خواب روی او ندیده بعد از چهل روز بخود خود طلبید
و در کنار گریه و فرمودی بیای دل را لغت که خواب از زمان جوانی تا میری درویش بودی هر جا که درویش باش
ششیدی ملاقات آن رفیق و همستا از انان طلبیدی و هر کی گفتی که حدیث مقبول درگاه است و در نظر خواص
فضل بن عباس آمد خواب باینده بسلامی را دیده بود گویند چند سفیران بسلامت پیش خواب آمدند و
که باینکه ششانی از درم نفس آن تامل کنی در سه نگاه درویشی بودیم خوابی سخن آنها در گوش میگری که آن
خواب که گفته چنانچه چون خواب را فقر و باطن شاه آه آه شب برگشت و آتشی از دهن خواب بر آمدن سفیران
بفرقه همین ناگه نشدند لغت از شیخ محمد الدین سهروردی رفته که خواب حدیث را بعد از ترک علایق خواب
خبر عایه اسلام آمده گفت که سالک را از راهی پاره نیست بر و محبت خواب را هم او هم اختیار کرد پس خلوت
بیرون آمده بجماعت خانه خواب را هم حاضر شده سر بر زمین نهاد و دی حضرت بر خاست و بر کنار گرفت و فرمود
ای درویش خاطر جمع دار که کار تو زود کشاید ان شاء الله تعالی بعد بریده مشغول ساخت خوابش ماه
خدمت آن محمد و شش را با فطاری که شیخ بسیار راضی شد و گفت که از خدا خاستم تا کار تو هر روز
عالی شود و در میان درویشان مرتبه بلند گردد اکنون خرقه خلافت بپوش و بمقام پیشین دست بیعت خلوت
را به در نهی کنی و چهار روز قبول کنی و چون با اهل دنیا ملاقات شود تو به واستغفار کنی و گریه و زاری غایت
در مشغول بر آن خود شمع آری و درویش چون حکایت کند باید که از قرآن و حدیث و مناقب بزرگان
گوید و خواب و ایم الیک بودی خلق التماس کردند که چندین گریه از بهر حبست گفت آه امری مصطنع است
بسی معلوم نیست که در کدام فرقی خواب بود و فرقی فی الحقیقه و فرقی فی التفسیر و زی مری بر سپید

یا شیخ چون حال خود خدایا بیعت چگونه میدی و راه دیگران چرامنی فی خواجہ نعمہ زود و بیہوش شد و چون
 بافت آمد بافت اواز او چنانچه حاضران مجلس ہم شنیدند کہ ای خدیفہ مادر دوست داریم و تر بر گزیدیم
 و تر بر اہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در بہشت در آیم و ہر کہ تر دوست دارد او را نیز تو بخشم و راں ^{شش}
 مرد کافر مسلمان شدہ نقلست کہ خواجہ خدیفہ مرعشی کہ لقب بسید الدین است خرقہ فقر از ابراہیم قدس
 پوشیدہ بود و از وی تا حال ان امانت بطریق سلک صحیح در سلسلہ چہشتیہ عالیہ معمول است و سبب این
 خواجہ ابراہیم در کتب معتبرہ چنان نوشتہ کہ روزی خواجہ خضر علیہ السلام پیش وی بآید و گفت کہ ترا ہر بری
 ہر محبت ابراہیم او ہم اختیار کن این سخن در رویش و بر آمو شد آمد و محبت الہی پیداشت پیش خواجہ ابراہیم او ہم
 سر بر زمین نہاد خواجہ ابراہیم او ہم تواضع بسیار کرد و بر فاست و بر کن گرفت و گفت ای خدیفہ خاطر جمع دار
 اوست اللہ تعالیٰ بعد چند روز کار تو میکشاید پس خواجہ مرعشی ارادت خواجہ ابراہیم او ہم آورد و گوشت گرفت و
 مشغول بچیز گردید و ہم وی از سیر الاقطاب می آرد کہ چون خواجہ خدیفہ مرعشی زیارت روضہ منورہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گشت جمال جہان آنکی آن سرور دید و عرض نمود کہ یا رسول اللہ میرسم باشد
 کہ تقیرم بسوزند فرمود کہ مراد نباش تو بہرہ من در بہشت در آئی و ہر کہ با تو وصلت دارد و نیز بہ بہشت
 در آید و در اقبال است کہ خواجہ خدیفہ مرعشی قدس سرہ در ایام ہفت سالگی ما حفظ ہفت قرأت ^{و شہ}
 اعظم قرآن کردی و ہر در رویش را احترام و تعظیم بنایت بجا آوردی و وی در سن شانزدہ سالگی عالم علم
 گشت و شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت رب ساخت و ہمیشہ پلاسچ پوشیدی و خلوت کردی و ای
 ابکا بودی و وی و تربیت مریدان نفس قوی و شانی عظیم داشت چندین شاہ بازان در سلسلہ او قرارستند
 و طریق مریدانش محض تکریم ظاہر و باطن بود و در سفر و حضر ذکر می گفتند و بیچ وقتی از کسی طبع نمیکردند ہرچہ
 بی طلب حق تعالی میفرستاد و نمودند و ایشانرا میکردند و گاہی بالیل دنیا امیرش و اخلاط نمی نمودند و بیانی
 او را بسبب بود کہ جمیع خواجہ گان بہشت بوی می پیوندند وی قدس سرہ بنا بر پنج چہارم سوال و برانی
 چہارم ما مذکورستہ اشنی جویند و بانی سراسر ای باد وانی انتقال فرمود و ناچار و فائش صاحب سیر الاقطاب
 اقبال خان بود کہتہ است رحمۃ اللہ علیہ ذکر حضرت شفیق بنحو رحمتہ اللہ علیہ ان رکن محترم ان

قبله محترم آن علما و زاهد طریق ابوعلی شفیق رحمت الله علیه گاه وقت بود و همه عمر در توفیق رفت و در انواع
 علوم کامل بود و متصانیف بسیار داشت صاحب قیاس فی سیر الاقطاب میگید که خواجہ ابراهیم ادهم قدس سره
 و خلیفہ داشت یکی خواجہ حنفیہ عرشی و دوم خواجہ شفیق بلخ رحمت الله علیهما و صاحب تکرر الاولیا میگید و فزون
 علوم تصانیف بسیار داشت و استاد و حاکم اسم بود و طریقت از ابراهیم ادهم گرفت و باب بسیار شاخ صحبت
 داشت و گفت یکین نزد مفتی استاد داشگردی کردم و چند اشتر بر کتاب حاصل کردم و دانستم که رشتا و
 خدا تعالی در چهار چیز است یکی امن در دوزی و دوم اخلاص در کار سوم عدالت شیطان چهارم ساقط
 مرگ و توبه و آن بود که تبرکستان شد تجارت و بنظر آنه تمنا رفت بت پرستی را دید که بت می پرستی و زاری
 میکرد شفیق گفت آفرید کار تو زنده و قادر است او را پرست و بت مپرست که از تو هیچ نیاید گفت اگر چنین است که تو میگوئی
 قادر نیست که تندر شهر تو روزی و ده که ترا اینجا بناید آمد شفیق ازین بسیار شد و روی بلی نهاده و گری بالو همراه شده
 با شفیق گفت در چه کاری گفت در بارزگانی گفت اگر از پس دوزی میروی که ترا تفرقه گیر کرده اند و که خود تپور رسد شفیق چون این شنید نیکیا شد
 کردن گویند و اگر از پس دوزی میروی که ترا تفرقه گیر کرده اند و که خود تپور رسد شفیق چون این شنید نیکیا شد
 و دنیا بر دلش سرگشت پس پنج باز آمد جماعتی دوستان بروی جمع شدند که او بغایت جوانمرد بود و اکثر اوقات
 با بزرگان بود علی بن عیسی بن مامان میر بلخ بود و او را سگ گم شده بسیار شفیق را بگفتند که سگ داری و
 اینجا نیند او التماس شفیق کرد شفیق پیش امیر شد و گفت تا سه روز دیگر سگ را بتو باز رسانم او را اخلاص
 او را خلاص داد و بعد از سه روز شخصی آن سگ را یافته بود و اندیشه کرد که این سگ را پیش شفیق باید برد که روی
 جوانمرد است مرا چیزی در پیش شفیق آورد و شفیق پیش امیر برد و یکی از دنیا اعراض کرد و گفت که در
 بلخ محلی عظیم بود و غلامی را در بازار دیدش و آن گفت ای غلام چه جای شاد و لیست نه منی که خلق از گرسنگی جان
 اند غلام گفت مرا چه باک مولا یم را میبخت خام و چندین غله دارد مرا اگر سنه نلند از شفیق از دست فرت
 گفت الهی غلام بخور چند شاد است تو مالک الملوک ما چرا ندیده روزی خوریم در حال از شغل دنیا رجوع نمود
 و توبه کرد و روی بدرگاه حق نهاد و در توفیق کمال رسید و گفتی من شاگرد غلامی ام در صفحات است که شفیق گفت
 که با ابو یوسف قاضی در مجلس ابو حنیفه رضی الله عنہم حاضر میشدم مدتی در میان ما مفارقت افتاد چون بخدمت

الشبهة الثالثة شبهة في الاكل وشبهة في الكلام وشبهة في النظر فاحفظ الاكل بالشقة واللسان بالصدق والنظر بالمعبر
 شبهة است یکی در طعم دیگر در گفتار سوم در عیدار پس نگاه دار خورش خود را بیا و داشت و با تمام خداوند و با
 بر است گفتن و چشم را عبرت نگریستن و دردی بیا را ن گفت اگر از شما پرسند که از تمام چه آموزید بگوئید و در خبر یکی
 خرسندی میان خود درست است و موم فرمیدی از آنچه در دست دیگر است و روزی بیا را ن گفت عجب است
 پنج شما یک شتم تا کسی از شما شناسیده باشد بیرون بید گفته شناسیده چون باشد گفت اگر از خداوند تعالی پرس
 و بغیر او امید ندارد و اگر احمد بن خضویه سر حلقه و منشا را خوانده خضویه احمد بن خضویه الهی است
 محمد اله علی و از طبقه اولی است و صفت و کشف المجریه مکره الا و بیا را است کنیت ادا ابو حامد است و ابو تر
 کشی و ما تمام صحبت داشته بود و ابراهیم را هم رادیده بود و از معبران شایخ خراسان است از پنج بود و از بیست
 و در نامه خود بعلوم عال و معتد اقوم خود بود و در طریق طاعت سپیدی و جامع بیستم لشکریان پوشیدی و می گوید
 که ابراهیم او هم گفت التوبی الی الرحمن الی الله بعد از این سر از نظیران باین بر و ابو حمزه مدواست و سفر حج و بعض
 از زیارت کرد و در پیش پور و باین بر و ابو حمزه را بعضی را گفته که از این طایفه که بزرگ تر از این گفت ای احمد بن
 لسی بزرگ تر ندیدم بهجت و صدق احوال شخصی از احمد خضویه طلب صیت کرد و گفت آیت تشکک نمی بینم
 و هم گفته اطریق واضح و الحق لایح والدی قد سمع فما التیر بیه هذا الامین المعنی و بزرگ تر پیش بود که هرگز بر روی
 آب میرفتند و در هوای بریدن بر صاحب کلمات و هم ابو حمزه گفت که اگر احمد نبودی فتوت و مروت ظاهر تر
 نفست که گفت و بر بادیه تو کل رفتم حار و بر پایم شکست بیرون نکردم و گفتم تو کل باطل نشو و همچنان میرفتی
 اما س که رفت بجای رفتم و حج کردم و باز گشتم و برخی تمام میرفتی تا مردمان آن غار از پایم بیرون کردند من با پی
 مجروح نزد باین بر آمد چون چشمم باین بر من افتاد و تبسم کردم و نفست آن شکل که برایت نهادند چه کردی غم اختیار
 خود اختیار را و باز گشتم شمع گفت ای مشرک یعنی ترا وجودی و اعتباری هست این شرک بنو و نفست
 که در دگر خانه او درآمد و هیچ نیافت چون بازمی گشت احمد گفت ای برآ آب بکبش و طهارت کن و نماز مشغول
 شو تا خبری برسد متوجهم تا منی دست نروزی بر نماز همچنان کرد چون روز شد و عجب و دنیا را آورد و شمع
 و شمع بر نارا و او گفت این جزای یک شب نماز نیست و ز در حلق پی پید آمد و گران شد و گفت راه غلط کنی

یک شب با بر خدای کار کنم چنین کارم کرد و توبه کرد و در قبول نکرد و از مردان شیخ شد نقلست که یکی از بزرگان
 گفت احمد را دیدم در گروته نشسته و بر بنیر می نین آن گردن داشتگان میشدند و بگویم یک شیخ بدین منزلت
 کجا میرا گفت زیارت و سستی گفتم ترا با چنین مقام زیارت کسی چه حسیان گفت اگر من دم او بیاید نگاه در به از آن
 او را بود و مرا توفی رحمتی سینه اربعین و این تیره و بیغ مشهور زیاده و تیرگی و ذکر **حضرت بایزید**
 بسطامی رحمه الله علیه در نعمات است از طبقه اولی است نام و طیفون پس بن آدم بن مردشان
 است جدا و گری بود و همان شد از اقران خود خضویه و انحصار یکی معاشرت و شقیق بلنی را دیده بود
 و اسناد او کردی بوده و صحبت کرده که قبر من فرو تراستان من نهی جرات است و اسناد او از همای غی بود
 یعنی اصحاب قیام و اجتهاد و بود و لیکن ویرا و لایتنی کشاد که در بیتان پدید میامد و کشف است از جمله حبل
 مشایخ بود و حالش اگر و شانش عظیم تا حدیکه حدیث گفت ابو یزید مثلاً بنظر تو جبریل مرین الله علیه و را روایت
 حلیت اندر احادیث چیز بیست علیه و آنکه سکر افضل هند بر جوان ابو یزید است و ازین ده امام مستوف
 مرصوف یکی دی است و هیچ کس را پیش از وی اندر حقایق این علم چندان احاطه نمود که ویرا و اندر همه
 احوال محب العلم و علم الشریعت بود و از وی می آید که گفت عقلت فی الجاهل و تفتیش سینه فاما و کتبت مشایخ استمد علی
 من العلم و متابعیه و کولاهنک لعل ان یثبت و اختلاف العلماء و رحمة الله فی تخرید التوحید گفت نهی سال
 مجاب است کردم هیچ چیز نماند که بر من نیست ترا علم و متابعت آن بود و اگر اختلاف علماء نمودی
 من از همه چیز ماندمی و حق دین نمانستی که از د و هم از وی می آید که گفت انکته لا تظن لها عت اهل الحلیة
 محبوبان محبت هم بهشت را خیر نیست بزرگسال محبت و اهل محبت با و نفع و در پوشیده اند از محبوب محبت
 خود و ما یعنی بهشت مخلوق است پس مخلوق نژاد و دوستان خطره ندارد و دوستان بد دوستی نهمینداز
 آنچه وجود دوستی دینی اقتصاد و از وی می آید که گفت کیما ربکه شدم خانه مفرد و دیدم گفت که چچ قبول نیست که رنگها
 از جنس بسیار دیده ام بار دیگر بنفوس خانه و خداوند خانه دیدم گفت بنفوس حقیقت تو حید نیست با رستم برستم
 همه خداوند خانه دیدم و خانه ندیدم مبرم ندا اند که یا بایزید اگر خدا ندیدی و همه عالم را دیدی و مشرک بودی
 و چون همه عالم را ندیدی و خود را یعنی مشرک باشی نگاه توبه کردم و از دیدن کسی خود نیز توبه کردم و نعمات

مشایخ را از این طیفون
 و بزرگان و شایسته بنیان

اگر مصلحت بکار آید سندی می باید تا بروی نایه کنم یعنی کار از نماز در گذشت و نهایت رسیدن نقلت خواب احمد
 اخروی را نیز مرید پیش وی آمد که هر یک بر آب و در هوا میرفت و خواجه احمد گفت هر که طاقت دیدن ابو یزید دارد
 اندر بیاید هر چه اندر رفتند مگر یکی بر در ماند بازید گفت هر که بهتر شناست بر در ماند او را طلبید بعد از آن خواجه
 بازید گفت ای احمد تا کی سیاحت کنی گفت چون آب بیک جا ایستد منتشر شود گفت چرا دریا نباشی
 تا متغیر نشود پس ابو یزید سخن آمد احمد گفت فروتر آئی که ما فهم نیکویم خواب فروتر آمد باز گفت فروتر آئی همچنان
 با آن زمان سخن بازید فهم کردم و احمد گفت یا خواجه بلیس را دیدم بر سر کوهی نو بر دار کرده گفت آری با ما عهد کرده
 که گرد بسطام نگر و اکنون یکی را دسوسه کرد تا در خون افتاد و شرط است که در دوازده دریا و دشتان بر دار کنند
 و چون شیخ ابو سعید ابو یزید نیازت وی آمد ساعتی بایستاد چون بازگشت گفت این جایی است هر که خیری
 انجام کرده باشد اینجا باز بقول مرآت و لادش در سنه سبتین مائده مدت حیاتش صد و سی و سه سال و بقول
 بهفتاد و سه سال در سبت المعرف است تاریخ وفاتش کوه قلق و وفاتش در زمان ابو الفضل جعفر بن معمر
 که متوکل لقب داشت تاریخ سبت و هشتم شعبان در سنه اربع و ثمانین واقع شد در بسطام مد فون
 بقول مرآت الاسرار رحمه الله علیه و بقول تاریخ و لادش سر صوفی و تاریخ رحلتش بازید و اصل حق و ذکر
حضرت خواجه پیر بصری سر حلقه خانواده پیر بیان رحمه الله علیه
 پیشوای علماء و اولیاء وقت بود و در معرفت حق علی و علمایان مشایخ کبار معروف و در حیات رفیع و متعالی
 عالی داشت حقه فقر و وارث از دست خواجه حذیفه المرحوم قدس سره پوشیده وی را طریقات و زیارات
 بسیار بوده است و در تربیت مریدان دست قوی و قبولیتی تمام داشت و ملقب باید الی گشته و صاحب
 خانواده بود و مریدانش خود را پیر بیان گویند و طریق محاب وی آن بود که شبها روزی همیشه با دهنی
 بودند و نماز با حضور دل میگذاردند و ذکر غیر در مجلس وی بر گز نمیگشت و در صفای باطن بسیار میگوشت
 چنانکه بعد از آن سه روز چهار روز از میوه جنگل و یا سبزی اقطاع میکرد و دائم در مراقبه و محاسبه بودند و مجرب
 در بیان میگذرانیدند در شهر با وی سکونت نمیگرفتند و با حلق آمیزش اصلا نداشتند و ظاهر این باطن جمیع خفا
 خفا و در توحید حاصل کنند بزرگی گفته است شعر ظاهر و باطن چو شد تسبیح دوست و ماکون حق سلطان و جبار

صاحب قیاس الانوار ز سیه الاقطاب می آرد که خدمت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس سرہ ہفت سالگی متولد
 شدہ و چند سال خط کلام بخوندہ چنانچہ در ہر روز دو ختم قرآن کریم میخواند و نویسند و مناسک
 تاسی سال یا ضاعت شافقہ نمود و روزی از مادر وی بنالہ گفت الہی ہبیرہ بیچارہ در لہ تو عینود و باہمہ سنگ
 دل تو لبہ بہت بیامردا و آواز از عالم بالا رسید کہ الہی ہبیرہ ما تر بخشیدیم بآنکہ بخدمت خلیفہ عرش سی بر
 پس دی ہلاکت حضرت خواجہ خلیفہ عرش آید و سر بر زمین بہار حضرت خواجہ خلیفہ تعلیم شب بیا کرد و
 مہربانی مانود پس فرمود الہی ہبیرہ چون ہی سال مجاہدہ کردی از علم بیرون بود و این مجاہدہ اثر سے تمام شد
 کہ خودی خود بجا بدی آید پس در ہفتہ بہ تمام سبب رسید بکمال خرقہ بزرگان بدو پو شانید و ہم دی
 از سبب قطاب می آرد کہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری بخدمت خواجہ خلیفہ عرش الادوت آورد و از عالم غیب
 نذر رسید الہبیرۃ البصری من ترا قبول حضرت خود کردہ ہندیم و آنروز کہ بخدمت خرقہ پوشیدہ شکر گزار
 بخشید کہ پس کہ نظر نظر حضرت شد از عرش تا تحت الثری در ستا بدو تکلف گشت و حضرت قدس سرہ
 بعد پنج و شش روز ظاہر کردی و چندان گریستی کہ مردم گمان میدادند کہ سادہا پاک شود و بعضی اوقات خون
 از چشم مبارک فرو میخورد حضرت قدس سرہ اکثر در صومعہ میماند و در کابل دنیا نمیدید و اگر طعام آب و افغانہ
 ایشان میبودی ہرگز نخوردی و میفرمود و طعام ملوک نہ تر قابل است و انرا تریاکی نیست بخر غایت الہی
 و دل بہ اسباب میکند و تمام شب بیدار می ماند و شبی و با فقر ہم لغزش می یافت از فقر حلال حاصل کردی
 چنانچہ در اوائل قوتش از وجہ کتابت بود و گاہی طعام رستہ قلمہ نخوردی و فتوح اہل دل قبول نکردی
 و ہم از دی غلبت کہ حضرت خواجہ ہبیرۃ فرمودہ است کہ تو شکر خرقہ پوشیدیم روح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 دار دل جمیع نور کان حاضر بود و نذر یک مراد عالمیکردند و من در گریہ بودم از ترس حق کہ در لوشی شکل کالیت
 امر و خرقہ پوشیدہ ام نہایم کہ از من فرادار ای آید کہ شب بہ حضرت او نباشم و قتی کہ میگفت بیگفت الہی
 بیچارہ ہبیرہ غریبت اگر حساب از آدمی پرسی طاقت ندادہ و ذآعد یا ہبیرہ حساب بر تو نشان کردم
 وفات خواجہ ہبیرہ تہا پنج ہفتم ماہ شوال سنہ تسع و سبعین ہائتین واقع شد عمر شریف بعد رب و یک
 سال رسید و بود رحمۃ اللہ علیہ ذکر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ در تذکرۃ الاولیاء

نشان خانہ تہذیب
 و تہذیب

و نفحات و کشف المحجوب است شیخ اهل حقایق و منقطع از حمله علایق سری بن مقلّس السقطی رحمه الله علیه از
طبقه اولی است کنیت وی ابو الحسن است خال و اسناد جنید و اسناد سایر بغدادیان است و از اقران
حارث محاسبی و بشیر عافی است مرید و شاگرد معروف کرمی و آنرا نکه از طبقه ثانیه اند اکثر نسبت بوی درست کنند
و او را اندر تصوف شانی عظیم است و البته کسی که اندر بغداد سخن حقایق و توحید و ترتیب مقامات و بسط
احوال خوض کرده وی بود و بیشتر از مشایخ عراق مریدان و اندووی حبیبی را دیده بود و با وی محبت
داشت و وی در ابتدا و باز از بغداد سقوط فرشی کردی چون باز از بغداد سبوح گفت من نیز فارغ شدم
چون نگاه کردند کان او نشنود بود چون این حال بدید آنچه داشت بدرویشان و او طریق تصوف و بشیر
گرفت از پرسیدند که ابتدا با او چه بود گفت روزی حبیبی را می بینم که در میان من بگذشت من چیزی شکسته
بوی دادم که بدرویشان بدید گفت خیر که از آن روز و نیام در دم سر و گشت روزی معرفت کنی می
گوئی با او گفت این یتیم را جامه کن من جامه کردم معروف گفت خدا تعالی دنیا را بر دل تو دشمن گرداناد من
بیکبارگی از دنیا فارغ ایدم از برکت دعای او بید گفتم ما را نیست اغبه من السری آتت علیه سبعون سینه
ما رزقنی مضطجعاً الا فی علقه الموت بی کس ایندم در عبادت کامل تر از سری بهفتاد سال گذشت که بهیچ
سری زمین نهند و در بیماری می گریه سری در وقتی که محض بود جنید را گفت یا ابن محبته الا شرار و لا تقطع عن الله
یا محبته الا خیار و بهم وی گفت بکایت العرفه تجرید النفس التفرقة للحق و بهم وی گفته که من ترنن للنایس
بما لیس فی سقطنی عینی الله عزوجل از کشف و از وی می آید که گفت اللهم تعال عذبتنی فلما تعذبتنی عذبتنی
بار خدا یا اگر مرا بجزیری عذاب کنی قبل حجاب عذاب من از آنچه چون محبوب باشم از عذاب بلا ذکر و شانه
تو بر من آسان بود و چون از محبوب باشم تو بملک من بود و قبل حجاب تو بر ملا می که اندر مشاهد هستی بود
نباشد علی بن عبد الحمید القضایری رحمه الله علیه گوید در خانه سری بگو فقم نشینم که می گفت اللهم یرحمکم شیخی
هکذا فاشغلک بک عنی از برکت دعا وی حق تعالی مرا چهل هم پیاده از حطب روزی که نه نقیست هر روز
چند کرات تهنیه میدید که عباد از شومی گناه و بیم سیاه شده باشد و وی یکبار یعقوب علیه السلام را بخوابید
گفت ای رسول خدا این چه شورا است که در جهان انداخته چون مرا از حضرت حق محبت کمال است سخن

[illegible]

میفرمودند و یکپا ایستاد و چنید را خبر کردند چنید برخواست و نوازش شد و گفت ای ابو الحسن اگر دانی که با وی خروش
 سود دارد و گو تا من نیز بخیر و شیدن آیم و اگر دانی که خروش سود ندارد و دل برضات تسلیم کن تا ولت خورشید
 نور از خورشید باز ایستاد و گفت نیکو معلمی را و اگر وی می آید که گفت آنرا آتشبازی در کار است ایشان عالم عالمی
 و عارف بی‌غش من حقیقت عزیزترین چیز را و در زمانه ما و چیز است یکی عالمی که بجهل خود کار کند و دیگر عارفی که از حقیقت علم
 خود سخن گوید یعنی علم و معرفت هر دو عزیز اند از آنچه علم بی عمل علم نباشد و معرفت بی حقیقت معرفت نه و در میان
 او قاتلین هر دو چیز عزیز بوده است و هر که طلب عالم عارف کند و نیاید بخود مشغول بایستد و از خود بگذارد و جمع کند
 و از وی می آید که گفت من عقل الاشیا با فی فرجه منی کل شیئی الی الله هر چه را از انجا و ندانند از ان و می شناسند
 اندر همه چیز را و جمعش بد و باشد نه چیز را از انجا قاتل ملک با ملک بود پس استراحت در روت که چون
 بود نه در رویت کون از انچه اگر کشاید را علت افعال دانند پیوسته را بکار باشد و هر چیزی را جمع کردن را از ان
 باشد چون اشیا را اسباب فعل و اندک سبب قایم بخود نبود که به سبب قایم بود و چون رجب برسد اسباب را که شغل
 غایت یابد و هم صاحب نعمات میباید با سرتی و محمد علی قصاب و احمد حواری صحبت داشته و از لونون را دیده بود
 از اقزان چنید بود و اما نیز وقت تر از چنید بود چنید معلم میبود و نوری نیز بهمانی و بی شوری داشت و غرضی
 چنید را از صبر و نوازش چیزی پرسیدند خواست که جواب دهد و نوری با بگ بر وی نزدیک بود و وقت نمحت صوفی را یک
 باز شدی دوست و دانشمندی زدی سخن این طایفه مگو نوری قدس سره همیشه تسبیح داشتی هر دست
 ویر گفت تسبیحات الیزر گفت لا تسبیح الی الله گفتند باین تسبیح میخواهی که الی الله در یاد تو بود و گفت بی ملک باین
 تسبیح غفلت میخواهم و هم دی گفته لا یغترک صفاء العبودیه قرات فیہ شیآن الربوبیه و ویر گفت که الی الله
 را آنچه شایع گفت با آن گفت پس فعل چیست گفت عاجز است و عاجز را و نماید و هم دی گفته که هرگاه که الی الله
 خود را از کسی باز پوشش هیچ دلیل و خبر را و با و نرساند از آتش ترقی من آید کم بگذرد استلال و لا جبر شیء الا
 گفت جوانی فراسانی با بر میهم قصه آمد و گفت میخواهم که نوری را ببینم گفت او چند سال نیز دیکه ما بود هیچ آید
 بیرون نیاید یک سال گردش میگشت با کسی ناسیمت و دو سال در ویرانه خانه بگر گرفت هیچ بیرون نیاید گریه ناز
 و سال زبان باز گرفت با کسی سخن نگفت آن جوان گفت البته میخواهم که ویر را ببینم ویر اندری دلالت که چون

گفت ای که صحبت داشته باشی ابو عمر و خراسانی گفت از قرب نشان میدهد و اشارت میکند گفت
گفتی گفت چنانکه ویر اسلام کوئی دیگر نمی آید که ما ایم قرب بقدر است ابن الاعرابی گوید قرب بگویند
اسافت نبود و تاسافت بود و کالی بجای بود پس قرب بعد بود و سیم نوری گفت که ساعتی از عارف بر حو
که ای من ترا از عقبه متعبدان هزار هزار سال و سیم وی گفت نظر تو بوالی الشور فلم ازل انظر الیک حتی صیرت ذلک الیوم
در حق نظر بگیری اندر چشم بپایان مطلق یعنی آنکه خود ظاهر است و ظهور غیر با دست و نظر از دور نشدیم تا که آن نور گشتم یعنی نور
من جزو نما شد شاید چه نوری همین شب ده و پیش از جنید برفت از دنیا سده خمس و سیم تا همین فی التاییم الیافه
ایه نونی سده ست و ثمانین و نائین چون نور برنت جنید گفت ذمیب نصبت هذا العلم ففوت النور و ذکره الاولیا
نقل است که روزی جنید پیش نوری شد نوری بظلم پیش جنید بر خاک افتاد و گفت حرب من سخت شده است
و طاقت من طاق آمدی سال است که چون او بیدمی آید من گم میشوم و من چون پدید می آیم او غایب میشود
و حضور او در غیبت من است هر چند زاری میکنم سیکوید یا من باشم یا تو هیچگاه صاحب بنگر کسی را که در مانده و بخود
و شمع حق است پس جنید گفت ای نوری چنان باید بود و اگر زبان و اگر اشکال که تو نباشی بهر او باشی و اگر هست
خواجیه علوی ممشاذ و نوری منشاء چشتیان رحمه الله علیه خرقا رادت
از دست خواجیه بره یعنی پوشیده رحمه الله علیه وی در مشاهدات و مقامات عالی بی نظیر وقت بود و جلی
مشایخ وقت بر کالات صوری و معنوی وی مقرر بود و تداصل وی از دینور است بکسر دال و سکون باء
و فتح نون نام شهر است از شهر را که کوستان و در بغداد نشو و نما یافت اسم شریفش خواجیه علوی است و لقب
شریفش کریم الدین منعم و خاندان قابل بود تمامی مال و متاع بفقرا داده و فقر و فاقه اختیار کرد و هیچ وجه را
افطار نگذاشت بعد از متوجه بعبادت و گفت ایها بجز تو ما هیچ نمی باید و عیال و اطفال را تسویه مردم ندانند که
تو با ما باش عیال و اطفال را ما در نیم پس بر طبق طعام هر روز میرسانند اهل خانه وی پرسید که ای کجا آورده
ای باب و او که مذاق از خزان غیب میفرستد صاحب اقتباس الا انوار میگوید که از اکثر کتب تواریخ که در خط
مشایخ نوشته اند چنان معلوم نموده که خواجه ممشاذ و نوری ملان ممشاذ دینور است قدس سره
و در دینور بمن مستماع دارد انتمی لیکن صاحب حرکات الاسرار خواجیه ممشاذ و نوری را یاد نموده بهر خواجیه

ابو اسحاق شامی نوشته و ممثا دینور بر بزرگی دیگر علاحه نوشته و هم وی از سید قطب منیدیه
 که حضرت خواجه علوم ممثا دینوری از بزرگان شایخ عراق و یگانه روزگار و حافظ قرآن و جامع علمای
 و باطنی دار قرآن شایخ جنید و روی و روی بوده و بصحبت شایخ خواجه معروف کنجی رضی الله عنه
 و همین قول عماد الدین سهروردی و از آن بزرگواران نیز خلافت دارد و در آن طریق نیز صاحب سلسله است و شایخ دیگر
 را هم دریافته و خدمت کرده و پیش از ازاوت سالها در ریاضات و مجاهدات بسر برده و بعد از هفت روز اقطاع
 کردی چنانکه بجهت دفع خشکی و بر بادگی آب حوزدی و بیک خرافات کروی و همیشه صایم میشدی در ایام
 طفلی هم روزه میداشتی و کاهی در روز نیز شیر مادر نخوردی یعنی مدت عمر عزیز صایم بودی تا افطار اجابای
 حق کند و او عارف مازاد بود و هم او از کتاب مذکور منیدیه که وی صحبت با خضر علیه السلام داشت و باشاره
 خضر علیه السلام بخدمت خواجه میره البصری شتافت و ازاوت آورد و خواجه میره گفت بیا ای علو که کار تو همیشه
 در علو است از حق تعالی تو اسبیه ام که بجای من نشینی و تسبیحیت بکمالی بق بهی پس ذکر لا اله الا الله تلقین فرمود
 و در خلوت نشاندانی را محال رفع حجاب شد از عرش تا تحت الشری در نظر نمایان گشت و هم وی از لایحه
 منیدیه که چون خواجه علوم ممثا دینوری چندگاه ریاضت و مجاهده بخدمت پیر دستگیر خویش تسبیح خضر مش
 ویر از فرمودای علوی و کار تو تمام شد و مژده بیا خواجه علوم حکم بجا آورد پس حضرت پیر دستکش گرفت
 گفت ای علو ای مقام درویشی برسان بجز گفتن این سخن علوم ممثا ذی بهوش گشت و بعد از ساعتی بهوش
 همچنان چلبا ریه بهوش شد حضرت خواجه میره لعاب بن خود در دهن وی انداخت فی الحال بخواب و بانه آمد خواجه فرمود
 ای علو دیدی مطلوب خجلیش خواجه علو سر بر زمین نهاد و عرض نمود سی سال تجاهده کردم این گنج نیافتم که از دولت پیر
 دستگیر در طرفه العین یافته و از اینجاست یک زمانه صحبت با اولیا بهیتر از صد سال بودن در تنهایی بهیتر
 آنحضرت حکم خود که از بزرگان بدور رسیده بود بخواجه علو پوشانید و بر سجاده بنشانان از آن باز خواجه علوم کلام
 بجز فرمان حق نکردی و چون طالب بارادت بیامدی مراقبه کردی اگر اشاره شدی ویر امرید نمودی و الا فلما
 و هر که مرید می شدی هم در روز اول از عرش تا شرمی کشف گشتی و حضرت خواجه همیشه بزرگرمولی و بتلاوت
 قرآن مشغول بودی و از شیخ عماد الدین سهروردی نقلت که وی اهل سماع بود و سماع اکثر شنیدی و بواسط

چون خود میکرد و در روز عرس سخاوت می شنید بخت وی پر سید و سماع شنیدن و باز مخصوص می نمود
عروس از کجا آمد است گفت پسر با مصطفی و علی مرتضی و جمیع پیران ما سماع شنیده اند اما خشنود و بر این است
در آن روز وصال دوست غمناک شده است پس من شادی نمودم و صبح پیران خود سماع می شنودم از توبه ایشان
نازیز بمقام و حال برسم انتهی منقولست که روزی شب پرستان از دیدن فرمودای مردمان شملدارم نمی آید
که غیر خدا را پرستش میکنند و شنیدن این سخن دل ایشان را میل گشت و اسلام آوردند شخصی پیش وی آمد
و عاقل طلب کرد فرمود بگو خدا را پرست عاقلی گفت از عاقبت نماند و گفت که خستد و کجاست فرمود آجا که تو توانی
پس آن مرد عاقبت گرفت تا بمرتب رسید که وقتی از مرد به بنیر آمدن خلق خودت خواهد بود و بداند که همان مرد سجاده
بر پناه آنگاه و از بر نشسته می آید و خواهد بود و پس رسید که آنچه حالت است گفت از توبه عاقلی گشت و دل باز از من
پرسیدی و می گفت چهل سال است که بخت را با پرچم در دست بر من عرض می کنند بگوشت چشم آنچه در دلم
شخصی گفت دل خود خون می کنی فرمود کسی سال است که دل خود گم کرده ام نمی بایم دوی دست خلیفه داشت
ابو اسحاق شامی و ابو عامر شیخ احمد اسود و بنوری که او در سهروردیان صاحب سلسله است و وفات ری در عهد
مقتدر بالله تاریخ چهارم محرم سنه تسع و تسعين و مائین واقع شد قدوه او ایاد و خون بود تاریخ او است در خط
علیه و از طبقه ثانیه است ذکر حضرت خواجه سید الطائف جنید بغدادی پیشوای
علم طریقت و حقیقت صاحب مذهب صحوح رحمه الله علیه در فضیلت است شیخ المشایخ
المنظر لقیقت و امام احمد اندر شریعت جنید بن محمد بن جنید بغدادی رحمه الله علیه از طبقه ثانیه است گفت او
ابو القاسم است و لقب وی قواریری و در حاج و هزار است قواریری از آن گویند که وی انبیه فر فرستی
و فی تاریخ الیافعی ان هزار بجاء المعجم و الراء المشدده المکره و انما فیل له هزار لانه کان یعمل عمل الخیر و لوید اصل
از بنا و نداشت و مولود و منشا و وی بغداد است مذهب ابو ثور داشته معین شاگرد شافعی و گفته اند نبی
سفیان ثوری داشته نوام زاده سری سقطی و مرید وی بود و با حارث محاسبی و محمد قصاب صحبت داشته بود
و شاگرد ایشان بود وی از آنکه و سادات این قوم است و همه نسبت بوی درست کنند چون هزار و در یکم
پروزی در شب و غیر هم ابو العباس عطا گوید یا منافی بن العیون مر حجتا القندی بن الحنفیه خلیفه بغداد و میم را گفت

شیخ خاوندی
در تاریخ

ای بنی ادب می گفت نیم روز یا چند صحبت داشتیم که یا و می نیم روز صحبت داشتیم باشد از وی
 بنی ادب نیامد طبیعت که بیشتر شیخ ابو سعید را گوید اگر عقل مردی بودی بر محبت حبیب بودی گفت ازین
 طایفه نیستن بوده که ایشان چهارم بنو سعید بن عبد الله ابو عبد الله حاکم الشام و ابو عثمان جبری بنی پور
 در گفتن الحجب است جنیه مقبول اصل ظاهر و ارباب القلوب بود و در اصول و فروع و معاملات منفی و امانت
 ثور بود و در فنون علم کامل تا جمله اهل طریقت بر امانت وی متفق اند و هیچ مدعی و متصرف را بر وی اعتراض نیست
 بر وی از ستری پرسیدند که چه مرید او بود بلند تر از پیر باشد گفت بل بران این ظاهر است سعید را در جوف
 در جمن است و این قول سری بتواضع بود و آنچه گفت بر بصیرت گفت اما کس را فوق خود دیدار نباشد که دیدار
 نیست متعلق بر خود و قول وی دلیل بر آنست که بدید سعید را اندر فوق مرتبه خود چون دید اگر چه فوق دیدت باشد
 به مشهور است که در حالت حیات سری مریدان را سعید را گفتند که شیخ ما را سخنی گویند و ما را معنی باشد
 سعید گفت تا شیخ ما بر جاست سخنی گویم تا شبی پیغمبر صلی الله علیه و سلم را بخواب دیدت یا منینه حکم علی التاکر
 سخن گوئی مر خلق را که کلام ترا خدا تعالی سبب نجات عالمی گردانیده چون بیدار شد و در پیش صورت گرفت
 که در جمن این نور جبر سیم گذشت که امر دعوت آمد چون آمد آمدند سری مرید را فرستاد که بگویند که بگفتند مریدان
 و شفاعت ایشان بغداد و پیغام من سخنی گفتی اکنون رسول صلی الله علیه و سلم فرمود فرمان او را اجابت کن
 سعید گفت آن پند را از سر من بشنید دانستم که وی بر اسرار و احوالی ظاهر و باطن من مطلع است و من از او و زکات
 و غیره و نزد وی آدم و استغفار کردم و پرسیدم که بچه دانستی که پیغمبر صلعم را بخواب دیدم گفت خدا را بخوابیدیم
 اگر گفت رسول را فرستادم تا سعید را گوید که غلط کند مر خلق را و درین حکایت دلیل واضح است که پیران بر صفت
 که باشند شرف احوال مریدان باشند و در کلام عالی است در موز لطیف از وی می آید که گفت کلام
 الانبیا و انبیا و حق المصطفین اشاره علی الشاهد سخن انبیا خبر باشد از حضرت کلام صدیقان شایسته
 صحبت خبر از غلو و آن مشاهد خبر خبر از عین ان دو اشارت خبر خبر باشد پس کمال نهایت یقین بیداری و حقا
 انبیا بود و فرق میان بنی دلی واضح است و تفضیل انبیا بر اولیا آن تفاوت دو گروه است و لا محاله که انبیا را فضل
 بویزه گویند و اولیا را مقدم و از وی تفضل است که مریدان را بخی بل آمد و پنداشت مگر او بدرجه رسیده است و انبیا

مردی هر چه آمد تا دیر تجربه کند و می بگویم شرف آن مراد وی میدیاز وی سوال کرد جنید گفت جواب عبارتست
 از این باب معنوی گفتند و گفت اگر عبارتی خواهی اگر خود را تجربه می کردی تجربه کردن من محتاج گشتن و اینجا
 تجربه نمی آید و اگر معنوی خواهی از ولایت معزول کردم و در حال مریدان وی سیاه شد با انگشت گرفت که راست
 یعنی این و لم بشد با استغفار مشغول شد و دست از آن فصول برداشت انگاه جنید گفت رحمة الله علی این بزرگوار
 که اولیای خداوند و الیایان و سرانند و طاقت زخم ایشان نداری نفسی بروی افکنده وی سب مراد خود را بزرگوار
 و بر سر حضرت کردن شایع تو که در حضرت قطب عالم میزیند امام جنید را در غلوت وی سسیال خطره غیر خداست
 در آن گذرنگاه و در هر وقت نماز فجر او اگر و هم در وقت است که از وی می آید که گفت وقتی از وی خواستم که ایستد
 به نیمه بر سر سجده ایستاده بودم پیری را دیدم روی زمین افتاده چون تیر یک سن آمد گفتم تو کیستی که چشم دل
 من طاقت ندانند از وحشت گفت آنم که تر از زوی رویت من است گفتم ای ملعون چه چیز ترا از
 سجده کردن باز داشت مرادم را گفت یا جنید ترا چه صورت بندد که من غیر او را سجده کنم جنید گفت
 من نمی شدم از سخی می سیرم ندانم که قتل که گذشت لو گفتم بعد اما مؤرا ما آخر حجت علی آمده و نه می بیند انکه
 من قلبی فصیح و قالی آخر قشیری را لیه و غاب بگو یا جنید دروغ گوئی اگر بنده بودی از امر وی بیرون نایستی
 و نبیش تقرب نکردی وی آن ندانست من شنید و با گلی بگرد و گفت بسوختی مرا با اله یا جنید و ناپیدا شد و
 حکایت دلیل حفظ عصمت است از آنچه خدا تعالی اولیای خود را نگاه دارد و در عبد حال از کید مای شیطانی
 و هم در لغات است روزی جنید با هم سفر با کوه کان باز میگردد ستری سقطی گفت ما لنقول فی الشکر یا علیا گفتم
 آن شکر آن لاسیتین بنعمه علی مکار صیه ستری گفت بسیاری ترسم که بهره تو بهر از زبان تو شد جنید گفت همیشه از
 سخن ترسان میبودم تا که روزی بروی درآمد و آنچه محتاج الیه وی بود همه را همراه و آوردم گفت بشناختی
 تر که از حضرت حق تعالی درخواست بودم که این را بر دست مصلحی یامد قتی بمن رساند جنید گفت که ستری گفت
 مردم را سوسن نوی من خود را متهم میداشتم و استحقاق آن نمی داشتم تا آنکه حضرت راضی بود دیدم فرمود
 اللهم علی الناس پیش از صبح در خانه ستری رفتم و در یکوفتم و گفتم مرا راست گوی تا شنیدی تا تر گفتند پس ما را
 مجلس نهادم و آغاز سخن کردم خبر منتشر شد که جنید سخن میگوید جوانی ترسانه در لباس ترسایان برکتنا محراب است

به ایشان شیخ مانتقی نقل رسول الله صلی الله علیه و سلم انما ابرار کثیر من فناء یقرئون الله فینید گفت ساعتی سر بر پیش
 افتند پس سر بر آوردند و گفتیم اسلام آورد که وقت اسلام تو رسیده است امام یا منی گوید که مردم سپیدارند
 که جنید را درین یک کرامت است و من میگویم درین دو کرامت است یکی اطلاع بر کفر و او دیگر آنکه در حال اسلام
 خوابد و در جنیت گفتند این علم از کجا میگوید یعنی تعریف گفت اگر از کجا بودی یعنی بگریم و فکر بودی می رسیدی
 یعنی متناهی داری میبودی گفت تعریف است که ساقی بنشین بی تیار شیخ اسلام گفت بی تیار چه بود
 نمانت بی حسن و دیدار بی نگرستن کعبینه و در دیدار علت است یعنی بی طعنی و بر او بود و در دیدن خود را
 بنیاد زیر آمدی و عین دی غیر است و علت و هم دی گفته استغراق او قدری العلم خیر من استغراق العلم فی
 الوحد و هم دی گفته استغراق المجلس و العلماء المجلوس مع الفکر فی میدان التوحید و هم دی گفته استغراق
 الحکمت الی الله عز و جل و یا لک انظر لایین القی بهائیه عز و جل الی غیر الله عز و جل فاستغراق فی العلم
 گفته است که ترافت با یاران بهتر از شفقت شیخ اسلام گفت طاعت واری با عزت وادی جنید را پیش
 که بلا گفت البلاء هو العناء من المأثم کمالات وی از هر سرشیش از پیش است و نانش به سبب
 و تسعین و مائین رفت از دنیا گذانی کتاب الطبقات و الاسانید القشیریه و فی تاریخ الیافعی ان مات سنة
 ثمان و تسعین قبل سنة تسع و مائین و الله تعالی علم ذکر آن پیشوا و اخوانه طوسیان
 و سهروردیان و فردوسیان همشاد و نویری رحمه الله علیه و نعمت است
 بطنقه ثالث است از نزهت خان شیخ عراق است و بجان روان ایشان بگذرد در علم با کرامات ظاهر و احوال شکیبایی
 بلاء و مراد وی از مشایخ محبت و استقامت و از اقران جنید و دریم و نویری و غیر ایشان بود و صاحب
 مرآة الاسرار ایشان را از اصحاب جنید بغدادی و منسوب و صاحب سلسل انوار
 فی سیر الامیر ارد و سلسله و شعیره سهروردیه بعد ذکر جنید رحمه الله علیه ذکر ایشان و در سیر
 ایشان منسوب صاحب قباس بعض روایت در ذکر علو مشاد و نویری رحمه الله علیه منسوب سلطان و ابیات
 صاحب غلت و تذکرة الاولیاء و در ذکر مشاد و نویری می آرند بی ازان این است وی گفت که الله تعالی عارف
 را آینه داده است و در سحر هرگاه که در آن نگر و الله بنید و دیگران ان یکم مثل و گفته بیل سالت که بهشت

با هر چه در دست برین عرض میکنند که چشم بشارت بان بر او ام شیخ الاسلام گفت که صحبت و حضور
 او بجز این غیر او شکست نداد و الله تعالی پیغمبر خود را صلی الله علیه و سلم میگوید یا کز آخر البصر و یا کز
 قبل الله تعالی ^{و در کتب قطب عالم است} شیخ مشاء در آمدن سره مرض بود بزرگی بعبادت
 کثیف و جدت المرض مشاء و جواب گفت سئل المرض کفیف و جدتی یعنی آن بزرگوار پرسید که خود را تشغول
 مرض می یابی و مرض آنجو و مشغول میداری یا نه مشاء و جواب گفت که مرض بر من که مرا چگونه میاید
 یعنی مرض که من است و من ای کون من با حق تشغول که از غیر حق خبر ندارم و یوم از آن اینکه مشاء
 گفته هر که بود و مستی از دوستان دینی انکار کند که نیست عقوبت وی است که هرگز ویران آن نذر
 که وی داشته مگر آنکه تو بکنند و چهارم از آن اینکه مشاء گفته هرگز بخدمت شیخ پیوسته ام و سوال ششم
 باول صافی باور شده اما او خود چه گوید قال الشیخ عبد الله الطائی رحمه الله علیه سمعت محمد بن
 یقول ایت مشاء و الدینوری فی النجوم کانه قائم رافع یدیه الی السماء و هو یقول یا رب القلوب السامی
 تدنونی من راسه حتی رقت علی ساه فانشقت و عمل مشاء و اما اینجا مطابقت روایات است و اجوا
 هر دو بزرگ و هم مشاء گفته همه معرفت صدق افتخار است با الله تعالی و هم وی گفته طریق الحق
 و امیر الحق شدیدی شیخ الاسلام گفت ماه تجو و دست گما و دست گیر و روزی مشاء از دور بر می
 خود و برین بنده سگی با لگ کرد مشاء و گفت لا اله الا الله سگ بر جانی بر شیخ الاسلام گفت
 که ابو حامز گوید که دیدم مشاء که روز پیش مشاء دست بسته بودم جوانی دمی از در خانه درآمد و بنیز
 اجازت خواست شیخ گفت توانی صوفیانه انجامه بری و باز در میان نه شیخ بهانه میخواست اجابت نکرد چو
 بیرون شد اصحاب گفتند شیخ هرگز چنین نکردی ایچه بود شیخ گفت اولین جوان خوان بود دنیا نیست
 وی درآمد آن از دست او باشد اکنون می آید و چیزی نمیگفت میگوید که سر طبع باز یاد ما مهر
 از دل بیرون بکنند این باز نیاید و گفته اند در چهاردهم محمد تسعة تسعین یا تسعین سفت از دنیا و هم
 گفت که آواب مرید است که لازم کند حرمت مشاء را و خدمت برادران طریقت را و دیگر آنکه بیرون نشاندن
 اسباب و محو شدن از ان نگاه داشتن و شستن و شستن و شستن خود که از آداب شریعت فوت نشود

و ذکر آن میسواشی که از رویان محمد رویم حرمه علیّه تذکره الاولیاء کشف المحجوب و
 و نفاخت از طبقه ثانیست که ابوجعفر است و گفته اند ابوجعفر است و ابوالحسن ابوشیخان نیز گفته اند
 نبیره رویم حسین است که قراة قرآن از نافع روایت کند اصل از نفع است از جواد است و سادات
 مشایخ و حیدر و امام دهم بود از جمله مشایخ آنوقت تفسیر جوده و عالم بر بنده است و دامنهای
 شیخ الاسلام گفت که رویم خود را نشانگر و جبهه میزد از یاران دینست و بنده از وی دین موسی از
 رویم و دستور دارم که صد از جبهه بقول کشف المحجوب صاحب سیر آن جبهه دار قرآن فی مذکره اولیاء
 در بنده است و طایفه الفقهیه بود و صاحب فرست و بحث بود و اند علم تفسیر و قرات حطی و افزا
 و در آخر عمر خود را در میان دنیا داران پنهان کرد و او را تصانیف است اندر طریقت فی السماع
 و سماع خاصه کنانی که آنرا غلط الواجب بن نام کرده که مرفعه اسم کی نیر و او آمد و گفت کشف
 حالک گفت کیف حال من دینه بمواه و بمه دینه لیس بمو بصالح اتقی و لا عبار فی حکونه با
 حال کسی که دین می هوامی می بود و دین می دین می می نیکو کاری بود و از خلق پیوسته
 و نه عارفی بود و از خلق گزیده و این اشارت یعوب نفس که ده از آنچه دین نزد نفس هوا بود و همان
 هوا این نام کرده اند و متابعت آنرا در شریعت هر که بر مراد ایشان بود اگر چه مبتدعی باشد
 نیز ایشان دیندار باشد و هر که بخلاف ایشان باشد اگر چه دیندار و متقی باشد بدین بود و این
 آفت در زمانه ما از یکدیگر شایع است اما آن پیر تحقیق از کارگزاران اشارتی کرد و دست
 نیز را بود که در آن حال او را با و باز گذارسته باشد تا از وصف وجود سخن و عبارت کرده است
 و انصاف صفت خود و داده در تعافت و ابو عبد الله خلیفه گوید که هرگز وید من کس می
 که در توحید سخن گفتی چنانکه رویم وکیل رویم عن النصف فقال هو الذی لا یسکت شکیلا ولا
 و قال البقا النصف ترک النفاصل بین الشیخین و را در دنیا داران نهان کرده اما بآن مشغول
 محو بگشته چنانکه میماند از مشغول رویم مشغول فارغ و در رفوعات مذکور است که رویم
 گفت من تعد مع الصوفیه و خالفتم فی شئی مما یحققون بترغ الله نور الایمان من قلب

پیشانی خاواده کازرونیان

دو تنی کسی رویم را بجزی گفته بود از آن لغت نام و لباس گفت بدان می آوریم که پائینا بر سر
 به بندم و بپا ز بر آیم و باک ندارم ابو عبد الله عقیق بوی شد چون باز میگشت رویم و
 بر کف دی نهاد و گفت ای پسر من بدل الروح فلا تستقل بکلمات العنقیه گفت این کار
 جهان فدا کردن است نه با بکلمات صوفیان مشغول نشوی شیخ الاسلام گفت بدل روح
 نه آن بود که بفراشی تا ترا بکشند آنست که با الله تعالی بهر جان خود منافعت نگیری
 جان تن و دل و سر و کار را و کنی و بنویز بر جوانی کنی نه کسب و نه کلاه و بنویز و نه کلاه
 و نه روم عن الاثر فقال انی نخواستن من غیر الله حتی من نفعک گفت رویم علامت
 انس بحق سبحانه آنست از آنچه متسم بهت غیریت است متوکل باش تا که از خود و سئل عن
 المحب فعال المواقفه فی جمیع الاحوال و انشد له و لو فلت لی مکتب سما و طاعه ج و

فالت داعی الموت اهلا و مر حبا و قال الرضا استغذوا بالعلوم و بالیقین ابو المشاهیر
 بنی و جوابه الازهر است رویم گفت که علامت محبت موافقت و اعتقاد امر محبوب است و جمیع
 احوال و در باب ضا گفت که رضا فلت یا فلت است از برای که این کس رسد از محبوب و گفت
 بقیه عبارت است از مشاهده که در بنگام فنا وجود گیرد و هم وی گفته که رویت تو از عمل تو
 مرتفع شود یعنی عمل را از خود نه بینی و ندانی و هم وی گفته که فووت آنست که برادران
 خود را معذور داری و در زلتی که از ایشان واقع شود و ما ایشان چنین معاذ کنی که
 از ایشان عذر بایز هست و هم وی گفته فقر احرمتی است و آن ستم و اخفا و غربت است
 که هر که آنرا کشف کرده و با خلق ننوده و اهل فقر نیست و ویراد فقر کرامتی نه صاحب
 از تاریخ شیخ حمادی بنویس که رویم و او از هم شوال ستم ثلث و ثلثه و فوات کرد
 ذکر ابو علی الرودباری رحمه الله علیه و نفحات است از طبقه را بهت نام می
 احمد بن محمد بن ابوالقاسم بن منصور از ابنا و رسا و زراست و شب و می کسری
 سیر و روز می چند کسری جامع سخن میگفت گذردی و مجلس چند افتاد چند بار می

مشاور القسطنطینیان بیسوی

سخن میگفت بآن مرد گفت اسمع یا هذا ابوعلی پیدا شد که او را میگویند بایستاد و کوس
 با وی داشت کلام جعید در دل وی جایی گرفت و اثر تمام کرد و هر چه در آن بود ترک کرد
 و بر طریقت قوم اقبال نمود حافظ حدیث بوده و عالم و فقیه و ادیب و امام و سید قوم و خا
 ابو عبد الله رودباری است شیخ ابوعلی کاتب گوید ما رأیت اجمع لعلم الشریعة و الحقیقین
 ابی علی الرودباری رحمه الله علیه یعنی ندیدم جامع تر مر علم شریعت و حقیقت را از ابوعلی
 هر گاه که ابوعلی کاتب ابوعلی رودباری را نام بردی گفتی که سید ما شاگردان میر از ان شیک
 می آمدی گفتند این چیست که ویرا سید خود میگوئی گفت آری اواز شریعت بطریقت شد
 ما از حقیقت شریعت می آیم شیخ الاسلام گفت نام در از پیشگاه آستان نبرند نه اند که از
 از آستان پیشگاه میفرستند کسیت پس سر و بود که از نامزبانان آن ملک از نیاز با ناز آتی و از
 طهارت نماز نشو ابوعلی رودباری در بغداد با جعید نوری و ابو حمزه و مسوحی و با آنان که در طریقه
 ایشان بودند از شاخ قدس الله اسرار هم صحبت داشته و در شام با ابو عبد الله جلاوی از
 بغداد است اما بمصر مقیم گشته شیخ مصریان و صوفیان ایشان بود و از شعرا می صوفیان نسبت
 گفت علامت اعراض الله تعالی عن العبدان ضعیف علی لا ینفعه یعنی نشان اعراض حق تعالی از آنکه ضعیف
 بپذیری که ویرا نافع نبود بحسب آخرت و هم وی گفته مالم تخرج من کلنیک لم تدل فی محبته
 در دویم سوال سنه صد و سب و یک وفات یافت در مصر و گران میشود او را
 انصاریه محمد جبرئیری رحمه الله علیه در نفحات است از طقه ثانیه است نام وی احمد
 محمد ابن الحسین گفته اند حسین بن محمد و گفته اند عبد الله بن یحیی از کبار اصحاب جعید بود
 بعد از جعید ویرا بجای جعید بنشانند از بزرگی وی از علما و شاخ قوم بود و در طریقت
 اوستاد بود و تا بجای که بنید با مریدان خود گفته بود که این ولی عهد من است و می کس
 مقام کرد و خفت و حق گفت و پشت باز نمود و پایی در از نکر و وی گفته القصوف
 عنوه لا صلح تصوف بصلح نیانند آن بجنب بستانند نه بصلح شیخ الاسلام گفت

انصاریه
 محمد جبرئیری

ابو نصر بن طه صلی الله علیه و آله که آن حضرت آن تریست چون برق از نو اعظم که از بالا در آمد تا
 که اندازد و آنکه طالع است از دیگر زبان است و آنکه اهل است اگر چه گریز است آن بوی
 شتابان است و چشم شیخ الاسلام گفت آن جنگ است که دیگر بوی و آن بوی آویز
 نه است که دست آن میزنی و در دست می آید آنکس که این سخن گفته از چاشنی گفته و بعضی
 گرفته نه از علم میگوید از علم چنین سخن نباید وی با سهل عبد الله شری در سال هجری و جنگ
 از جنگی برده در سنه اثنی عشره و قیل ربع عشره و ثلثمائة و دریشی میگوید سن آن سال با
 مردمان بودم از دست و از مطیعستم چون منتهی به آدم نزد یک قافله ناکر خسته را آب دهم بایضا
 که کم کمال ایشان صحبت میان جنگان می گشتم ابو محمد حریری را دیدم قدس سره میان جنگان
 افتاده و سال می در گذشته بود و گفتم یا شیخ و عاکنی تا خدا می تعالی این بلا گرداند گفت
 کردم مراجع و او که آن کنم که من خواهم در ویش گفت دیگر بار این سخن را بر وی گردانیدم
 گفت ای برادر دلت دعا نیست و نت رضا تسلیم است یعنی عایش از نزول بلا باید چون
 رضا باید دادن فقلت یک حاجت فقال انا عطفشان فحسبه بما فاخته و اراد ان یشر ففکر
 الی فقال مولانا عطفشان فاما شرب لا کان هذا ابدا شرب فزاد علی و مات رحمه الله من سنا
 می گفت چون حق تعالی زنده گرداننده را با نو از خویش می هرگز نمیرد و هم می گفته چون
 سبطی علیه السلام نظر کرد و سخن حق را بدید و این سخن میزبان کمال از اوصاف او بجز و گشت باوصاف
 حق چون خدا و ذکر آن ملک المشایخ باتفاق و آن قطب ابدال باستحقاق آن مشایخ
 و مقتدا، خانواد و چشمتیان ابواسحاق شامی چشمتی رحمه الله علیه
 که با دوشاه عالم نیاز و سلام و از الملک را زبود و خرجه ارادت از دست خواجہ محمد باعلو و نور
 پوشیده و در این چهارده سلسله اصل هم در لطائف شریفی منو سید که وی هم نسبت ارادت
 از ولایت شام و بغداد رسید و مرید خواجہ علو و میوری شد خواجہ پسر سید چه نام داری
 گفت ابواسحاق شامی که بنده خواجہ فرمود از امر و زرا ابواسحاق چشمتی خوانند که خلایق

شایسته خانواد و چشمتیان

چشت و دیاران از تو هدایت یابند و هر که در سلسله ارادت تو در آید اندک نیز توفیق حشمت
خوانند بعد از تربیت ابوالحسن حق را چشت فرستاد و از امروز باز خواجگان چشت پدید آمدند
و لقب وی شریف الدین است صاحب مرات الاسرار از سیرالاولیای می آید
که خواجہ ابوالحسن چشتی در غایت ستر عالم مکاشفات کوشیدی و صورت صحورا
پیرایه خود ساخته بود تا عوام از کمال حال وی مطلع نشوند و این مقام بسی بلند بود و نزد
این طائفه صاحب قبتاس الانوار از سیرالاقطاب می آید که حضرت خواجہ ابوالحسن چشتی
قدس سره بعد شش ماه هفت روز افطار کردی و در حالت افطار زیاده از سه نفر تناول
نفرمودی و گفتی در جوع تمام نفست پروردگار است و اگر سنگی در سبلی بشنکی کار می
انبارد و اولیاست و در کر سنگی لذتی یافتم که هیچ چیز نیافتم چون خواجہ خواست که
مرد شود چهل و دو تنخاره میکرد آواز آمد که علو دوست ماست برو میراد شو و بعد چهل روز
چون بخدمت علو دینوری قدس سره پیوست هفت سال موافق فرمان حضرت خواجہ
خلوتیست بذر کلاله الا الله شتمال نمود و درین ایام بعد هفتم طی افطار میکرد و بعد
و یکروز بهر چنان دپاره آب دست میداد تا ناف آواز داد که ای علو کار ابوالحسن
تمام شد و مرتبه اعلی رسید خرق با و پوشان بجای خوش نشان تو بجزرت ما بیا خرق
خلافت و رعایت کرد و خلیفه خود ساخت بعد آن ساعت آواز آمد که ای ابوالحسن
تو قبول حضرت ماضی پس بچنان شد بسیار کسل از چنین تربیت وی بمنزل کمال تکوین
رسید و هم از وی می آید که خواجہ ابوالحسن شانی شستی قدس سره در سماع بسیار شنید
و همیشه در سماع مستغرق بحق بودی هیچ کی از علما بر وی مجال اعتراض نمیشد و هر که در
مجلس وی وقت سماع حاضر شد هرگز بگرد مصیبت گشتی روانه نمیشد و بعد وی حاضر
را نیز وجد و ذوق پیدا آمدی و در گامی که وی برقص برخاستی در و یوای چشت در آید
و صریح مریدی که در مجلس وی در آمدی در ساعتی مشغای کامل یا

ولیکن از باب دنیا و امار و راد مجلس سماع راه ندادمی و اگر اعیاناً مروی صاحب
 کمیت و ران حال حاضر میشدی تارک دنیا گشتی و اگر تو بگو مروی بیمار شدی که چون می
 سماع و رسید او پیش از دوشه روز یاران مجلس را خبر میکردند و خود روزی علمی نگاه
 میداشت و قوالان را نیز تائب مینمود و در مرآت است و طریق خواجگان چیست است
 که موافق سنت نبوی و شصت و نهم و قریه خانه گفت و خلق را بحق مشغول گردانند و سر
 بودن حق باشد آنرا نمی فرمایند و همیشه در باطن کوشند و مذهب صوفیه که در طریق
 سلسله پیران ایشان را رسیده باشد و ران بغایت مستحکم باشند و اصلاً و سواک
 را و ران راه ندانند کفایتش کار و تعین مذهب صوفیه است و ریاضت را غریزه اند
 نفیر را بر غنی فضل دهند و فواید بسیار دوست دارند و خدمت بهمان توجه تمام کنند
 و سماع و اهل سماع را بغایت عزیز دارند و عرس پیران و بزرگان بتوق تمام
 و هر قوم را از خود بهتر دارند و با هر فرقه از راه صلح صحبت دارند و همیشه نظر بر وحدت حق
 و جمال حدیث را و عین کشف مشاهده کنند اول مرید را مراقبه لا تموجود الا الله و یا
 که از ایمان حقیقی و تبع عبادتی که بر خود مقرر کنند تا لب گوارانزافوت نکنند و دائم
 و مد موش یعنی جامع میان سکر و محو باشند و اصل مشرب ایشان عشق و انکسار و ر
 و ایثار است و تفکحات است که شیخ الاسلام گفت من کس اندیده ام قومی تر و در طریق
 ملامت و تمام تر از احمدی چشمتان همه چنان بودند از خلق بی باک و در باطن ساد
 جهان و همه احوال ایشان با خلاص ترک ریا بود و هیچ گونه سستی روانداشتند می
 شرح تا بتبادون چه رسد و تفکحات است که خواججه ابوالاحق بسیار بزرگ بوده است
 و از اصحاب شیخ علو و پیوری است و بقصبت رسیده است و خواججه ابو محمد
 که مقدم مشایخ چیست بود صحبت و یرا دریافته و از شیخ عماد نقل است که چون خواج
 را راه سفر کردی با یکصد و دوهصد مردم چشم بسته بطرفه العین همان منزل رسیدی

و قبر ابو اسحاق در عهده است از بلا و شام در برات است که تاریخ و ما تشریح چهارم بیت است
 است اما در تاریخ و غیر نیاید و لیکن از طبقه ثالث بود و بقولی در سه صیغه و سبب و در
 رحمة الله علیه ذکر آن میشود و قاوریان و آن صاحب ولایت ولی و صاحب
 اخرا و ابو بکر شبلی رحمة الله علیه از طبقه رابع است نام وی جعفر بن یونس است
 و گفته اند و قن بن جعفر و گفته اند و قن بن جعفر و بر قبر وی در بغداد و جعفر بن یونس
 شیخ الاسلام گفته که وی مصر است به بغداد آمد و مجلس خیر الفساج توبه کرد و شاگرد و حنفی
 عالم و فقیه و ذکر مجلس کردی مذوب مانک است و موطا حفظ کرده بود و در بغداد
 صاحب الحجاب خلیفه بود و فی طبقات السلفی انخراسانی الاصل بغدادی المنشأ
 و اصله من شهر و شن من قرعانه سولیده که قایل سافره که در وی خراسانی بوده
 نماز و اوت وی در بغداد شد و اصل او از آن شهر و شن و قرعانه است حبشی گفته
 است لا تظروا الی ابی بکر شبلی البعین التي تظروا بعضکم الی بعض فانه عین من عین الله
 نگاه نکنید با شبلی حبشی که آن یکدیگر را می بینید زیرا که او حبشیست از حبشیان است
 که وی سجان و در مرتبه فوق ناظر است در شبها بوی ظاهر این کلام مبنی است بر سبب
 و صمد گفته لکل قوم تاج و تاج القوم شبلی هرگز وی را اند نیست و انشراح گفته
 شبلی است و دو بار در بیمارستان بوده شبلی گفته الحمریه هی حمریه القلب لا یفرقی
 از آدمی از آدمی دل است از قید تصرف غیر حق سجان و در این نیست و در شرف
 المحبوب است از بزرگان شایخ بود و در ایشان لطیف بود و در اینجا که گویند
 عجب الله نیا اشارت شبلی و نکات المرنش و حکایات العجف و وی از کبار قوم
 بود و سادات اهل طریقت و خلق ابرار و سجد نمود و بسیاری از مشایخ تائید او
 و از وی می آید که گفت و در معنی آیت قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم
 اعمی ابصار الرؤس عن المحاریم و ابصار القلوب عما یسوء الله تعالی بکفر من سائر

تا چشم نگاه دارند از نظر شصت و چشم دل نگاه دارند از انواع حکمت بجز اندیشه رویت پس
متناهیست شمرند و ملاحظه محارم از غفلت است و معصیت همین قرائل غفلت را نیست
که از عیوب خود جابل باشد و آنکه اینجا جابل بود اینجا هم جابل بود و من کان حیث
فهم فی سبب این سخن و بحقیقت تاحق تعالی ارادت شمرند از دل کس باک ندارد
چشم سر از غواض من محفوظ نگردد و نماز ارادت خود اندر دل کسی ایشان باک ندارد چشم سر از غواض
غیر محفوظ نگردد و دومی گفته روزی در بازار آمدم قومی گفتند که هذا مجنون باغ غم مجنون و
انتم عنده می اصحاب جنونی من شد الحبت و صحت من قوه الاغلیه قرآنی آتی جنونی و راود الله
فی عینکم یعنی من نزد شما دیوانه ام و شما نزد من بشیا جنون من از شدت محبت است و
شما از قوت غفلت پس خدا عزوجل و ردیوانگی من زیادت کند تا قربت بر دست
زیادت کند و در شما بشیاری زیادت کند تا بعد بر بعد زیادت کند این قول را غریب بود
نقلت از تذکره الاولیاء که شیخ حبیب فرمود که من طلب وجدش می گفت بل من وجد
طلب هم نعلت که یکبار سنگ بامی او شکستند هر قطره خون که بر زمین می ریخت
میشد نعلت که وقتی بهیتری تریش دی بر آتش از یک طرف می سوختند از اطر
و یکبار آب بیرون می آمد پس اصحاب را گفت ای مدعیان میگویند که در دل نش شوق
داریم چرا از دیدن شما اشک روان نیست نعلت که شیخ حبیب مرشلی را گفت که چگونه
خدا استعالی را یاد کنی چون صدق و ایلست یاد کردن او نداری گفت بجاوش چندین بار
گفتم که او مرا بحقیقت یاد کند شیخ حبیب لغزه زد و بیوش شد شبلی گفت بگذرید بیکه برین درگاه
خلعت بود و گاه نازمانه و هم در نقات است شبلی عبد الرحمن خراسانی را گفت یا خراسانی
بل ایست غیر از شبلی احدی بقول الله قطه فقال فقلت و ما رأیت الشبلی و ما ینقول الله
قال فخر الشبلی غشیاً علیه که ای خراسانی سرگز کسی را دیدی خبر شبلی که گوید بعد در جواب
گفت سرگز شبلی را ندیدم که گوید بعد چون چنین گفت شبلی بروی در افتاد و بیوش شد این خبر

دو احتمال دارد یکی شبلی را ندیدیم دوم آنکه شبلی را در میان ندیدیم غدا الرحمن چرا سبانی گوید
 که شخصی بدر سای شبلی آمد و در بر و شبلی فراد آمد سر بر نه و پا بر نه گفت که اینجا می
 شبلی را گفت شنیدید که مات کا و افلا رحمة الله یعنی نفس شبلی مبر و بکفر پس رحمت بخاند
 تعالی و بر اشخ الاسلام گفت که وی خطایه بر نفس خود میکرد و قتی جماعتی در خانه وی بود
 و آفتاب بکریست و یک که بغروب نزدیک است گفت وقت نماز است برخاستند که نماز
 دیگر گذارد شبلی بخندید و گفت چه گفته است لیسیت الیوم من عشقی صلواتی به فلا ادری غدا
 من عسافی + فیکرک سیدی اکیلی و شغری به و وجهک ان راشت شفاء و الی یعنی
 فراموش کردم درین وقت از جهت سبیلای عشق نماز خود را و باید او را از شبانگاه
 نشانم فیکرک الخ یعنی یاد تو ای خواجه من خورشید شامید من است و روی ترا اگر بینم
 شفاء و در من است چون خواجه جنبید شنید که شبلی سخن بی پرده گفتن آغاز کرده است
 نامه نوشت که سخنان من در گوشها و خمول شو گفته بودم تو آنرا بر سر من بسکونی و جواب
 که شما خود فرموده بودید که این اسرار پیش غیری نخواهی گفت و الحال در نظر من غیر غایب
 است اما اول ما سمع فی فی الدارین غیری از وی پرسیدند که کدام چیز نیست گفت دی که
 که خدا تعالی را بشناسد و در وی عاصی شود و بنوری گوید که دین بیماری گفت ملاوضه
 ویرا وضوادم و تخلیل حمید فراموش کردم زبان وی گرفته بود دست مرا گرفت و میان
 خود را آورد و جان بداد و هم وی گوید بعد وفات شبلی گفتند در فلان موضع مرده است
 صالح که غسل مردگان میکنند سحرگاه بدر خانه وی رفتم و شسته و بر دم و گفتم سلام علیکم
 درون خانه گفتم شبلی مرده گفتم آری پس برون آمد دیدم حان مرد بود که در راه مسجد
 آمده بود تعجب گفتم لا اله الا الله گفت تعجب چه میکنی سبب گفتم پس سوگند بروی اوم که تو آنجا
 دینی که شبلی مرده گفت ای نادان از اینجا که شبلی دشت که ویرانم و زبانش کارست قبل از این
 دیدم زخم شبلی گفت مسجد جامع میروم و تخیه بردم بگیر کرده بود و میرفت بگیر گوید ما را در راه

فرید عطار و تذکره الاولیای می آید و عبدالله حقیف محمد بود و در طریقت و مذهبی خاص
 و طریقت و جماعتی از متصوفه تولا بدو کنند و در هر چهل روز تصنیفی از خواص حقائق
 بساختی و در علوم ظاهری تصنیف لطیف دارد و آن نظر در حقائق و اسرار او را بود که
 در عهد او کسی ندانست و بعد از وی در فارس خلقی نماز چنانکه نسبت بدو نیست کردند
 و او از انسانی ملوک بود و بر تجریدی سفر تا کرده بود و فضائل و بختان است که بخوا
 شمر و دریم و جری و این عطار و چند منصوص علاج را دیده بود و را بهادر بر
 نماز و هزار بار قل موا الله احد میخواند و بسیار بودی تا شبانگاه هزار اکیست نماز کردی پس
 از خود بیرون نکردی و در وقت او پیری بود از محققان اما از علمای طریقت نبود اما
 بزرگ بود و لباس بودی و او را محمد زکری خواندندی دیگر گز مرقع پوشیده بود و از عهد
 پیرید که شرط مرقع حبیب پوشیدن مرقع کرا سلم است گفت شرط مرقع نیست که بپوشد
 زکری و میان پیر این سید بجای می آید و در میان پلاس نمیدانیم که یک خوانیم او را
 و او را خفیف از آن گفتند که شب غذائی او در وقت افطار هفت مویش خوشبخت
 بود و یک روح و یک حساب و شعی خادم گفت هفت مویش بیا خادم شست مویش او را
 بخور و عبادت طاعت بر قاعده مشرب نیافت بدست که مویش است بوده است از خادم سوال
 کرد خادم گفت و شش مویش آوردم گفت چرا گفت ترا عظیم ضعیف دیدم و لم در و زکری
 گفت تا را توفی پیدا کرد و پنج گفت بس تو یا من نبوده دشمن من بوده که اگر یا من بودی
 آوردی پس او را میجو کرد و خادمی دیگر را بخدمت نصیب نمودی گفت و را بهادر اعظم حج کرد و
 بعد از پیریدم چندان پندار و رسم بود که بزم یارت خواججه ضعیف رفتم چون در راه بودید شدم
 رشتی دوی ششم نشسته شدم چاهی دیدم که آهوی از وی آب میخورد و چون بسراجه رفتم
 بچاه فرود شدم گفتم آهوی عبدالله را قدر از آهوی گزشت است از وی شنیدم که آهوی دلو در دست
 اعتماد دارد من بود و رفتم خوش شد و دلو در دست میبدا ختم و روان شدم باز آمدن شنیدم

که با عبد الله ترا بجز بگردم تا صبر کنی اکنون باز گرد آب بخور باز گشتم آب بر سر چاه آمد بود
 بخوردم و وضو ساختم تا مدینه حاجت آب خوردن نشد چون از مکه باز گشتم در جامع بغداد
 رسیدم روز آدین بود چشم چنید بر من افتاد و گفت اگر صبر کنی و سی از زیر قدمت آب بر آیدی
 نقیض از وی که گفت یک سال و نیم بودم روزی که بصحرای شام رفتم بسیار بی راهی بودم که بسیار روزی که چاه را
 و خاکستر و دیم کور این کشیدند چنانچه شد و میار آن سوراخ مدینه ای ایستاد و چاه را از آن چاه
 صلی الله علیه و آله بخواب و دیدم گفته بود رسول الله انجا بچکنی فرموده و از چاه تو آرد او که بگوید
 اینجا حالت رسول فرمود که این گفته صدق در باضت است که باطل است اگر حق بود چاه
 بود و هم در فحاشی است که از طبقه ناله و بغایت خام و بر این خیم است و در سماع فیه از نیاز و
 غشیش ثلثه و اجنید و نور می و در میان آن طبقه صحبت داشته وی از چنید پرسید که دل کی خوش شود
 چنید گفت آنوقت که او در دل بود و ناظر و حاضر شیخ الاسلام گفت که او سخن با جوانان و ان میگفت
 در دایان او و مهر و محبت بود و از دیار کثانی و یوسف بن یحیی بن الی و ابو الحسن المظفر ابو اسحاق الدیلمی
 و ابو الحسن الماکلی و طاهر مقدسی و ابو عمر دمشقی و غیر ایشان نیز از مشایخ و زوای بود و شیخ
 ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو طالب خبر چهر بن حبیب بن حبیب بن الحنفی بن ریح
 رحمة الله علیه از اصحاب چنید بود و شیراز آمد و علت شکم داشت مشایخ گفتند که خدمت او را که آیا
 میکنند اختیار کردم قریب هر شب بشان زده فقه بار بر ریاست یکی از شبانست بودم و خیلی
 شب گذشته بود چشم من گرم شد کجای را آواز داده بود و شنیدم و دیگر آواز داد و بر خاستم و پشت بتر
 بروم گفت ای فرزندی وقتی که خدمت مخلوق را بجز خودی نیکو توانی کرد خدمت خالق را چگونگی
 بجا توانی آورده و هم گفته است که مدتی غایب بودم و تولد او که شیرازی من شد و دم و دیگر آواز داد
 و گفت شیرازی این یک من بشانم و پشت بوی بروم علی و عیسی از شیخ عبد الله پرسید که توان
 سنگ شد را از وی چون شنیدی گفت چون حجک المشیخ الاسلام گفت فلاح نباشد
 هر چه می را که ذل او ستاده و پیر کشیده باشد و قفای وی نخورده باشد و سنگ الله او شنیده

باشد و بر چنگ الله بر نهشته بود و بدر در نا کامی زنده گشته باشد و می خود رسته باشد که لا ینفع
 و پیر می یابد مردی بد چنان سنده و لا ینفع نباشد که بی او ستاد و بی پیر نمی آید و هر گشت آن
 شیخ ابو طالب گفت شیرازی ایچو آواز بود عبید الله خفیف گفت که من و شباز روزی یک
 شش میخورم و صحر روز یکم می آورم تا اکنون با نوزده باطنی آورده ام در ماهی شیخ ابو طالب گفت که
 این بسیار دار آنچه مرا از ان افتاد که با ابوس منین در دعوتی حاضر شدم بره بر بانی بر مانده بود
 و من غم می خورم که بر بانی غم دست از ان کشیدم ابوس گفت کل انت یعنی بخور بی آنکه خود را و میان
 نماند بروم که حال چنانست که میگوید یک لقمه بخورم احساس کردم که ایمان از من بیرون رفت
 و از ان وقت صحر روز باز پس ترمی رم شیخ الاسلام گفت یعنی ویرا پوشش و دستار افتاد که ایمان
 وی معانه بود ایمان تو شهادت و ایمان عارف شهادت شیخ عبید الله خفیف گفت که هیچ چیز نیست
 مرید را زبان سندر از سامه نفس و رخصت حبس قبول تا و بولات و هم شیخ عبید الله گفت که اول
 مجلسی که ابو طالب در شیراز داشت پلاسی پوشیده بود و عصائی در دست گرفته بود و هر که نشیست
 من بپوشی او بودم بر دیگر گیت و گفت منیدانم چگونه که کارم میان گنه کاران و بگرسیت و غم
 را بگریانید و فریاد و گریه از مجلس برخاست و بر اقبال عظیم بر پید آمد که خاک قدم ماوی بنیت
 شغابی بهاران میگرفتند بعد سببی واقع شد که میچکس بوی التفات نکرد از شیراز بنسار
 انجام ما با التفات نکرد از انجاما صفتان بنیت من بعلی محل جزئی نوشتم و شرح محل در مقام
 کردم و می بعلی در نیامد و در باره او سخنان گفت علی را ندی اعراض کرد از انجاما کوستان
 رنجیدان و آمد ابوعلی حاجی خلیل بیدان بود پرسید که حاجت تو چیست گفت ادای دینی
 که دارم ابوعلی او کرد پرسید دیگر چه حاجت داری گفت در فلان موضع بر اسمی در میان
 بساخت باخدا آمد و آنرا سیاه گشت و پلاسی سیاه پوشید و در انجاما بود تا آنکه دنیا رفت
 عبد الرحیم صطوری رحمه الله علیه کنیت وی ابو عمر و است سفر حجاز و عراق و شام کرد
 و مار و سم و شسته و سهل بن عبید الله تسری را دیده بود و طریقت دینی شریف را

شطارت بود جامه‌های شاطرنه می پوشید و سگان داشت که سبک‌باری بر دو کبوتران می‌کرد
 می‌داشت شیخ عبد الله خفیف گوید چون بر زمین در آمدیم مرا از حال عبد الرحیم اصطخری سواد
 کرد و گفتیم در همین سالها از دنیا رفت گفت خدا بروی رحمت کند و ما بسوی بن قوم که گاهم در حضر
 صحبت داشتیم از وی صابر ترین ندیدیم ابو بکر اسکان رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله خفیف گفته
 است که ابو بکر اسکان سی سال روزه داشت چون وقت نزع آمد پاره جنب آب نکرده و در
 دنان می برود و از ایند اخذ در روزه برقت علی بن شاذان رحمه الله علیه شیخ عبد الله خفیف
 گفته است که میان علی بن شاذان و دیگر بنی نخل میگذشت علی بن شاذان گفت من مردی می
 که بر سر کوی بود و آن مردی بود که وقت نماز شد و آینه بگره بود و در برابر آن خواست
 طهارت کند هر دو که سر فراهم آوردند پای خود ازین کوه بر آن کوه نهاد و طهارت کردند و نماز
 ابو الفتح رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است از ابو الفتح که شنیدم که گفت بر امام خانه
 بودم الملبس بودم که در کوی میگذشت گفت ای ملعون اینجا چه میکنی پای از زمین برداشت و
 بیام بر آمد و هم افتادیم سلی بر روی زدم و دیر ایند اختم و از آن سالها گذشت مرا از آن
 حج افتاد و بخوبی رسیدم که پل بسته بود و ناگاه پیری دیدم که آب در آمد و بر عقب می در آمدیم
 آن پیر پایی خود بر کنار نهاد و برقت من در میان آبی رسیدم آب بر من غلبه کرد و غرق
 مرا آب می برد تا خدا تعالی اعانت کرد و مرا آب بر کنار انداخت آن پیر ایستاده بود و
 میکرد چون برون آمدم آن پیر گفت چون دیدی یا ابو الفتح که تو پیر کوی که دیگر مرا
 نزد شیخ ابو عبد الله خفیف در سنه احدی و ثانی و ثانی و ثانی از دنیا رحمت الله علیه
 شیخ ابو الحسن بن محمد الکاظم رحمه الله علیه می از اصحاب شیخ ابو عبد الله خفیف
 شیخ ابو اسحق کاظمی هم گویند که شیخ ابو الحسن الکاظمی از دنیا رسید و شیخ ابو اسحق
 جمع شدند شیخ ابو اسحق منور کدوک بود و می نوبت با ایشان آمده بود و دیگر گفتند که کدوک در آن
 نیکو میخواند و بر از مودت از آن خواند و بر او خوش آمد و نواجد کرد چون فارغ شد در آن از

شیخ کاظمی

مشایخ طلبید و بشیر از برد و از شش و ده و احوال شیخ ابو عبد الله خفیف سلام حدیث
 فرمود و با وی بهراق نو عجاز سازفت کرد و بهر گشت صحبت وی رسید با نچه رسید شیخ حسین
 از طمانه از دنیا برفت و قبر وی بر در روضه شیخ عبد الله خفیف است و بشیر از رحمه الله علیه
 شیخ ابو جعفر ابراهیم بن شعیب یار کار زرونی غشا کار زرونیان محمده الله علیه
 فارسی الاصل است و مولد و منشایش نوز و کار زرونی بوده و شعیب یار پیشین مسلمان شد و ولایت
 شیخ و سایر اولادش در زمان اسلام بوده و انساب شیخ در تصوف شیخ ابو علی حسین بن محمد
 ابی فروز آبادی الکاکار بوده صحبت بسیاری از اصحاب حدیث رسیده بود و در کار زرونی
 و بشیر از و بهره و کده و مدینه و از بهر روایات حدیث و آثار داشت در کمال شیخ ابو الحسن علی
 بن عبد الله بن جضم همدانی را دیده بود و از وی روایت کند که ذوالنون گفت علیک
 بِالْقَصْدِ فَإِنَّ الرِّضَى تَقْلِيلُ الرِّزْقِ بِرُكْنِي تَسْبِيحِ الْعَمَلِ یعنی بر تو باد که توسط احوال اختیار
 کنی یعنی بصورت وقت قناعت کنی و طالب زیادت نباشی بدستی که رضا رزق
 اندک عمل اندک را پاک گرداند از آنچه نباید چه عدم قناعت مستلزم افتاد است و در هیچ
 و حرام و هر آنکه عمل پاک باشد قبول حضرت پاک باشد حتی از وزیر را با شیخ ارادت تمام بود
 جمد کرد شیخ از وی خبری قبول نکرد و پیغام شیخ فرستاد که بهر چند جمد کردم و از من خبری قبول
 از بهر نوجند بنده آزاد کردم و ثواب آن ترا بخشیدم شیخ جواب فرستاد که رسالت تو بمن رسانید
 و شکر نیکویی تو گفتم لیکن آنرا که درین بندگان مذموب من نیست بلکه مذموب من مذمه گردانید
 از او ان است بر حق و احسان شیخ رضی الله عنه حضرت رسالت را صلی الله علیه و آله
 و بعد بر سید ما رسول الله ما لا نقصوت رسول الله صلی الله علیه و آله سلم گفت انما شئت ترک الله عاوی
 و لیکن انی التانی و بکر بر سید که الله وحید رسول صلی الله علیه و آله سلم گفت کل ما یحس بیاک خط
 بی خیاک فاما الله سبحانه بخلاف ذلک الله حمید ان الله یحیی النکات و النکات و النکات

بعد از این گفت که هر چه در دل تو آید بخیال تو بگذر و خداستبالی انچه در دل تو
 حاصل و خیال مخترع انسانست تو چنانست که تزیینی دیر از شک یعنی شک نیازی و در انوقت
 یعنی چنانکه اول مرتبه ایمان است دیگر رسید که با عقل رسول گفت صلی الله علیه و سلم آنرا ترک کن و دنیا و
 دین را ترک کن فکر کن ذات الله تعالی تو قوی رضی الله عنه فی شهر ذی القعدة سنه سی و عشر و فی رجب الحرام سنه
 مکره الا و لیا مینویس قطب الاولیا پیش و اهل طریقت و حقیقت ابو سحر کار و دینی رحمة الله علیه
 و آداب احوال مقامات مشایخ آیتی بود و محبوب مشایخ بسیار یافته بود و تربیت شیخ را ترک
 انگریز گویید ازا که هر چه از حضرت و بلند حق تعالی المقبل خودان مقصود ایشان را بر آورده گردانده
 انگشت که آن شب که شیخ بوج و آمده بود از آن خانه نوری دیدند چون عمودی که با سمان پیوسته
 بود و شایخها داشت و بر اطراف مشایخ از آن نور میرفت شیخ گفت در سب که تحصیل علم میکردم و حق تعالی
 ظاهر طریقت از شیخی بگیرم و خدمت طریق آن شیخ را ملازم باشم و در کسبی استخاره کردم و سر
 بسجده نهادم و گفتم خدا یا مرا آگاه گردان از سب شیخی که عبد الله خفیف عارث محاسبی ابو جبر
 بن علی بهم رسیده که رجوع بخدمت شیخ کنم و در خواب دیدم که شخصی باید و دشتی را با دمی
 بود و جل آن خرداری کتاب مرا گفت این کتابها از آن شیخ ابو عبد الله خفیف است تمام این
 اشتر از هر تو فرستاده است چون بیدار شدم دهم هشتم که حواله خدمت دست بعد از آن شیخ خفیف
 انکار رحمة الله علیه بیاورد کتابهای شیخ ابو عبد الله پیش شیخ آورد و یقین زیادت شد و طریقت
 او بر گزیدم و متابعت او اختیار کردم ذات شیخ در روز یکشنبه ثامن ذی القعدة در سنه بالا
 مذکور واقع شد و عمر شیخ هفتاد و دو سال بود و گویند هفتاد و سه رحمة الله علیه
 ذکر ابو علی کاتب رحمة الله علیه در کفایت است از طبقه رابعه است از کبار
 مشایخ عصر است صحبت داشته با ابو بکر مری و ابو علی رودباری پیر ابو علی شتولی است
 صاحب کرامات ظاهر بوده و ابو عثمان مغربی و دیر بزرگ میدانست ویرانه میگفتند از رودبار
 از بزرگی و تمامی علم وی گوید که هر گاه چیزی بر من شکل شدی مصطفی رحمة الله علیه

بیشتر از این بنویسد ان که میباید

بسلام خواب دید می دان را پسیدی شیخ الاسلام گفت که شیخ ابوعلی کاتب را در مصر یک
 مزید بود که خیرے بومی دادے دی برود شیخ لیسر قروی گفت الہی میان من و تو این واسطہ
 و شرک وی برقت و توحید من درست کرد حق آنکہ توحید من ترا درست شد برقت دی کہ باوی
 نیکوی کن وی گفت کہ المد تعالیٰ گفتہ کہ وصل الذی انما صمد علیکما شیخ ابوالقاسم نصر با وے
 گوید ابوعلی کاتب را گفتند کہ بکدام یک مائل تری ازین دو فقہ یا لینا گفت بانکہ بلند ترست درجہ
 مرتبہ آن پس این دو بیت برخواند و است نظر الی جانب الیمنی ۱۰ ذاک است الکیفائی جانب
 الفقہ والی اعتبار علی یا یوحیی ۲ و است بک آن اللہ انشی علی الصیرۃ و یارزدہم شعبان سنہ
 صمد و چہل و شش و نر و بعض بنام و شش ذوات یافت در مصر در فون گشت و ذکر الہی کہ
 الشو سی قدس سرہ المد تعالیٰ و ذکر محمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ
 و رنماست نام وی محمد بن ابراہیم الشو سی الصوفی است بشام بودہ شہر نہ شیخ عمرو
 احمد کو فانی ویرا دیدہ بود تو فی بدیشن فی سحر التوحید نہ است و ثمانین و ثلثایہ شیخ الاسلام
 کہ دے شبی گفت کہ مار کسی باید کہ خیرے برخواند لعلی جستند تیا فقہ شیخ ابوبکر بنیان
 طلب میکرد از بس کہ دے گفت کی گفت اسی شیخ کس نے یاہم اما دین نزدیکی بزرگی
 ست مطرب اگر باید تا بیا ریم آنکس لطیف گفت شیخ گفت باید بروید و بسیار دید رفتند و در
 اور دند خیرے خوردہ بود ویرا نشانند و دے بخواند کقوم افغان صوفی پیغمبر
 مست من المودۃ لم یصل بہ سبب الابیات کاری برخواست از نیکوی و خوشی وقت ہمہ
 کس خوش گشت و شیخ و شورید چون فارغ شدند از سماع مطرب راقص افتاد بر سجادہ شیخ فی
 کرد پیر گفت ہج گوید ہج منش سجادہ در پیچید و پیر کندہ شود و جامی دیگر خواب کینہ چون روز
 مطرب بہوش آید و در سجادہ دید پیچیدہ بود و صفہ قندیل آویختہ تیرہ بانگ بلند برآورد کہ از بہر فرائی این
 چہ حالت من این چا چون افتادم کی فرا آمد ویرا ز حال می خبر کرد کہ چہ بود و چہ رفت وی پیر را
 و تو بہ کرد و جامہ ویرید و مرغ در پوشید و از جامہ اجماع شد چون شیخ از وسای

شیخ ابوالقاسم

۴۰
 و در آن شب
 شیخ گفت و خود را

بخت به پیری خانقاه کسی ایشانند بگزارد دیگر میگو و محاطت بگردد زنده بود شیخ الاسلام
 گفت می محمد بن طرانی بوده و من بسپرد و برادریده ام که بهر می آمد بخانقاه شیخ محمود
 بود و بخت ظریف محمد طرانی پیر شده بود و شیخ نوبی می آمدند که ما را آن بیت بخوان
 و آن قصه بازگویی شیخ محمود با چند کوفانی میگفت این چنان تمام باید نداری گفت نه این
 بیت می باشد و اندر هم شیخ الاسلام گفت پس از آن کسی این مبنی را تمام آورد و من خود
 و کتابی در باقیم آنرا به بیجا القوم اخوان صدق متعظیم شمس بن الموده لم یعدیل سبب
 تر آهمنوا دره الصبایم و او جنو الرضیع الکثار لم یحب لا یحفظون علی السکران و لایتم
 ولا بریک من اخوان قریب شیخ الاسلام گفت که در انبیا مصری و خوار و نوری و در
 بعد در سماع برفته اند و هم اند تقالی سه تن از ایشان سه روز بزیستند و غیر از ایشان بوده اند
 از شیخ و مردان که در سماع برفته اند و در سماع قرآن و چه در سماع غیر آن شیخ الاسلام گفت
 که در سماع که و بار آن را بدو و مرد را گوش با دو و ویده با دو و چه جاسی طاق و شوی
 صاحب کشف المحجوب گوید که من در ویشی را معاینه کردم که در جبال باور مایجان رفت
 و بنیای خود اندگاه بنیقا و بعد در سن و ذکر ابوبکر الشوسی و قعه محمد طرانی از آن آورده بودم
 که همین محمد طرانی شیخ ابوالعباس قصاب الاعلی باشد و صحبت با محمد جبر و شسته باشد از
 مراتب الاسرار و خانوادہ القصار به بالا نوشته ام که شیخ الاسلام خواجہ عبد الله القصاری
 مرید و خلیفہ خواجہ ابوالحسن خرقانی بود و خواجہ رجب است از و حایت خواجہ بایزید سبطی است
 ظاهر ارات و خلافت از شیخ ابوالعباس قصاب و شست وی از شیخ محمد بن عبد الله طری
 و وی از شیخ ابو محمد جریری و وی از جند بغدادی شیخ ابوالعباس القصاب الاعلی
 رحمة الله علیه و نقل است نام وی احمد بن محمد عبد الکرم است شیخ آمل و طرسان
 بود مرید این عبد الله الطبری است و وی مرید ابو محمد جریری صاحب کرامات عظمی
 فراست نیز بود و قبله و غوث زمان خویش بود بازنده بود و محاطت وی بود و

بنو القصار

گفت این بار را ما آخر بحرانی مقدس از دمی با حرقانی افتاد ویر گفتند که تسبیح سلی
 طاعت کرد و تسبیح را گفت نام من در آن بیان نیار و ده گفتند که گفت هیچ نکرد و می
 ای بوده اما کلام و نکته عالی داشت یکی از ائمه طبرستان گفته که از افضال خداست
 یکی آنست که کسی را بی تعلیم چنان گرداند که چون مارا در اصول دین و وقایع تو
 چیزی شکل شود از وی پرسم و من ابوالعباس نقصا هست تسبیح الاسلام گفت که بی
 و ایام من بوده است همواره با تسبیح عمومی گفتم میجویم که سه پیر را زیارت کنم تسبیح
 ابوالعباس ابا بل و تسبیح ابوبصر را بنشینا و پیر تسبیح ابوعلی سیاه را برود می میگفت که من سه بار
 میجویم رفت ترا با خود ببرم او خود برود و روزی بنود لیکن پیوسته کسی می آمدی از نزدیک
 می شنیدم تسبیح عمومی احوال وی و سخن وی هر چه می شنیدم بحکس احوال و سخن وی چنان
 معلوم هست که مرا می گفتند که وقت کی میست تسبیح احمد کوفانی گفت که همه شب نریز و بگو
 سخن بنکفته آخر می گفتی تا کی شئی آیس که مثل شئی یعنی باقی شئی تسبیح الاسلام
 گفت که ابوالفارس کرمانستانی کس فرستاد تسبیح ابوالعباس که اینجا تحفه است و عین
 تسبیح همی آنجا فرستاد و باران آمد قوط بر خاست تسبیح ابوالوسعه ابوالخیر گوید قدس سر که
 شخصی نزد یک تسبیح ابوالعباس در آمد و از وی طلب کرانات کرد تسبیح ابوالعباس گفت
 منی یعنی که چیست که آن نه از کرانات هست بهر نقصایی بود از پدر نقصایی آمیخت خیر که
 با و نمودند و ویرا بر بودند به بغداد و ما خاندن پیش شیلی و از بعد از یکجه و از مکه مدینه و
 از مدینه به بیت المقدس تاخت به بیت المقدس خضر را با و نمودند تسبیح ابوالعباس
 نماز بسیار کرد می رفتی نماز کردی از درویشان و زنی گری میکرد و جابه میداد
 معانا تکلف سید دخت هر زانی که تسبیح الاسلام نماز باز دادی او را دیدی که هر روز تسبیح
 که است نیاوده بود می باز میکرد می تسبیح گفت است صنی انت صنی یعنی توبت توبت یعنی
 که آن را می پرستی فکر ابویعقوب الشوسری رحمه الله علیه و لفحات است حضرت

رسالت بنده صلی الله علیه و سلم پیر حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه وی پیر حسین
 و وی پیر عبد الواحد بن زید و وی پیر ابو یعقوب الشوسی رحمه الله علیه نام وی
 یوسف بن مهدان است او سنا و ابو یعقوب نضر جویری است از قدما می مشایخ
 عالم بود که صاحب تصانیف و راجعه می بوده و در آنکه که ششم است و چهارم
 بصره و از بصره قدیمی تر و قبل تر است بن جهان الدنیا از دنیا برشته می گشته که علم بود
 گوید بکلف مشرکست شیخ الاسلام گفت هر که علم تقوی بکلف و در راه گشت و هر که
 سخن گوید و در هر وقت تواند گفت زبانت سخن بزرگانی بیا گفت و آنوقت بیا گفت
 که و سبکه بت از خدا استعالی تبری سخن گناه خیانت نیست تحقیق آنرا اصرار کند کلام این
 نه چون کلام دیگر است چون نه مذکافی نباشد می برود تا بنده مذکافات بیا که چون تفرق
 باشی از جمیع و توحید گویی اما چون خود نباشی تفرق را با تو چه کار جز از گوید لا یصلح ندا
 اعلم ان لا اله الا الله محمد بن محمد از علماء مشایخ است با جلد و عمر و بن عثمان می
 صحبت داشته تا که ابو یعقوب شوسی است سالها در که سجا و روده و آنجا برشته از دنیا
 رفته اند شین و نه شانه شیخ الاسلام گفت که بن یک تن دیده ام که میگفت که من بر او دیده
 ام امر القین شده ابو یعقوب نضر جویری گوید که با بن کار زری مذکر علم و عمل و خلق و کوی
 و محبت از علم و خبر بر گذری نه بلکه دست باز و ارمی و عمل از بجز ثواب نگیری یعنی او را نه سرا
 ثواب باشی و در جهاد و عباد باشی نه با عمل و ثواب آن ابراهیم ابن فایک گوید که یعقوب نضر جویری
 گوید که بنیامر و الاخره ساجد المذکب التوسی و الناس علی سقر و انشد للشعر جویری
 العظمی بنک و طالع الله عندک لی به حتی النقیث فلم تعدل و لم تم + اقام عیالک فی فوج
 عندک لی + مقام شایع تعدل غیر شجرم + و هم ابو یعقوب گوید اعرف الناس ما به انشد شجرم
 و هم وی گوید من اخذ التوحید بالتقلید فهو عن الطرف بعد ابو یعقوب نضر جویری پیر عبد

تفاوت از دیگران

شیخ ابی حمزه رومانی

ابن عثمان و دومی پیر یعقوب طبری و دومی پیر ابوالقاسم بن رضوان و دومی پیر ابوالعباس
 و دومی پیر محمد بن داود و المعروف بن جادوم الفقار و دومی پیر محمد بن مالک و دومی پیر شیخ
 نصری مانند او که شیخ زکریا بن الدین حماد الدردله سمنانی فی بعض مصنفاته ذکر شیخ اسماعیل نصری کرده است
 پیر نجم الدین کبری فردوسی انداندا آمد تقالو نوشته می آید ذکر ابوالعباس
 نساولی رحمه الله و فیها شیخ الاسلام و بر از طبقه سادسه و شصت نام
 احمد بن محمد بن الفضل است شاگرد جعفر خلدیست و پیر شیخ عماد ابوالعباس بنیاد
 و بر او عمو نام کرده بود و عمو سالار بود صاحب مرآة الاسرار می آید و جعفر خلدی
 جعید بود و در بجای دیگر نوشته ویده ام که ابوالعباس بنیاد می سرید میشتاد و بنوری
 و میشتاد از اصحاب خواجہ جعید است بر و حال خواجہ جعید می پیوند و شیخ الاسلام
 که بنیاد می گفت آنان که خداوندان است اند اگر دست چپ ایشان ایشا از او
 مشغول دارد بدست راست دست چپ خود را ببرند و ذکر ابوالعباس احمد ابوالعباس
 احمد اسود و بنوری نام پدر ایشان و محمد است و از اصل و بنوری بودند و نیز مرید میشتاد
 و از شاخ و دیگر هم فیوضات و صحبتها برده میشتاد اول از بنوری بنیاد بود و دست
 چپ خود را آنجا قیام نمودند از آنجا به تبریز و از تبریز به سمرقند سکونت ورزیدند و اگر
 بحق رسانیدند و عالم بودند معلوم ظاهر و باطن و از اهل دنیا متفرد و متقی و صائم الله
 و هم در آنجا در سنه صد و چهل و بقولی شصت و هفت یا شش و هفت حتی پو
 صاحب سلاسل انوار فی سیر ابرار می آید و شیخ احمد اسود و بنوری رحمه الله علیه از اصحاب
 میشتاد و بنوری است رحمه الله علیه شیخ محمد عمویة رحمه الله علیه از اصحاب شیخ احمد
 اسود و بنوری است شیخ و حجه الدین ابو حفص رحمه الله علیه ثبت ارادت بحمد
 و اله بزرگ خود شیخ عمویة رحمه الله علیه و خرقه ایزد یافته است و حضرت شیخ ابوالعباس
 عبد القادر سمرودی خرقه از عم خود شیخ و حجه الدین ابو حفص داشت و ذکر شیخ عمویة

بر حقه الله علیه و فی حقه است کتبت وی همیسی بود که نام وی محمد بن حمزه
 شیخ الاسلام گفت شیخ عماد خاوم خراسان بود وی پیر فرشتا و من است یعنی اخواب و سوا
 صوفیان از وی آموخته ام و عمود میرید من بود با میریدی من ویرا و من هم کلمه وی بود
 و چون نمودی بر جای وی من بودی و چون بسط بودی نامهای من و من فرستادی
 همانند بود شیخ ابو العباس نماندی و بر او لقب کرده بود چنانچه گیدشت شیخ ابو بکر
 قرآ را دیده بود و بنیسا پور و سفراول و حج اسلام با شیخ احمد فخر طالقانی کرده بود
 شیخ ابو بکر فالیزمان را دیده بود و بنیسا را وی جلیل را و شیخ ابو بکر مفید را دیده بود و
 جلیل را با شیخ سمرقانی صحبت داشته بود و با جمعه شیخ حرم چون ابو الحسن جضم مدنی
 و شیخ ابو الحسین حبشی و محمد ساخری و شیخ حوال گرد و شیخ ابو اسامه و ابو الحسن بنهرکی و
 ابو العباس نسائی و ابو العباس قصبی غیر ایشان از شیخ وقت را دیده بود و وی را
 نواخته بودند و وی خدمتهای نیکو کرده بود ایشان را و در حفظ رسانیده و شیخ ابو العباس
 طبرسی را دیده بود و در حجب سنده احمدی و در تعین و در تعین و در تعین و در تعین و در تعین
 بود و دو سال بوده و در خزینه الاسماست شیخ نمونه این عبد الله از اجله شیخ
 وقت بود و ارادت بخدمت شیخ احمد اسود و میوری داشت خلق با حق رسانیده و رسد
 رسد و مقام و فایده داشت و شیخ و جمعه الدین سهروردی از اجله شیخ غلام
 نسبت طریقت ایشان را بدو طرف است یکی از شیخ نمونه و ویرا از شیخ احمد اسود و ویرا
 از شیخ مشاد و میوری و دیگر از اخای فرخ رنجان و ویرا از شیخ ابو اسامه و ویرا از شیخ
 میرید نماندی است بهر حال هر دو جانب شیخ جلیل بغدادی میرید و ویرا از شیخ
 ایشان شیخ شهاب الدین عمر فیض باطن از ذات ایشان یافته اند و رسد با فیض
 و شفقت و شش وفات یافته اند رحمه الله علیه فرخ رنجان اخای در رسد چهار صد و پنجاه
 و هفت وفات یافت نوکر آن ترجمان میرید سهروردی و فرزند مرده شیخ کبار با نام

مابدال حضرت خواجه ابو احمد حشمتی رحمه الله علیه با انواع حالات و
 کمالات ارادت بود و در فناء احدیت گم گشته و هیچ سری از اسرار دوست برود
 نداده خرقه فقر و ارادت از دست حضرت خواجه ابو اسحاق حشمتی قدس سره نپوشیده
 صاحب اقتباس الانوار از سیر الاقطاب می آرد خواجه ابو احمد حشمتی که ملقب بقدره
 الدارین است بهر سلطان فرسافه است که از شرفانی حشمت و امیران ولایت بود
 وی قدس سره هیچ و نسب از سادات حشمتی است و حسن مثنی میرسد بدین ترتیب حضرت
 خواجه ابو احمد حشمتی نورالدین مرقده ابن سلطان فرسافه بن سید ابراهیم بن سید محمد بن
 بن سید حسن بن سید محمد المصطفی بن سید ناصر الدین بن سید عبدالعزیز بن سید حسن مثنی
 بن امیر المومنین حضرت امام حسن مثنی اندر عنه ابن امیر المومنین علی مرتضی کرم الله
 وجهه صاحب برآة الاسرار می نویسد که خواجه ابو احمد حشمتی حلقه مشایخ قدیم و
 ثانیان کریم حشمت و بالاتفاق قطب دال بوده که بر تمام ریع مسکون تصرف است
 و بطاعت است که از هر حلقه بران حشمت خواجه ابو احمد دال گرفته تا این زمان خواجگان
 حشمت مابدال بوده اند و کرامات از ایشان بوجود می آید و رفیقا است سلطان
 را خواهری بود بغایت صالحه شیخ ابو اسحاق شامی حشمتی نجافه وی آمدی و طعام خوری
 روزی دیر گفت که برادر ترا فرزندی خواهد بود که دیر زمانی غایب بوده باشد میباید که محال
 حرم برادر خود کنی تا در ایام حمل خبری که حرمی و شعبی باشد بخورد آن ضعیفه صاحب
 فرموده شیخ ابواسحق بدست خود در میان ششمنی و بغرضی مایحتاج حرم برادر خود همیاد
 تا در سنه ستمین که زمان معصوم باشد بود خواجه ابو احمد متولد شد و همان سال
 خانه از حبه حلال پرورش میداد و گاه که شیخ ابواسحق نجافه وی آمدی و در او
 حبیبی خواجه احمد را دیدی گفتی که ازین کودک بوی می آید که از وی خاندانی بزرگ
 خواهد شد و احوال عجیبه و آثار غریبه بشایده افتد و فیله خواجه حسن است سالک

بود همراه پدر بقصد کتب جانب کوه رفت و دایما اشعار از پدر خود جدا افتاد و در کوچه می رفت
 و مدتی که چهل تن از رجال سید بزرگوار ایستاده اند شیخ ابو اسحق شامی و ایشان است حال آنکه
 و بزرگداشت و از اسب فرو داد و در یامی شیخ ابو اسحق افتاد و هر چه داشت بگذاشت و نشین
 در پوشید و با ایشان روان شد هر چند پدر و اتباع ویرا حبسند نیاقتند بعد از چند روز
 آمد که بابی شیخ ابو اسحاق و رفلمان کوهها بوده است بدیش سمی را و نسا و نسا ویرا و در نین
 بنده و او ندوب بنامند ویرا از انچه در آن بود باز نتوانستند که روزی در خمخانه پدر روز
 و در آن را محکم بستند و خمخانه را شکستن گرفت بدیش را آگاه کردند پیام در آمد و
 غایت غضب سنگی بزرگ برداشت که از روزنه بالاسی بام میزدی زنده روزنه فراموش
 و سنگ را گرفت با سنگ و رهوا معلق با بشتاد و چون پدرش آن حال مشاهده کرد
 بر دست توبه کرد و از وی امثال این کرامات و خوارق عادت نه چندان ظاهر شده
 که تفصیل از توان نمود و هم صاحب قناس الانوار از سیرالاطلاب می آید و خواج
 ابوالاحمد شبی قدس سره سی سال خواب نکرد و هم سی سال روضه شمس بجز روضه انشست
 و گاهی آب سیر خوروی و مشرب بعد از نماز عاکروی آنی گنگها گرامت محمد مصطفی
 صلی الله علیه و سلم را بسیار آواز آمد که امی احمد دعائی تو قبول کردیم و هزار گنگها
 امت محمد علیه السلام به بخشیدیم و برابر تو در بشت در آیم و سماع شش سال تمام داشت
 به بروقت که در سماع بودی و در آن بر هر که نظر کردی صاحب کرامت شدی و هر کاه
 سلطان گنجی و به مراضی صحت یافتی و در حال سماع نواز از جمیع می نا آسان رفتی و هم
 شش روز معافانه نموده می آمدند و میدادند که امر از خواج سماع میشنو و در بیفت
 ساگی مجید ابو جعفر حاضر بود و در عین سماع نظر آنحضرت بردی فتد فرمود آتی در سماع
 و بر اجنبه آتی رد داشت و علم لدنی بگشاد و چنانکه در ایام هفت ساگی چنان اسرار
 معلوم میان میکرد که عکای آنوقت میران میآمدند و بسن سزوه ساگی میریدند و معلوم

گردیدند که شغال نمود و بجایده شاقه اختیار کرد و بعد هفت روز افطار کردی و در شب
 حواجگان حشمت جمعه مد علیهم زیاده از سه لقمه خوردی و موافق بهمان آب خوردی
 و بعد از چهل روز احتیاج بوان غلط افتادی چینی می خورد بودی چراغ در خانه تنگ
 نشسته قرآن با عراب بوجه احسن بخواندی و بکسر بیت صحیح و درست ساکنی
 انقطاع نمود و جامه نو پوشیدی و برابر غنی نشستی و حافظ قرآن بودی و با خواهر
 اشرفا فاطمه کردی و در مجلس سماع دی حاضر بودی و از محمدان آلوقت مجلس سماع
 میکرد و در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ششم نمودی و خواهر ابوهاق بعد از تربیت
 دی معاودت بحجاب روم نمودی و در قصبه چشت مسکن داشتی و شصت و نه سال
 خلافت معتمد باینکه که خلیفه ششم از خلفای بنی عباس است توفی رحمة الله علیه
 سنه خمس و خمسين و ثمانمائة و تهم در قصبه چشت که سی و گوی از مرآت است مدون
 تا پنج وصال دی قطب الظلمین بود و عمر شریف نو و پنج ساله بود و کران عا
 لیه را فی غوث وقت خواهر ابواحسن خج قانی دی سر حلقه خانوادہ
 نقش بندید و پیشوا می شطاریه عشقیه الضاریه رحمة الله علیه و در وقت
 نام دی علی بن جعفر بن سلیمان خرقانی قبله رفت که در روزگار دی رحلت بوی بود
 شیخ ابوالعباس قصاب گفته بود که این بار از ما خج قانی افتد یعنی رحلت و زیارت
 از وفات دی بخرقانی گشت چنانکه گفته بود و انتم شیخ ابواحسن در نفوس سلطانی
 العارفین شیخ بایزید سلطانی نقشبندیه و تربیت ایشان در سلوک از رعایت شیخ ابواحسن
 و وادیت شیخ ابواحسن بعد از وفات شیخ ابوبکر محمد قانی است روزی با اصحاب خود
 که چه خبر بهتر بود گفتند شیخ ما تو بگو گفت ولی که در دی میاید و او بود و از وی پرسیدند
 که صوفی کیست گفت صوفی بربیع و سجاده صوفی بنود و صوفی بیسوم عادت صوفی
 بنود صوفی آن بود که نمود و تهم دی گفته که صوفی روزی بود که کمالش حاجت بود

شیخ ابوالعباس قصابی در سماع و خطابه

و شبی بود که ماه و ستاره اش حاجت نبود و شبی است که بشتی اش حاجت نبود و از وی پرسید
 که در چه دانه وی بیدار است گفت آنرا آنکه چون چای یاو کند از فرق تا قدمش را باو کرده
 حق خردش باشد و از وی پرسیدند که صدق چیست گفت صدق آنست که در دل سخن
 یعنی آن گوید که در دلش بود و از وی پرسیدند که اخلاص چیست گفت هر چه برای حق بکنی خلص
 است و هر چه برای غیر حق بکنی ربا است و از وی پرسیدند که کرامت و فنا و تقاضا گفت تقاضا
 که بیکتار از پیشم از آسمان در آویخته باشد با وی بیاید که در قضا و بنا میبایکند هم که مهربار
 و هم در یا ما انباشته کند و در ازجا نگاه نتواند چنانچه وی گفته که هرگز ناک صحت ندارد
 که شما گویند که خدا او را گوید و دیگر و هم وی گفته که اندوه طلب کن تا آب جنت پدید آید که حق
 گریب گان آن دوست میدار و و هم وی گفته اگر کسی سر در گوید که آن حق را بخوابد صبر از
 بود که در آن خواند که بدان حق را بخوابد و هم وی گفته که در ث رسول اکرم بود که بفعل صل
 الله علیه و سلم افتد آکنده آن بود که روی کاغذ سیاه کند شبلی گفته است انوار
 که بخوابد وی گفته که این هم خواستی است و هم گفته که امر و چهل سال است که تا و در کوفتم
 حق بدلم می نگرد و جز خود را نمی بیند ما یقینی بغیر الله شیء و لا فی صدری بغیر الله
 و هم وی گفته که روشن ترین و لما آن بود که در آن خلق نبود و بهترین کار آن بود که
 در آن اندیشه مخلوق نبود و بهترین رفیق آن بود که زندگانیش سخن بود که گفت حق
 نرفت این نامه ابو الحسن علی بن احمد غرقانی رحمة الله علیه از اجل مشایخ بود و مدوح همه
 اولیا بود شیخ ابو سعید که با وی محاورات لطیف بود از هر فن دانه و فان چون باز میگفت
 که گفت من این ولایت بهمه خود برگزیدم از حسن مروت شنیدم که وی خاموشی بود و سعید بود که چون
 بمحضت وی رسید چمن گفت و ستم بود بجز جواب سخن می هیچ چیز نمی گفت و من گفتم ای شیخ
 از برای چه چنین خاموش گشتی گفت از یکم کعبه است گفته بس بود و از وی می آید که گفت
 راه خدا و دست یکی راه ضلالت و دیگری راه هدایت نخب ماه ضلالت است از راه هدایت

بجه او نود و آنچه راه هدایت است آنرا خداوندست به بنده پس هر که میجوید رسیدیم بر
 و آنکه گوید بدو رسیدیم بدانکه رسید از آنکه رسیدن زمان رسیدن بسته است و ما رسیدن در روز
 کار و رسیدن و ما رسیدن و رسیدن و ما رسیدن بسته است بلکه در رسیدن و ما رسیدن
 در ما رسیدن و ما رسیدن بسته است و الله اعلم بالصواب و بهم پیوسته و از استاد و
 قشری شنیدیم که من بولایت خرغان اندر آدم فصاحتم بر سید و عبارتتم نماز از خشت
 پیر و شنیدیم که از ولایت خود مغرول شدم صاحب مرآت الاسرار بنویسید که انساب خوا
 ابو الحسن در تصوف چهارم واسطه خواجه ابویزید میر سید محمد بن سهروردی بنظر بنی و ی از
 شیخ ابوالمظفر مولانا ترک الطوسی و وی از شیخ ابویزید العسقی و وی از شیخ محمد مغربی و
 از سلطان العارفین بایزید بسطامی و وی از امام جعفر صادق الی آخره و تربیت او در سمرقند
 از روحانیت خواجه ابویزید واقع شد شیخ زید الدین عطار قدس سره که الاولیا نقل می آرد که
 شیخ بایزید هر سال زیارت بهمان شد می که آنجا تشریف داشت و چون به خرغان گذر کرد
 بایستادی نفس کشیدی مرعیان از وی سوال کردند که شیخ باج بوی نمیشنیدیم انگشتی بر
 وید و زدن بوی مرد می شنیدیم کت و می از حسن و علی نام دی و بسته و به از من
 بیش بود و با عیال کشند و درخت نشاند و گشت کنند هم از وی نقلت که شیخ در ابتدا ده
 سال نماز خفتن جماعت و خرغان گذاردی و روی زیارت شیخ بایزید بنویس و چون
 فقی بایستادی باز نماز صبح و خرغان گذاردی بطاعت نماز خفتن و چون از زیارت او
 آمدی پشت بر خاک وی بنیکردی و بنشیندی و می سخاک او از پیل از پس می آمدی تا خرغان
 بعد از دوازده سال از تربیت بایزید آردی آمد که ای ابو الحسن گاه آن آمد که بنشین
 شیخ گفت ای بایزید منی میدار که ای نام او از آمد که ای ابو الحسن آنچه مراد او از آمدن بر کا
 تو بود ابو الحسن گفت دوستی و نه سال پیش از من بودی گفت بل و لیکن چون بختان گذر
 کردی نوری دیدی که از خرغان آسمان بر می شدی شیخ ابو الحسن گفت چون بختان

آیم بپایه و چهار روز جمله قرآن سیاه شتم و در دایمی دیگر آنست که بایزید گفت فاحه آغا کزین
 بخیران رسیدم قرآن ختم کردم نقلت که باغ داشت بیکبار میل فرمود و نقره برآمد و دم بارز
 سیوم بار جوهر و سروراید برآمد گفت خداوند ابو الحسن بدین فریفته نگرد و من بدین دنیا از چو
 تو خداوندی برنگردم نقلت که روزی مرتع پوشی از نمودار آمد و پیش شیخ پایی بر زمین میزد
 و میگفت جنید و قثم شبلی و قثم بایزید و قثم و نیز شیخ برخاست و پایی بر زمین میزد و میگفت خدا
 و قثم مصطفی و قثم و معنی همانست که در انا الحق حسین منصور شرح داده ایم که او محو بود و گویند
 بر او ایالات سنت چنانکه زمود علیه السلام اِنِّی لَاجِدُ نَفْسِ الرَّحْمٰنِ مِنْ خَلْلِ اَبْنِیْنِیْ نَقْلَتُ کَهْنَبِیْ
 بگذارد و شنید که مان ای ابو الحسن خواهی که آنچه از تو میدانم با خلق بگویم تا سنگسار نکند
 شیخ گفت خداوند خواهی یا آنچه از رحمت تو میدانم با خلق بگویم یا بیکس دیگری را بگویم و بکنند
 او از می شنید که نه تو گویی و من کم نقلت که شیخ هرگز سماع نکردی چون شیخ ابو سعید بزرگوار
 او آمد بخیران بعد طعام خوردن شیخ را گفت و دستور می هست که چیزی گویند شیخ گفت
 ما را پروای سماع نیست لیکن بر موافقت تو این بشنوم پس قوالان بدست ما شنیدند
 شیخ در میغم پیش ازین بکینوب سماع کرده بود پس شیخ ابو سعید گفت ای شیخ نقلت
 که بر چیزی شیخ برخاست و دست بر استین بچینانید و هفت بار قدم بر زمین برد و دوبار
 خانقاه بر موافقت او در پیش آمد شیخ ابو سعید گفت باش پس کن که بنا ما خراب شود
 گفت بعزت خدای که آسمان و زمین بر موافقت تو در رقص آیند شیخ گفت سماع کسی مسلم
 که بالائی وی تا عرش کشاده بنید و از دیر تا کت النری پس اصحاب را گفت اگر شما را گویند
 که این رقص چهلوی کنید بگویند بر موافقت قوی که برخاسته اند و ایشان چنین شنیدند
 نقلت که وقتی جماعتی بسفر می شدند و بدو گفتند شیخ ما راه خوفست ما را دعای بیاید
 تا بلای دفع شود شیخ گفت چون بلای برید آید از ابو الحسن بگویند قوم را از شیخ بخیر
 شاید آخر چون برقیند و راه زمان پیش آید و مقصد ایشان گردد از ایشان شخصی

و حال از شیخ ابو الحسن یاد کرد و او از خیم ایشان ناپدید شد عیاران فریاد و درگرفتند که ای
 مردی بود کجاست که او را نمی بینیم و نه بار و سه روز او را ندانیم سبب بدو و بقاشل و بیج
 رسید و دیگران مال برده و برنده همانند چون شخص ابدیدند بدست تعجب همانند تا او
 گفت سبب چه بود چون پیش شیخ باز آمدند پرسیدند که ای الله تعالی بفرمائی که ستران حبیب
 که ما همه خدا تعالی را خواندیم کار ما بریاده و این شخص ترا میخواند از خیم ایشان ناپدید شد شیخ گفت
 که حق تعالی را بخوانید بجز خوانید و ابو الحسن حقیقت اما ابو الحسن را با و کنید ابو الحسن ای
 ما خدا تعالی را یاد و کند که کار شما بر آید که اگر بجز او عادت خدا تعالی را هر بار بار یاد کند شود
 و شیخ شب شنبه و هم عاشورا ششم و عشرين و اربعه از دنیا رفت و در زمان جوانی
 ذکر ابو عثمان المغربي رحمه الله علیه در نقیاست و می از طبقه پنجم نام و می سعید
 سلام عصر بی است شاگرد ابو الحسن صاحب و میو است از ناحیه قمران مغرب بوده سالها
 که مجاورت کرده و اینجا سید الوقت و یگانه مشایخ بوده آنجا ویرا قضیه افتاد و بسیار آید و صحبت
 داشته با ابو علی کاتب و حبیب مغربی و ابو عمر و زجاج و ابو یعقوب نهر جو می را دیده بود و صفا
 کرامات ظاهر بوده و راست نیز صاحب رشحات گوید که وی پر و صورت ظاهر او الهام
 که کافی است و مراتب الاسرار است وی گفته که حقیقت اعتکاف نگاه داشتن جوارح است در تحت فرمان
 حق سبحانه و صورت اعتکاف در سجد و هم وی گوید که عاصی بهتر است از مدعی زیرا که عاصی ^{طریقه}
 توبه طلبد که این عبادت نفس است و مدعی همیشه در خیال دعوی خود ضبط میکند و در مقام ^{این}
 است و این عین گناه بود و هم در نقیاست شیخ الاسلام گفت که ابو حمسین کوشانی مرا گفت که ابو
 مغربی گفت که آن روز که من از دنیا بروم و دشمنان خاک باشند ابو حمسین گفت که چون می ^{رفت}
 مرا حاضر بودم و دنیا بود کس کس را نمیدید از بسیاری که در شیخ الاسلام گفت که وی سی سال در
 مکه بود و در حرم بول کرده بود و حرمت سرم را و هم وی گفته که صحبت تو بکران صحبت ^{تجربا}
 بکرانند حضرت تعالی او را برگ دل مبلگر و اندو و دنیا بود و رفت از دنیا در سنه ثلث و سی و نول و نول

قبری در نیلورست پهلوی ابوعثمان میری و ابوعثمان نصیبی بر سر پهلوی دیگر
 رحمت الله علیه و گران خوگروه جمال محمدی آن برورده کمال حمدی مجاز
 اوداوان بمقبرین اخوان منزه آن طمطراق دشتی و از جمیع اوصاف
 دشتی پیشوای قوم خواجه ابو محمد چشتی رحمت الله علیه با انواع کرامات
 و خوارق عادات شهور و بدرجه شهادت فانی معروف و غرق فقر و خلافت عارادت
 از دست پر خود و خواجه ابو احمد چشتی پوشیده و لقب دمی نامح الهین بود صاحب سیر
 مینوید که اغلب حال در عالم تحیر بودی و سالها پهلوی مبارک دمی زمین سیده بود
 و از غایت مجاهده در عبادت شوق نماز سکوس گذاردی و رخانه لغویش چای دشت
 و آن چله خود را سرنگون آذینچه حقتالی را عبادت کردی و در نقیضت دمی بعد از وفات
 پدر تا مقام دمی بود و موجب فرموده پدر با آنکه است و چهار ساله پیش بنویسید و معلوم
 و معارف یحیی کرده بود و در بدو دروغ تمام داشت و از دنیا و اهل آن بغایت محبت
 و بمو از بر زد و ترک دنیا تخریص نمود و میگفت چون اول و آخر ترک دنیا خود را از
 غرور و فریب دمی نگاه می باید داشت و فتنه محمود و سبک تنگین لغز و سونات رفته بود و
 راه و واقعه نمودند که بعد و کاری دمی باید رفت و در سن بمقتا و سالگی مادریش چندین
 و چون آنجا رسید نفس مبارک خود بمشترکان و عبده اصنام جدا کرد و روزی مشرکان
 غلبه کردند لشکر اسلام نپاه به پیشه آوردند و نزدیک بود که شکست ایشانرا آید خواجه
 و دشت میریدی بود استیابان محمد کالام خواجه آواز داد که کالو در یاب و رجال کالو
 را دید که اضطراب میکرد و محاربه نمود تا لشکر اسلام نصرت یافت و کافران کشت
 خور و در محافوت محمد کالو را در دشت دیده بود و ندکه بلکه استیابان برداشته برور
 و یوان استیابان را از وی سبب پرسید و بودند همین قصد را گفته بود و استیابان رحمت
 از وقعه بنحان خواب از مردان خواجه است و سالها کلوخ استیابان و وضو و پیر استیابان

روزی که او را مراجعت طلب امر کرد بگریست و گفت من طاعت مغایرت شما کجا دارم و خوار
 کردم نمود و گفت هر وقت که ترا آرزوی دیدار باشد بجایهای مسافرتی کافی بفرست
 گردد و ما را هم از آنجا بفرستیم همچنان بود ایما استناد میگفتی که من از سبزه چشمت را می بینم اینست
 که شیخ عماد الدین از زبان پیر خود شیخ شهاب الدین صمدی روایت میکند که شیخ محمد بن زکریا
 و مجلس پیر بزرگوار خود شیخ ابوالحسن حاضری بود و الا ان ابیات با نغمات آواز گردید شیخ ابوالحسن
 حشمتی بتواجد درآمد شیخ محمد حشمتی به پیش افتاده بود چون بهشت روز شیخ محمد حشمتی را می بیند
 که زشت حواجر ابوالحسن حشمتی گویند کارها خاموش ساخت تا محمد حشمتی به پیش باز آید و درین میان
 شیخ محمد حشمتی چشم کشاده رو سوئی آسمان کرده گفت که تو تو تو تو تو حاضران مجلس
 می شنیدند که آواز آسمان بالسمان ترنمات و ابیات البلمات پند آید که هرگز آنچنان
 اصوات متوکلغات شیرین پر لذت هیچگاه نمی شنیده بودند هر یکی در سماع درآمدند
 شبهار روزی دیگر سماع شنیدند و وقت نماز بهوشیار شدند و نماز ادا کردند و فقط شیخ
 ابوالحسن قدس سره گفت اکنون عشق عاشقان را آغاز هست ولیکن انجام نیست خوف نیست
 عاشقان تمام عمر اگر سماع شنوند هم سیر نگردند بعد از آن آواز آخانی آسمانی باز ماند شیخ محمد حشمتی
 به پیش آمد به بر بای شیخ ابوالحسن حشمتی نهاد و گفت محمداً فی فتح کار عشق و این نوع مشاهده
 که در حالت سماع حاصل میشود در چیزی دیگر هم هست فرمود ای محمد سماع تسبیت از هر
 پروردگار پوشیده باید داشت اگر اظهار کنیم تمام جهان متوجه سماع شود و فرمود السماع حاصل
 در ویشی که صد سال مجاهدات در بلغات فتح باب بشود میان طریقه العبدین سماع حاصل آید
 یکی اگر بگوید در راه در آئی و بر در بهشت ما هر خواهم رسید و دیگر بپای تو محرم اسرار منی
 بر در نزدی که دیر خواهد شد میان هر دو فریق فرق بسیار است منقول است بس اهل سماع
 را باید که در مجلس سماع انبار در حاضر شدن فرسند و اهل فنق را جمع نکنند همه اهل فنق
 مجاهدات باشند تا ذوق سماع یابد اگر بطریق ذلت امر دی یا فاسقی حاضر آید سماع

و دست بپا شد اما حکم مرا عذر است اگر اهل فسق غالب اند و یا امار و اسگاه سماع و ادب
 نه و غیر لغت و نه در طریقت مگر آنوقت که اهل صلاح و تقوی غالب آیند و اهل نسبت که نسبت
 و امار و او غنیها حاضر نیابند بقصدت که چون شیخ محمد چینی بمقده سالگی رسید مرد شد هم از
 روز تا و از ده سال هجره مشغول بود بعد از آنکه روز یک نماز اقطا کرد و در آن نظر
 خوابید و آمدی اگر چه او که هنوز بودی در زمان سلطان شدی و تمارک و بناستی و در پیش
 کمالی صاحب نعمت شدی و در عهد وی حضرت در آن و بارگاه فرمود و سرکافری که در
 جنت آمدی مسلمان شدی و صحبت پاکش روشن ضمیر شدی و چون خواجه ابو
 جیستی و در خلافت داده و حکم داد و از آمد قبول کرد و محمد جیستی را در مرقوم در و
 کنم و او از و سنان ناست سر که محمد جیستی را دوست دارد و او را در نسبت بر من اقله که از
 روز بسم الله گفتن خواجه نماز با جماعت میگذازد و در منقش سال غلت اختیار کرد
 نور و زبکر کلمه طیب تلاوت قرآن مشغول بودی و جمله خلق در ایام کودکی بر آن خواجه
 آوردند و صاحب اقتباس نعل می آورد از ادا و صالحه خواجه ابو محمد که گفت ابو محمد چهار
 در شکم بود صورت کمره گوشتم اندامی با پیشش گفتم فرمود بشارت باو که فرزند سعادتمند و
 از این تو بوجود و آید روزی خواجه ابو احمد رو بسوی محل کرده گفت السلام علیکم ورحمة
 باری تعالی و غیبی آوازی آمد از شکم که کسی مغموم او نفع و رسم از سیر لا قطاب می آید
 که تولد ابو محمد جیستی شب عاشوره بود پدر وی خواجه ابو احمد همان لفظ پیغمبر صلی الله علیه
 و آله و سلم را دید فرمود مبارک باد ای ابو احمد در خانه تو فرزند تولد شده است باید که او را
 بنام من بنویسم گروانی و سلام بدو سانی پس خواجه بیدار شد و دید که پسر تولد شده
 و صفت کرد کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله از زبان او آمده و مادر خواجه ابو محمد
 از آن وقت که ابو محمد متولد شده مدتی و نیم سال وقت هر صلوٰه خسته چنان خود را
 بسوی آسمان کردی و لا اله الا الله محمد رسول الله میگوید و گفتم دهم در وی می آید که خوا

ابو محمد حسینی حلیه و است خواجه ابو یوسف و محمد کا کو و استاد مروان و وفات خواجه ابو محمد حسینی
 بنابر چهارم ماه ربیع الاول دینة احدی و عشر و اربعه و مدت حیانش مقبلا و سال بود و بکار
 وصال وی صاحب بیرون الاطباء مام برحق گفته است رحمه الله علیه و ذکر عارف را
 قطب انشا و شیخ ابو القاسم گرگانی رحمه الله علیه نام وی علی است و در وقت خود
 بنظر بود و نسبت ارادت وی بته واسطه که شیخ ابو عثمان مغربی شیخ ابو علی کتاب شیخ ابو علی
 رو و باری اندر سید الطائفة بن سید الی آخره و بر حالتی نوی بوده است چنانکه همه را
 روی بدرگاه وی بوده است و در کشف واقع میدان آتی بوده است ظاهر صاحب مراتب الاسرار
 و شیخ ابو القاسم صاحب باطن از روحانیت خواجه ابو الحسن خرقانی نیز تربیت یافته بود و چنانچه در مقدمه
 رتبات گفته است را تم میگوید که مصنف رتبات علی بن حسین الواعظ مینویسد که شیخ ابو القاسم
 انساب و در باطن بدو جانب است یکی بنشیند ابو الحسن خرقانی و دیگر بنشیند ابو یوسف باطنی
 بحسب باطن در روحانیت بوده است نه بطا سر و صورت و بر آنحضرت امام جعفر صادق
 است نفس المدینه و قبل صحیح نسبت ارادت و تربیت بحسب معنی در روحانیت
 مانده است نه بحسب ظاهر و صورت و باز ابو القاسم گرگانی را نسبت ارادته بان
 شیخ ابو عثمان مغربی و در باب الوصل رو و باری و در سید الطائفة بن سید الی آخره
 و میگوید از این عبارت رتبات مذکور شیخ ابو القاسم را نسبت باطن از روحانیت خواجه ابو الحسن
 خرقانی یافته می شود و اما خواجه ابو الحسن را از روحانیت باینکه رحمه الله علیه صاحب باطن
 و تربیت روحانی ثابت است **علی بن عثمان بن ابی العلی الجلالی القزوینی رحمه الله علیه**
 وی ابو الحسن است و در هند عثمان و برادر علی خضری میگویند این خضر فرید است و بر حق
 و لعبت بسیار از شاخ رسیده است و موقوف کشف المحجوب است که کتاب بسیار
 از است و لطائف و حقائق بسیار و آن جمع کرده است و میرد شیخ ابو الفضل محمد بن
 حسن الحنفی است وی غیر شیخ ابو الفضل بن حسن حسینی است وی در بیت ابن مغیر

شیخ ابو القاسم گرگانی

میرد شیخ ابو الفضل محمد بن حسن

کرده است که دینی است بر سر عقیده نزدیک بدشوق صاحب کشف المحجوب خود گوید که
 اقتدار من در طریقت باوست عالم بوده بعلم تفسیر و روایات مرید حضرت بوده و حبیب سرور
 از ائمه ابو عمر و قزوینی و ابو الحسن سالیه شخصت سال حکم عمرت بگوشتها بسبک و نایم
 خود اندر میان خلق گم کرده بود و بیشتر بعمل بکام بودی عمری نیکو بایست و آیات و کرامت
 او بسیار است اما لباس و رسوم متعصوفه نداشتی و با اهل رسوم مشابه بود و من سرگزازی
 محیب تر مردم ندیدم از وی شنیدم که گفت الدنیا دیوم و ثلثا فیها صرغم دنیا بگذر است
 ما را و آنچه لطیفه روزه است وقتی من بر دست و می آب میرنجیم بخاطر من گذشت که چون
 کار ما بقدر شمت است چرا از اوان بندگی پیران کنند امید کرامتی را گفت ای پسر از
 آنچه اندیشیدی سر حکمی ایسی است چون جفتعالی خواهد که عنوان بچه راناج مملکت نخست
 و پیرانویه دهد و بخدمت دوستی مشغول کند تا اینجاست کرامت و پیرا سبب گردد و هم قضا الله
 گوید که وقتی اولیائی حذار اجتماعی بود و را بدید پیران ابو الحسن حضرتی مرابا خود برود و
 را دیدم که مرکب بپنجی آمدند حضرتی ما ایشان التفات نگریه ناجوانی دیدم می آمد بعلین
 کسسته و عمامه شکسته و باز کار شده سر بر مندا نام سوخته نجف و نزار گشته حضرتی بر لب
 و پیش می باز رفت و برابر درج بلند نشاندم شمس بعد از ان از شیخ پرسیدم که آن کجاست
 گفت ولایت از اولیا اخذ استعالی که متابع ولایت نیست بلکه ولایت متابع وی است و کرامات
 التفات نمیداید یعنی مقید بولایت نیست و بولایت فرد و نیامده که مطلوب و می نباشد بلکه
 بولایت مقید باوست و هم صاحب کشف المحجوب گوید از شیخ المشایخ ابو القاسم گرامی
 پرسیدم که در ویش اکثرین چه چیز باید تا اسم فخر را سزاوار گردد و گفت سه چیز باید و کلمه
 سه چیز شاید یکی باید که پاره سه است بداندر وخت و دیگر سخن است بدانند گفت و شنود
 و دیگر پای سه است بر زمین نماند ز دو گوئی از دور و ایشان بامر حاضر بودند که این سخن
 محجف چون بنزل خود باز آمدیم گفتیم باید تا کسی در سخن خبری بگویم مرکب خبری

چون بوقت این آمد گفتم پاره است و در ضمن آن بود که بفرمود و زنده بر سر است
 بفرمود و زخمی اگر مار است و در می رست باشد سخن رست آن باشد که بحال بود
 نه بحدیث و سخن و در آن تصرف کند نه بحدیث که مر آنرا فکرم کند نه بحدیث
 رست بر زمین ندان آن باشد که بوجد بر زمین زنده نه بحدیث و سخن رست
 بزرگوار نقل کرد و گفت اصحاب علی خیره افتد و هم صاحب کشف المحجوب گوید که در آن
 افتاد طریق حل آن برین دشوار افتاد و قصه شیخ ابوالقاسم گرگانی کرد و در آنجا رسید
 که در راهی می بود و تنها بود و واقعه را بعینضا با ستونی میگفت من ناپرسیده جواب نداده
 یافته گفتم ای شیخ این واقعه رست است گفت ای بسیر این ستون را بخدای غفور و حل در طلب
 با من با طوق گردانید تا از من این سوال کرد و روزی شیخ ابوسعید شیخ ابوالقاسم در طوس با
 شصت بود و در بخت و جمعی در ایشان ایستاده بر دل درویش گذاشت که ایان رست این بخت
 شیخ ابوسعید روی بآن رویش کرد و گفت هر که خواهد و با و شاه را بهم بنید بخت گودر گود
 درویش در مرد و بزرگ نکرست حقیقی حجاب از پیش چشم وی برداشت تا صدق سخن شیخ
 بدل می کشف گشت و بزرگوار بی انشا ز ابدید پس بدش گذاشت آیا خدا متعالی را امروز
 در این چه بنده هست بزرگتر ازین سر و شخص شیخ ابوسعید آید رویش گفت که مختصر ملک بود که در
 در آن ملک چون ابوسعید و ابوالقاسم نقاد و نزار فراتر سید و نقاد و نزار بر سید ادیب گشت
 رحمة الله علیه وی از معاصران صاحب کشف المحجوب گوید که بست سال بر پای ایستاده بود
 جز بقیه نماز نشستی از وی پرسیدند که چرا نمی نشینی گفت مرا درجه آن نیست که اندر شاه
 حق بشنیم اتنی سنه وفات شیخ ابوالقاسم بنظر نیامده است اما صاحب مرات الاسرار
 صاحب کشف المحجوب میر شیخ ابوالفضل می مرید ابوالحسن جعفری بود که از طبقه خاصه
 نام وی علی بن ابراهیم البصری است اصل وی از بصره بود و در بغداد آمده مرید خواجگی
 و میر شیخ عراق گویند بعلکم توحید مخصوص بود و در آنوقت بحکس و توحید و تفرید چون از سخن گفتی

و خوابی را جزوی شاکردی بنودی اگر چه سخن شنو بسیار بودند اما ابو الحسن صری
 شلی گرفته بود شلی باری گفتی که تو دیوانه شل من میان من تو الفی است ازلی و
 است ذاتی ابو الحسن صری و عبد الحنفی بنمای یکدیگر بوده اند و ابو عمر قزوینی و ابو حسن
 معاصر بودند شیخ ابو الفضل الکمال است بسیارست و کران قطب مداری ابو اسماعیل
 ابی منصور محمد انصاری اللهدومی و می مشار خانواده انصاریه است انصاری
 وی پیر صراط شیخ الاسلام است صری که در نجات و مرآت و درین کتاب مطلق شیخ الاسلام
 واقع شده است مراد وی است ارادت وی بپیار و اسطه که شیخ ابو الحسن خانی شیخ ابوالحسن
 انصاری شیخ محمد بن عبدالعظیمی و شیخ ابو محمد جریری اندلسیه الطائفه حنبلیه بغدادی میر سید
 نفحات گوید وی از فرزندان ابونصور است انصاری است و وی پسر ابوایوب انصاری است
 که صاحب مجلس رسول الله صلی الله علیه و سلم در آنوقت که آنحضرت صلی الله علیه و سلم حجت از کربلا
 کردند خود را در منزل ابوایوب انصاری و در آنوقت انصاری و در زمان خلافت امیرالمؤمنین
 عثمان رضی الله عنه همراه خفاف بن قیس رسالت سی کیم از حیرت بخراسان آید بود و در صراط
 ساکن شد شیخ الاسلام گفته که پدر من ابونصور محمد بن علی الانصاری در مانج با شریفی خوان
 حمزه عقیلی می بوده است وقتی زنی با شریفی گفت که ابونصور را بگو که مرا سزای قبول کند
 پدر من گفت است که من سرکار آنرا نخواهم و آنرا رد کرده است شریف گفته است که آنرا زن بخور
 و ترا پسری آید و چه پسری چون بهجرات آمده است و زن خواست که پس من آیدم از حیرت
 شریف پیردم در مانج گفته است که ابونصور ما را بهجرات پسری آمده است شل من چای
 مقامات شیخ الاسلام گوید که این کلمه آفرین است که همه شکیسا در ضمن است یعنی بنی
 صفت نتوان کرد شیخ الاسلام گفته است که من بقصد زاده ام و آنجا بزرگ شده ام و
 من در زمره بود در وقت غروب آفتاب الثانی من شیدان سده است و شعیف و ثقیف است
 و هم وی گفته که ابو حاتم بر خوشیا و دمنست من در کودکی بوسی شدی و هم وی گفته

مشار خانواده انصاریه

که من سید صدر احدیث یاد دارم بانی صدر را سنا و دهم دی گفته که من بنده کبیر غفر ربان شاکر
 خواجہ اما بجی عمار نام من چار و ده ساله بودم که خواجہ بجی قندریان گفت که بعد از شما
 و از بد که از وی بوی اما می آید خواجہ بجی بن عمار الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ
 دی عبد اللہ خفیف را دیده بود بشیر از دویرا مجلس نمانده بود شیخ الاسلام گفت که سید
 علم بہر ت خواجہ بجی در وہ مجلس شیخ بن احمد با سنت موافق کرد و بی بی بی تا در وقت قاضی
 ابی سلمی بھرات آمد و گفت از شرق تا غرب در بر و بھر کثرت من نزد تازہ بھرات با فخر قاضی محمد
 و امام دیکانہ بھمان بودہ شیخ الاسلام گفت کہ امام بجی عمار بیار شدہ بود چون بھرات گشت بھرات
 بھرات آمد و گفت کہ چون مصطفی علیہ السلام پائی در کشیدہ خلفائی از شدن بھادی بانی سنا و دہ
 من بانی و کشیدہ عبد اللہ بھادی بن شیبانی شیخ عبد اللہ تو بودی فی سنہ ثلثین و اربعین
 تو فی نام بجی عمار الشیبانی بھرات فی نزول صراط شیخ الاسلام گفت کہ دیدار شیخ بھرات نسبت
 مرا بطریق اللہ را بہترین مرتبہ کہ این قوم را گویند کہ فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت و بہترین
 شیخ را خفیت باید گرفت کہ دیدار پیران اگر از دست بشو و آزار باز نتوان یافت آزار انداز کہ نبودن
 ہمہ ہمیشہ نبود و عرفات ہمیشہ بود و دهم دی گفته کہ شیخ من حدیث و علم و شیخ بسیار نامدار
 او بھادی و تصوف و حقیقت شیخ ابو الحسن خرقانی است اگر خرقان را ندیدی حقیقت ندیدی
 ہمارہ ابن آن در می آستخنی یعنی نفس حقیقت یعنی نفس حقیقت ہم در می آستخنت و تہ
 نسبت کرد و گفت کہ دی پیر من است بیکسری کہ گفت ایستکہ میجویند و پیسند چتری دیگر است
 بوی انیس ازین پنج خبری نامند کہ علم حقیقت مرادیدہ و دانستہ شدہ دہم دی گفت کہ غربت
 حج اسلام کردم تا زنی بر منم و فائدہ در آن سال با نبود و در بازگشتن بھرات خرقانی پیرم
 بدید گفت و را قی ای من باشو کہ تو بخو معشوقہ تو از در با آمدی از در با آمدی از در با آمدی
 جزا اللہ تعالی کسی اند کہ آن چه بود کہ دی گفت از غیب شیخ الاسلام گفت مرا از کرا
 دی آن تمام بود کہ مرا گفت از در با آمدی و از علم انکہ گفت ایستکہ میجویند و پیسند چتری

دیگر است پس چون شنیدیم خرقانی من بودیم وی را تعظیم نمودیم و در میان سخن میگفت با من
 سناطه میکنی یعنی این چیز را بر سر که تو عالمی من جا بزمی گوید که من بچکبلی اندیدم و شنیدیم
 ازین و من بزرگ تر خرقانی بخرقان و طاقی در بهرات نریدان خرقانی پس گفتند که سی سال
 بخدمت وی معیاشیم هرگز ندیدیم که کسی چنین مهربانی و تعظیم کرده شد چنانچه ترا شیخ الاسلام
 گفت زیرا که هر ابوی فرستاده بودند وقتی بخدمت می عرض کردم که سوالی دارم فرمود
 بپرس ای من مانشو که تو از وی پنج سوال کردم سه نریدان و دو بدل همه را جواب فرمود
 و هر دو دست من بر دامن خود گرفته بودند آن بجز دغره میزد و آب چو آب آبی از چشم وی میرفت
 و با من سخن میگفت شیخ عبد الله الطاقی نام وی محمد بن فضل بن محمد الطاقی است
 ابرو دشت مرید موسی ابن عمران خرقانی است عالم بوده معلوم ظاهر و علوم باطن شیخ
 الاسلام گفت که وی پیرست و استاد من را عقدا و خلیان که اگر من را و اندیدی عقدا و
 خلیان نه پستی و من و برانامینا دیده ام و هر گز هیچ بزرگ ندیده ام با هیبت ترا طاقی توانی
 طاقی فی غرة صفر سنه عشر و اربعه شیخ الاسلام گفت که مرا پیشیم و دل محمد قصاب بزرگ نمود ما
 خرقانی را بشناخت محمد قصاب مرا تعظیم تمام داشت یعنی قصاب را اجمالا شناسا و خرقانی بترتیب در
 مراتب شیخ ابوالحسن مشیری بخری شیخ الاسلام گفت وی از پیران معیشت شیخ الاسلام گوید که من مقنا و
 دو دحل انواع علوم آموختم و تقم و پنج بروم در عقدا و آل نیمه از پدر خود آموخته بودم و پدر من
 من ستری داشت و در حق من خوابی دیده بود اما با من سنگفت اما اینقدر سنگفت که هر روز تغییر
 نمی کنم است ملی شیخ الاسلام گفت چه من هیچ جا نور گشتی این مذموب است و وی ابدان بود
 شیخ الاسلام کا خود بخدمت خرقانی تمام کرد و کلمات و خوارق عادات شیخ الاسلام بخدمت
 که درین مختصر گنجید وی از محققان و خلائق و از محبوبان حق بود و فائز و رسنه احمد و ثمانین و بیست
 هزار سال از اهل اسلام سلجوقی واقع شد و در کاریزگاه حرارت مدفون گشت قبیل نیم ریح
 در آنجا بود و موضع کاریزگاه مدفون گشت و که آن مستغرق در سبای کن

فیکون معدود و زمره مالا تعلمون قطب الاقطاب خواجہ ناصر الدین
 ابو یوسف حسینی بن محمد سمعان قدس سرہ از جمال معرفت و کمال حقیقت
 آراستہ بود از غایت معنور و در یابی احدیت غرق گشته و خرقه فقر و ارادت از خواجہ ابو محمد
 قدس سرہ پوشیده صاحب لقیات گوید وی خواص را زاده خواجہ محمد بن ابی احمد حسینی است و میرزا
 تربیت از ان یافته بود خواجہ محمد تاشقنت در پنج سال متاہل شدہ بود و مشیرہ داشت کہ خدمت
 وی کردی و خوردن و پوشیدن از دولت رفیق او بود وی دس خواہر او بچہ سال رسید
 بود و بسبب خدمت برادر و اشتغال بطاعت خدا عزوجل میل ترویج داشت شیخی از کتب
 پر بزرگوار خواجہ ابو احمد را در خواب دید کہ گفت در ولایت شافقان مردیست محمد
 نام تحصیل علوم کرده و روزگار بصلاح گذرانیدہ خواص خود را با وی عقد کن خواجہ را
 طلب کرد و مشیرہ با وی عقد کرد و وی ہم در حقیقت متوطن شدہ خواجہ یوسف از ان
 متولد شد خواجہ محمد بعد از تاشقنت ساکنی متاہل شدہ بود اما ویرایچ سپہ بزرگ سنجیدہ بود
 خواجہ یوسف با بنزل فرزند سید شہت و تربیت میکرد و تحصیل علوم و سلوک راہ خدا عزوجل را
 ولایت مینمود و بعد وفات وی قائم نام دی شد خواجہ یوسف بعد از پنجاه سالگی میل از خواجہ
 و نقطع شد خویش کہ نزدیک ہزار حاجی بر کی کہ بسیار بزرگ بودہ و شیخ ابو اسحاق شامی را بار
 بیشان بسیار میکرد و چلہ خانہ در زمین بکند با شہادت تاقہ غیبی موعظی را کہ حالاً چلہ خانہ
 دی است اختیار کرد چہن میل دکلند آوردند زمین بغایت محکم بود چنانکہ یکس از انہو است کنند
 خواجہ کلند برداشت و بہ ست صبار کہ خود از چاشک گاہ تا نماز پیشین اثر انا تاملیم رسانیدہ و بعد
 و در زوہ مسائل و در انتخاب سیر مرید و چند ان سکر و حیرت عالم فنا و ہمیشہ بود و توفیق بودی تھا
 شدہ بود کہ گاہ بودی کہ چون خادم تب و حضور دست و بی بختی و در تاملی آن از خود غایب شد
 و یکد ساعت کم تا پیشین و آن غیب بماندی و باز حاضر شدی و در حضور امان نام رسانیدی
 در آنوقت کہ شیخ الاسلام عبداللہ انصاری بزرگداشت و سیدہ بود وادی ملاقات کردہ

بعد از معاودت بهجرات در مجلس محافل سخنان وی میگردید و در وقت رفتن سپهرین
 خواجه قطب الدین مودود را بتحصیل وصیت کرد و قائم مقام گردانید صاحب مرات الاسرار
 از سیر لالی و صاحب قناس الانوار می آرد که وقتی خواجه ابو یوسف در راهی می رفت دید که
 مسجدی عمارت میکنند و شش تیری بالای مسجد میزند و آن شش تیر از موازنه عمارت مسجد
 بقدر یک کرکه بود هر چند فکر کردند بر اینی آرد خواجه تا شش سیکه پس از شش فرو آمد بالای مسجد
 رفت و یکسر چوب شش تیر بدست مبارک خود گرفت و گفت بسم الله الرحمن الرحیم پس آن شش
 را بر عمارت مسجد گذاشت یک کره از جانبی که خواجه گرفته بود از عمارت مسجد زیادت آمد تا زمان
 سلطان الشانخ الشیخ الشیخ در میان چشمت و صریح بر پا بوده و هم وی از سیر لالی و صاحب قناس
 از سیر قطب می آرد که خواجه یوسف المصطفی حفظ بنو دین سید خلیفه مبارکش متر و میماند شبی
 خود خواجه ابو محمد را در واقع دید فرمود که صد باب سوره فاتحه بخوان تا ازین تر و دخل
 شوی بخیر و خواندن سوره مذکور تمام قرآن خواجه را یاد شد چنانکه در سر شش روز می پنج
 قرآن میکرد و هم وی از سیر قطب می آرد که شبی خواجه با نقس شمع و گفت که شب اگر بایستی
 کنی در دو رکعت نماز قرآن کنم و نقس شمع موات گردان آن دور رکعت خوب نشد این شب که
 از آن شد که آب سیر خورده بود پس خواجه تا بستم سال آید بدو و هم صاحب قناس ال
 می آرد وی صحیح النسب شیخ و سید بنی است بدین ترتیب خواجه ناصر الدین ابو یوسف بن محمد
 بن سید مریم بن سید محمد بن سید عبد الله بن عبد الله بن علی اکبر بن امام علی نقی بن محمد تقی
 بن امام علی نقی بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام
 العابدین بن ابی تراب بن امام حسن رضی الله عنه بن علی مرتضی کرم الله وجهه و خواجه
 باقر اوغرا صحبت داشت و هم افغانه اندی و لغز به ایشان کردی و گامی توجیه ایل شد
 تمود می عبد الواحد بن محمد بن علی می آرد که صحبت خواجه یوسف سه روز بودی صاحب
 کشف کرامات شدی و از نظرش زانکت النری نظری افتادی و چهار روز گشتی شیخ شریف

ملاقا خواجہ شیخ سیدی صبراکہ روی خواجہ بدیدی سماع و رآندی پسندید کہ صحبت کہ بدیدن روی
 خواجہ سماعی آئی وی گفت آنچه من در چهره خواجہ می بینم اگر شما ہم پسندید بیطاقت و بفرار شود خواجہ علی
 کمال داشت شیخ محمد شتی گفت ای ناصر الدین صلم علیست کہ عقل آنرا تواند یافت مگر بتعلیم من
 خواجہ ناصر الدین چہری پسند خواجہ محمد شتی مقصد جو گفت خواجہ ناصر الدین گفت بندہ بخواد کہ در سبک
 مریدان محمدوم گرد و قبول فرمود و مرید گردید گفت ای ناصر الدین صفت باز نام من بگو و سوسوی نظر کن
 و صفت باز من بگو و سوسوی آسمان نظر کن خواجہ چنان کرد و نظرش تحت الثری و مافوق عرش رسید شیخ محمد
 اسم اعظم کہ از خواجہ خضر علیہ السلام یافته بود خواجہ را آموخت بجزو کہ او اسم اعظم یاد گرفت علم لدنی بکفایت و در
 باید کہ فقر و فاقه اختیار کنی اسم صاحب مراتب سراری آرد و خوارق عادت خواجہ شیراز است و علم آید چون کمال
 قریب بدید پس برگزید خواجہ بود و شتی را تحصیل علوم و صفت کرد و قائم مقام خود گردید و در پرتو دانستن غرض
 جادوی لاول سندس خمین ابلهانه در زمان خلافت ابو جعفر عبدالعزیز بن قاسم بن قاسم بن علی بن عباس کہ معاصر
 سلطان طغرل بیگ بن یحیی بن سلجوق بود و شیخ مدت عمر خواجہ ناصر الدین بقول لغات مستجاب
 سال بود و در وقت مدون گشت تاریخ و سالش بقول سیر الانطب عارف کامل بوده و حجتہ العلیہ
 ہو کہ آن پیشوای ارباب لایت و ولایت امام شیخ ابو علی فارمدی قدس سرہ
 نام وی فضل العبد بن محمد است شیخ الشیعہ خراسان بود و در وقت خود خود بود و بطریقت خاصہ خود
 تذکرہ و غبطہ گرد امام نام ابو القاسم شیرست دانشی در تصوف بد و در سنت یکی شیخ ابو القاسم
 طوسی و دیگر شیخ ابو الحسن قالی کہ پیشوای شیخ و قطب مافوق الشریعہ است شیخ ابو علی فارمدی گفت
 کہ در ابتدا چنانی نویشا و بطلب علم مشغول و تم شنیدم کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر زہد آلود و مجلس بیگویند
 تا ویراییم چون چشم من بر جان سی افتاد عاشق و می کشتم و محبت این طائفہ در دل من بنشیند شد کرد
 بعد سیدہ بدرخانہ خود شنیدم بودم آرزوی دیدار شیخ در دل من برآمد وقت آن بود کہ شیخ
 آید خود ہم کہ صبر کنم بر خاتم و بیرون آیم چون بسیر جہار سورہم شیخ را دیدم با جمعی از
 من ہم برابر ایشان رفتم و بشتن شیخ بجائی در رفت و جمیع فقید من و برتریم و در گردنم غیا نکند

شیخ ابوالقاسم بن ابی اسود

شیخ مراستدید چون سماع شغول شد شیخ را وقت خوش گشت و معبدی بدی ظاهر شد و جمله
 عیون فارغ شده از سماع شیخ حاضریه بیرون کردند و پیش می باره میگردیدند و میرزا شیخ یک تنه این بار
 سهیم بود اکثر دو بهنما دو آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی من جواب ندادم گفتم مرا نمی بینند
 کرد در میان شیخ کسی ابوعلی نام داشت شیخ دیگر بار آواز داد جواب ندادم سیوم بار آواز داد و گفتند
 شیخ مگر نریز بهیچون در جاستم و پیش شیخ آمدم شیخ آن تریز و استغین این داد و گفت تو مرا چون این
 استغین تریزی آنجا که بستم و خدمت کردم و در جامی غریز نهادم و پیوسته بخدمت شیخ آمدم
 و در او خدمت شیخ بسیار فایده برداشتم و دیدم که حال او روی نمود چون شیخ از غایت
 من چیزی است که نام ابو القاسم شیرازی را در حدیث بود نام می عبد الکریم بن هوزان ای
 و صاحب سلسله تفسیر طائف الاشارات و مرید ابوعلی و طاق است آمد و حالی که پیدای آمد
 میگفتم و او میگفت برو ای میرزا علی آموختن شغول باش و هر روز آن روشنائی زیادت
 می بود و در سماع دیگر تحصیل علم شغول بودم تا یک روز فراق من مجرب کردیدم سفید بر آمد
 و پیش استاد رفتم و حال یاد می گفتم و استاد امام گفت چون علم دست از تو برفت نونیست
 از وی بدای کار را باش و معالجه شغول گرد و رفتیم و درختها از بد رسه با خا نفاه آوردیم
 بنحیت امام شغول شد امام دیگر بار رفتم بود و تنها من و بومی چند آب گریه می کردم چون استاد امام
 نماز بگذارد گفت من که بود که آب در کبابه بخت من با خود و گفتم چیزی می کردم خاموش بودم
 باز بگفت جواب ندادم چون بسیار گفت گفتم من بودم استاد و گفت که ای ابوعلی بر حدیث
 سینه و سال باقیه تو یک دو آب میانی پس مرا بیجا بدیش او ستایشستم کرد و حال من
 در آمد که در آن حالت گم شدم و آوازه با استاد امام گفتم گفت که ای ابوعلی روش من
 از اینجا فراتر نیست هر چه این فراتر بود راه فرا آن نمانم من با خود اندیشه کردم مرا میری
 باستی که مرا از حقیق فراتر بردی و آن حالت زیاده پیشدی و من نام شیخ ابو القاسم گرگانگی
 بودم روی بطوس نهادم و جاگاه دی ندانم چون بشهر رسیدم حاجی وی رسیدم نشان

و او نزد قتم با جماعتی از مردان خویش در مسجد نشسته بودند و در کفایت سجد بگذاشتن
 و پیش روی در آمدن وی سر و پیش داشت سر بر آورد و گفت بیا ای ابوعلی تا چه
 سخن لازم گفتیم و نشستم و واقعا خویش بگفتم شیخ ابوالقاسم گر کافی گفت آری ابتدا
 مبارک باد هنوز بدختر رسیدی اما تربیت با سنی بد وجه بزرگ رسی من با خود گفتم من
 پیش او مقام کردم و بعد از آنکه موافقتی در از با انواع ریاضت و مجاهده فرمود درین اقبال کرد عقد
 مجلس نمود و نزد خویش بگفتم من زوده بود و بهم خواجه ابوعلی فارمی گوید که پیش از آنکه شیخ ابوالقاسم
 عقد مجلس بایش شیخ ابوسعید از منته بطوس آمده بود و بخدمت وی رفتم گفت ای ابوعلی روزی باشد که
 طوطی ترا در سخن آید پس بنیاید که شیخ ابوالقاسم مرا عقد مجلس نمود و سخن بر بگشاده گشت و چهارم
 بیع الاول سه چهار صد و شصت و دشت و طوطی گفت از دنیا و اینجا شو قم بر آن آورد که در شیخ ابوالقاسم
 ابوالخیر پیشوای وی بگفتم ابو حفص جدا و قدس سره در نقیصت از طبقه اولی است
 نام وی عمر بن سلمه بود از دیهانی نیشابور است پادشاه شایخ بود و شیخ لامت و پیر ابو عثمان حضرت
 شاه شجاع که بانی بوی نسبت و است میکنند شیخ الاسلام گوید که وی نموده جهان بود یعنی انظار
 احوال و ولایت با حق تعالی میکرد و خود را در جهان نبود بصورت و معنی و در وقت خود
 حق تعالی دیدار نمود که مراجعین باید بود ابو حفص زین احمد خضر و شیخ خواجه بایزید و شاکر است
 طریقت او خواجه عبدالعزیز بادی باوردی است و بادی صحت و شغل صارت کرة الاولیا است یکی از
 وی صفت خواست گفت ای اخوی ملازم میگردان باش تا همه در ما بتو بکشایند و ملازم کیستی بشناس
 ترا گردان نبیند و هم وی گفته هر که در صورتی افعال و احوال خود باینکه کن و بکنند
 و خواطر خود را منتهی ندارد ویران خواهد شد و ان شریک و هم وی گفته القیوة او اما الاضایة ترک مطا
 الا تصاف لوفی فی سنة اربع و ستمین و ستمین و فی تاریخ امام باقر علیه السلام و وی گفته که
 ظاهر عنوان حسن ابواب باطن است مصطفی گوید علی علیه السلام و شیخ و شیخ حواریه
 خواجه عبدالعزیز بن محمد حارثی قدس سره از طبقه رابعه است که گفت او ابو محمد علی پوری بود

از محمد بنیه بعد از یکانه شایع عرائس و انکه ایشان معتبر بل تصوف بود مقبول کابر و از اصحاب خواج
ابو حفص جدا است و با خواج چندین و خواج ابو عثمان و ابو بکر شلی صحبت داشت و ابو حفص در احتساب و در
بود هر سال هزار نسخ سفر میکرد و پائی بر بند و سر بر بند میگشت بیج شصتی از ده روز زیاد بود
و گاه سه روز میبود و می نوشت که من و بهقان سپهری بودم و در دنیا پوناگاه جوانی رفتم و می
س از شارت کرد با خود گفت که این دو جوان شرم نداشتند که سوال میکنند و در جواب ندادم با یکی از
که از آن تر بسیدم میگفت بنایه میگفتم بجهت عالی از آنچه در سر تو در آمد و در چندین تو خلیل از من سخن می شنیدم
چون بعد از مدت بخود آمدیم و آن جوان رفته بود چون شب رسید بیا بخت عمکین خواب شدم علی رضی را
کردم بعد و همه خواب دیدم و آن جوان نیز آمدی بود حضرت امیر بن شارت می نمود و در سفرش سبک میگفت
انکه بخت نایب سائیل چون بیدار شدم مرچه دستم تفرقه کردم و روی سبزه آوردم تا اینجا قول مرا
الا سر بود صاحب کوه اولیا که بدین معنی از وی گفت که فلان کس آب میبرد و میبهرامی میبرد
انکه او را خدا تعالی توفیق هر که مخالفت سوا خود کند بر گزیران آن بود که در جوار و در آب و در
گفت تصوف حسن خلق است و تصوف حالت است که غایب گرداند صاحب ترا از تفکرمی توفی فی
سه شمان و عشرین و ثمانه و بقول ثلاث و عشرین و ثمانه و ثمانه شیخ ابو نصر سراج
دیر طایوس الفقرا گویند در فنون حکم کاملی و در فحاشی صاحب کتاب لمع است و دیر اتمای
مبارک است و سکون می طوس بوده است و قبر وی آنجا است و مرید منش بوده و سیر قطی و سهل سیر
دیده بود و وقتی شب نشین بود و در تشنه آن آتش میبخت و در معارف سخن میرفت شیخ در حالتی بدیده
رومی باتشد آن نهاد و در میان آتش خدا را سجده آور و روی او را آتش آتشی شد شیخ را از آن
سوال کردند گفت کسی که بر درگاه او آید روی خود ریخته بود آتش روی وی نمواند سوخت از وی آید
که گفته هر جنازه که پیش خاک من گذرانند مغفور بود و حکم این بشارت اهل طوس جنازه را پیش
خاک دی آورند می و زمانی بدین شندی انگار و دمی شیخ ابو الفضل ابن الحسن
قدس سره و فحاشی نام دی محمد بن الحسن است و می مرید ابو نصر سراج و پیر شیخ ابو

ابو انجیر است و نیز صاحب نقیحات می رود که بسیار گاه کثیف المجر به بندگی را نام میرسد
 و میگوید که بسخرش وی شنیدم که گفت که کوی بودم و مجبلی رفته بودم بطلب برگ توت از برای سبکی
 و بردختی شده بودم برگهای و شاخهای انداخته میزدیم شیخ ابو الفضل در آن کوی گذشت و میگوید
 هیچ شک نکردم که از خود غائب بودم و حکم انبساط سر برآورد و گفت باز خدا یا یکسال پیش است که مراد
 نداده که سومی خود تیرا ششم بادستان چنین کنند گفت و حال همه اوراق و اغصان و اصول درختان
 ازین دیدم انگاه گفت که عجیب کاری که کشا نش دل را با تو سخنی نتوان گفت و نقیحات هرگاه
 که شیخ ابو سعید را قبض بودی مقصد خاک پیر ابو الفضل کردی خواهی بود طاهر فرزند شیخ
 ابو سعید گوید که روزی شیخ یا اقبضی رسید و میان مجلس گریان شد و همه جمع نیز گریه داشتند گفت
 هرگاه ما را اقبضی بودی روزی سومی خاک پیر ابو الفضل کردی سبیط بدل شدی سوز زین
 و زینت بر نشیمنست و جمله اصحاب با وی فتنه چون بصحرای سید نشین کشا ده گشت و وقت بیعت بدل
 در میان عبود و فریاد برآمدند و شیخ را از هر معنی سخنی بیعت چون بسخر سید از راه به خاک سپردن و از
 نوال بن بیت در خوت بیت سعدین شاد و بیست این معدن جو دو کرم و قید مار و نسی یا قید
 هر کس حرم و شیخ را دست گرفته بودند و کرد آن خاک طواف میکرد و لغز میزد و رویشان میرفت
 بر بنه و خاک میغلطیدند چون آرامی پدید آمد شیخ گفت این روز را تا اینجا سازند که بهتر ازین روز
 نبیند بعد از آن هر مردی را که اندیشه حج بودی شیخ ویرا بسخر خاک پیر ابو الفضل فرستادی و گفتی
 آن خاک را زیارت کن بیعت بابر گرد و آن خاک طواف کن یا مقصود حاصل شود و هم صاحب نقیحات ابو انجیر
 می آید که روزی لقمان نزد یک ابو الفضل حس آمد و دید جزوی در دست گفت یا ابو الفضل اند
 این جزو چه میخواهی گفت همان که تواند ترک آئی گفت پس آن خلاف چیست گفت خلاف توئی
 که از من می پرسی که چه میخواهی از منستی همیشه از من می پرسی که از من خلاف بخیزد و بدانی که من تو
 چه طلبم شیخ ابو الفضل حس بهیچ رقی از هوا و آمد و درختی نشست یکی آن بدید شیخ ابو الفضل
 چه می نگری این ترا می بایگفت از آن انبیای که می یابید یعنی که من طلب کرده ام

شیخ لقمان سهری قدس سره وی باشد مجاهده بسیار شست و سعاد با حقیقت و ناگاه
 کشفی افتادش که عقلش رفت گفته لقمان آن چه بود و این صحبت گفت هر چند بندگی بیش کردم
 بیش می بایست در اندم گفتم آملی باد شما اثر چون بنده پیر شود از او شش بکشد تو باد شاه غریزی
 بندگی تو گنجشتم از او کن گفت ندانستیم که ای لقمان از او ترک کردیم نشستن از او می آید که عقل از او
 برگرفت و می باز عقل می بجایین بود است شیخ ابوسعید بسیار گفته است که لقمان از او کرده خداست
 سبحانه از امر و فی شیخ ابوسعید گفته که شبی صحاحی خفته بود زده و در خانقاه بسته بود و با پیران
 بر سر خفته نشسته بود و می خنی میرفت و معارف سلسله مشکل شد لقمان را دیدیم که از بام خانقاه
 در پرید و در پیش ما نشست و آن سلسله را بگفت چنانکه اشکال برخواست باز پیرید و بر بام سرون
 پیر ابو الفضل گفت ای ابوسعید مرتب این مروتی بینی گفتم می بینم گفت اقتدار را نشاند که حرام
 گفت از آنکه علم از او شیخ ابوسعید گفته لقمان مجنون را بسیار می پدید آمد گفت پیر ابو الفضل را بگو
 که لقمان سیر و پیر چون بشنید با جماعت آنجا شدند چون لقمان او را بدید تمسبی کرد و پیر
 بالین نشست و می در پیری مگر صیبت یکی از جمیع گفت لا اله الا الله قلن تمسبی کرد و گفت آخر
 خویشتن ابا یا دمی باید داد لقمان گفت ما را عریده سیف مائی بر درگاه حق پیر ابو الفضل خوانند
 شیخ ابوسعید ابو الحیر قدس سره در نجاست نام وی فضل مدین ابو النجاست
 که وی سلطان وقت بود و جمال بل طریقت و شرف القلوب و در وقت وی همه شایخ و را
 سنج بود و پیر وی و طریقت ابو الفضل حسن حسنی است شیخ ابوسعید گفته که مکر و زمی آندم
 یعنی بر در شهرستان بخش تل خاکستر بود و لقمان مجنون بر سر آن نشسته بود و قصد و می کرد
 او بر آن بالا شدم و می پاره بر پوستین سید و خست و با وی می انگار شیم و حضرت شیخ چنان استاده بود
 که سبایه او بر پوستین لقمان افتاده بوده چون آن پاره بر پوستین و خست گفت یا ابوسعید یا
 باین پاره برین پوستین و ختم پس برخواست و دست مگر گفت و خانقاه پیر ابو الفضل بر
 ویر آواز داد و می سیر و آن آمد گفت یا ابوسعید این کار را که از شماست پیر را در وقت مگر

[illegible]

روزی دو کس مشایخ ابو العباس آمدند نشستند گفتند ما را یک گیر سخن فیه است یکی میگویی پادشاه
 وادب تمام است و یکی میگویی پادشاه بی ادب است و این را از آن ابد تمام است و این چه میگویی پیش و است بر روی فرو آورد و گفت ای
 که نه نگاه بپیش پادشاه نه اندوه است و نه شادی گفتی غم بگم صب ح و لا مسا و اندوه و شادی صفت
 است و هر چه صفت است محبت است او محدث را قدیم را نهیت گفت پادشاه به خدمت و در
 و بی مهربی مصطفی صلی الله علیه و سلم در متابعت سنت اگر کسی دعوی راه جوان مردی میکند
 گویش نیست چون آن مرد کس بر آن شدند پس دیدیم که آن دو کس بودند گفت یکی ابو الحسن ثانی یکی
 ابو عبد الله و ثانی است شیخ ابو سعید را پس بدیدم معنی این حدیث که تفکر ساعتی خیر است عبادت
 شیخ گفت اندیشه یک ساعت در معنی خود بهتر از عبادت یک ساله در اندیشه هستی خود شیخ شب جمعه و
 نماز گفتن چهارم شعبان سنه اربعین را بجا تا از دنیا رفت و عمر ایشان هزار ماه بوده است
 ذکر آن سر حلقه مشایخ کبار آن مشوای اولیا و نامداران موصوف بصفت
 حضرت وود و خواجہ قطب الدین مودود چشتی بن ابویوسف چشتی قدس سره
 و پادشاهی عظیم و مقاماتی عالی بود و جمیع مشایخ وقت بحکالات علم صوری و معنوی او نظر
 و در تربیت میداد منظر زمان بود وی خرقه فقر و ارادت از دست پذیرد و خواجہ ناصر الدین ابویوسف
 چشتی پوشیده حکالات و خوارق عادات وی بچند نیست که درین مختصر گنج اقبالی و شریف
 است و از کتابی نقل است که وی حضرت در حالت سماع برود خیمه بود داشت گاهی می گریست و گاهی
 تبسم فرمودی در وی سرخ شده ی پس بدیدم که حسرت فرمود که صوفی در سماع بشاید سیر
 سرخ و میگرد و دوست گوید الفلانی من ترا چنین و چنان دیدم اهل سماع بی قصد و تبسم اند و
 کما فی حالت جمال بخوف جمال و ترس فراق خداوند و گریه شود و دیگر اسرار و ربان نیاید
 ظاهر گردد و گویند که این را برده اگر کشند صاحب نعمات گوید وی در سنه هفت سالگی تمام قرآن
 بر وجه حسن حفظ کرده بود و تحصیل علم اشتغال بدینست چون بسن است و شش سالگی رسید و
 برزگوار و خواجہ ابوسف از دنیا رفت و میرا بجای نمیباشد و بی بخت حال حمیده موصوف بود

این
 است
 از
 مشایخ
 و
 اولیا
 و
 نامداران
 موصوف
 بصفت

و افعال پسندیده معروف مردم آن ولایت هم در مقام اعتقاد و محبت و افعال و اورد
 می بودند و توفیق شرف محبت و دولت بریت شیخ الاسلام احمد الناسفی الحامی قدس
 سره نیز یافته بود و آنوقت که حضرت شیخ الاسلام از ولایت جام به راه تشریف آورده بودند
 خواص و عوام مشایخه کرامات و خوارق عادات که از ایشان ظاهر می نمود همه برید معتقد و می
 و این قصد و راطراف و اکناف آن ولایت انتشار یافت و از لواحق صحراة متوجه فرار متبرکه که پشت
 شد خبر آمد که خواجہ مود و جیشی مریدان بسیار جمع کرده است می آید شیخ الاسلام احمد را از ولایت
 بیرون بکنند اصحاب شیخ الاسلام احمد آنرا پوشیده می شدند و می نمود از همه تبرکات و جوار و رجا
 با دعا و سفره در آورد و گفت که ساعتی صبر کنید که جماعتی رسولان و راه اند چون ساعتی بر آید خواص
 و آمد که آن جماعت رسیدند ایشان را آورد و در سلام گفتند و جواب شنیدند و طعام خورد و سفره برداشتند
 شیخ الاسلام گفت که شما میگویید با بگویم که شما بچه کار آمده اید ایشان گفتند که حضرت بغیر از خود و بچه کار آمده
 مود و در ستاده است که احمد را بگویند که از ولایت بیا بچه کار آمده است ملت باز گرد و گریه چنانکه باز آمدند
 تر باز گردانیم رسولان تصدیق کردند پس فرمود که مراد از ولایت این دیسهاست اینجا که در میان است
 نه از آن دوست نذازان من و اگر مراد از ولایت مردمانه ایشان رعایا سبخراند پس شیخ الشیوخ
 باشد و اگر مراد از ولایت آنست که من میدانم اولیا خدا عز و جل میدانند و از ایشان نایم
 کار ولایت چیست چون است این سخن گفت ابروی عظیم بر آید و شبان روزی بسیار بد و بیج منقطع شد
 روز دیگر مبادا و این شیخ فرمود که دستور آن ساخته کنند تا بر دیم اصحاب گفتند امکان ندارد و در
 دو هفته روز بعد از آنکه دیگر نیاز و بیج ملاحی از آب تواند گذشت شیخ گفت که سهل باشد که مراد
 ملاحی که پس در آن شد و چون بصره بیرون آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد و دید که جمعی انبوه مسلح
 بسته همراه ایشانند پرسید که اینان کیانند گفتند مریدان و صحبان ماند شنیده اند که جماعتی بعد
 می آیند فرمود که اینها را باز گردانید که تیغ و تبر کار سبخت و سلاح این گروه سلاح دیگر است
 شیخ الاسلام بآنی چند روی براه نهاد و چون بکنار آب رسیدند آب بسیار کوشش فرمود که امروز

قرار داشت که ما طایفه کنیم سخن از معارف آغاز کردیم چنان از وقت به ما رسید که بهانه و حیران
 پس فرمود که چندی بهار بنشینید و بگوئید بسم الله الرحمن الرحیم یا س یا مکرار کرد و هر کس که چشم زد و باز کرد
 بای با فراز کرد و هر که دیگر کشد و خود را بر آن طرف آب یافت پای از خشک چون رسولان آتشاید
 کردند و تجلیل مشی خواجه بود و رفتند و ایحال باز گفتند که تا و شد آمدند خواجه بود و باد و خضار مرد سلا
 بسته متوجه شدند در راه شیخ رسیدند چون نظر شیخ بر وی افتاد از اسب پیاده شدند و به سیر بایستی
 و از شیخ دست پرست دی میزد و میگفت کار ولایت چون می بینی ندانستی که ولایت مردان هم در میان
 بر دو سوار شو که یکی و بلندانی که چپکینی چون دی در آمد شیخ الاسلام با اصحاب خود در محله زد و آمدند
 خواجه بود و دو با مردان در محله دیگر و دیگر مردان خواجه بود و گفتند که آمده بودیم تا شیخ احمد را از
 ولایت ببردن کنیم امر را با او یک ده نشست درین معنی بهتر ازین اندیش باید کرد خواجه بود و رفت
 در صواب است و چنان میاید که با ما در غیریم و بخیر است دی برویم و اجازت خواهیم باز کردیم که که می
 در محله با دی ماست مردان گفتند که ما به به شورت کردیم با هم بمواس است که جاسوسی بر کار
 کنیم که چون وقت قبیل که شیخ شود و پیش دی کسی نماند شیخ چند خدمت تو برویم و سماعی بناید
 و حالتی بر آید و در آن میان خبری بودی رژیم و اجده و و رفت این صواب است که صاحب
 ولایت و که است اما نمانده داشت چون قبیل که است اصحاب شیخ متعرف شدند و خادم خواست که جابه
 خواب بگردد و تا شیخ قبیل که کند فرمود که یک ساعت توقف کن که گاهی در پیش است ناگاه کسی در کو
 نهادم چون در کشت و خواجه بود و و ما دید که با جمعی انوه در آمدند و سلام گفتند و آغاز سماعی
 بر غره زد و گفتند شیخ الاسلام سیر بر آورد و گفت ای بی سحر کما می و این سحر آمدی و شیخ
 از عقل و محافین و صاحب کرامات و بهیسته در خدمت شیخ بودی هم در لحظه حاضر شد و با ملک
 زد ایشان گفت و در می که استند و دیگر گفتند بهی خواجه بود و و ما ندانیم محفل بر بای بر شاست
 در استغفار سیر به که استند و بهی که است که این غیبت من باین رساندند هم شیخ گفت است
 میگوئی اما چرا باینسان در آمدن موافقت کردی خواجه بود و و گفت که کردم عفو فرمایید شیخ گفت

هفتاد و دوم بر او این قوم را بگذرد و آن دو و دوازده تن را نگاه دارد و سه روز توقف کن چنین کرد و بپشت
 شیخ آمد و گفت چنانکه گفته بودی کردم و دیگر چه میفرمایند تا چندان که شمع فرمود اهل مصلی رفت
 و بر و علم آمد، زیرا که زاهدی علم سحر و سیلان داشت گفت بنوا کردم و دیگر چه میفرمایند و نمود
 که چون از غنم میل علم فارغ شوی احباب و خاندان خود کن تا با و اجدها و نو بزرگ بود و از و حساب
 بر آید تا خواجه بود و و گفت چون با جیای خاندان میفرمایند چشم چهار و ده بزرگ و تن مرا اجلاس
 شیخ گفت بیشتر از دست و می گرفت و بر کنای چهار با لش خود بستاند و سه یا بخت بشر
 علم پس در و ده بست شیخ بود و نو اند گرفت و نو از شایان و با گشت و بعد از آن بانکه در صحن
 بنحسب علوم و تکمیل معارف بجا می آید و بجا را تشریف برد و درت چهار سال بقدر وسع و امکان
 در آنجا بامتحان نمود و از صفائی باطن و جمیع علوم صوری و معنوی کامل مکمل گشت چنانکه در آن
 در آن روز که شصت و دو آیت عزیمت کرد که به کعبه که نفیس آن بتول می انجامد و با هر شصت و بعد از آن بجا
 چشت و مراجعت فرموده و تبرکات میران و مستفیدان مشغول شد و از اطراف طالبان روی آورد
 بنجد مستقی آوردند و تعامات علی سید یکی از آنجا شاه بنان لقب که نام می کنی و چون محسوس از و
 خواند بود و شرف صحبت خواجه را و با فخر است و چند مدت در پشت آمانت نمود تا گویند که و در وقت
 هرگز در پشت نقض طهارت کرد و چون خواستی طهارت کن سوار شدی و از پشت پیر زن آدمی و در
 و طهارت ساختی و مراجعت نمودی و گیتی که مرا نیشت منزل مبارک و مقام متبرک است و در آنجا
 که در طحالی او کنی گویند بیشتر در آنجا خواجه بنان سگفتند خواجه بود و و چش بر آید و کف نهاد
 و بی چشمه گان می نازید و معافیت میکرد و فایده آنجا در سینه سبع و پنجاه و مسامحه و او پیش نهاد
 امتحان الا اولاد از سیر الا طلب می آرد که خواجه بود و در پشتی با فقر و مسکینان چه در صحت و نه
 نو هرگز نمی پوید و بر کشف قلوب و کشف قلوب و کشف ارواح بسیار حاضر اوقت بود و اما
 هر کس یکسک گفت و علم کمال چنانش بود که در بازنده سالگی که به حاج العالین و بیان رفت
 و آنجا که در خلافت شریعت تصفی کرد و در سینه است و چهار سالگی بعد در بیجائی می یافت مش

چون بخت بد خود ارادت آورد و بیست سال در غیبت نشست و ذکر کرد و مجاهدانه شایسته گرفت چنانچه
 بعد از پنج غرض روز افطار کرد می و مدت سی سال شیخا خواب نکرد چون پدرش خلافت داد و حکم پادشاه
 فرمود این حکم حضرت شیخ مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی مرتضی است ضعیفانه که این کسی بودند که
 صاحب بابت شایسته بدیع و زوم پیش او میسبان بود و این اثر نیکوختی در لوپید ادب اسم اعظم بیامو
 بهمان ساعت علم ظاهر و باطن منشون گردید گویند از بیت المقدس تا نواحی حقیقت و بلخ ده هزار خلیفه را
 و مردانش احمدی نیست و دهم می از سیر الاقطاب بدو رسید که چون خواجه بود و خوشی بعد بر بزرگوار
 درینست و چهار سالگی برجا نشست انجیر شیخ احمد جام زنده نسل رسید قدس سره فرمود خواجه مودود اینجا
 بزرگ است و خود و سال مانده و اینجا باید رفت تا بر پیش نماید و بدست خود و برجا و بنشاند از جام و خوشی
 چون به آن رسید بعضی مردمان ناهنجار برای انگیزن عداوت میان هر دو بزرگ پیش خواجه مودود
 که شیخ احمد جام بخل انداختن ولایت شما اینجا آمده است خواجه مراقبه کرد و فرمود که آنچه میگویند باطل است
 احمد از روی محبت و تقوی ماسی آید درین اثنای شیخ نزد یک رسید خواجه قصد استقبال نمود از رویان اینجا
 عرض کرد که برای استقبال ما برویم بسیار بروید خواجه بخل آنها گوش نکرد و با مردمان و صوفیان که
 قریب چهار هزار حاضر بودند و اسی شدند در آن گام خواجه را از بنیست تا هرات و از و نه هزاره
 خلیفه از هر شهری و نواحی در کتاب عداوت همراه شدند چون بر رویه و تونک ملین با زبان و قلم
 هر دو بزرگوار قریب رسیدند از آن روی آب شیخ احمد بر پشت شمسوار شده آید اب تاره و این با
 خواجه مودود که از پشت بر رویار سوار شده و قشقه بغ آورد ده بود و دیوار و زن بر با و سپید
 با شیدا و باران شیخ احمد چون همراه خواجه مودود انبوه بسیار و نمجده است شیخ اظهار نمود و شیخ فرمود
 خدا الله نیست خواجه مودود برای ملاقات آمده است این انبوه مردمان و صوفیان می انداخته
 باران شیخ آواز داد که شما از آب بگذرید یا بایم خواجه فرمود شما از راه دور بخاطر آمده اید بپوشید که
 سجدت شما میرسم الله الرحمن الرحیم خواند و از دیوار حیرت و لبان برق از رویا بگذشت و با هم ملاقات
 این شد شیخ مایار از خود غمزه که ما غیر واقع خیال کرده بودم خواجه مودود از کلمان روزگار است

الحکم که از دیدار شرف شریف پس ما هم شمسند و تا میری حرف و حکایات و میان آورند
 بعده خواجگفت شما امین باید و بغیر بجان قدم رنج بفرمایند و زیارت خواجگان شما نیز دریا بید
 گفت مقصود ملاقات شما بود که چون حسن میر آمد و زیارت خواجگان از اینجا میست از آنکه تصرف رود
 اولیاء و اثر دلائل ایشان همه جاست پس شیخ بچست روی کرد زمین بس نمود و فایده خواند گشت
 و در خانه خواجہ علی حکیم که معتقد شیخ بود و فرزند خواجہ بود و در آنجا همراه بود آن هر دو بر سر
 صاحب اسرار سه روز آنجا ماندند و مجلس سماع در آوردند و پیش ازین خادم شیخ احمد عرض نمود که
 خیرت خواب کجا بیند از من شیخ فرمود باش که همی در پیش است چون شب آمد هر دو بزرگ و سماع مشغول
 شدند آنروز دامن نامنجا که قبل ازین بار نگفته آنها بجناب خواجہ پیش نرفته بود و فرصت را غنیمت
 دانسته سماعی بستم مجید را آمدند و دوستند که کاش شیخ به تیغ و خنجر تمام رسانند تا منت کشن بر خواجہ بکنند که نا
 گناه شیخ برایشان افتاد و زهره بر اندام آنها مستولی شد درین اثنا هر دو بزرگ با اتفاق بسوی ایشان
 غضب نگاه کردند بکمر تپه بخود افتادند اما آنکه بعد از سماع بدیشان افتاد دست و او شیخ آنها را بدینجا
 متوجه گردید و فرمود مان خواجہ این چیست که دیده خواجہ تمامی حال را اول تا آخر بیان نمود و شیخ احمد جا
 گفت ایشان سزائی خود یا قنند حالا در گذر باید کرد و خواجہ مود و گفت که ایشان گناه شما کرده تا
 شما عفو نفرمایند فائده نمیکند شیخ گفت من از گناه ایشان در گذشتم شما نیز سماع فرمایید خواجہ گفت که
 چون شما خوشنود و شدید من خیر معاف کردم بدیشان بجال خود آمدند و در پای شیخ ایستادند و توبه نمودند
 پس حضرت شیخ احمد جام فایده خواند و بکتاب جام مراجعت نمود و خواجہ مود و چوشتی منوجه چست گردید و شیخ
 احمد جام وقت خلعت خواجہ برای تحصیل علم ناکید بسیار کرد و گفت در ویشی به علم چیزی نیست چندان علم
 بکمال داری ولیکن علم ظاهری نیز در کار است تا ظاهر و باطن یکی گردد و حضرت خواجہ نصیحت ایشان
 قبول کرد و هم در آن سال تحصیل علم غریب ملج نمود و هم صاحب لائتساب الانوار بنویس چون در غایت
 حضرت خواجہ سبط است که در رقم درآمد به ضرورت بعینه ثبت افتاده و اسرار علم با بصواب و هم دی از
 سیر الاقطاب دی از خواجہ عبدالخالق محمد دانی نقل میکند که در ایام عاشورا و جمعی حضرت خواجہ

[illegible]

تمام داشته است گویند شیخ آنحضرت صلی الله علیه و سلم را در واقعه دید که فرمودند که ای احمد اگر
 نوشتن با نیستی با مشتاق تو ایچم چون مبادا شده سه یار موافق اختیار کرد و مجبور و اجبار نکند کسی بر او
 بزیارت حرمین شریفین او میاها الله تعالی تشریف تو که میا متوجه بش چون اقامت ارکان و شتر ایلج کرد
 بکرم محترم دیند و در خدمت شیریه مصطفویه علی زو را با تحف التحابیا توجه نمود و مدت شش ماه مجاورت کرد
 گویند که مدامت و موافقت وی مجاورت آن حرم خادمان را گران آمد چون تنگد که ویرانجا نیکو از در
 آواز از درخیا نچه میا حاضران شنیدند که ویرانجا نیکو که از جمله مشتاقان است و بعد از رحلت از درین بنده
 و درخیا نچه شیخ شهاب الدین صهر دردی زد و آتش شیخ ویران تقییم و احترام بسیار کرد و خلیفه بنده و بنابر خوا
 نه دیده بود ویران طلب کرد و وظائف اکرام و احترام بسیار بجا آورد و وی خلیفه را انصالح بجا گیر
 دمو اعطی و لیسیر گرفت و همه در محل قبول افتاد و فوجی آورد و بدینجست استمال خاطر خلیفه محقری برد
 چون بیرون آمد فخر را قسمت کرد و بنجرسان توجه نمود و ولادت وی سنج و جنسما نه بوده صاحب
 اسرار می آرد کمالات و خوارق عادات وی بسیار است و گویند که تمام در سجاده وی در شب
 بجال خود است و هر طبقه یک دال معنی از فرزندان وی ظهور مینماید و این معنی از کمالات خواجگان
 خجسته و شایبان آنست که یک در تمام بنده تا ان المهر من الشمس و فی فی سینه سبعین و خمسمائة
 زمان ابوالعباس احمد بن مستنیر رحمه الله علیه شیخ ابو بکر بن محمد بن عبد الله الطوسی الحسینی حرمه علیه
 در فحاشت وی از اصحاب شیخ ابوالقاسم که بی است و با ابوبکر و سبوح و عجب و شسته است از وی
 پسیند که ویران مطلوب بجه توان دید گفت بریده صد و در آینه طلبی فرمود که تصویر آن شکلی
 و فکر آتش گوی سنج و دعوی طلب مطلوب رساند بهم وی گفته ای منی موهم سوخته نشود و در
 دل بسوزن غیرت از غیر او دخته نشود و خانه جهان بشیخ نجیبات جانان او دخته نگردد و زبیر اکرم
 و زمین کاشته نگارند و نقش بر کاغذ نوشته نه نگارند و گویند مجاورده وی بشایده نه انجا میبرد و نگاره
 بنالیه بسرش نذا کرد و نه که اسی نسلج با در و طلب تناوت کن ترا با یافت جیکار بهم وی گفته
 توکل آنست که منع و عطا جز از خدا استعالی نه یعنی عین القضاة محمدانی در صفات خود او

که احمد غزالی گفت می یعنی ابو بکر سلج در ساجات گفته آبی ما حکمتی فی خلقی خداوند را در این
 بر وجه حکمت است جواب آمد که الحکمت فی خلقک رؤیتی فی مرآة روحک محبتی فی قلبک گفت حکمت
 که جمال خود را در آئینه روح تو بینم و محبت خود را در دل تو آنگیزم حجة الاسلام محمد بن غزالی الطوسی
 رحمه الله علیه است وی ابو حامد است و لقب می زمین الدین بنسبت می در تصوف و شیخ ابو علی فارسی
 است غزالی و بیست از دیه هاشمی طوس کنون اثر آن باقی نیست و می گفته اند شیخ اباعلی الطوسی
 مدین مدتکار و صد یزدی عن محمد ابی علی القاسم الکراکی فی قدس الله تعالی روحه انه قال لا
 النسقة للشمعین تصیر او صفا فاللعبة الساکفة و هو لعب فی الشکر که خیر و صل یعنی شایم از شیخ اباعلی
 که خبر داد از شیخ خود ابو القاسم نامی بود و نه گانه حق سبحانه و صدف بنده سالک میگردد و در
 خط خود را از آن میگردد حال آنکه بنده هنوز در سلوک است نهایت رسیدن زیرا که فنا سیه علی الله
 که در سیر فی السیر انما است مینا شد و می افاضل در طوس و نیشابور تحصیل علوم نمود و بعد نظام
 الملک ملاقات کرد قبول تمام نیت و بافاضل نظام الملک مشاطره کرد و برایشان خیال شد
 مدبر نظام مینه با در ابوی قنونه کرد و سه اربع و ثمانین و اربعه بخت بعد از آنکه در
 و طریق نزد و انقطاع کردند و صد حج کرد و سه ثمان و ثمانین و اربعه بخت حج گذارد و بنام مراجعت نمود
 و مدتی آنجا بود و از آنجا به بیت المقدس رفت و از آنجا بمصر رفتی و در آنجا رسید و بعد از آنجا
 معبذان الوطن خود بازگشت و حال خود مشغول شد و خلق خلوت کرد و کتب بنده تصنیف کرد و در
 و نیشاپور برگشت و بعد از آنکه گاه ترک کرد و بطن بازگشت و برای صوفیه خائف و برای علم مدبر شد
 و اوقات خود را بظرافت خیر فریاد کرد و از ختم قرآن و صحبت ارباب ثلوث تدریس علم با زمان که بخواهد
 بیست و در ریخته جمادی الاخری ششم و خمسائ حالات کمالات وی بسیار معروف و مشهور است
 مختصر گنج حمة الله علیه صاحب حجة الاسلام ازین سرای سه پنج چیات پنجه و چار و همت
 با نصد و پنج شیخ احمد غزالی رحمه الله علیه در نقاشی است وی از اصحاب شیخ ابو بکر سلج
 است تصنیفات معتبره و رسائل بی نظیر دارد و یکی از ان سالها سوانح است که معاش شیخ خیر الدین

عراقی بر سن آن واقع است چنانکه در دیباچه لغات میگوید اما بعد این کلمه چند در دیباچه مراتب عشق
 سن سواخ زبان وقت املاکرد و یکی از فصول سواخ نیست که معشوق بهر حال خود معشوق است
 پس استعنا صفت اوست و عاشق بهر حال خود عاشق است پس استعنا صفت اوست عاشق را پیش
 در باید پس استعنا همیشه صفت اوست و معشوق را هیچ چیز درونی نباید که خود را در او را لاجرم صفت او را
 باشد و در حاشیه لغات یعنی ذات معشوق بیلا خطه و صفت معشوقیت محتاج عاشقیت اما بیلا خطه
 صفت معشوقی محتاج است بعشق و عاشق که خور زار و معشوقی نفسیه است و بیلا و درین ثبوت
 با حدیث نیست بخلاف عاشق که ویرا معشوق ثابت نیست روزی کسی از وی از حال برادرش
 حجت الاسلام پرسید که وی کجاست گفت وی در خون است سائل دیر اطلب کرد و رسید یافت آن
 شیخ احقر تعجب نمود و قصه را با حجت الاسلام گفت گفت سبب گفت سن و مسئله از سائل مستحاضه فکر
 میکردم یکی از رفوینان از رفوین بطوس رسید به حجت الاسلام در آمد ویرا از حال برادر خود شیخ احقر پرسید
 آنچه سبب است گفت او گفت با تو از کلام دی هیچ نیست گفت آری جز وی دشت پیش در درویش
 نام کرد و گفت سبحان الله آنچه ما طلب کردیم احیایافته در سنه سبع و عشره جسمانه از دنیا رفت و برادر
 و رفوین است و ذکر آن محب محقق صاحب اسماء را آن مقتدای عالی مقدار آن عالم
 معلوم لدنی قطب فراوان بخواجه حاجی شریف زندانی قدس الله سره
 وی در ریاضات و مجاهدات و ترک و تجرید مدتی ثابت داشت و در کلمات حقائق و خوارق میان قوم
 مخصوص بود و در نکات و اشارات و معانی توحید جلای حقیت و مانع توحید بود و در حقیقت
 عظیم الشان بود و بنیر الدین لقب داشت بخوف فقر و اراده خواجه قطب الدین بود و در حقیقت
 ایشان فرمودند از سماع آلائش حسد و کینه و غل غش بکل زائل میگردد و ربوبی عرش و کونین
 میل بخدا ایل معاف از وی احترام کنند و اگر کنند صاحب مرآة از سیر الاولیای می آرد که خواجه حاجی
 شریف زندانی چهل سال از خلق غفلت گرفت و خرابه اختیار کرد و در آن دیوه جنگلی خودی
 و از عالم مروت بنیابت نفرت داشت اجمالا اگر کسی خواستی که تجربه دمی رود و خادم گفتی نهاده و بگوید

و حکایت آن بکنی که از سعادت زیارت محروم گردی روزی شخصی بخدمت خواجہ طوسی فرمود
 ما برین حاجت نداریم این محرم که می بینی از خزانه عیب محروم است چون شخص نظر بجهت کرد دید که جوانی از
 و صحرادران شده است متحیر ماند مقصود و خواجہ آن بود که تا کسی مزاحم احوال وی نشود و در تنهایی
 و بجز جمعیت گرفته بود و صاحب سبیل میگردد خواجہ حاجی شریف زندنی مرید و خلیفه خواجہ بود و در
 چشتی حاجی شریف دائم در خلوت بودی بعد سه روز بسلامه سبزی میبک افطار کردی بخورد
 خواجہ هر که خوردی مجد و بگشتی نظر کنسیر لغت بود و او صد و شصت یا بشت سال عمر داشت از تمام
 سالگی تا آخر عمر وضو و دی جز و قضا و حاجت باطل نشدی در ایام در گریه بودی و با بانه فرزند
 و آه گفتی و میوش بی طاقت گشتی آب بر روی او میزدند و میوش می آمد پیر میزد که چندین گریه
 از خست فرمود و هر بار که این آیه میفرمودی یا اید که ما خلقت الی تو الی الی الله بعد از آن در مجلس بی طاقت
 میگردد که خداوند تعالی ما را بجهت عبادت آفریده است تا شکر و ذرا او را بر ستیم تا بعد از زیاده شغول می شویم
 نباید که فردا نیامت بیان در و نشان میفرمده گمردم و گویند حاجی شریف دوستی با خدا می داشت
 و با خلق هم مصلی داشت و این مع دوستی در میان عشقان صادق پرست داشت و او را حلقه عاشقان
 میزدند و این چنین کس شایان خرد نباشد خرد کسی بود که در دل او بجز محبت خدا و رسول و محبتی که
 بنود هم می آید که چون حاجی شریف زندنی سرکش بود و دو شد شیخ فرمودای حاجی در خدمت
 از خدا می عرض خواهم که در مقام من نشینی خلق را دست بخت دمی و هر یک مریدان تو قسم
 در و نشان باشند برو و خلوت نشین خواجہ عرض کرد که بپر و سنگی در خلوت کسی نشیند که مجموع باشد
 بنده لائق خلوت نیست خواجہ بود و اسم اعظم که از پروردگار آید بود حاجی شریف را بیاخت
 بجز که او آن اسم را یاد گرفت علم لدنی بر او گشاد و گشته بعد فرمود ای حاجی شریف کسی که در مقام محمد
 صلی الله علیه و سلم در مقام پیران باشند و هرگز جاہل نباشد حق تعالی بر او علم لدنی بگشاید و راه را
 نماید و بدان کار کند بعد خرد که حکیم حاجی شریف را پوشانید و خلافت عطا فرمود و بجای خود نشانند
 با بقدر فائده و محبت باغبان و ساکنین آنچه راه دور می پیران است او را تلقین کرد و هم دی گویند چون خواجہ

حاجی شریف خرده خلافت پوشید با تف غیب از او که ای حاجی شریف پوشیدن خرده گیم مبارک
باشد تا تر آموزیدیم و مقبول حضرت خود کردیم هر که با تو محبت گیرد او را نیز مقبول حضرت خود
کردیم صاحب اقتباس الانوار از سیرالقطاب می آرد که مرقد و قبر وی در شهر قنوج بر کناره دریا
متصل جانب شمال واقع است اگر چه شریف آوردن ایشان در هندوستان و در اینجا حجت نمود
مطلقا از هیچ کتب شاخ معلوم نیست ولیکن اندرون شمع و در بزرگان روزگار شمع تمام اند
این فقیر کمر زیارت کرده و امید اعلم با لحد باب سوم ماه جیب سه دفاتش نظریا و بقولی در سه
اربع و ثمانین و هجده و بقولی معاصر خواجه یوسف همدانی بود بقولی قبر شریف در یک شام
فوج است و بقولی در قریه زندنه که از قریات بخارست رحمة الله علیه

فکر خواجه یوسف همدانی گنیت وی ابو یعقوب است قدس الله سره
در شجاعت حضرت خواجه محمد باقر قدس سره و کتاب فضل الخطایا و در ده که عدت مولانا
شرف الدین العسلی الانصاری النجادی روح الله روحه که از کبار علما اند و از خاندان خواجه
قدس الله سره و او اجماع شریف ایشان مکتوب است که شیخ یوسف همدانی هزاره ساله بوده اند بغداد
رفتند و از ابی اسحاق فقیه علم فدا مویختند و در علم نظر بدرجه کمال رسیدند و بر مذاهب امام
ابو حنیفه رحمة الله تعالی علیه بودند و در اصفهان بخارا تعلم کردند و در عراق و خوارزم و خراسان
و ماورالنهر صاحب قبول بودند و مدتی در کوه زرساکن شدند و خرده از دست شیخ عبد الله
جونی پوشیدند و بقولی انتساب شیخ عبد الله جونی و شیخ سمنانی و شیخ ابو علی فارسی کردند
ولادت وی در سنه اربعین و در هجده است و هم وی هیند سید و در تاریخ امام باقری مذکور است
که خواجه یوسف همدانی صاحب حوالی کرامات بوده و در بغداد و اصفهان و عراق و خراسان
و سمرقند و بخارا و ماورالنهر و در مدینه و در یزد و مواعظ فرمود و خلق از وی متبع شدند و در مدینه
مردل کردند و مدتی آنجا ساکن شدند و بعد به سمرقند رفت و چند وقت آنجا بود بعد به ماورالنهر آمد
از مدتی ماورالنهر سمرقند رفت و چند آنجا بود بعد به ماورالنهر آمد و چون از سمرقند آمد

در راه زیارت یافته و در همان موضع که دفات یافته بود ویرا فرستاد و گویند بعد از آن بنام
 که از مریدان می بود حسب مبارک ویرا نفس کرد و قبر مبارک وی آنجا است نیز از و نیز که به چوین
 خواجه یوسف و وفات کرد و یک سده است چنانکه کس از میان اصحاب و مرتبه ارشاد یافته بحالت
 زیارت خود اصاب کرد صاحب نقیاتی آنرا و شیخ محی الدین ابن العربی قدس الله سره و بعضی
 مصنفات خود میگویند که بر سر تلمیذین و حاشیه شیخ اوجده الدین کرمانی در شهر قونیّه در منزل من بود
 وی گفت که در بلاد خواجه یوسف چه را می که زیارت ارشادت سال بهجا داشته باشد
 روزی در راه خود بود که غایب گردید و در آن روزی خطور کرد و عداوت وی آن بود که در غیر جمیع روز
 آید و آن سوی گمان آید و نمیدانست که کجاست باید رفت بر مرکبی سوار شد و سوار بر گنبد شد تا به کجا
 خدا تعالی فرمود و در آن روز که در آن شهر سیر و بر آن شهر سیر و بر آن شهر سیر و بر آن شهر سیر
 و بایستد شیخ فرود آمد و مسجد درآمد و دید که شخصی سوار گشته است بعد از ساعتی سوار آمد و جوابی نداد
 گفت ای صاحب مسجد مشکلی شده است و ذکر فرستاد آنرا بیا بیا فرمود و بعد گفت ای زنده هرگاه مشکلی
 شود و شجره در آنی و در آن سیر و مراد شیخ مشکلی شده است که آنجا آن بن نظر کرد و گفت هرگاه
 مراد مشکلی شود هرگز سوار نمی آید و مشکلی آنرا و مشکلی آنرا و مشکلی آنرا و مشکلی آنرا
 بعد از آن خود و هر یک که شیخ نجیب خود میتواند که و خلفا و خواجه یوسف چهارم را بعد از بنی و خواجه
 حسن بنی و خواجه احمد سیوی و خواجه عبدالحق بن عبد وانی بعد از خواجه صریح و مقام دعوت بود
 و خلفا و دیگر بطریق ادب و خدمت می بوده اند و چون خواجه احمد سیوی بطرف کرمان عزیمت کرد
 جمیع باران را بستاند خواجه عبدالحق و مالک کرد و مجید و رساله بعضی از مسافران
 خاندان است یونانی در ستم و ظلمین و جنسنامه رحمة الله علیه خواجه احمد سیوی طشانی
 خاندان سیویان رحمة الله تعالی علیه می خلیفه سوم بوده اند از خلفای خواجه
 سیدان قدس سره و شیخانست که در آن ایام آنرا سیوی گویند و آثار که در آن است و در آن
 اظهار کنند بولایت آنرا سیوی که آنرا سیوی مشهور است و آنرا سیوی که آنرا سیوی مشهور است

صاحب ایات و کرامات حبیب و مقامات رفیده بوده اند و ایشان در طفلی منظر نظر باب رسانیده اند که از آن
 مشایخ ترک بوده اند باب رسانان باشارت شمس بر بشارت حضرت رسالت علیه السلام تربیت و شغل گرفته
 و خواجہ را خدمت ایشان ترقی ملی واقع شده و باب رسانان و قید حیات بوده اند خواجہ سیر و دوام کار
 و بی قیام مینموده اند و بعد از وفات وی هم باشارت وی بخوار آمده اند و مسکولانین بر خدمت خواجہ
 تمام شده و در جمیل و ارشاد رسیده اند و در رساله بعضی از شاخزین شاخ اینچاندان چنین گوشت که بعد
 از وفات خواجہ عبدالمهدی و خواجہ حسن اندقی چون نوبت خلافت خواجہ احمد سیوسی میر و بعد از وفات خواجہ
 مشغول شده بود و چندگاه که ایشان را باشارت بعضی بجانب ترک آن عزیت افتاد و وقت بغیر جمیع
 اصحاب التابعت خواجہ عبدالحق عجمی و امی وصیت نمودند بعد از آن عیال سیوسی توبه نمود و در
 ماند که خواجہ احمد سیوسی مترقی مشایخ ترک اند و اکثر مشایخ ترک را در طریقت التماس بدیشان است و
 خاندان ایشان شبی بزرگوار عزیزان بوده اند که در مجموع ایشان اعلیٰ حد کتابی بآید و بدانکه خواجہ
 را چاه خلیفه اند اول منصور اما دوم عبدالمسیوم سلیمان اما چهارم حکیم از بقوی نیز از التماس
 صاحب رسالت شدند و در سه بافند شخصیت زد و در پشت از دنیا و در قصه سیی مدفن گشت و در خواجہ
 عبدالحق عجمی و امی قدس الله تعالی سره ایشان خلیفه چهارم خواجہ ابو محمد
 اند و در غیر طبقه خواجگانند و در حلقه سلسله عزیزان در کجاست مولود و مدفن وی در عجمی
 از ولایت بخارا و آن وی است بزرگ شمع مانند بر شش و ششگی اینجا از نام پدر وی عجمی
 است بعد از امام معروف است از اولاد امام مالک بوده و والد مدعی از اولاد مالک دم شده
 نویسد عبدالحکیم نام صحبت و از خضر علیه السلام بوده و خطرا و ابو خود خواجہ بشارت داد و در حق الحاق
 نام نهاد و بعد از عبدالحکیم امام از ولایت دوم ببار ما در انصاری ولایت بخارا آمده و عجمی و آن گشت
 و حضرت خواجہ آنجا متولد گشت و در عجمی در آن نشو و نما یافت و در عجمی و عجمی و آن گشت
 متعلق است اندر انفا است و در ایشان در طریقت است و مقبل همه فرق اند و این امام

در این
 کتاب
 از
 خواجہ
 احمد
 سیوسی
 است

و مصفا و متابعت شرح سنت مصطفی صلی الله علیه و سلم و مخالفت اهل بدعت و سهوا گویند
 و دش بایک خود را از نظر اخبار پوشیده اند ایشان اسبق و کمر دل در جوانی از خضر علیه السلام بوده
 و بران حق مواظبت نموده اند و خواجہ نصر الدین را بغیر ندی قبول کردند و فرمودند که در جوانی
 و آئینی و غوطه خور و بدل بگو لا اله الا الله محمد رسول الله چنان کردند و این سبق را گرفتند و نگار
 شدند و کشا و نایافتند و اول حال تا آخر حال روزگار ایشان بنزدیک خلق مقبول و محبوب بوده
 از آن شیخ الشیوخ عالم خواجہ یوسف همدانی بخارا آمدند خواجہ عبدالخالق صحبت ایشان دریا
 و معلوم کردند که ایشان را هم ذکر دل بوده و صحبت ایشان می بودند تا مدتی که در بخارا بودند گفته
 که خواجہ پیر سبقت ایشانند و خواجہ یوسف پیر صحبت و خرقه و بعد از خواجہ یوسف خواجہ عبدالخالق را
 مشغول شدند و احوال خود را پوشیده میبستند و ولایت ایشان شد که در ری کت نماز کعبه
 و می آمدند و هم در شجاعت شجره فرموده اند که وصیت میکنم ترا ای پسر که من بعلوم و ادب تقوی
 جمیع احوال بر تو باد که متبع آثار سلف کنی و نماز جماعت گذار شکر طریقه امام و موزن نباشی
 خافه بنا کن و خافه نشین و سماع بسیار کن که سماع بسیار نفاق پیدا آورد و در وقت بسیار
 سماع دل را میراند و بر سماع انکار کن سماع را اصحاب سماع بسیار اند کم گوی و کم خورد کم
 و از خلق گریز بجای که از غیر گریزد و هم در شجاعت درویشی مشی خواجہ گفت شیطان با هر روز
 راه میجست باشد خواجہ فرمودند که هر روز که بسوی حد فنافس رسیده باشد چون در ششم
 شود شیطان بر دست یابد اما آن روز که بسجده فنافس رسیده باشد و در ششم
 بنزد شیطان گریز بجای بود شیطان بگریزد و اینچنین صفت اکثر را مسلم شود که روی بر آفتاب
 دارد و کتاب خدا را بخورد و صل بدست راست و دست رسول را بدست چپ گیرد و در میان
 این دو دستنالی راه را سلوک کند و در دوازدهم پنج الادل سنه خمس و سبعین هجری
 برت از دنیا خواجہ عارف ربو گری می رحمة الله علیه در شجاعت عارف
 را شکر شده بوده است خواجہ احمد صدیق و خواجہ عارف ربو گری و خواجہ اولیا کلام

نیز در این کتاب

و سلسله نسبت ارادت حضرت بیاد الدین نقشبند رحمه الله علیه ازین جماعه بخواجه عارف میر
در شحات است ایشان خلیفه چهارم اند از خلفا و خواجه عبدالغنی قدس سره مولد و متوفی
ایشان را یوکره و سبست که موضح است بر شمس فرسنگی از شهر بخارا اما بعد از آنکه یکی از شیعیان است خود
عارف را ترقی بسیار روی داد و سلسله وی شائع گشت و نسبت ارادت خواجه بهما والدین بکر
میرسد و غیره سوال بنده چند و پانزده وفات یافت عمر طول داشت

شیخ نقشبند

خواجه محمود انجیر نقیوی رحمه الله علیه در نقیاست وی از خلفا و خواجه عارف است
در شحات است مولد ایشان انجیر نقی است و اعظم خلیفه خواجه عارف است و شیخ نقیوی موسی است
در ولایت بخارا از حضرات اکبری که وی بزرگست و شمل برجسته و مرزعه سرکش از شهر بخارا
خواجه محمود در اکبری سکونت داشت قبر وی آنجا است و بخت و وجه حال کسب گلکاری میکرد
و چون از خواجه عارف اجازت و ارشاد یافته بود و بدعوت خلق بجن مادران و ماکوخته بنابر
مقتضای دقت و بصیرت حال طالبان ذکر علانیه معمول گردانید اول بار که مشغول
شده اند در مرض موت خواجه عارف بوده است نزدیک بزمان تسلیم ایشان بر سر منبر بکر
خواجه عارف در محفل فرموده است که این وقت آنوقت است که ما ارشاد کرده بودیم و بعد
از نقل ایشان خواجه محمود و سجده کرد بر روزه اکبری است بکر علانیه مشغول شدند و مولانا صاحب
الدین از کبار علمای وقت که جدا جدا حضرت خواجه محمود را بسیار ارشاد و ارشاد العالی
الحکامی رحما الله در بخارا از خواجه محمود سوال کردند بجزو جمعی گفته از ائمه علمای زمان که
شما ذکر علانیه بجهت میگویند خواجه فرمود تا خفته بیدار شود و غافل آگاه کرد و روی باز
آرد باستقامت شریعت و طریقت و رأید و بحقیقت توبه و انابت که مصالح همه خیرات و اصلاح همه
سعادت است غیبت نماید مولانا حافظ الدین گفتند میت شما صحیح است و نماز این شیخ کمال است
آنگاه از خواجه محمود التماس نمودند که ذکر علانیه را حدیث بیان نمایند که بآن حقیقت از بخارا متنا
گرد و بیگانه از ایشان جدا شود و خواجه فرمودند ذکر علانیه کنی اسلام است که زمانه او پاک باشد و

و نسبت محل او پاک باشد از حرام و نجس و دل او پاک باشد از ربا و سمعت و معاد او پاک باشد از وجوه حضرت
بر بوبیت و زنی خواجه علی باصحاب خواجه محمود و دود و راستین که مشغول بودند نگاه مرغی سفید بزرگ
از بالا سر سینه بزیان گفت ای علی مردانه باش اصحاب از دیدن آن مرغ و شنیدن آن سخن کفایتی شده بود
گفته اند بعد از آنکه بپرید که اینچو بود که دیدیم پس شنیدیم خواجه علی را بدین فرمود که آنخواجه محمود
بود حق سبحانه ایشان را کرامت داده است که دائم در آن مقام که حق سبحانه باموسی علیه السلام در جبین منار
گفته است پرواز میکنند و بعد از هر ربع الاول از دنیا رفت خواجه علی را مینی رحمة الله علیه
در نقیضت و می از خلفا و خواجه محمود است و لقب ایشان درین سلسله حضرت غریز است ایشان را
مقامات عالی و کرامات ظاهر و بسیار بوده و صنعت بافندگی مشغول بوده اند و این فقیر از بعضی کاتب
چنین استماع دارد که اشارت ایشانست آنچه مولانا جلال الدین و می در غزلیات خود فرموده است
مگر به علم حال فوق قال بودی کی شد بنده اعیان بخوار خواجه ساج و در ایشان از خوارتر
نیز در تبرک باز ایشان پرسیدند که ایمان چیست فرمودند که کندن و پوییدن و نیز از ایشان پرسیدند که
مسبوق بقضا سبوقات کی بخریزد فرمودند که پیش از هر شجاعت است ایشان خلیفه دوم اند از خلفا و خواجه
مولود شریف را بدین است که نسبت بزرگ در ولایت بخارا بر دو فرسنگی شهر مرده بارها بسیار
شملت شش اول حضرت شیخ رکن الدین علاء الدین سنائی قدس الله تعالی روحه بایشان
بوده اند و بیان ایشان مراسلات واقع شده گویند که شیخ در پیشی با محنت خواجه سنا
و سید پرسید هر یکی را جواب شنید سید سویم آنکه ما می شنویم که شما ذکر هر رگوشید این چنینست
جواب فرموده اند که نیز میشنوم شما ذکر خضیه میگویند پس ذکر شما نیز جبر باشد شش دوم
مولانا سید الدین غنی از اکابر علمای زمان بوده از حضرت غریزان سوال کرده که شما ذکر علانیه می
نیت میگویند ایشان فرموده اند که باجماع همه علما در نفس خیر ندید گفتن و تلقین کردن بحکم حدیث
یقیناً متواتر است ان لا اله الا الله جائز است و در ایشان هر نفسی اخیر است و نسبت
برهان سید خمس عشر و سبعمائة رفت از دنیا و بقول احد عشرین

حواجه بابا مهاسی رحمه الله علیه در اینجا است وی خلیفه حضرت عزیزی است
 و خدمت خواجیه با اولاد ایشان را نظر قبول بفرزندی از ایشان بوده است و ایشانند که با بزرگوار
 هندوان میگفتند میفرمودند که اینجا که بوی مروی می آید و زرد باشد که قصر منهدان تعمیر کاران
 نازد می از منزل میر کمال که از طعانی ایشانند بطرف تعمیر کاران میجه شدند و فرمودند از ولادت حضرت
 خواجیه در روز گذشته بود که چند ایشان معامله بر سینه ایشان گذاشت و بسیار نام خجسته خواجیه محمد بابا بودند
 که فرزند ماست ما را و قبول کردیم و لوجه با صاحب کردند و گفتند این آنرا دست که ما بوی دمی نمیده
 بودیم مقدس می رود نگار شود و او میر کمال را فرمودند که در حق فرزند بها والدین نیت و شفقت
 نداری و ما بجز کمال که تقصیری امیر فرمودند و میخواستیم اگر در وصیت خواجیه تعمیر کنیم و در حیات است
 ایشان انفسل از کمال صاحب حضرت عزیزی اند و اولاد ایشان قریه محاس بوده است که از جمله دیه می
 است و یک شهر می بود از راستی از کماله شهر صحبت و قبر ایشان بر اینجا است مشغولست که جو
 حضرت عزیزی آنوقت نزد یک سیده خجسته ابو محمد بابا از میان صحابه اختیار کرده و امر خلافت و شایسته
 خود را باین تقیض نموده و به صاحب را بتایب ایشان امر کرده اند و در جمعی از اخری حضرت شجاع
 و پنج رفت نامه بنما و کر شیخ ضیا و الدین ابو النجیب عبد القاهر الحضر و می منشای خاندان و
 محمد ابد علیه عدم طاهر می و باطنی کمال بوده و مصنفات در مرفن بسیار دارد بقول نفیای نسب دی بود
 و سلمه بابو بکر صدیق رضی الله عنه میرسد و بت ارادت وی در طریق شیخ احمد عترالی است و در تاریخ امام
 میگردد که از اصحاب شیخ ابو النجیب سعد و دی حجه اند گفت روزی با شیخ در بازار بغداد میگذاشتم مدوکان
 رسیدیم که سفندی آویخته بود شیخ باینجا و گفت این کوسفند میگویی که مرده ام که نشسته قصاب بخیر مقبلا
 چون بخود آمد صحبت قبول شیخ او را کرد و تا شب صاحب راه الاسرا کو میدوی از دست عم خود شیخ خلیفه
 ابو حفص خرقه خلافت پوشیده است و با شیخ حماد بن ابوسلم و یاسخ صحبت داشت چنانچه در کمال از وی
 نقل میکند شیخ ابو النجیب سعد و دی گفت که اول فتح کرد و حق تعالی برین برکت صحبت شیخ حماد و یاسخ و در کمال
 در ابراکات عالی در سلوک و حقان بسیار است یمن نوم میر حلقه اکثر اولیا بود در کمال صوری و منوی

در کمال
 در کمال

در کمال
 در کمال

میراج اهل السعده متفق اند و در نگین دانش شهاب الدین سحروردی نقل میکنند که وی گفت وقتی نزد یک عجم خود
 شیخ ابو نجیب قمی سره بودم که مردی گوساله پیشش آورد و گفت یا سیدی این دانه ز کرده لم و بخت چو آن
 که ساله پیشش آمد شیخ فرمود که این گوساله میگوید که من آن گوساله ندانم که برای شما ز کرده اند
 و گریه است و مرا برای شیخ علی بن عیسی ز کرده اند ساعی گفته است که آن مرد را زاده گوساله در دست
 و عرض نمود که این گوساله ز شماست و آن مرد شیخ بنی بود سر شنباده واقع شد و هم در مکمل پیشش شهاب الدین
 نقل میکند که روزی سده نفر از بهر و سده نفر از نصارا و مجلس حاضر شد شیخ الاسلام بر آنها ایستاد و
 میراج فوج قبول نکرد و پس شیخ در بین هر یکی از آنها لغزه از لبین بلغیم کرد و منور لغزه تمام نزد بزرگ بود و در حال
 بر شش نفر ایستاد و در دند و گفتند چون شهر و دیهین ما سید جزوین اسلام صردینی از اولها می نامجو شد
 و بر این حد آن کرامات و خوارق عادات خواهد بود که مثل شیخ شهاب الدین سحروردی مرید شریف که ذکرش می
 سجای خود خواهد آمد و دیگر شیخ عمار یا سرفدس سره نیز از اصحاب شیخ ابو نجیب سحروردی
 و نقیض است و در کمال قصاص و تربیت مریدان کثرت و طایفه ایشان کمال و تمام شد است شیخ نجم الدین
 کبری در کتاب فوائج البحال آورده است که چون بخدمت شیخ عمار رسیدم و باذن وی بخت و آمدیم بحال
 گذشت که چون اکتساب معلوم ظاهری کرده ام چون فتوحات غیبی دست و پا از ابر سراسری منبر بطلان حق
 برسانم چون بخت بخت و آمدیم تمام خلوت نیستند و بیرون شیخ و من و اول الضمیم نیست که بعد از آن خلوت
 بر تو نورانی بر دل من گشاید و گفت که در دم و جملها را بفکر انجمنیم و نیز بیکدیگر پوشیده بودم و گفت که این
 تیر نیست و این چه گفتن من اسکان بر آن نیست و غم کردم که گدا عیبه بر آن غلب شود آن جبر را به نام
 ما سحروردی مانند و سحرمانع خروج شود و در نظر کرد و گفت در آنی که نیت دست ساقی جوآن نام تمام خلوت و
 من بخت شیخ ابو نجیب فتوحات بر من بگشاید و دیگر شیخ که در میان کسب صریحی حال زنده ز روی و اما صریحی در او
 شیخ ابو نجیب سحروردی است و اکثر اوقات در مقام استغراق می بود و شیخ نجم الدین کبری
 را بفرستاد و مقام کمال رسانید و بداند می قبول کرد و وقتی کتاب تحفه البریه که گفته اند
 شیخ مجد الدین بعد از او است میگوید که شیخ آنجا که باب قبول سمع و در بیان

سوره و در وی و پیش از این در کتب

نویسی

بقول فی فی برادر اترک لصلوة فانک لا تحتاج الیها فقلت یا لایطیق و کتب فی شمس
یعنی نماز اترک کن که ترا احتیاج نیاز ندارد است گفتم پروردگار اس طاعت این امر را درم الحلیف کن
یعنی این گفتن بسبیل تخلف بوده دیگر شیخ اسمعیل قسری قدس سره دی نیز از اصحاب
شیخ ابو نجیب سهروردیست شیخ نجم الدین کبری بصحبت وی رسیده است و خود اصل از دست وی نوشته
و شیخ اسمعیل قسری اول خردمند از شیخ ابو نجیب سهروردی یافته دوم خرقه از دست شیخ محمد بن
که سلسله وی به بنهم واسطه بخدمت کمال ابن زیاد میرسد چنانچه بعد از او یعقوب بن موسی را بگوید
نصره حوری نام پسران سلسله محمد بن الکلیل الکاظمیست و این مرد بزرگ هم در سلسله پسران ایشانند و
مقدمه این کتاب بیان خانواده فردوسیان مفصل ذکر افتاده است و ولادت شیخ ابو نجیب عبد القاهر
بن عبد الله سهروردی در سنه تسعین اربع مائه بوده است و وفاتش نیز باین وجه می باشد
الاخر در سنه ثلث و ستین و خمسمائه در زمان ابو المظفر یوسف بن یحیی بن محمد بن یحیی بن
ذکر آن نام را باب طریقت این می نویسی اولیای اهل حقیقت آنست ندای اشی که ان شاء الله
الله الا انما سئلکم کلام قلنا یا کما کوفی قطب ارشاد حضرت خواجه عثمان مارونی محرمه علیه
از مقدمه امی اهل بصیرت بود و از عظمای مشایخ چندی و مختشان طوائف صوفیه بود و در علوم موروثی معنوی
از اقران خود فائق بوده و در ریاضات و مجاهدات لطیفی داشت و کثرت حقائق تفسیر و تشریح و تالیف
عده هم المثال بود و ابو المصنوعیت داشت و خرقه فقر و ارادت از دست حاجی شریف زدن فی قدس الله تعالی
میر پوشیده محبت قطب الدین مورو و دیگر یافته چنانکه از مخطوط وی که حضرت خواجه بزرگ جمع فرموده معلوم
مسلک این خواجه و پاک خراسان است و اقصیه مارون که نواحی نیشابور است و بقولی آنکه تعصب بر او
در دیار فرغانه از یک مادر الهیست و لیکن اکثر اوقات در سافرت کوشیدی و بغایت خجسته و غریبه
و جمیع شیخ وقت را در این بود و صحبتها داشته و در فرقه های بود کمال ذلالت دی اینها تناسل بدیده که در کتب
نزدیک معین الدین بخیر شایع عالم دارد و دام تربیت خود آرد در سیر العارفین می آرد که خواجه عثمان
مارونی بارها فرمودی که من از پدر من با محبوب المدهت و مرا از پدر من می تفانخری ما شد طوائف در کتب

میسوزید که در شهر بغداد بجهت خواججه بنده بعد از وی حجت علیه السلام پانزدهمین سید العابدین - العارفین شیخ عظیم
 خواججه خان یار و فی قدس سره و حاصل کردیم و شیخ کبار بنده دست حاضر بودند که این امر در پیش روی من و من
 فرمود که دو گانه نماز بکند از کجا درم گفت بتقبل فدیله بنشینستم فرمود و سوره البقره تمام بخوان بخواندم فرمود
 کلمه سبحان الله بگوئیم نگاه خود بایستاد و روی سوی آسمان کرد و دست من گرفت و گفت بخدا بی نهایت حمد
 که این گفت بدست مبارک مقراض بر سر این در و درش انداخته و بر سر نهاد و گفتم فاعطه شاهد انگاه گفتین
 چون بنشینم فرمود که هزار بار سوره اخلاص بخوان بخواندم فرمود که در خانواده ما همین کیش باز در محامده است
 امر و در شب زنده دار همین که این در و درش حکم استارت کیش باز در بطاعت گد میسر چون دم و در بگذرد
 خواججه بنم گفت بنشین منم که بنشینم گفت نظر مالا کن چون سوی آسمان نظر کردیم گفت تا کجای می گفتم
 تا عرض عظیم فرمود و درین سبک بریدیم فرمود تا کجای می گفتم تا پشت الشری باز فرمود و سوره اخلاص را بار
 بخوان چون بخواندم فرمود باز سوی آسمان نگریه گفتم تا کجای می گفتم تا عجب عظمت فرمودیم
 پس کن کردیم باز فرمود باز که چون باز کردیم دو انگشت خود را نمود گفت چه می گفتم پیروز عالم
 می نمیم همین که این گفتیم فرمود بر که کار تمام شد بعد از این بنشین پیش بود فرمود در کن بر کردیم زبخت
 بکند باز بود فرمود و در و درش صدقه ده چون بداد که گفت چنانکه زبخت ما با این گفتیم زمان
 بالا و سر است انگاه بعد از این که سیدم آباد است گرفته بخدا می سپرد و در زیر پا و در
 خانه کعبه ساجات کرد در باب این در و درش از آنکه معین الدین سنجری را قبول کردیم چون از آنجا دیدیم
 ایدیم بر سر وضه خواججه کائنات محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم سلام گفتیم آواز آمد علیکم السلام
 قطب المشایخ همین که این آواز بود برو بجا ایستادیم سید می بعد از آن در ششم در بخشان ایدیم بزرگی
 دریافتیم که این شب نگاه خواججه بود و در صد و چهل سه بود از خدمت قبول الیک بای نشین
 از آنجا ایستاد و در و درش سوی من گفتیم که این صومعه ببردن ایدیم همین که با
 از خدمت بر آمدیم و از آنجا که در می آمدیم بود فراموش کردی کار و موجود و ششم کیش
 را بریدیم و بیرون آمدیم پس از چهل سال است که این بای را بریدیم و در عالم تحریر مبتدا شده

نیندتم فردائی قیامت میان بدیشان این دومی چه خواهم نمود از انجا و انجا را آید چه بر کان انجا را و دیگر
 صحرایی در عالم دیگر توجه داشته که وصف ایشان در قلم نباید پس چنین ناده سال بعد بنی اسرائیل بود
 بعد از آن خوابه در بغداد آمد و معترف شد بعد چند گاهی باز سفر شد ناده سال دیگر بار بنی حارثه
 خوابه کرد که به برابر میر فخر مین که بست سال سرت شد خوابه با گشت و در بغداد و غزوات گرفت این خوابه
 را افزاین شد که درین روز من بیرون خواهم آمد اما شمار ایبا بد که هر روز وقت چاشت بیاید تا غروب
 شمار ایگو تمام باز نوبت گاری ماند پس این درویش چنین میکرد هر روز نیمه است خوابه در مقام
 مسیفت و آنچه از زبان بنایک خوابه می شنید از او ستم می آورد و چنانکه در انیس الارواح تمام موقوف
 خوابه عثمان بارونی در شب و شب مجلس کرده و این مختصر کجانش آید و لیکن هرگاه که مجلس کتاب
 نوشت می آمد مجلسیان و پیغمبر در فضیلت نماز نافذاده بود فرمود که شیخ یوسف بشتی رحمة الله علیه در
 رساله خود بنویسد که در وقت خفتن فائحه سه بار و اخلاص سه بار بخواند و زیارت این مغایر
 بشتی از وی کسی در شب نرود و در شب رفیق عیسی باشد آنگاه فرمود شنیده ام از خوابه محمد
 مدعی رحمة الله علیه که در وقت خفتن یکبار الحمد سه بار و اخلاص بخواند چنان از کنگره ها پاک شود
 گوئی از ما و زاده است آنگاه فرمود در صحیفه خواننده و النور ملسری رحمه الله نوشته دیده ام بر روی
 ابن عمر رضی الله عنه هر که در وقت خفتن قل یا ایها الکافرون بخواند هزار مرتبه بدین خواص میشود
 در شب آنگاه فرمود روزی ما پیر خود مسافر بودم و در بستان نریگی دیدیم خوابه محمد بن خشتی
 از خدمت مشغول نشسته بود که او فرمود هر که در وقت بر آمدن آفتاب در رکعت نماز یا چهار رکعت
 نماز کند او ثواب حج و عمره و زمامه اعمال و نبولسند و در حضرت هر که در وقت بر آمدن آفتاب در
 نماز یا چهار رکعت نماز کند فاضله از آنست که خوان برادر دم صدقه کرده باشد همین که بخوابد خوابه
 تمام کرد مشغول شد دعا گوئی باز گشت مجلس است و یکم سخن در و اگر درن حاجات افتاد بود
 فرمود که خدا تعالی دوست دارد مومن را که حاجات روا کند مومنی را بهشت جانگاه او باشد
 صحر که مومنی را اگر می کند خدای عز و جل همه کلماتش را یا میامرز و آنکه بدان مقدار که بنده

راست کنایه خایلی ز راه بردار و مامون بنی محمد خدا متعالی اورا میان صدیقان و شهیدان
 محمد مصطفی علیه السلام بین که خواجہ فوائد تمام کرد و شنویش مجلس سیوم سخن ریا و کردن ثواب بود
 انگاه سواصلی بعد عید و گفت که فاضل ترین اهل حجت اندرونیا یاد کرد و گفت که همیشه شنویش را گوش خود را
 باید از مرغزار غائی بهشت انگاه فرمود و هر که در یاد کردن انبیا صلواته فرستد خدا اشعالی گناہین است
 اگر چه گناہان او از دریا زیادت باشد و بهشت اندامش آتش و نفع حرام گرداند و در همسایگی انبیا و
 بهشت خانه آید و ائمه علم همین که خواجہ ابن فوائد تمام کرد و مشغول شد و هم خواجہ بزرگ در
 تمامی گناہی که بچل آخ میونسند که خواجہ عثمان مارونی قدس سره این فوائد تمام کرد و عصا
 پیش بود و این درین روز و در صلا و خرقة نیر طاف و بعد از آن فرمود که این یادگا خواجگان
 ماست این را بستان هر که را بعد از خود مرویابی این در گردن آویزی و بدی همین که خواجہ
 فوائد تمام کرد و روی بر زمین آورده باز گشتم صاحب سبیل می آید که خواجہ عثمان مارونی بهشت
 و در نفس اطعام نداد و بعد بهشت روز پرستی و درین آیتا میدی و گفتی آبی مارا از دست
 بران نفس من غالب می آید از من آب میخواهد سری و من او را آب میدهم و خواجہ عثمان مارونی در
 سماع بسیار گریستی و گاهی زرد شدی و آیدید خشک شتی خود را اندام نمائید و نغمه بلند میزد و در
 قص می آمد و هم می بینوید که خلیفه وقت مرید و در بیان بود و بار از سماع منع کرد و گفت
 اگر سماع نیک بودی جسد تو بیک روی هر که از سماع باز نماند او را بر دار کنند و قول انما یجشده
 خواجہ عثمان قدس سره فرمود و سماع ستر نی از اسرار میان نبده و مولی اگر از سماع توبه
 نیک کار شود و نیک را بدگفته باشد و از پرستی بران باز نماند ما توبه از سماع نخواهیم کرد و مجلس علما
 حاضر شویم و قییم که علما سماع را فایده دل کنند یا نکنند خطیب گفت بیایید خواجہ سخا که در دران
 شد که در مجلس علما حاضر آمد علما بیچر و دیدن روی خواجہ بهیت خوردند و علم و دانش کردند و
 در پای خواجہ افتادند و فریاد کردند و گفتند که سماع شما بیاح است خواجہ گفت و عصری که خواجہ
 توبه از سماع کرد و میگفت که سماع مرا بیاح است آنوقت خواجہ ناصر الدین در حجت بود و گفت که اگر

جعید در خشت بودی یا ناصرالدین در بغداد بودی جعید توبه از سماع نکردی شما چه دانید سماع را اخوان
 شرط است توبه جعید بر حاجت نیست پس بر این ماقوله نکردند صریحی سماع شنیدند همه علماء سربای خواب
 نهادند و خواب بکریم و طف بر آن علماء نظر کردند صریحی اهل علم شدند و ابواب علم لدنی بر ایشان گشوده
 ترک دنیا و اهل دنیا گرفتند و خلوت اختیار کردند و خلیفه گفت من خواب را رضا دادم که سماع بشنود و بگیرد
 زهر بود که سماع بشنود و خلیفه قول آنرا گفت اگر شما پیش کسی سرود بگوئید شما را برادران که هم صاحبی را حاضر است
 که خواب بزرگ از خدمت خواب عثمان ماردی حضرت گرفته روانه گشت بعد از چند روز خواب عثمان بروی
 از وسط محبتی که داشت و طلب خواب از مقام خود انتقال نمود اتفاقاً در مقامی رسید که آنجا سماع ساز بودند
 و یک آتشکده بود و بالائی آن گنبدی ساخته و صحرای قریب است از راه بیستم در آن میخیزند چون خواب
 عثمان پیش سره اتجا رسید قعبه در ترزیر و خشی کناره جونی فرو آمد و ناصرالدین نام خادم را فرمود تا
 پاره آرد و آتش از قعبه آورده نان از طارسیا سازد و خادم مذکور رفته آرد و خرید و بخت نقش بر آن آتشکده
 نهادن کرد و آتش نشست بود و نگذاشتند که دست در آتش کنند خادم واقع حال آنحضرت خواب گفت خواب
 غیرت احدیت در کار شد برخاست و بر کنار آتش سپید آنجا منعی دید محبتا نام بر خنجره جوش است
 و پیری هفت ساله در کنارش دارد و گوشت می پزد و دیگر مغال بسیار بطرف آتش متوجه شدند آنجا
 از وی پرسید که از پستیدن آتش چه نفع است که باندک آب معدوم میشود چرا تا در مطلق آب پیر
 تا شما را بکار آید آتش مخلوق است منعی جواب داد که درین آتش اوجودی عظیم است چرا
 نپسندیم خواب فرمود چند سال است که این آتش پختی بیاد منی در و کن تا ترا انسوزد او جواب گفت که با هم
 خاصیت او موضح است که ایاری آتیا شد که قریب دی شود پس خواب آن سپهر را از کناره منع خود
 کشید با دی متوجه آتشکده شد فریاد از منان برخاست خواب بسم الله الرحمن الرحیم گفت و آیت
 قلنا یا نار کونی برود و اوسلام علی ابراهیم خواند و در میان آتشکده درآمد و چهار ساعت کامل آنجا بود و
 از پیران آتش خواب آن پسرش رسید بعد از آن سوه سپهر از آتشکده بیرون آمد منان از پسر پرسید
 که آنجا چه دیدی گفت غیر از گل و گلزار چیزی دیگر منظر نیامده از اینجا معلوم شد که خواب را دلالت

از اصحاب ابو الفرج در سلسله انوار است یکی از اکابر ویرا گفت انت شیخ الاسلام گفت ایما
 نا شیخ فی الاسلام و خرج من اولاده و حقه جماعه نفعه مؤمنه الملوک و عقلت مرزوم
 منهم فقرأ و منهم امرأ یعنی شیخ نام در اسلام و بیرون آمد از اولاد من گریه می آن که
 به جویند نزد بادشاهان و برتر شود مرتبه ایشان بعضی از آنها علما اند و بعضی امرای
 بفتح با و تشدید کاف بعضی باغبان و در نفحات نوشته که جیل سنگار و توابع موصول است
 و لاوس چهار صد و نه بود و بقوی بعد سه روز از طعام خوردی و دو ختم تران بعد از نماز
 نماز تهنید کردی و فائز محرم سه چهار صد و هجده هجری است تاریخ وی لفظ فوت است و ذکر شیخ
 ابو سعید مبارک بن علی بن حسین مخزومی ایشان را در سلسله انوار ابن محمد
 نوشته که از اصحاب ابو الحسن نقل است از غوث الثقلین که در ابتدا امی حال باشد
 کرده بود که مخزوم تا نخوراند و بنام تا نیا شناسد چون چهل روز گذشت شخصی قدری طعام
 بگذاشت و برت نزدیک بود که نفس من از کسکی بالائی طعام افتد لغتم و الله انعمدی که با
 کردم برگردم ناگاه از باطن خود آوازی شنیدم الجوع الجوع شیخ ابو سعید مخزومی بر من بگذ
 آن آواز را شنید و گفت عبد القادر این چیست گفت اضطراب نفس است اما روح بر تو خود است
 شاید خداوند خود گفت بخانه من بیای پس برت من در نفس خود و لغتم بیرون نخواهم
 تا گاه خضر علیه السلام آمد و فرمود بر خیزیش ابو سعید برو رفتم دیدم که بر رستهاده انتظار
 میکشید گفت ای عبد القادر گفته من این بود که خضر را نیز بایستی گفت پس مرا بخانه برده
 طعام لقمه بستم مبارک خود در دایم نهاد بعد مرا خرقه پوشید و فائز و محرم بنام
 هجری ذکر آن غوث وقت محبوب جانی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمه الله
 کنت ابو محمد لقب محی الدین نام نامی عبد القادر بن ابی صالح موسی بن ابی عبد الله
 بن حمزه زاهد بن سید الدین محمد بن داؤد بن موسی بن عبد الله بن موسی الجون بن عبد الله
 بن حسن الغنی بن امام حسن بن علی کرم الله وجهه و مادرش ام الحیره فاطمه بنت ابو عبد الله

صومیت و مقداری شایخ گیلان بود ازین نسبت و پر گیلانی می‌نویسد و لیکن بسکن دی قصبه جیلان
 و این جیلان بغایت جامی فیض است و بواسطه رغایت اعتدال تحت کوه جودی واقع شده است که گشتی
 علیه السلام آنجا را گرفته بود و از بغداد هفت روزه راه است بآنست و از جیلی جیلانی می‌گویند و جیلان
 از خرد پادشاهت و بغیر از آن خود وقف ساخته و نسبت خرده تصوف بدو سته جانب داشت یکی از
 جانب آبای بزرگوار خود و دوم از شیخ ابوسعید مخرومی که پنج سطر بسید الطائفة جنبه بغداد می
 چنانچه بالا مذکور شد و نیز همین صل صاحب نفحات و کثیره از دست تاج العارفین شیخ ابوالوفاء بغدادی
 هم پیشه بود و شیخ عبدالقادر را سدا حال از حضرت علیه السلام نیز تبت یافته است و آنقدر ریاضات و
 و مجاهدت که بقدم توکل بجزید شیخ عبدالقادر کرده است ممکن نیست که کسی بنظایافته کرده باشد و آنقدر
 و خوار عبادات که از وی ظاهر شد ندیدیم یکی از رفیقم در آنوقت بود و دنیا مدد و منی بجمع غایت
 غوثی و قطبی و قطبی ترقی کرده به مقام محبوبی رسیده بود که فوق المقام اولیا نیست و از محی الدین
 از آن گویند که روز جمعه بغدادی آمد دید که مردی برهنه پانصد لیل بدن افتاده است گفت ای
 عبدالقادر مرا باین نشان چون بنیاز حسدی تازه رنگ و صورتش ظاهر شد بگفت من دین اسلام حقیقا
 مرا بتوزنه گردانید انت محی الدین از آنوقت هر طرف که میرفت ویرامحی الدین میخواندند شیخ
 حماد و یاسر حجه الله علیه و نفحات وی از خدی شایخ شیخ محی الدین عبدالقادر است کان امتیاز شیخ
 علی بن الحارث و الاشرار صهار کده و الشیخ الیکبر شیخ عبدالقادر جوان بود و صحبت حامد و یسار
 بلو نیام صحبت وی نشسته بود چون برخاست و بیرون رفت شیخ حماد گفت این عجمی را قدامت که در وقت
 وی برگردن همه اولیا خواهد بود و صراحتی ما می‌شو و با آنکه گوید قدامی بده علی قصبه کل لی الله و میرا
 از آنکه بگوید همه اولیا گردانند تو فی الشیخ حماد فی شهر رمضان شمس عشرین جمعه مانده و هم در نفحات
 از علامه شام عبداللیم گفت که در بغداد من دین سقا بودیم با آنوقت بغدادی می‌گوید که سگفتند
 غوث است و نیز سگفتند که صدف است که میخوابید می‌شود و نهان می‌شود و پس از آن شیخ عبدالقادر
 و کهنه جوان بود و زیارت غوث فرستاد و این شیخ را راه گفت که از وی سکه بستم که جواب آن ندانند و کن

که از وی سئید پیرم تا بنیم چه میگید عبد القادر گفت معاذ الله که از وی چیزی برسم من پیش می‌برم و دم
 برکات می‌برم چون بروی در آیدیم و برابر جای خود نایم یک ساعت بودیم و دیدیم که بر جانی خود
 است پس از خشم در این سقا نگریست و گفت ای ابن سقا از من سئید چه می‌گوید که جواب آن بد انیم آن سئید
 منیت و جواب آن این می‌بینم که آتش کفر و توبه بانه میزند بعد از آن من نگریست و گفت ای عبد
 از من سئید چه می‌گوید می‌بینی که چه می‌گویم آن سئید منیت و جواب آن این صراحتی که نزد گیر و ترا دنیا نام و گو
 که من بی ادبی کردی بعد از آن شیخ عبد القادر نگریست و در این خود نزدیک بنشاند و گرامی داشت
 ای عبد القادر خدای و رسول خدا مرا خوشنود ساختی با دبی که نگاه داشتی گو یا که می‌بینم ترا و بعد او
 بر من بر آمد و می‌گویی قد می‌نهد علی رقبته کل لی امد می‌بینم اولیا وقت ترا هم گردنهای خود را
 کرده اند اجلال و اکرام ترا پس در همان ساعت غائب شد و بعد و در اصرار گردیدیم و هر چه نسبت شیخ عبد
 گفت و اقامت و این سقا خلیفه و برابر و دستا و ملک روم علماء انصرانی را با وی مناظره فرمود
 چه از نام کرد و نظر ملک بزرگ نمود ملک را و خرد بودی مفتون شد وی را خواستگاری گفت
 بنظر آنکه نصرانی شوی اجابت کرد پس ابن سقا غوث را یاد کرد و دست که آنچو بسبب وی رسید
 من مشتق فتم و دنیا روی من چو دوشن غوث در حق من است شد روزی شیخ عبد القادر در
 خود مجلس میگفت و عامه شایخ و بیت بجاه تن حاضر بودند از آنجمله شیخ همتی بود شیخ بقا بن بطریق
 ابو سعید قیلوی شیخ ابو نجیب سهروردی شیخ جاگیر و قیض البیان موصلی شیخ ابو السعد و غیر
 از شایخ کبار شیخ سنج میگفت و راستا سخن گفت قد می‌نهد علی رقبته کل ولی امد شیخ علی همتی
 و قدم مبارک شیخ را گرفت و گردن خود نهاد و بنزد آن شیخ درآمد و سائر شایخ گردنهای خود را
 شیخ ابو سعید قیلوی گفته که چون شیخ گفت قد می‌نهد علی رقبته کل ولی امد حضرت حق بر دل من
 و رسول صلی امد علیه و سلم بر دست طائفه از ملا که مقربین بحضرت اولیا و متقدمین که استخا
 حاضر بودند احیا با جسد خود و اموات بار و اح خود خلعتی جزوی پوشانید و ملا که در حال
 مجلس بود میان گرفته بودند و صفها و روبرو ایستاده و بر روی زمین سجده می‌نمودند که گویا

خود را بست کرد و بعضی گفته اند که یک کس از عجم تو اضع نکند و از وی متواری نشد صاحب مرآه از
 کنگه میگویی که شیخ عبدالقادر جیل زبانت شیخ حماد آمد شیخ نظر سبوی او کرد گویا که بازی را خفیه
 آورد و نظر شیخ حماد در و چنان اثر کرد که در حال شیخ عبدالقادر بیرون آمد بسبیل تخر و راه
 حق پیش گرفت و شیخ عبدالقادر قدس سره که قطب و لب بود از کبار اصحاب شیخ حماد بود و در آن
 کیفیت وی ابو محمدت علومی بود حسینی مادر وی گفته چون فرزند من عبد القادر شود شد هرگز در
 روز رمضان شیر نخورد و یکبار هلال ماه رمضان بجهت ابر پوشیده ماند از مادر وی پرسید گفت
 امروز عبد القادر شیر نخورد آخر معلوم شد که آن روز رمضان بوده است ولادت وی در سه احد
 و اربعه بوده است و اخبار الاخیار شیخ عبد الحق محدث و دیوبندی غوث الثقلین ابو محمد عبدالقادر
 مدت کلام او بر مردم و ارشاد خلق چهل سال و عمر وی نود سال و عمر وی پیموده بود که بعد از او
 سعادت نرودم از زانی و پشت و هم از وی نقلت که آنحضرت فرمود در زمانه حسین بن منصور
 حلج کسی نبود که او را دستگیری کند و از نعلبشی که او را شده بود باز دارد و اگر من در زمانه بودم
 او را دستگیری میکردم تا کار او با بنی کشید و من دستگیری میکنم هر که از مردمان من یک بخورد
 و از بنی و آید تکرار و قیامت و هم از وی نقلت از جماعه مشایخ قدس الله اسرارهم که فرمودند
 ضامن شده است شیخ عبدالقادر مردمان خود را تکرار و قیامت که میر و هیچ کس از دنیا که بر او تکرار
 هرگاه از خدا چیز نخواهد بوسیله شیخ امید ناخواش شما با حاجت رسد و فرمود هر که استعانت کند
 من در کربتی کشف کرده شود آن کربت از او هر که منادی کند بنام من در شدتی کشاده شود
 آن شدت از او و هر که توسل کند من سبوی خدا و حاجتی قضا کرده شود و آن حاجت مرا و او فرمود
 و در کتب نماز بخواند و هر کس بعد فاتحه سوره اخلاص یا زده بار بعد از آن و در وقت
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم بعد از سلام و بخواند آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعد از آن یا زده کام بخواند
 علق رو و نام مرا گیرد و حاجت خود را از درگاه خداوندی بخواند تعالی آن حاجت او قضا
 گرداند و کریمه اما کلام آنحضرت در بیست از علم یا متناهی الهی ممکن نیست احاطه عبارت

داشت بدان کجای و کمالات و خوارق عادات وی اظهر من الشمس و کرامات وی بیش از
 این مختصر گنجائش آید نذار و فائش روز جمعه تاریخ یازدهم ربیع الاخر سنه احدى و عشرين و خمس مائه و در
 انظر یوسف بن یحیی واقعه شد و در بغداد مد فون گشت شیخ نجم الدین کبری منشای طائفة
 فرود میان رحمة الله علیه نفحات کینت دی ابوالخجاست و نام وی احمد بن عمر
 الحنفی و لقب می کبری گفته اند که ویران ان لقب کردند که در او ان جوانی که تحصیل علوم
 مشغول بود و باینکه مناظره کردی بروی غالب آندی فلقبوه بهذا السبب الطائفة الکبری ثم غلب علیه
 ذلك الملقب فخذوا الطائفة و لقبوه بالکبری ثم غلب علیه و ذلك هذا و جمیع نقله جماعة من اصحابه من فقه
 بهم رجال بعضهم هو محمد و بنعمت الباء الموحدة ای هو نجم الکبری جمیع کسیر الکبری الصمیم الاول که نامی
 القایخ امام الباقی و ویرایش وی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه در غلبات و حد نظر مبارکین
 افتادی بر ربه و ولایت رسیدی روزی یازدهم ربیع الفرج بخاقاه شیخ درآمد شیخ خالقی نمودی و
 نظرش بران افتاد و حال بر ربه و ولایت رسید شیخ پرسید از کدام مملکتی گفت از فلان مملکت و
 اجازت ارشاد نمودت تا در مملکت خود خلعت را بحق ارشاد کند روزی شیخ با اصحاب نشسته بودند و با
 در جو اصغره را و بنال کرده بود و ناگاه نظر شیخ بر آن صغره افتاد و صغره برگشت و باز اگر پیش
 فرود آورد و روزی یحیی بن یحیی بن یحیی اصحاب کهنه میرفت شیخ سعید الدین جمویرا رحمة الله علیه کمر
 از میدان شیخ بود و بخاطر گشت که ایادین امه کسی باشد که صحبت وی در سنگ اثر نگین
 شیخ بنور فرست بدست برخاست و بدو خاقاه رفت و بایستاد و ناگاه سگی آجا رسید و بایستاد و
 و بنال میجانبید شیخ را نظر بروی افتاد و در حال بخشش یافت و تیر و تیر و شد و روی از شهر
 بگردانید و بگوستان رفت و سر بر زمین می مالید تا آورده اند که عمر جا میاند و بفرست قریب پنجاه
 و شصت سگ گرداگرد او حلقه میکردند و دوست پشیدست نهادند و آواز کردند و
 پنج خود دزدی و بخرمت بایستادند و عاقبت بدان نزدیکی آمد و شیخ فرمود تا او بردارند و کرد و
 سر بر وی عمارت ساختند شیخ در نهر نریاکی از شاگردان محی السنه که بنده عالی داشت کتاب

شرح السنه را میخواند چون با و آخر رسید روزی در حضور استاد جمعی از ائمه نشسته بود و در شرح السنه میخواند و روشنی در آمد که ویرانیشناخت اما از شنیده وی تغییر تمام شیخ راه یافت چنانکه بحال تراش نماند پرسید که این چه کس است گفتند که این بابا فرج تبریزی است که از حجه مجذوبان و محبوبان حق است سبحانه شیخ آتش بیقرار بود بپادشاهان بحدت شاه و القاس کرد که جزیر که زیارت بابا فرج رویم شاه و با اصحاب بر در خاقانه بابا فرج آمدند خادم رفت و اجازت خواست بابا فرج گفت گودر آید شیخ گفت از نظر بابا سخنش وستم جامه بیرون آوردم دوست بر نیاید او شاه و اصحاب موافقت کردند پس پیش بابا فرج درآمدیم و بنسبتیم بعد از لحظه حال بابا فرج و چون فرصت افتاد در شان گشت و جامه بر تن دی شکافته شد چون بحال خود آمد باز آمد برخاست و آنجامه را در من پوشانید و گفت ترا دقت و قدر خواندن نیست و نیست که سر و قدر چنان شوی حال بر من بغیر شد و باطن من بر چه غیر خدا بود و منقطع گشت چون از آنجا بیرون آمدم گشتا و گفتم از شرح السنه اندکی مانده است بدو سه روز از آنجا خوان و دیگر تو دانی چون من در این فتم بابا فرج را دیدم که در آمد و گفت تبر و زهر از منزل از علم البقیین بگذشتی امروز باز بر سر علم میردی نمی کنی من کردم و بر ریاضت و خلوت مشغول گشتم علوم که می خوانی و آن غیبی نمودن گرفت گفتم حیف است که آنقدر شد از آن مشغول بابا فرج را دیدم که از در آمد گفت که شیطان ترا نشویش میدهد این سخنان را شنویش و قلم را بنیداختم و خاطر را از همه بیرون ختم و همه در فحاشی است ایضا قبول سبانی در کنایه که در آنجا هیچ سخنان شیخ خود شیخ رکن الدین علاء الدین و قدس سره جمع کرده است از شیخ نقل میکنند که شیخ نجم الدین تبریزی آن وقت و اجازت حدیث حاصل کرد و شنید که در آنکه ریه محمدی بزرگ است استاده عالی است و آنجا بکنند بر رفت و از وی نیز اجازت حاصل کرد و در شبی رسول اصلی آمد علیه و سلم در خواب بود از آن حضرت درخواست کرد که مرا آئینی بخش رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که ابو الجناح سید که ابو الجناح محض فرمودند که مشد و چون از واقعه باز آمد و معنی این بر او می نمود که از دنیا اجتناب می باید کرد و حال آنکه هر که در طلب شد سازگشت که هر کس میسرید اراوت درست میکرد سبب گشت و نشنیده بود و هر که

کس فرمودی آمد و چون ملک خورشیدان رسید با آنجا بنخورد و میجکس را در مقامی ایستاد و عازب گشت او کسی پرسید که
درین شهر چه مسلمانانی باشد که بخورد و عزیب جای دهد انگشت اینجا خانها بیست و پنجی اگر آنجا بروی میمانند
گفتم نام او چیست گفت شیخ اسمعیل نصیری شیخ نجم الدین آنجا بودند او را بجای دادند و در صفت قابل صفه بود
و آنجا ساکن شد و بخوری می دراز کشید و میگفت با این همه در بخوری چند آن شیخ من فرسید که لایق آنجا
ایشان که من سماع را بقایات منکر بودم و ذوق نقل مقام کردن نداشتیم شیخ سماع میگفت وند شیخ اسمعیل آنرا
سماع بیایین من آمد و گفت بخوابی که بخیزی گفت علی دست من گرفت و مرا کتک زد و کشید و بیان سماع بر دور ما
نیک مرا بگردانید و بر روی دیوار مکتوب کرد و من گفتم که دهان خدا هم فدا بخون بخور و آدم خود را نذر دست دوم
چنانکه هیچ بیماری در خود ندیدم بمرا ارادت حاصل شد روز دیگر خدمت دخی رفتم و دست او را گفتم
و بس که تشغول شدم مدتی آنجا بودم چون از آنجا خارج شدم علم دافردم تمام را شیخی و در خاطر آمد که از علم طبع
خبر شدی و علم ظاهر تو از علم شیخ زیاد است باید او شیخ مرا طلب کرد و گفت بخیز و سحر کن که ترا بر عا و دیگر شیخ
من انتم که شیخ بر آنجا حاضرین و بعد از آن هیچ نگفتم و برستم خدمت شیخ غار آنجا بودم که سلوک کردم و آنجا شیخی را
تیرمین سجاد آمد باید او شیخ عارف و خود که نجم الدین بر خیزد و بصورت خدمت روز بیان که این شیخی با او بیای
سوز میردن بر در خانه و مقبره هم چون بخانه دای او رفتم شیخ آنجا بنشیند و در میان او میزد و مرا تلبه بود
میجکس من را خست آنجا کسی گیر نبود و از وی پرسیدم که شیخ کد است گفت شیخ دبیر است و ضیاء
من بیرون هم نشینم و زبیا را دیدم که در آنجا بزرگ وضو میبخت مرا در خاطر آمد که شیخ نمیداند که در
آب وضو جا نرسید چگونه شیخ باشد او وضو تمام ساخت و دست بر روی او افتاد و جواب روحی من
و چون بخوردی بیدار شیخ بخانه دای در آمد من در آمدم و شیخ بشکر وضو تشغول شد من باقی بودم
آن که شیخ حاضر است و در آنجا و او را سلام کنم همچنان بر بای ایستاده غایب شدم دیدم که شیخ
حاضر شده است و در دلش ظاهر گشت و مردان را میگریزد و تابش اندازد و بیرون گذشت و پیش
و شخصی بر سر آن نشسته است و هر که میگوید که من نقل نبوی دارم او را نمیکنند و دیگر را
او آتش می زند از نگاه او را میگریزد و کتک میزند چون آنجا رسیدم گفتم من نقل نبوی دارم مرا ناکردند

بنشیند بالا رفتم دیدم که شیخ ز در بیان است پیش او رفتم و در پائی افتادم او سیلی سخت بپاشی من زد
 چنانکه از قوت آن بر روی در افتادم و گفت پیش ازین بل حق را انکار کن چون بپایم از غیبت
 شیخ سلام نماز را داده بود پیش رفتم و در طای اوقاتم شیخ در شهادت نیز همچنان سیلی بر قفا زد
 همان لفظ گفت آن بخوری از باطن من بخت بعد از آن امر کرد مرا که باز گرد و بخدمت شیخ عمار رو
 چون باز گشتم مکتوبی بنیج عمار بنیشت که هر چند من داری بیعت است نماز خاص میکردم و باز بر تو
 سیر کردم از آنجا بخدمت شیخ عمار رفتم و مدتی آنجا بودم چون سلوک تمام کردم مرا گفت بخوار
 را دوی گفت آنجا مرغان عجب اند و این طریق را و مشاهده را و رقیاست نیز ننکرانده گفت
 و یک از پس بخوارم آمد و این طریق منتشر گردانید مرغان بسیار بر روی جمع آمدند و بصل ایستاد
 مشغول شد چون کفایتنا بخوارم رسیدند شیخ اصحاب خود را جمع کرد و زیادت شصت نفر
 بود و سلطان محمد خوارزم شاه که بخیه بود کفایتنا رسیدند که دمی در خوارزم بخوارم درآمد
 شیخ بعضی اصحاب را چون شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان را
 طلب داشت و گفت نزد بر خیزید و بیلا خود روید که آنشی از جانب شرق بر افروخت که تا نزدیک
 بغیر خواهد سوخت این فتنه است عظیم بعضی از اصحاب گفتند چه شود که شیخ دهائی
 شیخ و خود که این قضایست بمرم و عارض آن نمیتواند کرد پس اصحاب التماس کردند که شیخ نیز با آنجا
 موافقت کند و در دنیا بد شیخ و مودع من اینجا شصت خواهم شد و مرا اذن نسبت که بیرون رود
 پس اصحاب منوجه خراسان شدند چون کفایتنا رسیدند شیخ اصحاب باقی مانده را بخواند و
 فو مواعلی اسم الله تعالی فی سبیل الله و جان و آند و خرقة خود را پوشید و میان حکم
 و آن خرقة آتش ده بود و بشل خود را از هر دو جانب پر سنگ کرد و نیزه به دست گرفت و ببرد
 چون بکفایتنا رسید در روی ایشان شگومی انداخت تا آنکه هیچ سنگ نماند کفار و بر
 شیر باران کردند یک تیر رسیدند مبارک دوی آمد بیرون کشید و میدانخت و بران برفت
 که در آنوقت شهادت پرچم کاغان را گرفته بود و بعد از شهادت ده کس توانستند که بچشم را

از دست شیخ خلافتی منتهی عاقبت پرچم ویرا بر مید و گمانت شما و تهنه قدس الله تعالی شرفی شود
 خان عشر و تهاشته در روز شنبه دهم ذیحجه در حضرت و جوار هم در آنجا ده و دو وقت حضرت شیخ را مردانی بسیار بوده اند
 چون شیخ فهد الدین بعد از شیخ سعد الدین جوینی و بابا کمال حیدری و شیخ رضی الدین علی لالا العزیزی
 و شیخ صغیر الدین باخرزی و شیخ نجم الدین ازنی المعروف بابا یوسف الزمانی شیخ جمال الدین گنجی و شیخ
 گفته اند که لالا مهاباد الدین پدر مولانا جلال الدین دمی نیز از ایشان بوده است صاحب سبیل العارفین
 می آید که شیخ شرف الدین بن منیری که در بها آسوده است وی نیز در حضرت شیخ نجم الدین محمد زردی
 که در دهم آسوده است میر شیخ بدر الدین سمرقندی وی نیز در شیخ صغیر الدین باخرزی و در شیخ شهاب
 الدین السهروردی قدس الله سره صاحب نفحات مسکونیه یا مانی در القاب می چنین نوشته است
 است و دانی فرید و ایوایه مطلع الانوار شیخ الاسرار و لیل الطریقه رحمانی الحقیقه است و الشیخ الکاتب
 الجامع بن علی الباطنی الطاهر قدوة العالین و عمدة السالکین العالم الربانی شهاب الدین بنی
 سحر بن محمد البکری السهروردی قدس الله سره العزیز از اولاد ابی بکر صدیق است رضی الله عنه و
 اقتساب وی در تصوف اعم وی از پنج سهروردی است و غیر ایشان بسیاری از شیخ وقت دریا نه است
 و بعضی شیخ عمده القادریه لالی سیده است و گفته اند که مدتی با بعضی از ابدال در جزیره عباده بود و حضرت
 خضر علیه السلام در یافته شیخ عبد القادر و دیگر گفته است که انت آخر المشوین بالعراق ویرا اقتساب
 چون عوارف و شرف الصالح و اعلام النقی و غیر عوارف را و دیگر مبارک تصنیف کرده است هرگاه که بر کسی
 امری مشکل شد می بکشد اتفاقا بازگشتی در طواف خانه کردی و طلب توفیق کردی در رن اشکال و در نشستن
 آنچه حقت در وقت خود شیخ الشیوخ بعد از بود و در باب طریقه از بلاد دور و نزدیک بنفها اسرار و
 کردندی کتب الی بعضی می رسیدی ان که که کمال اخلاص الی البیان و ان علمت غایب کتب فی جواب
 و مستغفر الله عن العجب و رساله القباله که در شیخ رکن الدین غلام الدود گفته است که از شیخ سعد الدین
 محتوی رسید که شیخ محی الدین عربی را چون بانی گفت بجز مواج لا نهائیه که گفته اند شیخ شهاب الدین
 را بگوید یا بنی گفت تو رسالت الهی صلی الله علیه و سلم فی چنین السهروردی غنی آخر ولادت وی

مردی

حجت بن الحسن و شمس بن محمد و وفات وی در سنه اثنین و شصت و سه بوده در بغداد نزد جمعی
 غره محرم و بقولی ایشان جماع نشسته و میفرمود که هر کس که میسر شد بشهاب الدین آید
 الاذوق سماع و ذکر آن دافع ظلمات شرک خفی و جلی آن مرکز دایره پرگار و جود
 مهند بطحایات انوار شهود آن گوئی از همه برده و در حق پرستی قطب
 وحدت حضرت خواجه معین الدین چشتی ابن غیاث الدین حسن سنجرى از کبرای
 ارباب تصوف و معرفت بود و دو نجات حقائق و توحید مقامی عالی داشت و در وفاتش گمانه روزگار بود
 و در علم ظاهر و باطن فطرح بود و آن وقت نداشت و می فرمود خلافت از دست خواجه عثمان مار و گوی
 است رحمة الله علیهما و ولادت وی در قصه شهر سنه سبع و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت
 بدین طرز خواجه معین الدین بن غیاث حسن سنجرى بن کمال الدین بن سید احمد بن بن سید طاهر
 سید عبدالعزیز بن ابراهیم بن امام علی ضراب موسی الکاکم فی آخره خواجه قطب الدین بن خلیفه
 او شکی کاکی و در لیل العارفين میگوشید چون دولت پادشاه فلک و نگاه حاصل گردید میان ایشان
 کلاه چارترکی آن کلاه اصغیا بر سر این ضعیف زینت یافت احمد بعد علی فلک آنروز و بغداد
 امام ابو اللیث سمرقندی شریف بیعت مشرف شدیم شیخ شهاب الدین سمح و روی و شیخ احمد کرا
 و شیخ برهان الدین چشتی و شیخ محمد اصغمانی بر همه حاضر بودند سخن به نماز افتاده بود و بر لفظ مبارک را نه
 که خردم در منظر نگاه قرب نزد یک نشو و گیر از نماز زیرا که معراج مومنان همین نماز است چنانچه در
 مسطور است قال علیه الصلوة والتحمیه الفصوله معراج المومنین بالاثار از جمله مقام همین است و همین
 بحق همین نگاه گفت نماز را زیست بر نهاده را که بایر و در گاه خویش میگوشید و در ذکر گفتن کسی
 میاید که و لا حق ذکر است و ذکر گفته نشود و مگر در نماز و آن حدیث مسطور است که المصلی یجایز
 بعضی نماز گفته را ز میگوید بایر و در گاه خویش بگوید آن در می بخوابد گوئی که هر که در آنچه بعد از نماز
 الاسلام سلطان المشايخ شیخ عثمان بن زکی خوراند مرقد سیم و الاذوق میست و شمس بن
 و ولادت حضرت بنیالی در حدیث کردن ایشان بکرانی حق و گوی خوراند چنانچه در روز شمس بن

هر جا که خدمت ایشان مسافر شد ندی و ما گویر ابر بودی چون سبذگان خدمت کردی و جامه خواب
 و توشه بر سر کردی و چنانچه خواجیه حضرت این فقره دید نعمتی بمن روان کرد که آن نعمت عظمی نهایی بنود انگاه
 فرمود که یافت از خدمت یا مرید کجی باید که دزد از فرمان پرستجا و زبند و هر چه از نماز و ادا و زیاده
 و جز آن میگوید گوش بوش بران متعلق بود و آن را نیفا و یافت رساند تا بمقام توان رسید
 که بر نشاط مرید است زیرا که هر چه برید را ترغیب خواهد کرد و از برای کمالیت آن میخواست بخت همچنان
 شیخ سها لیبین سهروردی بر قیام کرد باز گشت و خواجیه شنبست انگاه فرمود که بر دوشم شنبست سها لیبین سهروردی
 همین محاله بوده است که برابر سر خویش توشه بر سر کرده و حج رفتی و باز آمد انگاه بخت یافت که آن
 نعمت را حدی نیست نهایی بنود انگاه فرمود که در تهنیه الوالیست سهروردی که در شنبست فقیه امامانست
 و بیان میونسد که هر روز از آسمان و در پیش فرمودی آیند یکی بر بام کعبه بیاید و با او از بلند نوا کند که
 ای ویسان پر یار بشنود هر که فریضه خدا بر وجل با نگیرد از زمینهای خدا نیالی بیرون آید و
 فرشته دوم بنو رسول الصلی الله علیه وسلم بایستد و ندا کند که ای معشر آدمیان و پر یار بدین
 و بشنود هر که منتهای نماز گذارد و بسجایار و از شفاعت بی بهره میاند انگاه فرمود که در سجده
 بر ابر و لیاسی تجدد و حاضر بودم حکایت در خلال انگشتان میرفت بوقت منو میفرمودند که یکی از پیغمبر است
 است و در حدیث آمده است از رسول الله علیه وسلم که ترغیب کردم صحابه را چونان الله علیه وسلم
 در خلال انگشتان هر که سجده آتش و زنج بر روی حرام شود و از شفاعت من باشد انگاه فرمود من و
 خواجیه ابل تجدید و منو میگردیم باشد که لیسه خلال انگشتان فرمودش شد ثالث آواز داد که جل و دعوی
 دوستی محمد علیه وسلم میکنی و از است او باشی و سنت او ترک دهی بعد از آن خواجیه ابل گفتند
 خور که از آن باز این آثار شنیدم تا حد موت پیغمبر میسر الله علیه وسلم ترک نکردم
 انگاه فرمود و هر وقتی که خواجیه ابل شری را بدیدی از حد خاطر خراب ویدس پرسیدم که با چه
 چیست فرمود که از آن و زباز تا که از من خلال انگشتان نوت شده و حیرت که فرمای قیامت
 چگونه این خود را بیان خواجیه کائنات خود هم نمود انگاه فرمود که در صلوة مسعودی بطریق چنین

روایت ابوهریره رضی الله عنه ذکر نموده است که هر یک اندامی را سه بار شستن است چنانچه
 حدیث بسطوست از رسول صلی الله علیه و سلم که سه بار شستن نه اندام است شستن پنجم
 پیشین پیش ازین بودند پس فرمود ازین بیاد که آن شستن باشد بعد از آن فرمود که وقتی خوا
 فضیل عیاض رحمه الله علیه روقت و وضو شستن و بار فراموش کرد چون نماز بگذارد و
 همان شب حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را در خواب دید گفت ای فضیل عیاض از تو
 باشد که در وضو ترک سنت من دهی در وضو و در تو نقصان باشد خواه از هیت آن بسیار
 باز از سر تجدید وضو کرد و کفایت آن بر نفس خویش اضمی شود و با وضو نماز و طریقه کرد و پاک
 تمام بگذارد انگاه فرمود چون این عشق نماز بگذارد و بر جای نماز قرار گیرد آفتاب آید مقصود
 انقباض درین است که در نظر دست قبول افتد از تحلی و مبدع بر ایشان شجی کند و در سبیل است
 که خواجه معین الحق والدین سخی علم بر کمال شرف تصانیف و تشریح خراسان بسیار است
 مدت بمقام سال در شب خواب نکرد و نیت بر زمین نهاد و مقاد سال وضو و در قضای حاجت
 باطل نشود و چشمها بسته میشود وقت نماز نمیکشد و بر هر که نظر شیخ افتاد می ولی الله شدی
 خواجه ذوق در سماع شرف و سماع بسیار شنیدی هر که در صحبت پاک خواجه بودی او هم صفای
 سماع شدی و این گشتی شیخ عبدالحق محدث و راخبار از اخبار دینوسید خواجه بزرگ معین الحق
 و الله والدین حسن حبیبی سخی قدس سره که حلقه مشایخ کبار و اقدم سلسله چشتیه این را
 و این عصر او از خلفا و مریدان و غیر هم تعیین پذیرفته بستان در خدمت خواجه عثمان یارونی
 بود و در سفر و حضر حاضریه خواب خواجه نگاہ شستی انگاه نعمت خلافت مشرف گردید و در زمان
 پشور را ای پشور استخوان با جمیع آمد و عبادت مولی مشغول شد و مقبور این در آن زمان در جمیع
 بود و روزی پشور را مسلمان را از پیوستگان خواجه سیسی از اسباب بنیاد آن مسلمان الشیخ محمد
 آورد و خواجه شفاعت بر پشور را گفته فرستاد پشور را گفته شیخ را قبول نکرد و گفت اینم و در اینجا
 غیب میگویی چو این سخن خواجه رسید فرمود که پشور را رانده گرفتیم و دادیم سید را و این امام مغرب

شام از غزنین حید و پنهور مقابل لشکر اسلام بایستاد و دست مغرورترین ستم گشت از کشت
باز و برین دیار اسلام شدن هیچ کفر نمود مستاصل گشت و هم وی گوید آورده اند خواجیه ساو
حسب منه ثلث و ستمانه و راجعیه که موضع اقامت او بود و در فون گشت اول مهر خواجیه از غزنین و بعد
صید و از سنگ بر بالای آن ساختند و در بهترین راس بحال خود گدشته اند و کسی که در قعر خواجیه
عمر کرد و خواجیه بنیاد گری بود بعد از فوت شدن پیشانی خواجیه انقباض پیدا کرد که جنب سده است
فی حب العبد و انکلمات قدسی است در دلیل العارفین که خواجیه قطب الدین نجفیاراوشی
ملفوظات خواجیه بزرگ قدس مزجی کرده مذکور است دل عاشق آتش زده محبت است و سرچشمه
فرود آید آتزا بسوزد زیرا که هیچ آتشی بالاتر از آتش محبت نیست فرمود و از جوئیات و انوار الهی
چگونه آوازی بر آید همچنانکه بر باریسید ساکت گشت فرمود که شنیدم از زبان خواجیه عثمانی
تدبر مع که خدا تعالی را دوست دارند که اگر زمانی در دنیا از وی محبوب مانند نابود گردند فرمودند و از زبان
خواجیه عثمانی و فی و بر کس این خصیصه باشد تحقیق بدان که خدا تعالی او را دوست میدارد اول
سخاوت چون سخاوت در ریاضت و شوق حقیقت آفتاب و تواضع چو زمین فرمود صحبت بیکجا
به از کار نیک صحبت بدان به تر از کار بد فرمود که میزبان در لوت و آفتاب باشد که نشسته است
بستان هیچ گناهی بر دشمنید هیچ عبد الحق محبت دلی میگوید که هیچ را که بر تشنه نباشد
نقل کرده اند و حقیقت معنی این چنانچه بعضی از مشایخ از جمله صوفیه فرموده اند است که توبه
لازم حال بر دست و کتابت گناهان با وجود توبه و تضرع صورت نمیدورند بلکه اصل گناه از وی
نیاید و لهذا وصیت کرده اند با التزام و در دست تقوا زنده و خواب نباشد تا کتابت گناهان و نه که بجز این
عادت حرم الهی تا این وقت مقوف مانده است بظهور نماید فرمود از زبان خواجیه عثمانی و فی شنیدم
که مرتضی قزقین شود و انگاه که از دو عالم فانی هیچ باقی نماند فرمود نشان محبت است که مطیع باشی و
سجده کنی نباید که دوست برانند فرمود که عارفان مرتبه است چون در مرتبه جنگی عالم و آنچه در عالم
سیان و انگشت خود به بیند فرمود و عادت است که هر چه خواست از او آید و ما که سخن جواب او شنیدیم

فرمود که کمترین پایه و درجه عارف در محبت است که صفات حق در وی بود و کمال درجه عارف محبت است که اگر
 در وی بجای آید از بقوت کرامت بزرگ گرداند فرمود و سالیان بدین کار مجاهد بودیم عاقبت خبر محبت نصیب
 فرمود گناه شمارا چندان ضرر ندارد که بجز مستی و خوار داشتن برادر سلطان فرمود عبادت اهل معرفت یا
 انقاس است فرمود و علامت شقاوت آنست که معصیت کند و امید دارد که مقبول خواهم بود و در سیر
 است چون غیاث الدین بن والد خواجه بزرگ که بغایت بصالح آراسته بود و وفات یافت حضرت اخضر
 شیخ خجسته را در پانزده سالگی گذاشت باغی و ششای در ملک خود و دست بدان تفقد حال خود نمود
 ابراهیم بن محمد زمی مجذوب در باغ خواجه گذر کرد و حضرت خواجه بدو چنان آب سدا چون ابراهیم او
 بهر دیده و دست و پای او بوسید و پای دوشی نشاند و خوشه انگور و نوک که دیگر پیش او نهاد و خود با
 نشست ابراهیم باره کنجاره بدن او خود خائده و در دهن خواجه بنهاد و بخوردن کنجاره نوزی
 در باطن وی لایع گشت چنانچه دل وی خواجه از اعلاک و خانه و باغ سرگشت آن همه فروخته
 بدو نشان داد و خود ساگر گشت و بی و بگریختند و بخارا ماند حفظ قرآن و علوم ظاهری تحصیل کرد
 از آنجا بفرات رفت چون بقصبه روان رسید حضرت خواجه عثمان مارونی را دریافت و مرید
 و مدت و نمیسال خدمت وی انواع ریاضات و مجاهدات نمود و از شیخ خرقه خلافت یافت و متوجه
 بغداد شد و در قصبه بجان سید شیخ نجم الدین که بری را دریافت و دوا و در ملازمت ایشان گذراند
 و از آنجا بقصبه جیل آمد شیخ علم القادر جیلانی را دریافت و پنجاه و هفت ایشان مانده انواع فیه حال
 و هم صاحب سیر العارض میگوبد الی الآن نیز حیره خواجه در آنجا است مردان مرست میکنند و این و دشمن
 آنجا رسیده و گمانه شکرانه او نمود و حضرت خواجه بزرگ از آنجا بعباده آمد و شیخ ابو نجیب ضیاء الدین
 سمرودی را دریافت و از بغداد آمد و همان آمد شیخ یوسف همدانی را دریافت و از آنجا به تبریز آمد شیخ
 ابو سعید تبریزی را دریافت و هم نقل میکنند از خواجه قطب الدین نجیب را و شی که وی خواجه بزرگ فضل
 بزرگ بر او و زمره سید می چنانچه بعد از هفت بلب نانی که از نجیب خال کمتر بودی اظهار فرمودی و بفرست
 از شیخ نظام الدین اولیا که بوشش خواجه بزرگ جامه و دمانی بود و در جامه پاره شدی لباسی یک باره

نوعی که یافتی پیوند کردی آن با صفهان آمد شیخ محمود اصفهانی را دریافت در آن زمان خواجۀ قطب الدین را چون
 موسی دوشی نخواست که مرید شیخ محمود شود چون خواجۀ بزرگ را با همان دو تمانی دید سر در قدم ایشان
 سوده بعیدت تمام مرید گشت حضرت خواجۀ بزرگ آمد دمانی را قطب الدین دوشی حجت فرمود
 و خواجۀ قطب الدین وقت جلست بگفت گنجشک قدس السلام را دم داد و وصیت فرمود که شیخ محمود را
 قاضی حمید الدین ناگوری سپارد بوی در آن وقت شیخ فرید الدین در آن شبی و رحمة الله علیه شیخ نظام الدین
 اولیا در فوارۀ الفوارۀ آورده که آمد دمانی مرقع را من دیده ام شاید با خراال مرایشان رسیده باشد
 شفقست آنخواجۀ از جمیع طواف خانه کعبه بیفت و خلقی که برای حج جمع میبودند و براد طواف میبیدند
 خانه میدادند که در خانه انداخته معلوم شد که هر شب در که نماز فجر با جاعت میکنند صاحب قبلالانوار
 ازیر السالکین می آرد که حال حضرت خواجۀ بزرگ گاهی جمال میبود چون جمال سنبلا میبود
 چنان مستغرق بودی که هیچ خبر از نیال نداشتی چون وقت نماز رسیدی حضرت خواجۀ قطب دمانی
 حمید الدین ناگوری پیش می دست بسته می ایستادند می و با و از بلند الصلوة الصلوة میگفتند
 خواجۀ را هیچ خبر نمیداد و دوم در گوش می الصلوة الصلوة میگفتندی هیچ آگاهی نمیشد بعد از
 مبارک را اینجا بنشیند آنگاه چشم باز میکرد میگفت از شرح محمدی چاره نیست سبحان الله از کجا کجا
 پس مضطرب و نماز میگذازد و چون حالت جلال بر وی مستولی شدی در حجه بیهوش کردی
 و مشغول میبودی حضرت خواجۀ و قاضی متقابل در حجه از سنگها پرده ساختی و عقب او بنشینان
 شدند می حاضر میبود و چون وقت نماز میشد بجز و سیر و آمدن از حجه نظر بر سنگهای قضا میگردید
 خاکشیر پس در مرید خواجۀ و قاضی افتد اسکند و بعد سلامش را که خواجۀ فارغ شود از آنجا که نیت نیاید
 و هم در دلیل العارفین حضرت خواجۀ قطب الدین بختیار دوشی میبوسید فرمود که هر چه هست اول خوف و در
 سید محبت و در ضمن خوف ترک گناه است نماز آتش عکالت یابی و در ضمن جاسوسیت تا در منزل برسی
 در جرات یابی و در محبت احتمال مکروهات است تا رضائی حق حاصل شود و عارف کسی است که هیچ چیز را
 دوست ندارد و اگر گرفت آنخواجۀ در فغانده سیئه هم آید بکرد و بپزد و که ساز فریاد میجای که در فغانده

میرویم هر کسی ادعای میگوید و دعاگوئی برابر خواجہ عبدالحق الدین ادا میسر شود و دست در
 در راه بودیم بعد از آن در اجیر رسیدیم و آنروز اجیر شدند و آن بود و پشور ازنده بود و مسلمانان
 بنو چون قدم مبارک انجا رسیدند آن سلام شد که آنرا حد و نهایت نبود و الحمد لله علی ذلک بحسب از
 انجا بود و در مسجد جامع اجیر دولت پانچوس حاصل شد در ویشان و عزیزان اهل صفه و مریدانی که برآ
 بودند بخدمت حاضر شدند سخن بجا کت ملک الموت بود بر لفظ مبارک را ند که دنیا بی مرگ چه نبرد
 از چکفت از اندر رسول صلی الله علیه وسلم فرمود است الموت جنس کریم و الی الحسب یعنی
 بی است چون برگ آید دست بر آید دست پیرانند انگاه فرمود که عارفان اوقات بیغت اند که بیگانی عالم می
 که از نوبشان همه عالم روشن است چون خواجہ این فوائد تمام کرد و بگریست و فرمود که اسی در دیش مرا
 آورده اند که نون ما انجا خواهد بود میان چند روز می مسافر خواهم کرد و شیخ علی بن حجر را فرمود که نشا
 بنویس شیخ قطب الدین بختیار بدینی رود و خلافت سجاد قطب الدین را دادیم که دلی مقام او
 بعد از آن مثال تمام شد بر دست دعا گو داد و دعا گو روی بر زمین آورد و گفت نزد یک سائید
 شدم و دستار و کلاه بر سر دعا گو نهاد و دعای شیخ عثمان فاروقی داد و فرمود بر دعا گو کرد
 مصحف و بعد از غلین بداد و گفت این امانتی است از رسول صلی الله علیه وسلم که بخواجهان باز
 بود من تراروان کردم چنانکه با حقین بجای می آوریم باید که شما نیز حق این سجا آرید که فردا
 در میان خواجگان چیست شمرندگی نباید دست دعا گو گرفت روی سوی آسمان کرد و گفت
 شیخ ابوالفتح سیدیم و ترا بنده نگاه عزت - اینیدیم انگاه گفت که چنانچه است که گویند حضرت اول روشی
 توانگر نماید در هر گاه که سیر نماید سیدم اندوه گفتی که شما نماید چهارم مردمی اگر او باوشنی بود
 نماید انگاه فرمود که مرشد اهل محبت پناست که اگر گردان الموت گرد و تار ماند گانه اوقات و گانه از جا
 که اندایشان از دست گرد و چون خواجہ این فوائد تمام کرد و دعا گو خواست که سر قدم آورده روان
 شود ضمیر روشن که در شیخ بود بر نور روی سوی من کرد و گفت که بسیار خاستم سر قدم آورده و فایده بخواند
 چرا که بر روی بختی باشی و بر حاکم باشی مرد باشی و سره باشی روی بر زمین آوردم و با گشتم و حضرت

نسبت خواهر از آنجا بخواست و گفت ما خبرم اما شتران شما نشسته بودند و روانه شدند و بر سر حوض اناسگر
 آمد نشست چون شتران آنجا آمدند نشستند باز بخواستن نخواستند ساربانان این ماجرا پیش را چه گفتند
 را چه گفت پیش آن درویش الحاح نمایند غیر از این علاجی نیست چنان کردند خواهر بجز نشان بدیست و در آن
 بخت اندر را چه در جبر مانده و اندیشه ناک شد المقصود خواهر یک گاو خرید و هیچ کردند و بر اناسگر
 خوردند ملکفار از نو ائمه آگاه شده آتش غضب میوه میفتند به مقصود سلج گشته گرو خواهر حلقه بود و در
 قصد کردند که آسب می نمایند خواهر در راز و خفا خبر رسانیدند خواهر از نماز فارغ شده بجا و ششی خاک
 انداخت آنجا که بر هر که افتاد و شش او خشک گشت چون کافران باب مقاومت می نمودند پیش رویی که
 در آن بختانه بود فریاد بردند و تمام ماجرا بیان کردند و خواش ماند پس گفت این درویش صاحب
 کمال است با و بسیرتوانیم آمدن مگر سیم چنان کردند پس آن یار ایستادند عقب آن بنایه گرفته سحر آفا
 کردند و میری خواهر را خبر داد خواهر فرمود که سحر آنجا آمد بر ما اثر نخواست و بوالیشان خواهر آمد این
 در نماز شد ملکفار قریب رسیدند نظر آنکه خواهر اقرار زبان انگشت رویایی از رفتار باز ماند و هاجا که بود
 ایستاده ماند خواهر از نماز فارغ شد در وی بخت کفار کرد و دیو چون خواهر با و میامان آورد و کفار
 آن یار پند کردند و سو و منند نشد و دیو شقیقت و سنگ چوب کفر کفار نیز خواهر او را شادی نام نهاد
 چون خبر بر اجد رسید جوگی اجدیال که پیر را چه بود با فصد جدید داشت تمام ماجرا را به با و بیان کرد و
 چون شنید همه چلیپای خود را جمع نموده نزد خواهر رسیدند خواهر وضو کامل نموده بخواست و بر
 گرو خود و دخل کشید چون کفار تر و یک سر رسیدند و ساحری آغاز کردند خواهر روی بسوی آن
 کرده فرمود که چرا از ما پیچیدید اما میخواستید که به نیست و نابود گردید گفتند که شما از اناسگر غسل وضو کرد
 راسع سازیم غرض آنست که شما بطوع و رغبت خود بروید چون خواهر این شنید بغضب و آشوب
 دیو را قوی بدست داد و فرمود این قبیح را انداز اناسگر پر کرده ببار تمام آب اناسگر در آفتاب آمد
 اجدیال از معاینه آن حال سوخت و گفت که اینقدر جاندار آبی از بی آبی به هلاکت رسیدند این که اناسگر
 خواهر فرمود اگر میتوانی از این کاسه آب را بردار و در آن خوشنیا اجدیال کاسه را به بنایان رسانید پس

مشهور خواهد بود بدست خود گرفت و آیت در آن حوض انداخت حوض خیا که بود بر آب گشت چون کفار
 اخیال بدید چاد و بسیار کردند که از کوهها صند هزاران بار بختان خواجه رسیدند آن بار تا بخت
 و اثره خصم رسیدند و در هر خط دایره نهاده میبایندند خواجه بسیاران فرمود که این بار این را گفته
 بر کوه پنهان بر تاب بنمایند چنان کردند که کفار آتش از هر طرف بارانیدند انگیزی در دایره میفتاد
 که کفار عاجز آمدند آخر الامر خیال نرسیده گشته گفت احوال ترا کار بمن افتاده است اگر میتوانی
 بر خیر خود را در ملا میفکنی الا منی مینی که همین بلن بر همان فتنه چندان ملا بر سرست گم ریم که از
 بدست آن صاحبزادی خواجه ششم فرمود گفت ای کارگر گمراه همان مثال است که کارگر عین کوه است
 که با آسمان شیر پرداختی و اخیال از من سخن میفکنی گشته پوست آمو را بر هوا پرتاب کرده و بر آن پوشید
 و بخت آسمان پرواز گمان زشت تا که از نظر مردمان غائب شد پس خواجه گفت مانی خود را گفت که
 پرواز بدو این کار را چندان زیند که بر زمین رسید و حال گفتن را بر خوانند و بر نه اخیال
 گاه بر سر نگاه بردی وی طاق میزدند و زود زد و او را زد و او را زد و او را زد اخیال را از سر گرفته
 بر زمین فرو داد و زد چون اخیال ز کرده خود ویشان شد و بصدق دل سلمان در خنده خندید
 و گریه آن طایفه بر موی لا بکافی آن سار و در عیای سجانی آن فرج خنجر
 خض و تسلیم القوی من آئی الله تعالی بنمیت و بخت اخیال مرتبه پاک خواجه طیب که یک کالی است و بی تو خسته
 خلیفه بزرگ خواجه معین است از کار اولیا و اجداد صفیاست قبولی عظیم داشت و بعبادت
 ترک و تجرید و فقر و فاقه موصوف بود و نهایت ستغراق داشت در بار و موی و در مشاهده ذات
 مستغرق بود از وجود خود و غیر خود و خبر داشت چون کسی بزرگوار او آمدی زمانی بایستی تا بخوبی باز
 آمدی آنگاه آهسته مشغول شدی اگر از حال خود یا حال آهسته چیزی میگفتندی بعد گفتی هر
 معذور را دید و باز بحق مشغول شدی اگر یکی از اولاد او بر وی وارد خبر نشد می بعد از آن بر
 هم شرفش قطب الدین و القاش بختیار کالی او را بر میان بختیار نام کردند و از حضرت حق مخاطب
 بخطاب قطب الدین گشت و بعضی گویند که خواجه بزرگ از راه مهربانی اکثر قطب الدین بختیار گفته

از انوقت اورا بختیار لقب خد صاحب خیار الایثار نقل می آرد که خواجه را بقای بود و مسایه در او
بنا نهاد که می داد و اگر کسی که دایم از سعیده درم نوبه و نه می چون فتوح رسیدی ادا کردی بعد
چشم که بعد از این ام تخم بعد از افضل خد ای غرض و جل بختیوس زیر مصلا می او پیدا شد می که هرگاه
رایسار بودی بقال شرف الدین نام داشت که شیخ از من ناخوش است که دایم بستاند بخوابد خود را بکشت
تخلص حال بر حرم شیخ و ستاد حرم شیخ حال را بروی کشف که بعد از قریب پیدا نشد از شیخ نظام الدین
اولیا درم وی نقل می آرد که سیر سو شیخ حسین الدین تا با فضل درم قطب الدین را بفرمان داده بود که
توقیف کند چون کار بکمال رسید از ان خبر دست برداشت صاحب تلباس عنویسیه نقولست حضرت آقا
که برایم خط در دلی آمدند و رخا نه کاک نیز در وری اختیار کرده چندین آرد ملک زاده سعید الدین
بیکاک بنیاد کاک نزد آن کاک نیز کاک را در و نور انداخت و خود بخواب رفت جمله روغن در سر بختان حکم کاک
زاده آقا ذلت و شدت کشیدند خواجه گفت این را بگذارد پس کاکهای شاد و رست کرده سعید
خواجه همه را در و نور انداخت چون با کشید جمله سپید و خوب شدند ملک زاده و مردمان را خبر شد
از کاکان که بخت و در خانه قاضی سعید الدین ناگویی رفت ملک زاده میرید شد یکی از اولیا آمد
گشت قاضی خوشحال شد و گفت که از چند روز متاق لغامی تو بودم و هم می آری سیر الاقطاب
آرد که قاضی شمس الدین شمس التماس طعام غریب کرد و آنخواجه هر دو استمین پاشند کاکهای گرم نوشته
سلطان بخت تمام تناول کرد و هم می میگویی که یکی از نظام الدین و لیا پس خواجه را کاک میگوید
گفت روزی حضرت خواجه بر کنار حوض شمس اصحابی نشستند بود یکی از ان میان گفت خوش
باشد که درین موامی سرد کاک گرم هم رسد حضرت خواجه دست در حوض کرد و کاک
گرم آورده پیش اصحاب انداخت همه اینا سیر خوردند از ان روز بکاک می مخاطب گشت چنان
افتخار سیر الاقطاب می آرد و پیش کمال الدین احمد بن موسی اوشی اندک سادات او
همه اوش قصبه بیت در دیار فرغانه یا در ماوراءالنهر است شمس با امام تقی بن موسی رضا
رضی الله عنهما الی آخره میرسد صاحب جہنابل می آرد و نمیشی بود که خواجه متولد

تمام خانه را نور گرفته بود و در خواجه را به بیت و گرفت خواجه سر بر آورد و نور آهسته آهسته کم شد تا
 آواز داد که اسی مادر خواجه این نور از اسرار است که در دل فرزند تو نبوده ایم که تا اکنون از اسرار
 ما نبوی شد چون خواجه چهار سال چهار ماه و چهار روز و چهار شب و چهار لحظه و چهار دقیقه و چهار ثانیه و چهار
 خواجه بزرگ تخت گرفت تا بنویسد تا فدا و اسی معین الدین توفیق کن که حمید الدین ناگوری
 قطب را تعلیم خواهد کرد قاضی حمید الدین را و ناگور تا فدا داد که اسی حمید الدین قطب را تعلیم
 کن که در اوست پس حضرت قاضی چشم پوشید و در او نشیمن رسید و تخت گرفت پرسید اسی قطب الدین
 چه نویسم فرمود بنویس سبحان الله تعالی تعالی لیکلام المسبح السلام قاضی پرسید تو قرآن
 خواندی گفت ما درم پانزده پیاده یاد و او را در هر یکم نظر مردان نهاد و یاد گرفته قاضی آیت مذکور
 را در چهار روز قاضی قطب را قرآن ختم گناید چون آیت قطب الدین را خواند خواجه بزرگ کرد گفت تربیت قطب
 برین مقام است بعضی گویند ایشان را شیخ ابی حنبل بنی بشاره علیه السلام تعلیم مردان کرد و صاحب قضا است
 میگویند که شیخ نصیر الدین محمود او همی قدس سره وزیر المجالس نقل سکینه که گفت از بیکت صحبت لانا ابی
 رحمه الله علیه حضرت قطب لاقطابی بنی بشاره علیه السلام در ادب شریعت و طریقت و معاملات دینی
 حالات اخلاقی ظاهر و باطن حاصل و آراسته گشت چنانچه کسایت از ریاضت و مجاهدات نباسودی و در شبها روزها
 و در خوابه کعبت نماز گذاردی پیوسته باقی مشغول شدی بعد از آن ماه چرب سنه اثنی عشره حسنه و بقول
 مستقل المورخ اثنی عشرین و حسنه و بعد از مسجد امام ابوالکلیت محمد بنی بحضرت شیخ شهاب الدین سمرقانی
 و شیخ احمد الدین که مانی و شیخ برهان الدین جشتی و شیخ محمود اصفهانی بشرف ارادت حضرت خواجه بزرگ
 فائز گشت با هر خواجه بزرگ مدتی در بغداد در ریاضت شانه کشیده و سیکال مهربانی خواجه بزرگ در اندک ایام
 سلوک را تمام کرده مقام ارشاد رسید و می آید که حضرت خواجه بزرگ چهل شب حضرت علیه السلام را در آن زمان
 دیده و روح و کجی عظام نیز همراه پیغمبر صلی الله علیه و سلم بود و فرمود اسی معین الدین قطب الدین دست خدا
 را از خرقه پوشان پس قطب لاقطاب بنی بشاره علیه السلام خلافت خواجه بزرگ بر من گذشت و بموجب حکم حضرت صلی الله
 و سلم و بفرمان الهی ولایت دینی در تصرف گرفت و بعد از چندین روز خواجه بزرگ از بغداد و جانب آخر خواجه قطب

را شهادت نمود بر آنی حضرت خواجه بزرگ شفاعت بنده و سال آمد و بدین سید و در اکثر کتاب این سلسله ذکر افتاده
 که خواجه قطب سید زید الدبوری که شرفه از ادب خواجه بزرگ را مدد در نسبت سالگی مردان صادق است بریت کما یبغی
 صاحب اختیار را اختیار می آرد و نقلست که وی در اول عهد بعد علی بن خواجه رسی بختی و در آخر عمر آنهم به سید زید
 بدل شد و شیخ سید محمد بن حسن بن سید الدبوری که در حدیث و تفسیر و فقه و کلام و ذکر و دعا و سایر احوال بسیار
 الحیاة بن النجوة و العروة و فقه الطحاوی و فقه المناجم و الکلام و الذکر الدوام فی الزیارات و له فی احوال البیاض
 کتاب کثیر از این کتابست و در نقلست که او حضرت صفار را دید و گفتی انگاه خفای کردید زان بایم زنی را نکاح
 بود و در شب این و در از فوت شد مردی احمد بن نام غیر اصلیه علیه السلام در خواب دید که سید زید بن
 کاشی را اسلام رساند و گوهر شب نخل که برین میفرستاد و در شب که سید زید است و از اینجا صاحب اقتباس را
 می آید و چون آن مرد خواب پیدا شد بنام غیر علی علیه السلام را بخواجه بنده حضرت خواجه بهمان این فی الکتاب
 باطل علیه السلام را و در گذشت بعد از آن توجه بجانب بنده و سال است چون بهمان سید شیخ بهاء الدین که به شیخ
 طلال الدین تبریزی که در آن ایام به میان بر سر بزرگ صحبت گرم داشتند و هم وی از سید قطب
 می رود و وی از سلطان المشایخ نقل میکند که خواجه قطب الدین شیخ بهاء الدین شیخ جلال الدین با هم در میان
 بودند که گفتار زیر پای صاحب بهمان سید زید قباچه نشان دفع کفایت این بر سر بزرگان روح جودت نمود
 خواجه قطب تبریزی بدست قباچه و فرمود این شیخ را بجا کفایتین از این چنان کرد و چون در نشد محکم از کفایت ماند
 شیخ زید بن کراوی را و در میان بخدمت خواجه بزرگ نشست و قدس الله اسرارهم شیخ زید الدین گفتند که
 سرور فوائد السالکین فی الخلف و می است میو لیسند بنای شیخ روز جمعه و رمضان المبارک سنه اربع و ثمان
 شمسته دعا گوئی و غیره بنده و در بیان دیگر خادم ایشان ضعیف العباد و فرید اجود و دینی چون است با بنو
 حاصل شد همان روز کلاه چهار تنگی بر سر دعا گویند و شفقت بسیار زانی فرمود و روز و ماهی حمید الدین ناگویی
 و مولانا علاء الدین که مانی و شیخ نور الدین مبارک و شیخ نظام الدین ابو القوید و مولانا شمس الدین شیخ که خواجه
 سوز و درد عمر زان را بگریه حاضر فرود خواجه قطب الاسلام اقام الله لقاءه و لفظ مبارک را اند که شیخ را افتد و
 ذات در شیخ خاطر می باید که چون یکی بودی باید برائی سبقت او را واجب است که بقوت نظر باطن کما یستدیکس

به چیز آن ذوق حاصل نشود که در سماع نگاه فرمود که اصحاب طریقت و شافعیان حقیقت را بهمان نسبت کرده
 و میزنند اگر آن بودی بقا کجا بودی و در بقا چه ذوق بودی بعد از آن فرمود که من قاضی حمید الدین
 ناوری دینی و خانقاه شیخ علی سنجری رحمه الله علیه و هم آنجا سماع بود که بندگان این مقصد میکنند
 از حد چه نیکو بود بیت کشکان خضر تسلیم + هر زمان از غیبان دیگر است + چنانچه در دعا گوئی قاضی
 حمید الدین گوئی این بیت در گرفت شبانروز در بیت شنیدن شجره جوشن بودیم بعد از آن آنجا بخاییم
 همین گوئیدگان سکو بماندیم چنانچه چهار شبانروز میتوان در این بیت بودیم خبر از خوش نبود اما وقت نماز
 را نماز ادا میکردیم و باز در عالم سماع مشغول بیتیم چنانچه بیت شبانروز در این بیت بودیم هرگاه که سماع
 این بیت را میگفتند حالی و چیزی نمی آمد آنگاه بر لفظ مبارک را اند فرمود که من قاضی حمید الدین ناوری
 در سنجری رسیدیم و دوازده نفر آدمی از جماعت شیخان ویدیم ایستاده و دو چشم در جوارش بسته بودند
 شجره جوشن را نگرفت نمازی آمد و نماز میشدند و باز چنان شجره میماند صاحب جناب الاخیار نقل میکنند
 که در خانقاه شیخ علی سنجری محبت بود و خواجده آنجا حاضر بود این شیخ علی در ویش را قاضی حمید
 الدین سنجری بود و همسایه خواجده طلب الدین میرا و هم در حوالی خواجده است قوال این بیت شیخ احمد جام را
 خواند بیت کشکان خضر تسلیم + هر زمان از غیبان دیگر است + خواجده را این بیت در گرفت
 چنانچه در سنجری بود در این ذوق شربت شجره جوشن بودی مرغی که درین زمین گفت
 ای شایسته باین قصه که دست س جان من یک بیت اوست آن بزرگ + آری این گوهر بزرگان دیگر است
 کشکان خضر تسلیم + هر زمان از غیبان دیگر است + و کان فلک لیل الرابع عشر من ربيع الاول
 سنه ثمان مائت و همدین سال فوت سلطان شمس الدین التمش است اما را صد بر ماه چهاردهم ماه شعبان
 سنه مذکور در عمر می پنجاه سال و بقولی پنجاه و دو و در رایتی بمقادیر چهار و بقولی شش سال میفرماید
 در دلی مدفون است صاحب اقتباس از سیر الایطاب می آرد وی است و در خلافت شیخ فرید الدین
 و شیخ برالدین غزنوی و شیخ برالدین عجمی و شیخ ضیا الدین دمی و قاضی حمید الدین ناوری و صاحب
 الاخیار می آرد که نام او محمد بن عطاء است او شایسته تقدیر است جامع بود میان علم ظاهر و باطن

و وی از مصاحبان خواجه قطب است و میرد و خلیفه شهاب الدین سحر در دست و الله اعلم الکرم
 او وجه و سماع غالب و موعول بود و سماع میگوید در زمان او اینقدر توغیر و سماع داشت که او در
 علمای بر سر او محضر ساخته بودند و سلطان النعمان مولانا محمد الدین حلوانی و خواجه میرد شیخ سعد الدین
 و شیخ محمود بهاری و مولانا می محمد عاصمی و سلطان ناصر الدین غازی و شیخ محمد و مولانا میر
 الدین حلوانی و شیخ احمد قاضی و شیخ بنی و شیخ حسین و شیخ فیروز و شیخ پدر الدین مولانا شاه فیض
 قلندر و شیخ نجم الدین و خلیفه بودند و خلیفه بودند و سلطان النعمان ناصر الدین غازی و سلطان فیض
 این است ضعیف است ذکر رسید میر کمال قدس سره و در حیات است ایشان افضل همه خلفای
 خواجه محمد بابا ساسی بوده و شهرت سیادت داشت و مولود رفتی و پیوسته با ساسی و بدانش گشتی
 بشغال سید شد اند و زبان مبارک اهل دانش گردا گویند در مقامات ایشان مذکور است که والدیه
 مرزوده اند و امیر کمال در پوست ششم هرگاه که همه شنبه اتفاق افتاد می مراد شکم عظیم نمیرفتی جوان
 سبب بود که گشتی گرفته اند و روزی خواجه محمد بابا از کذا معرکه گشتی امیر فوت کرد که ده اندا صاحبان با طهر
 گذشته چه حشمت خواجه فرمود درین معرکه میر دست کسی می روان صحبت می بدرجه کمال خواست رسید
 نظر بر دوست میخواست که میر اصید کم و بخیل نظر این که بجا بیا نشان افتاد و امیطیات شده و از عقب
 رفت منزل خواجه میرد خواجه و در آن روزی قبل کرد بعد که کسی امیر را در آن معرکه گشتی ندیدند
 سال پیوسته در خدمت خواجه بابا بوده اند و هر هفته دو بار و شنبه و پنجشنبه از سوخاری به ساسی
 ملازمت خواجه و بازی آمد و سافت میان سوخار و ساسی شیخ شریعت و در آمدت بطرف
 خواجگان شغال میبود که میگوید اطلاع نمود و تا تکمیل ارشاد رسید در فحاشی و خدمت خواجه
 بهاد الدین ذکر یار است صحبت و تعلیم او ابسوک طریقت و عقین ذکر از ایشان است و در
 مجلس عظیم بود خدمت میر خواجه را طلبیدند و روی بایشان کردند و گفتند فرزند پیا و الدین
 نفس خواجه محمد بابا ساسی را قدس سره در حق شما تمام بخیا آوردم گفته بودند که آنچه از تربیت حق
 تو بجا آوردم در حق فرزند بهاد الدین بخیا آوری و در این غاری جان کردم و شاه سید خود نمود

شیخ ابوالقاسم

[illegible]

از خوردن مکرر وقت افطار روز دیگر و در وقت استراحت گاهی که بران روشنی همانرا بستر مساحت چنانکه
 گیم یا پاهای نرسید و بیم از وی نقل است که وقتی برای شیخ خادم یکد انگ انگه ام کرد چون وقت افطار
 طعام شرب و بنور اطمینانیت و فرمود درین طعام بوی نصرفیدی آید روان باشد که این طعام بخورم و بیم
 بقیست که وقتی خاومی بجهت گفت اینجا به امروزه این سبب گرسنگی عرض ملاک رسیده شیخ فرمود
 سوسونده خید کند اگر تقدیر حق در کند از جهان بفر کند سستی در بای او بندید و بیرون انگشید و
 بیم از وی است که چون وی خوابت می برد در شب بیدار است خواب تطب عرض کرد و خواب
 فرمود که طی کنی طی کرد تا سه روز بخورد و سوم روز شخصی چند نان پیش آورد و است که از غیبت امان
 کرد بعد از ساعتی در وقت شیخ بخورید تمام بیرون انداخت اجمعی بخدمت بر عرض کرد و فرمود که ای سعید
 سه روز از طعام بخاری افطار کردی اما غایت باری در باب تو کارگر شد انعام در بنده تو خاشی
 حال امروزه در دگر طی کن از آنچه از عیب بدان افطار کن روز سه بگر طی کرد چون وقت افطار شیخ
 طعام پیداشته تا یکبار پیش گذشت نصف غایت نفس از حرارت بر صحن گرفت دست بر زمین زد و کرد
 چند گریزه برداشت و در میان انداخت آن سگریزه شکر گشت چون اینحال معاینه کرد با خود گفت منی
 نه باید از کار باشد از همین این انعامت با دشمنان خوشد تا بنشیند غایت پیش چند سگریزه
 از زمین برداشته آن نیز شکر گشت چنانکه با زان کرامت معاینه نمود و تحقیق دانست که این معنی از حق است و
 روز بعد دست خواب و طبقت فرمود که نیکو کردی که بدان افطار کردی که از عیب بدو بخور شکر شرب
 خوابی بود او را از آن روز بخور خواند و پس قول الله لعلکم و هم صاحب اخبار سگوبید و در گرسنگی است که
 سوداگری نیکو بکرد و همت خواب از وی طلبید و اگر گفت این شکر است این شکر است خواب گفت که
 سوداگر چون بار بکش او به ملک بر آمد پیش شیخ آمد و عذر خواهی نمود عرض کرد که دعا کنید که این شکر
 گزد و فرمود که شکر گزد و در آنوقت آن مجید هم از آن شکر که گفته کان ملک جهان شکر شیخ بخور و در آن
 ملک کند و از ملک شکر به باعی کان ملک گنج شکر شد که گنج شکر کان ملک کردید به در کان ملک
 گفت شکر به شکر شیخ ازین کنش شنید و بعد از آن در خانه مسجد جامع حاج که بنام

اجمعت علیه سبک و شیدا چهل روز هشتاد و در آن چاه چتر که بر آن چاه بود می آویختند و چون روز
 میرفتش می آردند او شیخ نظام الدین اولیا منقول است که دانشمندی بود ضیاء الدین نام
 در زمره نیکان در گفتی از وی شنیدم که وقتی بنده مشیخ فزید الدین قهر و من غیر علم ملاچری می
 بودم در طهر من گذشت که اگر شیخ ملازم علمی پرسد که من نمیدانم چه جواب گویم این اندیشه در من
 بود ناگاه از من پرسید که متعجب مناسبت چه با تو متعجب مناسبت است از مسائل علم ملا من خوش شدم و در
 بیان آن شروع کردم و فنی و اثباتیکه در آن منی است بر او گفتم و هم از او نقل است که شب نیمه جمعه
 بروی غائب نماز ختن بجماعت بگذار و بعد از آن بشوئ گشت ساعتی شد که بشوئ آمد پرسید و گفت
 گزارده ام می گفت یکبار دیگر گزاریم که دانه چه شود دوم کرت نماز گزار و باز بشوئ
 این بار بشوئ بشوئ بود باز بشوئ آمد و گفت که نماز ختن گزارده ام گفتند دوبار بگذار و گفت
 یکبار دیگر گزاریم که دانه چه شود سوم کرت هم گزار و بعد از آن فرمود یا حی یا قیوم جان من تسبیح
 و هم می گوید بعضی از محفوظات گنج شکر که بخط شیخ نظام الدین اولیا یافته اند مکتوب گرد و فرمود
 چهار چیز از مقصد پر طبقات سوال کرد همه یک جواب فرمودند من عمل الناس تبارک الله
 و من کس الناس الذی لا یغیر شیء من غنی الناس القانع و من فقر الناس تبارک الله فیه و الله
 یستغنی عن العبدان یزین الیه و یزینها خابین فرمود اگر هست غم نیست اگر نیست غم نیست فرمود و زنا
 شب مراجع مرد است و فرمود کار گرم خود را بمن بر سر و مان نباید گذشت و فرمود شیخ الاسلام علیه
 نور الهدی مرقد و گفته است در سکر القلوب ان اول الکلام و اخره ان کان لیس و کلام والا فاسکت فرمود
 چون فقیر عاصیه بپندار و که گفتن میشد فرمود آن نمائید باشی من باز نماندیت فرمود جذبه من جذبه
 الحق خیر من عباده و التعلین فرمود قال علیه الصلوة و السلام طوبی لمن شکر عیبه عن غیوب الناس فرمود
 لا تصد فی یصفو به کل شیء و لا یکدره شیء فرمود و او را و تم بلوغ در جبهه الکبار علیکم بعد التفات
 الی انبار الکوک فرمود و دوشینم شهم دل خزیم گرفت و دانه نشه یار نماز نیمه گرفت
 گفتم بسر و دیده در دم بر در تو + اشک آمد و ستینم گرفت و هم از وی نقل است که در پیش او در

باحت و حرمت سماع که در آن مختلف علامت گفتند فرمود بجهان مهدی خاکستر شد و دیگری هنوز
 در مختلف است فرمود و الاغات فی التبریر و السلامة فی التسليم فرمود العلماء شرف الناس و الفقراء شرف
 الاشراف فرمود و الفقير بين العلماء كالهدير بين كواكب السماء فرمود و از دل الناس من شغل لا اكمل و
 الايام من هم از وی نفست که هر یک بخدمت شیخ بدرالدین من سره عرض داشت کرد که بجای سبط
 قضاة الدین بلبین سفارش نامه برای من قلم آرید شیخ نوشت رخصت قضیه الی الله ثم الیک فان
 عطیته شیخا فاعطی به رخصت داشت لشکروان لم قطع شیخا فالانح هو لهد و انت المند و شیخ نظام
 الدین اولیا و در رخت القلوب آرد روز چهارشنبه پانزدهم ماه ربیع الثانی خمسین و نه و هاگو
 شرف ستاد قدس سید العابدین جاصل که در همان محله کاه که برفق مبارک شرف بر سر اند عاگو
 نهاد و خرقة خاص از کمال شفقت و رحمت و تعلیم چون عطاشد الحمد لله علی ذلک این خبر فرمود که ما
 میخواستیم ولایت هند و سیان گیری بهم اما در راه بودید و سرانجام کرد که بد از نظام بدادید
 این لایت اوست باورید انگاه هاگو میخواست هر چه از زبان مبارک شیخ الاسلام بشنوم و علمم آید
 هنوز نیکو در خاطر هاگو میگذشت به بود که فرمود نهی ستاد آنمزد که هر چه از زبان پیرشونو بشنوی و گفت
 بران متعلق بود باز ریاضه در آنرا اولیا آمد و است چون دید از زبان پیرشونو و آواز بنویسید
 حریف که اولم آرد و نواباعت هر رساله در نامه اعمال و بنویسند بعد در حق عابدی او در عینین با انگاهم
 حسین محل این سخن هم فرمود مردم را همه وقت بچنین بیاید بود ریاضه هیچ خطه و علم غیبت که در دل
 این سن نمائیکند که زنده آن دل است که در محبت و شتیاق با بیشتر است انگاه سخن در روشی
 افتاد و بنزدان مبارک راند که روشی پرده پوشی و خرقة پوشیدن حق اوست که عیب با برسان غیر
 ذلک بشود رسول صلی الله علیه و سلم از علی سید رضی الله عنه که انخرجه را بود هم چکنی گفت یا رسول الله اگر
 انخرجه بر من بی پرده پوشی کنم عیب بندگان خلافتی را بپوشم پس رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود
 که فرمان بود هر که این جواب بدان خرقة را بد و در حق چنانچه ذکر آن مفصل لا گفته است انگاه
 شیخ الاسلام چشم پر آب کرد و ای نای گیسیت و میوشن شد زانی شد که از بیوشن باز آمد بلفظ مبارک زنده

معلوم شد که در ویستی برده پوشی است فرمود شیخ شهاب الدین سحروردی قدس الله سره تا چهل سال
 برکت سوالی کرد و نگذشت که از کجاست فرمود و از سبب آن تا عیب مردمان را بنیم و اگر ناگاه دیده شود و چشم
 بعد از آن شیخ الاسلام روی سوی دعا گوی کرد و گفت که چون در ویش چنین شود بعد از آن
 هر چه بگوید و بخوابد همان شود شیخ بدر الدین غزنوی نزدیک شیخ الاسلام نشست سخن در جمیع اقسام
 هر کس می پرسید میگفت چنانچه شیخ جمال دانشوی فرمود که سماع راحت و دلناست چنین است
 محبت و محبت شتانی شتابان میکند شیخ الاسلام فرمود که آری هم اینهاست چون نامشناختن
 شتانی بخانید بعد از آن شیخ بدر الدین غزنوی عرض کرد که بهوشی اهل سماع از این شیخ الاسلام بر لفظ
 زاده اند و از بار که ایشان نداده است بگویم شریفه قدس بنشیند اندان بهوشی تا غایت و ایشان هر کس
 در این اشیا نام دوست میشوند بهوشی در ایشان نشیند بهوشی دیگر داند و هم از دست شیخ الاسلام
 بر لفظ مبارک را اند که راه طریقت میبندد است اگر نیغ بر کردن تو بنده را ضعیف باشی و از اشیا
 است از شیخ نظام الدین افغانست که میفرمود که شیخ فرید الدین قدس سره بیشتر نام غیبی بود
 البته وقت افغان یکدیگر کال نام غیبی پیش بود می از شیخ نصیر الدین محمودی نقلست سالها
 بعد از شیخ فرید الدین غیبی گردانیده اند و خدمت شیخ نظام الدین باره فرمودی که در
 که دید با گل کرد و در خانه شیخ شیر خور و یک بار در زند بودی و آن را گمان بودی یاری میجد
 آفر و در همه بخورد و غذا چون وقت و میله دگر بر بودی ز غیب میگردد و انید بعد فرمود که در خدمت
 شیخ نظام الدین هم سالها ز غیب گردانید و بعد فرمود و این چنین خورده اند ناگاه بجای خود
 و سیرا عارفین است که وقتی ایشان سعادت بهجت و ارادت مشرب شدند بیشتر و ساله بود
 که در وطن پیش مولانا بنعلج الدین ترمذی کتاب نافع که در وقت سحر خوانند و بعد از آن
 مانند و حفظ کلام مجید کرده بودند بیشتر ناگاه یک ختم بهشت شدی ناگاه روزی حضرت خواج
 قطب الدین در آن مسجد تشریف آورده و گاه تحیت بجا آورد و چون چشم ایشان بر چهره حضرت
 افتاد قطب الدین افتاد با دلی ناگاه دل در ایشان داد و بر سر قدم نهاد و قطب انعام شریف دید

که جوانی خوشنویس بکفر روی کتاب بدست دارد رسیدند که بپشت عزیزان چه کتاب است
عرض کرد که نافع فرمود که این کتاب نافع مسکود و با عرض کرد که این کتاب
تعالی در خدمت شما نافع خواهد شد همان لحظه بشرف ارادت مستعد گشتند چون حضرت خواجده
بر پیش نهاد سیرل همراه بود از آنجا حواجر فرمودند که بابا زید الدین بنی بطل در ترک و تحصیل
علوم ظاهر و باطن بسیار از آن در دلی می بیند که آتش آتش تعالی مرا آنجا خواهد یافت از آنکه
بگوشت و از آنجا قصد فرشته خیال تحصیل علم نمود و چون آن مبارک او بنای علم لدنی گشت آنجا متوجه
خدمت حضرت خواجده شد و خواجده طلب آمدن او بوسی خوشدل شدند و نزد یک روانه غرضی در پی
احقره اشاره فرمودند که آنجا بشنوی که بعد از دو هفته ملاقات پیر می آمد بخلاف در دستان
و دیگر که پیوسته حاضر می بودند چون در دلی شهره ایشان بسیار شد و خلق مزاحم اوقات عیش و نشاط
خواجده بنی ناسی آمده اقامت نمود و صاحبان قنبر از سیر الدلیاسی آرد که خدمت سلطان
پرسیدند که شما در وقت نقل گنجشکر حاضر بودید فرمودند مراد ما شوال بدلی روانه کرد و در حین
نقل واقع شد لیکن وقت رحلت مراد فرمود و گفته فلان در دلی است من خبر دادم
قطب الاقطاب حاضر شد من در دلی بودم من خرقه خلافت توالی شیخ بر الدین سبحان فرمود
این است ای مولانا نظام الدین بر او بی خواجی رسانید بعد نماز حضرت باجی یا قیوم که
چنان مشاهده حق تسلیم کرد و در سینه ثمان و ستمین و ستمانه و بقولی سبع و ستمین و ستمین
و بر دایمی ستمین و ستمانه و در زبان غیث الدین طبرستان واقعه شد و عمر شریفش در حین
و بر دایمی فرمود و در سینه ستمین و ستمانه بعد از وفات حضرت قطب الاقطاب به نیکو حیات او
در باب بی بی در فون گشت کمالات و کراماتش و برین کتابهای مذکورده پیش از بی بی
درین مختصر گنجینه رحمت فرماید تولد عابد آقا و عمره شد و در آمدن سال رحلت سعید
در شیخ الاسلام علامه الدین ابو محمد زکریا التلمیذی القزینی الاسدی حقه علیه
خلیفه شیخ الشیوخ طریاب الدین جعفر و در دست حقه علیه السلام در سینه یافته و شفقت

کتاب

مرد شد و شخصی که برای آنها داده بود بگرفت بوطن اصلی خود رجوع کرد و هم صاحب اخبار الانبیا
 مسکون که از طرق طاعت شیخ شرف الدین میری معلوم میشود که شیخ عبدالدین سمرقندی هرگز
 نجم الدین کبری است انتمی و در سیر الاولیا نوشته است که وی خلیفه شیخ سیف الدین باختری
 شیخ نجم الدین در یافته بود و در آن زمان شیخ اختلاف در میان ضرورت اقتدا صاحب سیر العارفین بنویسد
 که حضرت شیخ نجیب الدین محمد فردوسی پیر شیخ شرف الدین بن سحی میری است که در بیمار بود
 و پیر ایشان حضرت شیخ عبدالدین سمرقندی که خلیفه حضرت شیخ سیف الدین باختری است و در سال
 چهارده خانواده نوشته است شیخ نجم الدین کبری فردوسی و شیخ علاء الدین طوسی شیخ ضیاء
 الواحش هر دوی هر سه بزرگ نمیداشت شیخ و جیله الدین ابو جعفر عمر بن عمرو آمدند شیخ و جیله
 مدلی شیخ ضیاء الدین شیخ علاء الدین خلافت داد و داد کرد و شیخ نجم الدین را شیخ الواحش
 کرد و گفت این را جزو گیرید بعد از بیعت ماه شیخ ابو انبیا شیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما شایسته
 فردوسی را از روز فردوسی پدید آمدند بقول نقیض شیخ سیف الدین باختری خلیفه شیخ نجم الدین
 خلیفه علمیه که آن شیر بیشه محو و فنا آن غنصفر با وید الا حصی آن مصداق مخلوق
 خلاق بعد آن شریف صفات حضرت اند حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابر بر حلیه
 در قبال الله است وی محبوب ترین جنای و خواهر زاده شیخ فرد الدین بن سحی فردوسی در ارادت تارک
 باران اعلی سابق بود و از اکمل یگان افراد و زو ساسی عباد و در طریق صوفیه عالی منصب قومی داشت
 و از علمیه استغراق ذات مطلق هرگز رو بدینا و بعضی نمی آورد و هم وی از سیر الاقطاب می آید و وی حضرت
 بسیار کرده چنانکه از عایت مهربانی در باب می فرمود که علم ظاهر و باطن من نیز شیخ نظام الدین ابو انبیا
 و علم ظاهری و باطنی نیز شیخ علاء الدین علی احمد صابر بر دینی میفرمود که علم سینه من روایات شیخ
 نظام الدین ادنی و علم دل من روایات شیخ علاء الدین علی احمد صابر بر است کرده و صاحب اخبار
 الانبیا از سیر الاولیا می آید که در پیشانی بود ثابت قدم و صاحب است مرید شیخ فرد الدین است شیخ
 فرد الدین قتی که با اجازه بیعت می کرد و فرمود صابر بر زکاتی خوشتر است که زکات خود را بکشد

شیخ سیف الدین باختری

از زده بود بعینش خوش میگذاشتند و او مروی خوش بپوش و کتابه پیشانی بود غالباً این
 چهار شیخ علی احمد صاحب و امام شیخ فریدالدین و خلیفه او بود و قهراد در قصه کبریت
 و سلسله شیخ عبدالقادر بن عیسی مروی منتهی میشود و ذکر او در سیرالاولیا اصلاً نکرده و آنچه کرده
 این شیخ صابر را ذکر کرده بر آن نمی که در عنوان مذکور شد و ترک ذکر او خالی از اغراض نیست
 تواند که مراد از شیخ صابر همین شیخ علی احمد صابر باشد و بعد اعلم صاحب اقتبالات سیرالاولیا
 می آید و در او اهل حال دومی شمت لکن بقرآنا دوازده سال مقرر بود و خود صائم مانده و خود
 حضرت گنجشکر کشف یافته رسید که با با علما و اولادین شما شمت میکنید و خود میخورید یا نه
 بنده مانی اجازت بوجه حال است که می آید آن کور و فرمود که شیخ علاءالدین علی احمد
 صاحب است از آن روز خطاب صابر مخاطب گشت و هم دی از سیرالاقطاب می نویسد که چون
 دی از خدمت حضرت گنجشکر سال اجازت نامه گرفته شیخ جمال فاشی آمد و برابر آورده است
 شیخ جمال داد و حقیقت حال اظهار کرده حضرت دلی درخواست نمود و در آنوقت تاریکی
 شب میان گشت و چراغ حاضر نبود و بر آن لحسی اقبال واقع شد بعد جمیع آوردند و شال
 کشاد و بادی چراغ را گشت حضرت مخدوم و مرد چراغ را گشت حضرت شیخ جمال
 معرفت و باره حاجت و گفت تا ب نفس شما دلی بجا آورد که یک فردن خام دلی را از شما
 حاجت حضرت مخدوم گفت سلسله زبانه کردم شیخ جمال گفت از اول یا آخر گفت از او
 پس رخاست و رفت و مخدوم پیر و شایسته آمد و کیفیت حال از گفت و حضرت شیخ سلسله
 چون شیخ جمال مثال زبانه ساخت و توجه گفتی گفت از زبانم همین سخن آنکه که چون
 مراباره کردی من سلسله زبانه گفتم از اول یا آخر گفتم اول حضرت گنجشکر فرمود
 بهداف رسید اما سیر گشت که اول گفتی و آخر سلامت مانده از مردمان تو شخصی
 بود شیخ جمال الدین مانی می برگشت دعا و سلسله شیخ جمال جویان خواهد بود و رفت
 صاحب الا صابر و سیر که از بزرگان این سلسله نقل می توان نمود که حضرت گنجشکر

خواهش حضرت مخدوم مثال بی عطا نموده فرمود که اول شیخ جمال را انعامی بعد میر علی رود چون
 وی در انسی رسید و مثال سبب قطب جمال داد و تحمیل کرد و شیخ جمال گفت صاحب ولایت بی اراد ما
 ای باید و شما طاعت یک ساعت نداشتید اینکار چه طور پیش خواهد رفت شیخ جمال مثال را مایه کرد و بر زبان
 گذشت که سلسله ترا بر دم که هرگز از تو سلسله شایع غباری نشود و آخر بچنان شد چنانچه در کتب غیر شیخ
 گسیخته چون شیخ علی احمد صاحب از انسی گزیده بخدمت شیخ گنجشکر رفته و اقامه آن نمود و حضرت شیخ رگت می
 خوش نیاید و در حق مخدوم علی مصباح مهربانی بسیار فرمود و گفت که ترا به از آن نوشته سید هم و ننگ شود بعد
 مثال به خط خود نوشته عنایت فرمود و بجانب کبر حضرت کرد و صاحب ولایت آنجا گردانید که در آن وقت
 نهایت آباد و هوایی آن نهایت بر اعتدال بود و هم صاحب از سلسله لایق بگوید چون موقوفات حضرت
 گنجشکر ذکر مخدوم علی صابر کم واقع شده و احوال وی بواقعی ثبت نگشته است بکلیشه معلوم شود که
 سببی آنست که موقوفات گنجشکر اتفاق شیخ جمال قدس سره جمع گشته اند و هر که نوشته است ویرا خاطر
 داشت شیخ موصوف لازم بود و عبارات را طریقه بخود روشن است بنا بر آن ذکر مخدوم واقع شد
 و جهت کفایت و ولایت وی قدس سره از وجود مردمان و خلفاء سلسله اش ظهور من الشمس است که
 چون حضرت مخدوم از خدمت گنجشکر حضرت گرفته در کبر رسید و سکونت اختیار کرد و علمای ظاهر
 و بعضی شایخ آنجا با یکبار پیش آمدند و وی قلند و شرب و ابدال و شمس بگذرانید و در باطن مشغول بود و در
 ظاهر بی التفات داشت چون مخدوم نشو و نما یافت و مردم اطراف روی بوی آوردند علماء
 و شایخ با حسد پیدا شدند و حق حضرت مخدوم با مصحاب برای نماز جمعه و در جمیع تشریف داشت آنجا بخت
 پیش آمدند و گفتند که از اینجا خبر خوب و جایی دیگر شنیدید اصحاب مخدوم متوافع گردیده و حاجی عالی نشسته
 اند از یاد و شرمی آغاز کردند که اینجا نیستی با و اجداد ما است شمارا هرگز اینجا ننگیداریم چون آنجا
 نرسید حضرت شیخ سریا اختیار بر آورده فرمود که صاحب ولایت این یا منم به انشی مستحسن با چنین جانساز است
 اجتماع کجا بخاطر کرده گفتند از کجای معلوم شد که صاحب ولایت شماست بر آن نیاید پس حضرت از مسووعات
 او گفت که با من نیست که شما بر وی نیاید و میگوید که گفتن اینکار که سید و افتاد و چندین هزار که در آن

هلاک شدند پیش روخان افتاد باقیماندان بعضی در پیش آمدند فرمود و سو و منند نیست من از خد تعالی خواستم احیا
 شد بچگونگی این سالک این قصه بنده نمائند باز برگردانند و نشود که نزد یک من برانی اینجا آبادانی است پس از زمان
 بعد از آن سال باقی افتاد و تمامی اهل آند یار را نیست و نابود ساخت بعد از ویرانی حضرت مخدوم بدوقی خاطر
 بریافت و بجا بدستغال میوزید و وحوش و طيور با وی انس گرفته بودند و شیر زردش جاب و کبشی بنمید و
 که در شب جمعه شیر می آید و جیسر فیسامیکر از پنجه کایات شهاب نباید کرد چنانچه در راقم الحروف و میاد نصاب
 و شاه جیو عبدالشاه که از مردیان شاه غلام حسن خلیفه آخون نقیر صاحب بودند حکایت میکردند که در وقت
 کمال شاه نام ساکن بر آبادی نسبت ارادت به صاحبزاده غلام حسن بن اخون نقیر صاحب است در ویش مذکور
 برای زیارت مخدوم علی احمد صاحب رفته بود وقت شب و سجد شریف مخدوم غلاف کشیده است و سجد
 ناگاه واده شیر میسجد در میان و سجد آمده بنست سجده اش غلاف در ویش کشیده و شیر از پنجه و سجد
 کشیده و پچاش غلاف در ویش کشیده باز نزد خودش کشیده چند بار چنین شده بعد ایتاد و رفت گفته اند در
 حال چنیکس مرقه شریفش هرگز فتن نمیشد چون حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس قس سره بقصد زیارت
 مخدوم روانه شدند مرقه شریفش یک گروه مانده بود برقی در رسید حضرت ایشان مجرود پیش عرض نمود که
 عبدالقدوس از این شهابت و شبنامی زیارت میدارد برق ناپید گشت سبب چنین و چنان شد چون حضرت
 قطب العالم مجرود و نیاز و شبنامی بسیار اظهار ساخته و توکب مرقه مخدوم رسیدند بحکم ز قبر آمدند و ایشان را در کف
 گرفته و لطف نمودند و فرمودند که تو بواسطه طریق ما در بخار رسیدی و الاله و کبرسی را طاعت و دخول بمقام
 حضرت قطب العالم عرض کرد که بیکسان اینجا میهند که از زیارت شما مشرف شوند اگر برق جلال او غلاف کشند و
 از بکیت تربت شریف بهره یابند فرمودند که بخاطر تو این برق را مسطور ساختم از آن زمان همه خاص و عام در آن
 بارگاه عایبها میروند و فیض میبرند و وفات حضرت شیخ علاءالدین علی احمد صاحب قدس سره سیر و نیم
 الاول سنه سبعین و ثمانه و بر دایمی اربع و ستانده و زمان جلال الدین خلجی واقع شد و وی قدس سره
 معاصر حضرت سلطان المشیخ نظام الاولیا بودند و با حضرت سلطان المشیخ محبتی داشتند و چند
 سال پیش از سلطان المشیخ وفات یافتند و آنچه جان گنجشک و دقایی در حالت سماع برفت از دنیا

و هشت و نهم شاهد کرد فرمود و یکی داخل دینشته بعد رین روز بخدمت شیخ بیت کردم عرض نمود شت کردم و روان
 او کی نمیکند کند و با و در و نواغل مشغول شدم فرمود ما کسی از تعلیم منع نکنیم آنهم کن این هم کن غالب آید و در پیشگاه
 علم باید بیدار به با نیت خلوت مشغول شد و بدین آید و تا شیخ در قید حیات بود سه بار بخدمت او رفت اما در وقت
 خدمت شیخ حاضر نبودم چنانکه شیخ فرید الدین در وقت حلت خواجہ قطب الدین و خواجہ در وقت سفر
 خواجہ بزرگ قدس بعد اسرار بهم حاضر نبودند بعد از آن در مری با شارت غیبی در غیبت بود که ای
 خافقاه او را آنجا است سکونت کرد و هم از وی نقلست که وی فرمود مرا در واقعہ کنانی دادند در
 مسکو بود تا توانی راحت مانی که دل معش محمل ظهور ربوبیت است و میفرمود که در بازار قیامت هیچ کس
 را آنچنان رواج نخواهد بود که دریافت دلدار و هم از نقلست که وی گفت وقتی با شیخ خود و کشتی
 همراه بودم شیخ مرا پیش طلبید فرمود بیام ترا چیزی بگویم چون بدین بروی در مجاهده باشی بکار
 بودن هیچ بیت روزه داشتن نمی راه است و اعمال دیگر چون نماز و حج نمی راه و تنی دیگر فرمود من از
 خدا خواسته ام که هر چه بخواهد خداوند تعالی بخواهی بی وقت و بکر فرمود از برای تو قدری دنیا نیز خواسته
 در وقت خلوت فرمود مجاهده باید کرد و برای استعداده راه وقت دیگر و حجره سر بسته کرده و مشرب
 شیر شده میگشت و این رباعی میگفت رباعی خواهم که همیشه در رضائی تویم و خلایک شوم و نیز
 بای تویم و مقصود من از کونین نمی از بر تویم و برای تویم چون بیت تمام کرد و بسیر و بنا
 چند کرت مثل این دیدم و حجره در زخم سرد قدم شیخ نهادم فرمود و بخواه چه بخواهی من چیز دینی خواهم
 شیخ مرا بخشید بعد ایشان شدم که چرا خواستم که در سماع بهر مقام بر العارفین میگود که در نوازل الفوا
 از ایشان نقل است که گفت چون در شرف اراکات بخشید شرف گشتم در آن امام بخانه وی عسری تمام بود
 اکثر در و ایشان متعلقان ایشان و پیغمبر دوسته فاقه روی میداد و از بکرت صحبت ایشان هیچکس اتفاق
 نبود وی مولانا میرالدین حق میرزا آورد وی و شیخ جمال بنسوی از جنگل دلی آوردی که بری از درخت
 که بل است و اکثر مردم آنرا در سرکه لخته اچاری مبارزه مولانا محصل الدین علی آب می آورد و در کباب
 و شیخ شست و من آن دلی را بر می بختم در کاسها انداخته برای اطفا جفرت ایشان و در و ایشان میردم

و در طعام کاهن سیر شده و گاهی معینه حکایات کلمات حضرت نظام الدین ابی اسحاق جانب میانیت این شخص
 نجاشی آن آرد و فغان او بطریق آفتاب در چهارشنبه نیمه دوم ربیع الاخر سنه شصت و شصت و سی و هجده
 تاریخ ششماه و بیست و یک ساله در سن بود و چهار سالگی سید قریب بیست ماهه در اول عاشره شیخ
 ضیاء الدین محمود و ابی ایمن از پدر و چهارشنبه خرقه و مصلح و شیع و کاج چوبین و آنچه از شیخ خود یافته بود در آن
 روز و در شب را در روز بیست و یک ساله در روز چهارشنبه بعد از ایام غله عمر در سنه مذکور رحمت حق بیست و دو
 ایام خود را در نیمه دوم و در میان غایت الدین قاضی در کمال بود و بعد از استماع اینها بقوله اخیر خبری حضرت
 نجیب نام و در چهارشنبه سید و در وی گرد آید و خود نیز از برادران آن بزرگوار الدین گرفت و لباس
 پوشید و بعد از آن روضه شکر که ماه بعد سید ماه بعد از آن روز چهارشنبه سنه شصت و شصت و سی و هجده
 نیز بر ارمین خرم بیست و دو ساله در بزرگوار در پایان حضرت شیخ واقع است
 و در آن آینه حال و جلال حقانی آن منظر نمایش لایسانی آن صورت
 حائز نموده تجرید و ترک آن قطب ابدال حضرت شیخ شمس الدین که در کمال
 است و کمال خفا حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صاحب این صاحب قناس سید بقول صاحب
 سیرالافعال بهجت گفتگر نیز خلافت داشت وی را در نظری شانی بزرگ و کمالی وافر و بی
 مانند و تجریدی کمال داشت و از غایت تجرید اکثر باطن قلند را نه جرم پوشیدی و پیران و نقل شود
 سلسله نسبت و جعفری است کرده اند که شیخ شمس الدین که بن سید احمد ترک بن سید عبداللین از
 زردخان حضرت خواجده احمد سیدی بود و قدس سرها که نسبت می حضرت محمد صنف بن علی که
 در حقیقت می شود و هم صاحب اقتباس الازمینو سید از مرآت الاسرار که چون شیخ شمس الدین سید
 او را در تحصیل علوم دید و آید تا وی در دیار کستان که مسلم نبود و از آن که از تحصیل علوم
 خارج گشت و کشود که خود در آن بیافست و در صرح بود از آن برآمده تجرید کلی اختیار نمود و
 صید بر راه سلوک طریقت بنهاده و روانه شد و از کستان طلب مرشد کاملی نمود و از آن مرشد که
 بزرگان ادب و ریافت ابی شیخ که از بزرگان است و آنجا بسک می دانند و لا یقدم بطن هندوستان نهاد و

در کمال خفا
 حضرت شیخ
 علاء الدین علی احمد

بعد از آنکه بسیار و کثیر خدمت حضرت محمد علی احمد صابر به قدس سره بخیر مشاهده جمال شریف مقدسات
که حجاب او شده بودند فراموش کرد و بی اختیار سر در قدم حضرت محمد دم آورده و بفرست بفرست
کردید و بقیض نگاه ارادت فانی گشت و بعد از آن ساعت حضرت محمد دم فرمود که ای شمس الدین
و قمر از نزدی از خدمت خواسته ام که سلسله ما از تو جاری شود از حضرت شمس الدین که بعد از او
و خدمت محمد دم مشغول شد و در روز و سبک می رفتی میگفتند که تا آنکه خیر سلوک تمام کرد و بعد از تکمیل و ارشاد
رسید چنانکه بر بیت طالبان مشغول گشت و اکثر احوالات و خوارق حالات از وی ظاهر شدن گرفت
امادی از غایت بلند پروازی بدین چیزها التفات نداشت آخر الامر حضرت محمد دم علی احمد صابر در شهر
حیات خود وی را پیش خوانده خرقه خلافت و نعمت آنکه از خدمت حضرت شیخ زید الدین شکر قدس سره یافته
بود وی عطا فرمود و اجازت نامه بدست خود نوشته مرحمت نمود و هم اعظم که نصیحت شیعیه از پیران به
رسیده بود و تلقین نمود بعد از آن و صحبت کرد که چون می پرسید شوم و فاسد و زاریا چه اینجا نخواهی ماند
بجای آنکه تعالی ترا صاحب ولایت و یار دانی بنگردانیده است آنجا رومی بود و قصبه بانی پت سکونت اختیار
کنی و نم گشتگان آنجا یار راه پست نمائی و من همه جامه و مساعون تو خواهم بود پس التماس نمود که در آن
شما حضرت حاضر است اراده آن نیست که ماقی محمد و جبار و بکشی ستان حضرت فرمود که خلافت از آن پیش
که در بانی پت بروم آنجا شیخ شرف الدین ابو علی قلندر میباشد بار بار وی چه طور صحبت بر آید فرمود
باک در آنکه وی تا آخر سیده است بخیر و رفتن تو از قصبه مذکور ببردان آید و بعد از چند روز از حال عالم فانی
تعلیم نماید و هم صاحب اقتباس الالوار از سیر الانطاب می آید که شیخ شمس الدین بن کرک قدس سره بعد از
خلافت از محمد دم علی احمد صابر رخصت گرفته چند مدت کوکرمی سلطان غیاث الدین بلبن اختیار
کردند و کمال خور و لباس اغنیا پوشیده میداشتند و قتی سلطان غیاث الدین بلبن بر سر یک قلعه
شکر کشید و قلعه را محاصره کرد و قتی بگشت و آن قلعه فتح نمیشد تا شبی بموائی تند و ریزه بادان میشد
باری چنانکه جنبه سائی لشکریان بقتل و درگیری صعب و بی موده و آتش در میج جانماد و در خواست سلطان
مهم تر شدن نماد بود و مقرر آنجا به سلطان جست و جوی آتش سوزان را بی و ضرر سلطان آب گرم نمود

ناکاه اند و در هر یک دو یک نیمه بر آغ روشن است چون نزدیک آن جمعی دیگر در جنبی نماز و آن جمعی
 بیکند پیش رفت لیکن از پیش آن شخص اسمن نتوانست و این آنحضرت صلی الله علیه و آله میبردست و گفت
 میخواهی بر سر سقا چونی روشن کرده بکار خانه خویش بیاور یا بر آینه در آنده قرار بدهد وقت صبح مشک
 بسوی نیمه می روان شد چون نزدیک پیر و برادر آنجا ندید برگشت و بر تالابی که بزودن لشکر بود رفت و
 که همان درویش نمیدید بیکند او بگوشه بایستاد و می حضرت وضو کرد و نماز او اندوهد بسوی نیمه خود نشست
 چون آن سقا شک از آب پر کرده آب را چنان گرم یافت گویا که آتش گرم ساخته اند و او بدست که آینه از ترک
 در پیش آتش پر سقا پیش از رسیدن درویش بر آن تالابیت لطلب آب آب را دریافت مثل نیم شب بیوم
 آنجا پنهان نشست تا وی حضرت بیاورد وضو کرد و نماز او کرد و نیمه خود فتنه بدهد چون آن سقا
 آب را بیاورد گرم یافت شک از آن آب پر کرده پیش سلطان آمد و آنچه عیده بود و حمدش سلطان
 اظهار نمود و سلطان بخار او را که گرفته بر سر آن آب پنهان شد تا وقت صبح وی حضرت بر سر آن آب نشست
 ساخت نماز گذارد و فتنه سلطان آب را بدید که گرم است تحیر ماند و پیش آن میروید بود و بعد از آن حضرت
 نمود و دید که در هر دو دلاوت توان میکند سلطان مست بید بایستاد چون وی از تلاوت فارغ شد سردار
 سلطان را بگریختن کرد و سلطان گفت که زهی سعادت من گمش شام و دست خدا و زمان من موجود است
 و این قلع جرافت نمیشود و چند وی حضرت در آن سیکر و لکون سو و مند شد و لاچار است به عابر وقت و نا
 غواند و گفت پس ساعت سواد می کیند انشاء الله تعالی فتح شود و سلطان همچنان که در قلع مفتوح
 سلطان و دیگر بلا زنت اراده کرده وی حضرت بنور باطن در بافت سلسله احوال و احوال و احوال
 بگذشت و بخدمت پیر خود پرورد و چندگاه آنجا ماند و بعد از وفات مخدوم علی احمد مبارک روز پنجشنبه
 بعد موافق حدیثش متوجه بانی بست گشت و هیچ حاجتی و کانی معین نکرد و لاچار در سائیه دیوانی نشست و دم
 صاحب اقتدار میگوید از کانی بیخواب معلوم گشته که چون حضرت شمس الدین ترک در بانی بست بیدار شود
 آنجا بر کرد و روزی خادم وی حضرت شیخ بوعلی قلندر را بصورت شیر سینه دید خادم آنجا رسید و بدو
 آنحضرت وی حضرت بازگفت وی حضرت فرمود که وای بر کار و بر آنجا شکل نمی سلام من بر

که در شیراز نشین میاید و چون حاج احمد زبیر ابیجان بشکل مذکور گفت که شیخ مستدام رسیده است و گفته که
 پیشه می باید در حال شیخ شرف بر حاضرت و بهمان صورت شیراز بگوئی وقت باگونی نام حاضرت
 شیراز حاضرت مشرف چون فی شکل شیراز تجدید نشست از آن سبب بگوئی تمام ایستاحال زیارتگاه
 خلایق است چون حضرت شیخ شرف در باگونی اقامت گرفت حضرت شیخ شمس الدین ترک بار خادوم گفت
 که پیش می بروی و بگوئی که این شهر خواجه و مضافات بمن مرحمت شده است بخادم حضرت الامام
 و به نام وی حضرت شیخ شرف در باگونی رسانید پس شیخ شرف از آنجا بجانب موضع کربلا رفت
 است از مضافات نصد کرنا لاجل آنکه اگر چه گاه گاهی بیانی است می آمد و لیکن
 لوطات بود که میبود و در حوض حضرت شمس الدین می گشت در بانی است حکوفت گرد تمامی جمعی روی شد
 ری آورده تیر و شد روی سبانه از طریشا و مریدان مشغول بود و در اینست میبود و روزی در روز
 با سحاب است علم حقائق و مسافت بیان میکرد و اتفاقا شیخ جلال با شیخ حروفه و در سبب
 شده در آن کوچه گذشت و در حوض حضرت جلال و شیخ جلال با شیخ حروفه و در سبب
 و خود که گفت خود در حسین این خود که تا این می بینم بحر و گفتن این کلمه شیخ جلال اثر نظر را
 اولایت افتاد و اختیار از آنجا رسیده بود و آمده سر در قدم روی حضرت نهاد و می حضرت سرور
 از دست حق پرست خود برداشته و میبرد که بلز سبب سوار شده بگردان می است بلز گردان
 پس می حضرت بردل او تفرغ نموده بخود جذبه شیخ جلال سبب را شاعرت و بیت مقرر
 گفت و از نظر فضل از یاد فافض گشت و کلاه چرمی که روی حضرت بر سر خود داشت بوقت خود
 تفرغ نهاد و بنمود که ترا اینهم دادم و آنهم دادم و در طرأه الاسرار است که شیخ شمس الدین را از حوض
 غرق خلافت شیخ جلال الدین عطا فرمود و جانی نشین کرد و اندک بعد از آن خود را به حوض
 و در بانی سیر الاقطاب و جمعی جادوی اقلی نیست و در شهر و جهات واقع شد و صاحب مراقبه
 سیکوید و معده و فافض فریاد و لیکن از شیخ خیر الدین از حوض بود و یکی خلیفه ایشان شد
 و در حوض خود شیخ در اخطا شد و بانی داده بود و نام وی مستطیع الدین است و حوض

کرد و تمام حاجات را با اختیار میگوید که نقد است که مدتی معصی از مردان شیخ نظام الدین اولیاد و فنان سرور
 شیخ زین العابدین میخواست و گفت خلاف سنت است گفتند از جمیع منکر شدی و از شیخ
 پیر گشتی گفت تحت غیث و لیل از کتاب حدیث میباید بعضی منیجی بحدیث شیخ میباید که شیخ محمود بن سبکی
 شیخ را مصدق معامله معلوم بود فرمود است میگوید چنان است که وی میگوید و هم وی گوید در جوامع الکلم
 که در وی مذکور است شیخ طبرستان محمود را در خانقاه برین بیت خود قیام کمال گرفت بیت جفا بر عاقبتان
 گفتی نخواهم کرد هم که وی به قلم بریدگان گفتی نخواهم راندم رانوی مولانا شاعر ساله پرداد و کریم بن حاتم
 در آن سال که در وینچی که این بیت هیچ حقیقت نیتواند اگر چه جفاست بخداوند عزوجل نسبت کرد طاکفرا نام
 از شالی خنجر کنگر جمع کرد و بر مولانا سید الدین عینی برد او بسته برگرفت پس شیخ فرستاد شیخ آزاد و در طول
 سید الدین بن خنجر و طبعید این ساله است او داد و هیچ گفت و دراع پوشانید باز کرد و اندر روز دیگر سماع
 بندگی خواجہ برین بیت بسیار بر قصیده اقطراب میگرد با سعی ماطبل مغانه و دوش بیابان دیم +
 عالی علین بر سر فلک زدیم + از صحرای بنیجه بخواره + صد بار کلاه توبه بر خاک زدیم + بعد از نظر بسیار
 بالا می یافت نشست و فرمود غیث را بطلعید مولانا منیت از دست رفت و پیش آید و کرد و گفت
 مولانا منور یک این جای چو بوی و این سخن مولانا گفت که ای مولانا در خانقاه نیامد و زود نوشت و هم وی گوید
 آورده اند که سلطان تغلق شیخ محمود را ایداناکروی و در همراه خود کرد و اینجای گویند که وقتی او را
 جامه دار خود کرد و اندید بود و این همه را بوجوب صحت پیرو خود تحمل کردی و دم نزدی وقتی تغلق برا
 وی طعام فرستاد در آن زمان زرد فقره و باعث این جزایا نبود یعنی اگر طعام من بخورد همین آمده
 اینها سازم و اگر بخورد گویم در کاسه زرین خوروی نامشروع کردی شیخ تجنی از کاسه زرین بر آورد
 نهاد بر سر زبان بخورد بد اندیش خانی خاصه مانند سیر العارفین آن گزیده حضرت معبود عجلو
 نصیحتش محمود در مثل کباب ممتاز بود بعد از گوارش عبداللطیف نزد وی و بدیناوارش سخی نام داشت
 که تولد اولاهو بود و در کتب شیخ محمود و لقبی نام برایشان خواجہ فیوسف بن سخی بن عبداللطیف
 بر روی است و در او را در سیاحت گذارند و در تحصیل علوم ظاهری و باطنی طبع نمود و در آن

حال پیش مولانا عبدالکریم شیرازی پایه و بنیادی بود و بعد حلت آنحضرت بخدا
 الدین محمد گیلانی از هر علمی نصیبی کامل در گرفت و دست و پنجه انداخت و تجرید نمود و بحاجت رسیدن
 بحاجت نفس اشغال داشت و هشتاد و نه سال از دنیا بود و در دین میکشت و نماز با جماعت
 فوت نشده بود اکثر افطار را به برگ سبزه می خورد و در چهل و سه سالگی از آنجا به بلخ آمده مرید حضرت
 شیخ نظام الدین محمد بداولی شد و مدتی در خدمت وی حضرت سبزه و چنانکه همه درویشان آن
 محوطه گنیم میگفتند او به حبیب غلوب ساج بود و توله یاران حق کسوت نگاه داشتند و اوقیاست شریف
 خداستعالی و رسول صلی الله علیه و سلم بنشیند چنانکه در خاکشید ناگنیم نهاد و فروش نداشتند و روزی بعد
 نماز ظهر از جماعتی نه بجزه خاص بگرفتند بودند ایشان را برگ دربان نمود و خادم ایشان خواهرزاده مولانا
 زین الدین علی بود او نیز در آنجا حاضر بودی و گاهی بودی و برین مشغولی قلندری بسیار نرانی نام و تخلص
 ایشان برآمد کار دایه و نه نجم بود و سبزه ایشان در حضرت و ایشان را از ایشان مجاز نشدند
 حجه و ما و دان بود و خون برک ایشان از ناودان آب بعضی بدان چو آن بحال بودند اندرون میدیدند
 که قلندری ناپاک خمیسائی کار میدید حضرت ایشان و نمیزند مردان خواستند که آن بخت را انداختند
 حضرت شیخ گنیمت فرمود که هیچکس مزاحم نشود قاضی عبدالقادر بنامی که از مردان خاص حضرت ایشان بود
 و شیخ عبدالدین طیب را در حضرت غم زین الدین علی را بحضور خود خوانده سوگند داد تا کسی آن قلندر را از آن
 دست که قلندر را انعام فرمودند که مباد او در وقت کار و زدن بدست تو آزاری رسیده باشد بجان ابد و عالم
 نسیب فرمودند بعد از آن تا سال و قید حیات بودند در هر نیم ماه رمضان شب جمعه و در این شب
 که در آن شب حاصل میجوشتند که طائر روح پاک را از قفس قالب بردارند و دهند مولانا زین الدین علی فرمود
 که بخندم اکثر مریدان شما صاحب اهل کمال اندکی را اشارت شود که بجای شما بنشینند تا بسلسله
 گشته نگرند و فرمودند برو نام درویشان که بر ایشان حسن ظن داشتند نوشته بیا تا ملا خطه نمایم مولانا
 رفت سه دفعه تذکره ایشان مرقوم نموده اعلی و اوسط و ادنی بنظر گذارند بعد از این فرمود که مولانا
 غم دین خود بخورند چه جامی آنکه بگوید که در اندام از این صحبت فرمودند که در وقت غم و غم

هر دو است و در اول خدا این کرده است قبل از در گنبد است که بایان گنبد شیخ نصیر الدین محمود در
 حقیقت این است انشی و بقولی قریب گنبد به اقصای شیخ کمال الدین است و اگر در شهر سنگ سرخ است
 و لا در خطاه ایشان در احمد آباد مذکور است که در کتب کتب و از سید محمد بن یوسف
 الله بلوی خلیفه سیم شیخ نصیر الدین محمود در جرایح دلی است جاس است میان است و علم و ولایت فسانی در فنی
 رتبی منبع و کلام عالی دارد و او را میان شیخ حجت مشرفی خاقل در بیان است که تحقیق طریقی مخصوص در او
 حال بر این شریف داشت و بعد از رحلت شیخ دیار کهن رفت و بولی عظیم یافت اهل اند با برقیه در طبع او گشتند و بعد
 دیار از دنیا انتقال فرمود و در اسب گویو در آن گویو در وجه شهرت او این لقب برانچ شیده است که در زی او
 با بندی دیگر از مردان مالکی شیخ نصیر الدین محمود در شهرت برداشتن گویو سید سبب می که در او
 در مالکی بنده شد و او سبب طاعت ادب استغراق عشق و محبت سهروردن گویو بنده شد و هم بر آن وضعی که در او
 شد سبب طاعت قطع کرد بعد از آنکه شیخ را بر زمین اطلاق افتاد و خوشحال شد و جسدش تعبدت در صفت او از دنیا
 و هم حال این است فرموده هر کوم برسد گویو در آن شهر و او را خلافت نیست که او شقاوت نشد خدمت میر
 موقوفات است سسی بخواه که بعضی از مردان او که او نیز محب نام دارد و جمع کرده در آنجا بنایید فرمودند که
 آفتی دارد عشق را و آفت است که آفت است و دوم آفت است آفت است که چندان برود عشق و غم طلب
 محشوق بر روی طاری نشود که او را محبط گردد و در حق بر این آید تا او را در آن لذت کامل رسد و بهر چه را
 و صواب محب بر روی کشاید بر اند که هزار در و غم نقدی دیگر نیست بهر آن با ند بعد مرور ایام در و غم طبیعت
 او شود و عادت گیرد و ذوق در دماغش دولت و صواب بیشتر و ذوق الم از خفت چنان شود که در و ذوق
 خود با ند بر روی بی نماید جانب از خبر سران جهان باز آید خود با ند نماید آفت است آفت است که چون با ند
 به شغول لذت وصال گردد و حقیقت وراق الم بهر آن از روی برود و بعد مرور ایام با ند عادت و طبیعت
 اگر در و ذوق وصال بهر برود و مطلوب از حالتین خبر ذوق و حسی و راحت محبوب نیست و حال بنده
 و ذوق سلطنت الم او چه کار آید مر و سر شود و بهر از روی با ند عشق برود و مجرد از ذوق و حال محب
 اگر در و ذوق با ند اگر چه وصال شد ذوق کجا بدان را گیرد و وصال چه کار آید اما عشق بر خود قرار

و گویند که این علم که نسبت نفاس و لطافت موسوم بود از زیر خود می آید است هنوز فتح باب معرفت در توقف بود
 تا آنکه شیب را نیز از خود جدا کرد و او را دیدند که بلب آبی نشسته اجزای شش است ابار چشم و غیره تا به صغیر تر از نقش
 پاکشد و در بدل آن علم باطن شیب یافت معرفت قطب عالم و بگوئی بنویسد ایشان سه روز پیوسته در سماع بودند
 نماز پنج وقت ادا میکرد و بعد از سه روز چون فرو داشت شد یاران عرض کردند که سه روز گذشته پرسیدند که از او
 چه آگاهی داشت بعد از پنج صبح محمد عیسی را که خلیفه ایشان بودند پرسیده و نشاندند این نماز را برست بانی شیخ محمد
 جواب فرمودند که نماز این نماز نیست که حضرت محمد دم گذاردند اما جهت رعایت شرع باز باید کرد و این شیخ فاک
 اودهی دلی از مردمان اوست ملازمی با دالسا الکی حجت علیها در وی می نویسد در روایت ایشان
 و بی بی شانه و عصا و مقراض و سوزن و آبرق و کاسه و نمکدان و طشت و افتاد کفش و نعلین که بر پایش
 و باران میسوزند هر یکی دلالت بر معنی دارد و مصلح و دلالت بر مقام طاعت میکند و تسبیح لالت میکند
 یعنی خواطر ایشان که فراموش وقت او بود و جمیع دلت و دیکمطه گشت چنانچه دانستی متفرق جمع
 است نشان نشان خیر است یعنی شر از او دفع شود و عصا دلالت میکند بر آنکه تکیه بر این یکی باید کرد
 حقیقی است و مقراض دلالت میکند بر قطع علائق و بر قصر آمال و سوزن دلالت میکند بر پیوند صورت
 و معنی اما سوزنی را می شمرند پس سوزن در شش از پی پیوند آن بدو این بدست صاحب
 و آبرق و کاسه دلالت میکند بر رعایت فقر و دهانمان آبی و نانی و نمکدان و طشت و آفتابه
 دلالت میکند بر کندروی یعنی کندروی پیران حواله او شد و کفش و نعلین دلالت میکند بر ثبات قدم
 و اگر شانه بکشی و در جامه یا کاهدی پوشیده و نهنگ کالت متفاوت است و چون کار و کسبی میهند باید که در
 کرده بدیند و خربزه یا گوسفتی همراه او کند و سوز و آبرق و مثل آن آب پر کرده و نهنگ و چون شانه شانه
 کنند چنانچه آنها را یک در و شانه و آفتابه که در کار جدایی موسی الطبع است یعنی چون سبب تفریق و جدایی
 دور تر باشد بهتر است و در شیخ سراج الدین که ایشان قاضی عالم بود و عقیقه بر برزگوار خود و شیخ کمال الدین علی
 نکر بود و در خلافت از شیخ نصیر الدین محمود و جراح و علی بن سید شمس الدین عالم بودند و بعد از ظهور و باطن که مولانا خواجه
 با گوئی شاکر ایشان بودند و شعر می گفتند چنانچه این شعر ایشان است شعر بار دیگر می گویم بعد از سراج و قبل از

شیخ سراج

راه و احسان صاحب مقامات علیه احوال سینه سرسبز فتح امداد و سبقت و الداد و شجاعت احمدی از اکابر دینی
 و درانی که از آمدن امیر تیمور به بعد به ملی انداد و اکثر اکابر بخت چو بنویسند و او نیز در آن میان بود و شجاعت محمد علی
 هفت شش ساله بود و هم در غرض بقضی سعادت ازلی و همت او جلی بر شمع فتح آید و وجود او با شایسته
 ملک العلماء قاضی شهاب الدین ملکه که در شرح اصول خودی که قاضی دارد و تقریب نوشته است و بعد از او
 از تحصیل علم ظاهر و در خدمت شجاعت بنصفیه باطن مشغول شد و فعل باطن بر دی لغایت استیلا یافت بعد که میگوید
 که بر وجهی که او میگوید که شمع را از آن خبر نموده و از وی برگزینی آنوقت بجای نشست و او را
 بود پس بعد که این برگزینی از کجاست آن زمان معلوم کرد که در پنج درختی بود و است و از یک سر در آن نشسته بود
 سه کرون او برآمده بود و درخت آن سینه سیده روضه او و چون پوت و کر شمع علیه الدین
 ایشان مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود شمع سراج الدین بودند و هم از سید محمد که در آن اوقات سید شدند و است
 ششم صفر و در چهار شعبه سه شعبه و ثمانه بقولی سده احمد و ثمانه وفات یافتند و در گنبد بر این قبر خود
 در کون نشاند و آن گنبد در پیش در کوه است که بلده قدیمه ولایت گجرات است بسیار کبار در آنجا مدفون اند
 سیزمین آن شمع نیز در محبت انیسرت انوار برکت و ولایت از دیر اینها بی آن بنیاد که در شمس الدین طاهر
 سیدی بزرگ بود و در ولایت و تصور نوبت که کبیر الیون عمر و بعد بنجا سیده بود و در شمع نور قطب عالم
 بنجاب خواجہ حسین الدین شمس اعتقاد و محبت است بدین از می عمر بیکاه در کوه چاهی اجیر آب منی دان
 نمیداخت چه لول غایب و شهر طهارت نه در آمدی و در دروازه شهر سکوت کردی و اگر در شهر درآمد
 طهارت کامل کردی چون وضع گران شدی زود بدر رفتی تا بسا و انقضاض و منور و رتبه امد علیه ذکر
 حسام الدین مالک پوری مرید و خلیفه شمع نور قطب عالم از اعیان شمش و وقت خود بود و عالم بود و علم ستر
 و طریقت او را انقضاض است سیمی رفیق العارفین بعضی از مریدان او جمع کرده است و در آنجا سید نوان شد
 مریدان نسبت پیران غنایه پیوند از عابد و لیکن مرید صادق حقیقی که در گفته پیر در مثل پیوند سید است
 چنانکه غایت ستر عابدانه شود و هم سفید گرد و چنان که مریدی که به پیر رسیده بود و هم رسیده
 گیر و در یک گنبد پیر رود و مریدی است او میگوید سیاه است چنانکه سفید اگر فیض بر او هم رسیده

شعشع

شعشع

شعشع

اما او را چندان نفع نباشد و بزور داری که بود زمانه سالک ز کز عاشق گردد و از مکر عارف فریاد
 بغض آبی ناکاه بود و لیکن بر دل آگاه سپید بسا لک نظر میاید ماند پروه غیب کجاست و زمانه شیخ فراق کجا
 یادست یا نوا دوست یا پرتو نواز است و زمانه شد در دیشی بر در دیشی سپید درون خانه پروه آگاه ان در دیش
 آمد صاحبخانه آشنی بر روی زن خود کشید پروه کز زن او را از سر نیکا بر سپید گفت در آستان که او آمد
 بود بیکانه بود خبر از خود داشت چون آمد گفت بیکانه شد با خود باز آمد رحمة الله علیه که شنبه را دید
 جوینوری از شما هیر شاخ آند بار است مر شیخ محمد عیسی است در ترک و بخوبی صدق و در عرقی در
 گویند که بخوبی صاحب شمع حسین نام از دلقه کجوات شوق دریافت صحبت شیخ محمد عیسی بخوبی رسیده بود
 شیخ بهاء الدین آن ایام طالب علم صالح و قابل بود بصیبت و افتاد و این شیخ حسین هم که میاست این
 شیخ بهاء الدین اوید که جوانی فقیه و شیخ است روزی دل او بروی مسوخت گفت ترا بخواه با بصورتی باید
 بصورت دیکمیا می اصل آورد و بوی بداد که حرف میخواست خود بکن تا اگر با احتیاج شود با ما بگوئی که برای تو
 دیگر که شیخ بهاء الدین عرفه شد نموده که بنده را از شما امید کیست این که میاید بکار من یا شیخ را بکار
 دل خوش و در تربیت باطل ایام و زمانه و فتنه است ملاقات شیخ حسین یا شیخ محمد عیسی یا شیخ بهاء الدین
 و خرقه ترک از شیخ بابت بجان دلقه عرض شد شیخ بهاء الدین دست در امان شیخ آورد و دلقه اس اودت بدار
 نمود و گفت پیروزین شجرت و از ما ترا همین مقدار صحبت نصیب بود بعد از مدتی شیخ بهاء الدین را دل بخواه
 شیخ محمد عیسی شصده ملامت از لی سابقه در معتقدان او در آمد و مرید شد و نعمت یافت و هنوز بعینت
 خلافت مشرف نشده بود که وقت رحلت شیخ در رسید زود بهاء الدین خرقه خلافت تو پیش می
 است که از ما کنه بر شریف خواهد آورد و زمانی که موعود بود راجی رسید حاجت بخوبی رسید و شیخ
 بهاء الدین نیز با استقبال او برآمد هم در تقیبات و لی خرقه پوشانید و خلیفه شد و ملاقات شیخ بهاء الدین
 در نزد کز شیخ محمود و حاجن ایشان مولانا مرید و خلیفه پدر بر گوار خود شیخ علم الدین بودند و خرقه
 خلافت سهر در دیده و شفا ریه از دست شیخ فاذن پوشیدند و خرقه جنتیه از دست محمد عیسی
 و شیخ ابو الفتح جنتیه شدند و نیز از دست شیخ غزالی شد و کل ملازمت کن الدین کان شکر خلیفه را نام

شیخ

شیخ

تر جمعه پانزده و عتبات سلسله منجیه از احمد کتبیافته و کرامت کتبیافته و کرامت کتبیافته و کرامت کتبیافته
 در اخبار الاخبار مرقوم است در روز جمعه در سبت دوم صفر سنه ثمانه وفات یافتند و در احمد آباد کجاست
 مدفون گشته اند شیخ ابوالفتح علای قریشی مرید و خلیفه سید محمد گیسو است جامع بود میان علم ظاهر و باطن
 و زیارت مریدین یقین بریده و کتاب عوارف المعارف را پیش حضرت سید گدرا نیته و مثال خلافت
 یافته ابوالمنصف است مثل تکمیل در خود مشاهده در نقیص و غیره قهرانی بر کلاهی است شیخ ابوالفتح خواجه
 مرید و مبارکه مرید خود است قاضی عبدالقادر و ازین بر طریق خود و فاضل بود و نشسته بود و در حکم و صحبت او بود
 در این ایامه علم مشغول بود و در زبان عربی فصاحت و در زبان فارسی شعری داد و در ابی فاضل بسیار
 در این اصول کلامیه و فروع فقهیه بسیار بود شیخ ابوالفتح اول بود و در واقع صاحب قرانی است و در بعضی
 دیگر کارها نیز مجرب بود و قاضی شهاب الدین بهر آن واقع بدو بخارنه است تاریخ ولادت شیخ ابوالفتح چهار
 ماه محرم سنه اثنین و سبعین و هجری و وفات او بولم الحجه الثالث عشر من ربيع الاول سنه ثمان و عشرين ثمان
 و ختایه علیه و ذکر شیخ جمال الدین حسن بن علی الملقب بحسن بود مرید و خلیفه پدر گدرا و شیخ محمود
 الدین بودند و نیز خلافت از پدر در علم زاده پدر خود شیخ محمد الدین فی سینه البصیر شیخ خواج که خلافت از پدر
 شیخ جمال الدین سید شد شیخ حسن بن شیخ راجع از احمد آباد کجاست نقل کرده و پیران بن شهر و والد خود بن
 خواججهان بن فن کردند صاحب کتاب مذکور که یکدانی بحر الالیا و همچنین شیخ فاضل الدین فی را از اخبار آورده و در
 فن کردند و یکدانی صاحب شیخ حسن در سنه رابع و ثمانه وفات یافتند و قبر ایشان در نور پور پادشاه بود و در
 سانه شی است و صاحب کتاب مرآت ضیائی و چایانیر گجرات میگوید در کتاب گزرا را را بر است که آقا
 در چایانیر سید گدرا ایشان را تاریخ نهم ربيع الاول سنه بنصده و شصت در آنجا شهادت کردند و هم در آنجا
 دفن کردند تاریخ وصال شهید خیر سلیم جوادان دارد و اولاد ایشان در قصبه گدرا و حیدرکوت سیدار مذکور
 عالم بودند و علم ظاهر و باطن اهل حد و سماع و ذکر شیخ الاقیا حسن محمد نامی نیز جمال الدین است بقول
 سنان که گفته ایشان ابو صالح است عالم بعلم ظاهر و باطن و بدو صاحب تصانیف و تالیفات و تفسیر محمد
 حاشیه تفسیر مصفاوی و حاشیه بر نزهت الارواح و غیره از تصنیفات است و حضرت محمد غوث گوایار

شیخ

شیخ

در نظر ارباب برادر زکریا نشان آورده اند و در فراویس فرخ شاهی است که ششم محمد ابو صالح المصطفی
 بن شیخ احمد الشاهرسی بن شیخ نصیر الدین ثانی در عمر و دوازده سالگی مردیم و فرائض خود و شیخ جمال الدین
 حسن شد و کار کرد و خلافت یافت و هم در شش سالگی از پدر خود شیخ احمد با جازت و خلافت مشرف
 در عمر شانزده سالگی تحصیل علم ظاهر می کرد و ولادت ایشان در سنه ثمانی و بیست و سه عمر یوسف نجف
 و نیال بوده و وفات ایشان قبل از تلک است و ششم ذبیح الدین یکم از ششاد و یکم بقوی بن همدان و در ولادت
 و در بلده مولد خود واحد آباد گجرات محله شاه پور قریب قبر والد و شفق خود و عنوان گشت و ایشان
 فوت شیخ حسین بن صالح بود و بعد فوت شیخ خود نامت چهل و یک سال و بعد انتقال پدر خود چهار
 و در حیات والد خود بیست و هفت سال میسند ارشاد ارشاد بر ششاد ان نزد ذکر شیخ محمد نام
 ایشان شمس الدین است و لقب ایشان محمد و قطب میرد و خلیفه بر ریزگار خود حسن محمد بود و ولادت ایشان
 در بلده احمد آباد گجرات در سنه ثمانی و بیست و شش واقع شده و در زکریا شمس بن محمد رابع الاول سکه کمر
 چهل و یک وفات یافتند و در بلده مذکوره مدفون گشته و چهار پسر در عقب گذاشته اول شیخ سراج
 الدین و دوم شیخ عزیز الدین و سوم شیخ حسن محمد و چهارم شیخ محمود تاریخ بود چندی محمد اکبر انصاری
 حق محمد چندی و خلفا بسیار داشتند و از آنجا که شهر و ترنیره ایشان شیخ یحیی مدنی بن شیخ محمود
 ذکر شیخ یحیی مدنی ایشان میرد و خلیفه جد بزرگوار شیخ محمد بود و نام نامی ایشان محی الدین و لقب
 شریف یحیی مدنی گویند ابی یوسف است عالم بود و بعد از شریعت و طریقت چنانچه تفسیر حسنی و چهل و دو نسخه
 که در آن حبس بود و کتابت از تصنیفات ایشان است و از اهل مجد و سماع بودند و ولادت ایشان در احمد آباد
 گجرات بن تاریخ نیم ماه رمضان بر پنجشنبه سکه کمر از روده واقع شد و قطعه جوی سلطان ابوالولایت شیخ یحیی
 که بر روی از خدای احدی ازین نادر و توکل باقی در تاریخ مسعود و سعادت و آت پاکش را ازین باب و غیره
 جو سال سپیده بود و از هر چهارده سال در مدینه منوره گذرانیده بود و هم در مدینه طهر و شرف است و هم
 سفره کمر از یکصد و دو و نخت سفر بستند و زیر قبة حضرت عثمان غنی رضی الله عنه مدفون گشته و در
 سقاچ الکرامات که انصاف میرد محمد فاضل بن فرید الدین شمس است و احوال ایشان بنوم است و

شیخ محمد

شیخ محمد

است و تعلیم آداب طریقت بحسب رت از امیر کمال چنانکه گذشت الحجب حقیقت ایشان اویسی بوده اند و در
از روحانیت خواجہ عبدالخالق غجدانی یافته اند چنانچه میفرمودند که شری و غلبات جذبات نسبت فرار است
از مزارات بخارار رسیدیم بهر مزار چنانچه دیدیم از رخت و در چراغان و عن و قسبه تمام اما فقیه اندک حرکت
میایست داد اما از رغن و عن و این تنهائی برافروزد و در مزار آخرین متوجه قبله نشستم و در آن وجه غیبی فیض
شاهده کردم که دیوار قبله شش شد و تنگی بزرگ پیدا شد و پرده بند و پیش می کشیده و گردان سخت
جماعتی خواجہ محمد باسناسی را و میمان ایشان شناختم از اجتماع کی مرا گفت بخت خواجہ عبدالخالق
غجدانی اند و جماعت خلفاء ایشان انگاه آنجماعت گفتند گوشت را که خواجہ بزرگ سخنان خوانند فرمود
از آنجماعت در حق میگویم که برخواجہ سلام کنم و خیال شرف شوم پرده برگرفتم بری دیدم نورانی سلام کرد
چای دادند انگاه سخنانی که نمیدانم سلوک و وسط و نهایت تعلقات را و بمن و برپایین میفرمودند گفتند
آنچه اغما با تو فرمودند بشارت و بشارت است زیرا ما استعداد قیامت این راه اما فقیه استعدا و
حرکت میاید آرد و تا روشن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند و مبالغه نمودند که در احوال
برجاده آمرنی و عمل بغیرت و سنت بجا آرمی و از خفته ها و بدعتها دور باشی و دانا احادیث
مصطفی راضی علیه السلام پیشوای خود سازی و تسلی اخبار را اما رسول الله صلی الله علیه
و سلم صحابه که ام ارضی الله عنه باشی و گفتند بعد از انان متوجه نسف شوی بخدمت
امیر کمال چون موجب فرموده نطف نعم و بخدمت امیر رسید کمال رسیدیم خدمت امیر الطاف نمودند
و مرا تلقین فرمودند و بطریق نفی و اثبات بطریق خفی مشغول ساختند و چون در واقع
بودم بعل بغیرت ذکر علانید عمل نکردم کسی از ایشان هیچ آگاهی که در ویشی شمار امور و شکت
ایشان فرمودند که حکم جدیت من جذبات الحق تواری عمل الثقلین باین سعادت شرف
ما را ایشان را رسید که طریقه شما ذکر جبر و خلوت و سماع میباشید فرمودند که منی باشی گفت بیا طریقه
شما جدیت فرمودند خلوت در انجمن نظام هر با خلق و مباحطن با حق سبحانه و تعالی میفرمودند و این
اما این را که از این امر با بیشتر اشارت است که در هر طریقه القنی نفی این و هر طبعی میاید انجا

مشهور و تحقیقی بسیار بود و میفرمودند که بجز حدیثی که میتوان از ایشان استنباط نمود در این باب و در حدیثی که
 در خدمت امیر کلاک علیه الرحمه و در مرض آخر خود اصحاب متابعت خواججه شنبه شاکرت فرموده اند و در
 اصحاب از خدمت امیر سوال کردند که خواججه بیباک الدین در ذکر علایق متابعت شما کلامی فرمود
 که یکی که بر ایشان میگفتند بنا حکمت الهی است و فطرت ایشان در میان مینیت سخن خلفا و خواجگان اگر ترا
 بی تو بیرون آورده اند سرس اگر بگویند بیز آن آمده پس در فطرت ایشان در شب شب سیدم
 الاول سنه احدی پنجمین و سیمین واقع شد و در حدیثی که خواججه علی الدین عطا قدس علیه السلام
 سر و وفات نام وی محمد بن محمد النجاشی است از کبار اصحاب بیباک الدین بوده است و حضرت
 در امام حیات خود و حواله تربیت بسیاری از طالبان را ایشان میکرد و اندو میفرموده اند که علایق
 جمعی بار بر ما سبک کرده است تا جرم ولایت و آثار آن علی وجه الامت الاکل از ایشان ظهور مییابد
 در محبت حسن تربیت ایشان بسیار است و از این باب که بعد از نقصان به پیشگاه قرب و کمال رسید
 در کمال کمال یافتند و میگوید سید هزاران قطره خون از دل عکیده و نشان قطره زان قائم و از
 مشایخ کبار زیارت کفنده بسیار مقدار فیض لغز که در فتن که صفت آن بزرگداشتناخته است و در
 صفت توجه بوده و در لغت در آمده اگر چه قرب صوری را در زیارت مشاهده مقدسه آنها بسیار است
 اما در حقیقت توجه بآرداح مقدسه را بعد صوری مانع نیست و حدیث نبوی که صَوَّلُوا عَلٰی مُحَمَّدٍ
 میلان و بر تالی اشخص است و فوات دی بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه سیم حب سنه ششم
 ثمانه بوده است رحمه الله علیه و در خواججه محمد باقر قدس الله تعالی همراه در شجاعت ایشان
 خلیفه دوم حضرت خواججه بزرگ بیباک الدین اند و میباید احوال خواججه محمد باقر را از احوال حضرت خواججه
 روزی در انشائی مجادرات بهر خان خواججه آمده بودند و میروان و فخر ایشان و انعاما کنیزکی از خان
 خواججه اند و میروان در آمده حضرت خواججه از وی پرسید که بر بروی کبشتی گفت جوانی با رسا که بر در
 ایستاده خواججه میروان آمده فرمودند ما با رسا عبودیه آید از روز باین مشهور شده اند و تسبیح
 نام فنیان محمد بن محمد بن محمد الحافظی علیه السلام است ایشان از کبار اصحاب خواججه بزرگ اند و

الخوانق حرمه الله تعالى اندر سرسنگی سفید تر نشسته آرد و ده لوح قرار ایشان ساخته و آن را سابر و مجرب
 حضرت خواجہ مارا سوال الکلک طریقت کچہ توان یافت فرمودند بشرح و دیگر بعد الحیا فطہ علی الاموال
 فی الطعام لا فوق الشیخ ولا الجعجع الموقر و در تعلیل المنام علی طریق اعتدال المراج کوشیدن علی الجعجع
 احیا و بین العناین قبل الصبح بحیث لا یطلع علیہ احد بتوجه در خود نین ذکر خواجہ علاء الدین عجمی
 رحمہ الله تعالى و از نجات خدمت اچہ عید الله فرمودہ اند کہ خواجہ علاء الدین عجمی وانی از اصحاب
 خواجہ بزرگ بودہ و خدمت خواجہ دیر بعضی خواجہ محمد یار سا فرمودہ بودند و استغراق تمام داشتند و تمام
 ششیرین سخن بود گاہ بودی کہ در میان سخن خود غائب شدی و فنی کہ خواجہ یار سا سفیر مبارک
 اند و بران سر برہ اندکی اکابر ترند گفتہ کہ از خدمت خواجہ درخواست کردم خواجہ علاء الدین بسیار
 بی وضعیف شدہ است از وی سہمی آید اگر دیر ازین سفر معذور دارند و در نیامایہ خواجہ فرمودند کہ
 با وی بیج کار نداریم چرا نگہ چون بیامی ہم از نسبت عزیزان یا دی آید از شجاعت مولد ایشان عجمی و آن تر
 مبارک ایسا فتنی است کہ نزد وی است قریب عید گاہ بخارا و دیر بالائی بل مدنون است ذکر ان غریب
 بحر وصال آن سیرین از قیام جمال منورہ از عوارض کشف آن نظر جمال در
 ہو مکمل آن حلیم سحر حق یقین ب العالم حضرت جلال الحق الدین مسرہ از عجمان محبوبان بنظر نقیب
 شان عظیم لطف عظیم حالت مستقیم داشت و آنقدر ریاضات و مجاہدات بر خود نبادہ بود کہ از غایت سست
 جوع نفس امارہ بصورت مہو ہم میسر شدہ از بدن مبارکش جدا افتادہ و در آن قامت او هیچ فتوری راہ نیست
 و وحی و کشف کرامات بنظر وقت بودہ و در تربیت مریدان دستی قوی داشت و بیک نظر معنیان را و
 با سوت ایشان ہر ہر و لا ہوت مشہر می ساخت و جمال پیرنگ شش نامہ میگروانید و خلقیہ جانیش حضرت
 شمس الدین ترک است و ہم شرفش خواجہ محمد بود و لقب می جلال الدین نام پدر بزرگوارش شیخ محمد بود و در
 اشرف دی حضرت امیر المومنین عثمان ضی الله عنہ میبودہ و وی حضرت ولی مادر زاد بود و از ایمان طغی
 و جذب الہی گریبان گیر وقت وی بود اکثر سیر بصورت انصاری و شغوان کریمہ الماندی و آخر حال چند استغفار
 در ذات مطلق بود کہ ہرگز از غیر خدا نیست مگر در اوقات نماز نمہ میدان خبر و با احتیاط و سماع اکثر می شنید

اعلا شایخ کرام میفرمود و مجلس علمی جماع خلایق و علما و مشایخ آن عصر بسیار است و یکی مردم زمانه قوی
 سر روی توجیه و اعتقاد بودی میشدند و بیکس انکار و سماع دی نمیکرد و در اقصای هست مسمی بزاوالا برآوردی
 حقائق و معارف روی طرح کرده و روی چهل سال مسافرت کرد و مکرر حج و عمره و زیارت و از بسیار
 کرام و اولیا عظام نعمت یاد کلمات دی اینجا قیاس باید کرد که مثل مجدوم شیخ احمد عبدالحی که جمیع شیخ
 و بی و آند یار را و یافته بود و دست تصرف هیچ یکی بر روی نداشتند و آخر آن مکنت شیخ جلال الدین و الدین
 در آنجا بود و بیایست و در اخبار را لاخیا نقل است که شیخ احمد عبدالحی مرید شیخ جلال الدین پانی پشی
 مریدی از مریدان شیخ مهمانی کرد شیخ احمد را نیز طلبه بود و از مجلس بعضی از مخطورات شیخ نیز حاضر بود و شیخ
 اینحال اسما نه کردنی احوال تبری کرد بعد از آن ساعت طایفه که از شیخ جلال یافته بود باز گردانیده
 و او و سر سباده نهاد و راه گم کرد و در آنجا درختی بود و بالاسی آن درخت برآمد و کس اوید که بجانب
 سی آیند از درخت فرود آمد و بجانب آن دو کس رفت و پرسید که راه کدام است ایشان گفتند که را برد
 شیخ جلال الدین گم کردی گفت بچنین گفت بچنین است دانست که ایشان سوالان حق اند باز گردید
 و از اعراض که کرده بود توبه کرد و از سرانابت آورد صاحب اقتباس الازهار می آرد گویند بدین
 جلال الحق بغایت مردی عالم ایشان و صاحب دولت بود و در قصبه پانی پت سکونت داشت و شیخ
 جوانی آن کمال داشت و از دولت پادشاهان و پادشاهان و غیره میکرد و عیش بی و غدا میل نمیداشت
 بی انداز میفرمود می آید که وی منظور نظر شیخ ابوعلی قلندر قدس سره بود حضرت شرف الدین
 ایام طفلی در این بغایت دوست میداشت و سخنان دی برای دیدنش هر روز میرفت هم دی از سلاطین
 می آید که روزی حضرت شاه شرف بر سر برایشه بود که حضرت شیخ جلال سوار از پیش گشت
 حضرت شرف چون برآمد بکفت زهی اسپ زهی سوار از شیخ حالت شیخ جلال گشت از پش فرود
 که بیان چاک کرده و در بعضی نهاد و معنی سیاحت گذرانید و جمیع اقتباس میگویند که منقوست از شیخ عبد
 و شمس مفتی پانی پتی که در می حضرت جلال نشسته بود که پزنی ضعیف کوزه خالی گرفته برای است
 نیست چون نظر دی حضرت بر روی آید و گفت که بیکس اناری که آب آورده به دی عرض کرد که اگر

میبود و اطرافت بودی که اجوره کنی و وجه آب طلبیدن است و چنانچه این محنت بر تو واقع کرد می و بی حضرت
 کوزه از دست او گرفت و بر سر چاه رفته و کوزه از آب پر کرده و بر دوشش خود نهاد و چنانکه او رسانید و دعا
 کرد که حقیقی درین آب برکت کن پس از آن روز چندان سیر الی آب از آن کوزه خرج میکرد مطلقا که
 تاز نیست باز محتاج مادر در آن آب نکرد و بنفوس روزی که میاگر می خدمت یکی از فرزندان وی آمد چون بقدر
 فاقه ایشان بدید گفت که میاگر این بیاموز مخدوم را و حقیقت حال خدمت حضرت باز گفت وی حضرت
 تف بر دیوار حجره انداخت پس تمام حجره از طلا بنظر درآمد حضرت رو بر فرزند کرده گفت دیدی این که میاگر
 مساوت بیاموز و هم وی از سیر الاقطاب می آرد که وی حضرت برای نماز جمعه بکه میرفت و با سیر صلیبی
 علیه سلم نماز جمعه میکرد و روزی بخاطر گذشت اگر اجازت فرمایند گاهی در پانی پت و گاهی در کوه بگذرانم
 فراغ نماز آنحضرت علیه الصلوة فرمود که شیخ حلال همانجا مقدر فرزند من سید محمود و نمازها بخواند و از
 باطن بعد از آن می حضرت روز جمعه بار منته بر دهنده سید محمود میرفت نماز جمعه او امین و دهنده وفات وی
 حضرت پنجم و یقین من حسن و دین و عبادت است و بقول مرآة السیر در هم ربع الاول قیسه حسن و قش
 بنظر نیاید و لیکن متعاسر سلطان محمود بن محمد بن فیروز شاه بود و سلطان محمود مدت بست سال و دو
 سلطنت دلی کرده بنای پنج و یقین سنه خمس عشر و ثمانه و در گذشت و عمر شریف شیخ حلال بن
 والدین از کعبه و یاقه و سال متجاوز بود و شیخ شبلی بن شیخ حلال الدین بانی تری خفیه پدر بزرگوار
 است عالم بود معلوم شایسته و طریقت حقیقت و در فقر و تجرید و تغیر دستانی عظیم داشت و از دنیا و اهل
 محترمی میگویند هر دو پایی وی بر ضی لنگ بود اما از غایت شوق و ذوق در وقت نشیندن سحر و در نماز
 و تاجه نو وی روزی مانند یکدیگر در عین جماع بر جاسته و جد میکرد و درین اثنا شیخ ادریس
 عمر وی هر دو دست گرفته فرمود که شبلی از ریاضت تو و ریاضت خلق میگویم که شبلی الهی اگر گشته
 وی باستماع اصبعی منبثست و باز تاحیات خود کا بتواجدت بر غایت نفیست و زمی با فغانان که مرید
 وی بود و فرمود که از ریاضت حاصلی خواسته ام که تیر شاکا می خطا برود و روزی شخصی از انسانان تیر
 با آسمان بزیات کرد و گفت که با آسمان چه چیز پدید تیر ما خواهد شد چون تیر بر زمین آمد دید که یکسان

تریز میگرد که ده است حیران ماند و داشت که راست اولیای حق و سینه شهنشاه و وفات
 شیخ بهرام ختی مرید و خلیفه صاحب حال شیخ جلال الدین بانی پی است و در عهد جوانی بعد عطا
 و خلافت و نصیب زیاده یافت چون در مایه جریب نصیب میدولی آب ساکنان نصیب نکرد که هر
 شیخ از در بخیا خرابی نصیب از طغیان دریا استغاثه بخدمت شیخ دواوردند حضرت شیخ بهرام شیخ
 را نوشت که تا حیات خود میدولی باش و در بار از خرابی نصیب باز دایم شیخ بهرام در میدولی است
 و بکاره دریا تدار گرفت و نصیب از زمین زد و پانز در دریا از اینجا نصیب و در سنگ در افتاد شیخ
 بازده بود در اینجا بود و قدری بهر اینجا است بعد عمر که صد است و پنج و سینه شهنشاه و جبار و شاه
 داشت و مشهور است سر مرزی که در روضه دی می آید شفا یابد و ذکر مولانا یعقوب چرخ می
 در شجاست ایشان از بکار اصحاب خوابه بزرگ خوابه میا و الدین اند و عالم بوده اند و علوم
 و باطنی و در اصل از چرخ اند که وی است در ولایت غریب و قبر ایشان در مکه است که می از زیاده
 مایه حصاست ایشان فرمودند که پیش از آنکه ملازمت خوابه پیوندم ما ایشان محبت تمام شد و بعد
 از آنکه کار علمای اسرار احاطت فتو اگر فتم غریب آن کردم که وطن اصلی مراجعت تمام روزی مرا
 بخوابه بزرگ ملاقاته افتاد و توضیح بسیار کردم گوشه خاطری من مرزید فرمود که این مان که غریب
 ترو ما آئید گفتیم و دست از خدمت فرمود که از جهت گفتیم از آن جهت که بزرگید فرمود که وی را
 عیادت شاید که این قبول شیطان باشد گفتیم حدیث صحیح است که هرگاه حق سبحانه بنده را بر روی گیرد
 دوستی او را در دلهای بندگان خواند از ایشان میسر کردند و هم حضرت مولانا یعقوب چرخ می
 سر و بعضی از مصنفات خود نوشتند که بنسایت حق و احمیه طلب فقر پیدا شد فضل آلی بهجت خوابه
 کشید و بخارا ملازمت ایشان میکردم و بکرم عظیم ایشان التفات میافتم بقدری حاصل شد که ایشان از محبت
 اولیایان بعد از واقعات کثیره تفأل کلام الله کردم این آیت بر آنکه که اولیای الدین آدمی اند و نصیب
 آئینه و در آخر روز و فتح آباد که سکس این فقر بود و متوجه بزار شیخ سیف الدین الباخری می نشستند و دوم
 که ناگاه فقر اوی در باطن پیدا شد قصد حضرت خوابه کردم چون بقصر علاء خان رسیدم حضرت خوابه

عیادت

سلمه بن راه شطرنج دیدم یعنی با حسان بن ابراهیم نماز صحبت داشتند و صحبت چنان مستولی شده بود و بحال
 عظمی نماز درین ایستاده بودند که در اخبار است العلم علما علم علم فذلک علم نافع علم الانبیاء
 و المرسلین و علم اللسان فذلک حجة الله علی بن آدم است که از علم نصیبی نموده و فرمودند که نصیب
 ادا احاد ششم اهل البصیرت نجاشی و ششم البصیرت فانه هم چو حسن القلوب نیک کردن فی قلوبکم و منظر و فی
 صیحتکم و ما موریم خود کسی را قبول نمیکند منت که اشارت میشود اگر ترا قبول کنند یا قبول کنیم
 و منت چنان بر من صعب گذشته که بجز خود و خندان نگذرانیده بودم که در نظر آن بودم که این صیحت
 بکنشاید یار و کند چون نماز با دعا و ایشان گروم فرمودند مبارک باد که قبول کردند و فرمودند
 که درین مفرمولانا ج الدین و منت که لکلی ادبیاتی که انجی اولیا و البصیرت بخاطر آمد بطن خود و سیر
 بلخ کجا و منت که لک کجا بعد از متوجه بلخ شدم اتفاقاً ضرورتی پیش آمد که از بلخ بهشت کوکک فنام
 اشارت خواجہ میرزا و آمد و صحبت مولانا را در یافتم و بعد از دریافت مولانا را البصیرت من بخواجه
 فرستاد که رفت بلخ بخواجه میرزا و صحبت کردم و بخاطر افتاد که دست ارادت بخواجه دهم
 و بخواجه دومی بود که دومی عقیقه دهم بهر راه نشسته بود باو می گفتم و دم گفتم زود برو در پیش خود
 خطوط بسیار بر من کشید با خود گفتم این خطوط را شمار کنم اگر فرو باشد و دلیل بر حق است که آن الله
 فر و حجب الفرو چون شمار کردم فرد بود و یقین تمام بخواجه دهم و ارادت گفتم و مرا و قوف عدد دومی بر
 کردند و فرمودند تا توانی عدد فرد را رعایت کن و اشارت بآن خطوط فرد کردند در تقاضاست و
 از اصحاب خواجہ علاء الدین عطار است بکلی از اصحاب خواجہ بزرگ اند و خواجہ علاء الدین
 در شسته اند و میر خواجہ بزرگ اند و بعد از وفات خواجہ بزرگ صحبت خواجہ علاء الدین رسید
 انفرادی از آنکه که میفرمودند که اول بار صحبت خواجہ بزرگ رسیدم فرمودند اما تو صحبت خواجہ
 علاء الدین خواهی بود بعد از آن بنی ولایت بخشان افتادم و خواجہ علاء الدین بعد از وفات خواجہ
 بزرگ بصفتان آمدند و آنجا سوطن شدند پس کسی پیش من فرستاد که خواجہ بزرگ فرموده بود
 که تو صحبت با خواجہ ای بودی پیش ایشان فرستادم و حیات ایشان در صحبت ایشان بودم و خواجہ

ما را در این عجب صحبت ایشان سید و اندر فرمودند مرا و اعیان حضرت مولانا یعقوب چرخ سید است
 شود و ولایت صنعایان شدم و شبت بسیار سیرم چون صحبت ایشان شدم بر روی ایشان اندر
 سیاهی که موجب نفرت طبیعت می باشد بود با من در لباس رشت گویی ظاهر شدند و در شبت گفتند
 که نزد یک بود که باطن من از ایشان منقطع شود مرا با من تمام حاصل شست و شستم و بار دیگر بجز
 بر من محبوبی ظاهر کردند و لطف بسیار نمودند و در وقت که خواجہ آیین میفرمودند و نظر این نصیر بصورت عزیز
 را ندیدم که مرا از اطاعت و محبت تمام نسبت دی بود و چند گاه بود که از دنیا رفته بود و فی الحال
 انصورت کردند مرا تصور آتش که شاید انصورت همین در خیال من بوده باشد بعد از آن از بعضی
 شنیدیم که دی هم آنرا شاید کرده بودند و عقیده این تقریر است که آن خلیف و بصیرت بشعور
 و اختیار ایشان بود و اثبات ائمه منی را که از خدمت مولانا یعقوب نقل کرده اند مولانا یعقوب
 میفرمودند که طالب صحبت غریزی می آید چون خواجہ عبد الله میاید آید چراغ همیاساخته و درون
 و فتیله آماده کرده بین کو کردی بآن میاید و شبت رحمة الله علیه در پنجم صفر رحمت حق بوقت
 و کرمان محو جذبات جلال آن بطوره نفحات جمال تخرشید و لائش بنقاب آن ماه
 در پیش سجایا تقرب و در شهود ذات مطلق قطب احوال محمد و شیخ احمد عبد الحق قدس سره در خیال
 است مرید شیخ جلال فی سنی است در پیش صاحب تصرف و نظر خوارق عادات و کرامات و صاحب شوق
 و ذوق و سر و حالت فقر و محرومیت و نظر موثر و تصرفی غالب بر ادا و مقام رد و دل است و مرقد و غیره و آنجا
 صاحب اخبار الاحیاء و اقبالی از ارازالوار العیون نقل می آید و طلب العالم شیخ عبد القدر و لکن در می رساله
 و مقالات ایشان می بیند که شیخ العالم هفت ساله بود چون در اواز برای نماز تجدید خواستی دی نیز
 برخاستی بطریق که ما در اخیر نمودی و برادیه خانه نماز مشغول شد می چون ما در اخیر شدی
 مهربانی که شبت معشکرمی محبت حق غالب و ما خود گفت که ما در زمین است که مرا از عبادت
 باز میدارد و سر و عالم بنهاد و در طلب حق درآمد و گویند که اندر آنکه دی سفره من آمد و دوازده
 ساله بود و برادر دی بود شیخ نقی الدین نام مردی مکرر شبت داشتند بود و خدمت او آمد قصد

نعم که در شیخ نقی الدین بر اخیری از علمای بی ادبیت و بی سنجاندگی گفت که مرا علم نیست حق تا بپوزد بر ما با
هر که شامی آموزید کائنات بر او را در پیش آید و بی برود گفت این سخن را بکنانند بگوید مرا علم آموزید و بی
می آموزم در وی نه بگوید و شما را بپوزد بر ما بگوید که شامی را که کاندایشان نیز که ب صرف پیش آورد و بی
در این کائنات مرا علم خدا می آموزد که من جز او دوست ندارم و در حال و حیران بود و بعد از آن صحبت برادر
در یکا خود مشغول شد و هم بر سر راه نکرده که برادر از شیخ نقی الدین بپشت که او را نروج کند چون این قصه گاه
شد پیش آنجا که گفت که من عین مراد خرمید و تو که که بنده خدا را از جهت نیکی سپرد و از بلا و او بگریز
بنده خود به بنده خدا و هم در راه که مذکور گفت که اند را آنچه وی طلب حق میگفت بخواست شیخ نور علی با علم
با خود چیزی نداشت برگ کیا می پویش شیخ نور بنده و گفت با با صفاست شیخ نور فرمودند با با صفت
ساعتی با وی ملاقات داشت و بی آنکه بگوید که نکل و افسه شود و گشت و نام شیخ نور شیخ نور الحق است که در کل
بالا گشت هم صاحب اخبار میگوشد عبد القادر و من انوار العیون نویسد که در پیش چون صفا یا یکی بگوید حق
در وی بود پس غیر نماند وی از شیخ نور بنده ازین مرتبه بود و شیخ در جوابش عزت فرمود که در منزل نزد
از است پس می خبر بطلب شیخ نیافت و برگشت آنشی که از آنجا در شهر پیدا آمد در آنجا دو دیوانه بود
یکی را شیخ علاء الدین میگفتند وی سر برهنه مایه و دیگری را بنام لنگونی که اند و پیش داشت و جانب حق
بودی از ایشان بی مشافهتی از مقصود راه نیافت و از آنکه درگی که از بی نشانی مقصود راه یافته بود در
و تازید و در طلب میزد و از آنجا در شهر آمده و به و با شیخ نکل و دهی ملاقات کرد و طریق شیخ طریق این
بود و مشرب وی عشق و محبت بر نیاید با خود گفت احمد از زمرگان خبر مقصود نیافتمی باری و محبت
مردگان باش اگر بر می اندان علم بیاید چند سال در قاهره بیا بیا آن شهر را می نویسد که گویان میگفتند
گفت اکنون میر دهم در زندگی در تهر وانی بفری دست خود کا وید و در آمد و دست شش ماه در آن شهر
شد و هم در راه که مذکور گفت که شیخ العالم قدس الله سر و اندران آنچه بحار عطفش لطف طلب کرد
که کبریت آنست و سینه او بجا خضر است چنانچه گفت شمع بر سر کبریت آنست سینه او بجا خضر
است و از غوی احد کمال فوق البرزاق را که عالم میگردد و ندان آن آشیانه نمیدانند که کا و تعلیم با بی تا بپوزد

جلال الحق والدين جاسل شد قطب الاوليه حضرت شيخ جلال الدين شيخ العالم را با ذوق حضرت صحبت بهادر
حضرت صحبت قبول فرمود و طاقه از سر خود کشیده بر سر شيخ العالم نهادند و فرمودند که علم توان او چندان کرم
که در حجر کعبه و در غیر بنیاد بعد از شيخ العالم با بعضی مریدان شيخ جلال معانی کردند و بعضی محظورات هم آوردند
شيخ العالم را چون قطب محظورات افتاد و حال شمری نمودند و بعد از وقت طاقه که از شيخ جلال باقی مانده بود باز
گرفتند و در آن شب نه و سیار دنیا بودند و راه که کردند و در آنجا بروختی فتنه و کس او را ندید بجا جنبه فتنه
پرسیدند که راه کدام است گفتند که راه بر شيخ جلال الحق والدين گم کردی پرسیدند که چنين است گفتند چنين
تا سه گيت سوال جواب شد و غایت شدند و دانستند که ایشان سولان خدا اند و فرمودند که ای
مقصود تو خبر بر شيخ جلال نیست ما گشتند و توبه کردند و زیر پای شيخ خداوند خراج ایشان را در کنار خود گرفتند
و فرمودند که ای عبد الحق امروز تو همان من باشی شيخ العالم سر برین سیزده شيخ جلال خادم را فرمود که هر
چیز طعم که ممکن باشد از جبرئیل محظورات که مستعمل موجود و کعبه چون طعام موجود و شيخ العالم را
و خادم را فرمودند که آنچه موجود کرده بیا از عرض از جبرئیل طعام که موجود بود آورد و بعضی محظورات هم آوردند
و شيخ جلال الحق والدين مطلع مقصود شد و مشهور شد و مشیر الی ائمه و مبلغانی و احدی که از شيخ العالم را فرمودند
که ای عبد الحق بر او ندی را که از حضرت احدی را جدا و اتی بر آن آوردند دست نزن از وی غمناک
شيخ العالم را بعد از این که نظر جلال احدیت حق افتاد و در دایمی آن حق الهی و الاضیاء اختلاص
الکلی التما جبریت و در افواج کمالی ائمه و اولیاء الاضیاء دل شيخ العالم را تا سخن آورده تا شيخ العالم را
بخود شدند و در عالم جبریت افتادند و مدتی در زوایا خاقان شيخ جلال نشسته شب روز گریه میکردند و احلام
ما سواد سیرا بودند بعد از شيخ جلال بر سر وقت شيخ العالم آمدند و فرمودند ای عبد الحق خبری از غایت
بهوش از آنی شيخ العالم از کمال در و غلظت باطن از دل سر و نیست و بیخ اختیاری افتاد و میفرمودند تا غایت
پرسیدند که چه چیز بود از کجا که اینچنین بودی آدم و از که آخر انس گم و غارت پاک نام پاک چون شوم چون
شيخ جلال کلمات و مرآت میفرمودند شيخ العالم عرض کرد که قدری نان شام بخور باشد بنده بخور شيخ جلال
ان بخی شامی شيخ العالم را بخور انبند میفرمودند ای عبد الحق خدا می یاک است و پاک پاک سواد از

یاک یاک را همیشه پاک دارد منی متوکل دست و سجده یاک یاک باش و خود را و حال و کار خود را از بابا
 یاک و از بزرگ یاک هیچ ننماید و نگاه بدانی و به منی که در دجهان خیر حضرت یاک پنجست و هرگز نباشد انگاه شیخ
 العالم را نسکین طین آمد احمد سعد علی ذلک کبی مرید از سلسله مریدان شیخ برالدین و در ذکر ایشان کنا
 تعریف نموده اند آن میوید که شیخ برالدین خلیفه حضرت شیخ بغیر الدین محمود قریب موت خود شیخ احمد عبدالحی
 رووی امانت سپرد و فرمود که فرزندم شیخ بغیر الدین خود رسالت و فتیحه مستحق قابل بن امانت گرد و مرا
 استخیم نمایند سبب گم شدن آل خرکنا نیم نشان کتاب مصنف معلوم کرد بعد فوت پدر خود بمقام را بری
 انچه مراده حکام طالب علمی بر وصول آن امانت مامول بود که نگاه درویشی کسوت طند زنه و لباس
 مجرمانه و چرمینه در بر و کلاه بر سر نهاده بد خانقاه ایستاده و همراهش گنجا دم بخدا ز نام دست بسته نمود
 و محمد مراده و عین سبقتی بود چون آمد رویش با برین نیت دید از نور باطن فصحید که انچه او در واقع
 زود بر خاسته و دید و موجب تعظیم بجا آورده بر خیزد و نشاند و نظر تحصیل امانت انداخت
 چون استاد ایشان را متوجه بجا نماند و بدو در سبقت ناخیر فهمید که بنخوید و بعد از فراغ با سماع کلمات
 ناساغ پر از یدیل تحباب مراعات جانبیکه نشاند یعنی ظاهر سوچی سبقت اشتغال و باطن
 التفات نظر مسمومی انچه او در اثر گماشت سخن کوشتش تعلیم انظار برین رویش را در ششم آورد و عصبه
 چند به جلالت بر که شیخ احمد عبدالحی نظر تفرقه را میسر آن استاد از اذاعت هم در لحظه بغنائی خود ساخت
 آن استاد فی الحال بر زمین افتاد این خیر مراده بر خیزد و نیت امانت سپرد و پدر خود بقیس بن کشت
 پسید که را اسید اندید و میثا سیدیت پدر بفرمود و انچه یاد دارد ایشان گفتند آری میثا سیم که شامش
 عبدالحی ساکن در دلی هستی بجهت تسخیم امانت ترش بر پا آورده ایبا سخت خوش دل گشتند و ششم را در و نماند
 بعد محمد مراده از برای امانت او شاد و التماس آنکار در شیخ احمد مشک آب بر روی آورد و آمو لا مافی الحال
 بهوش آمد و بر خاست بر کرامت اولیا عقیده محکم خاسته و بنیان هر نعمتی امانت که مودع بود محمد مراده
 زود سپرد و بر دانی چهل روز در بده را بری بخانقاه انچه مراده امانت کرده آنچه در واقع امانت
 بتدوین لغو بعضی بود بعد از بطن خود مراد بخت فرمود و نقلست چون شیخ احمد عبدالحی حق بجهت کرد

و دانشمند با طهره العین زبانش بر دلفند که است و بدیده عظمت شیخ احمد در اقواله عوام همه را متباد
 خلق بود را بر می و فلاح آن بزرگوار شیخ محمد دم در ایستاد و افغانان و تاجیکان نیز بدیاریش مشرف شدند
 و در جوانان نقیضان که حاکم المقام بود التماس نمودند که اینجایه امر بدین شیخ احمد کنند و چندین بار
 کرده گفت سو و مکر و بغور آن برادر زادگان را با طبع قیامی برادر باره و دیگرند و نیازیش آن محمد دم
 بر و دلها را اعتقاد و عرض نمود و محمد دم فرمودند که بنی سیرین نعمت اینفر زنده سیده ام من بر این
 خوشه بر و ام شمار انشاید که اسپران آماجی اجداد خود روی گردانید پس آنجایه امیره خودش شیخ
 نصیر الدین بر و دیکلاه و مقرر اض آن سپرد و اشارت کرد که بر سر اینها مقرر اض ایند و انمار فرمود که شما خود
 را بر یزدیم محمد و مراده انگلیس بچنان کردند و محمد مراده آنها را میزدند و شیخ احمد بطن خود و سوجه شدند
 و نقل است در سال که نوکش شیخ الشیخ شیخ بدر الدین که خلیفه شیخ صدر الدین حکیم بودند و با شیخ داود در بیجا
 و شیخ بدر الدین که سجاده ایشان اولاد و مقام بر ناده بود و حالاً در مقام راهی است و وصل و قریبی
 خبر می بود و محبت مودت تمام بود شیخ داود اکثر اوقات آنجایی بود انحض شیخ بدر الدین و
 سفر آخر سپرد و شیخ نصیر الدین که صغیر بود جامه اجازت دادند و از جهت امانت باطنی حواله شیخ را
 کردند و فرمودند که در پیشی از هندوستان فرج اید رسیدم او شیخ احمد است باطنی تر نصیب از و خواست
 این محبت کردند و حلت فرمودند بعد شیخ نصیر الدین بر سجاده پدر خود نشستند بعد از آن سبب غوغای مغل
 در را بر می رفتند و در آنجا از دانشمندی که علمی پایان داشت علم تحصیل کردند و شیخ نصیر الدین هم در آن
 شده بود انحض روزی شیخ العالم فرمودند که ای بختیار تکیه بند روان شو به بیم بازندان شیخ بدر
 چه بکنند شیخ العالم در را بر می شیخ نصیر الدین رسیدند ملاقات کردند و میگید که نشستند و با شیخ نصیر الدین
 در خواندن کتب مشغول شدند و سبق آغاز کردند حضرت شیخ العالم فرمودند ای شیخ نصیر الدین بدو مکر
 بهر می یاندی و هم بدین علم مشغول نبودی شیخ نصیر الدین سخن بدو شیخ بدر الدین یاد آور و در دیکلاه
 خود گفتند شاید این میان در ویش باشد که بدو حقیقت حلت ملا احوالت او کرده بودند و شیخ نصیر الدین
 تعلیم تمام کرده پیش شیخ العالم را تمام نشستند و ب فرمودند که شک شده بود و دیگرند و کرم پیشی آن دانشمند و در حقیقت

بلاگاهت چون آنکه میباشند و گویانند که در این عالم انوار و کشف است و از آنجا که در این عالم
هیچکدامی از اینها نیست و در هیچ کجا اینها پیدا نمیشود و در هیچ کجا اینها پیدا نمیشود و در هیچ کجا اینها پیدا نمیشود
مقصود حقیقی راه نیافتیم که امر و نواز دولت شما شریف شدیم چون آنکه شما را اینها پیدا شد و در هر حال
در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
چاپای غلطیست و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
تا ابد است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
پیر و کبر و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
میر و شیخ احمد و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
میر و شیخ آن و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
کامرا بر اینها و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
قبول خواهی کرد و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
مغیر از این و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
طاهر و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
انگاه شیخ نصیر الدین برآمده فائده ولایت برآمد و مقصود حقیقی رسید و هم دنیا و دین را حالت کردند
پوشانید و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
خواهد بود و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است
بیک اکثر مردان این عشاق صفت مست و صحت میباشند و عاشقان این وحدت شامان و جهان اند
ذیر و سودمند که کور و مایه مستعد و داند علم که مراد از اینچه که مراد از اینچه که مراد از اینچه که
ما و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است و در این عالم کمال اصل است

میروان و غمی نماند و میفرمودند که نظامی شاعر ماضی بود که گفت من صحبت میان زمین و آسمان
 خوانم چنانکه زین گوشت * زیرا که صحبت مصطفی صلی الله علیه و سلم چنانچه صحابه ابو و محبان را
 و محبان را اجمال را اکنون هست حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوهری در کتب خود و از همه مستوفی
 شیخ احمد عبدالحی را این محبت در فیه کمال بود و او را در این راه حضرت محمد را بهین نظام بود و کمال
 نظام چنانکه می آید حضرت محمد در فیه چنانچه چنانچه جامع جمعه کما در در جابر و بدست میدادند و در
 می رسیدند مسجد جامع کما در طرقت و چون در راه یافتند یکی پیش میبرد و با او از بلند اسم حق میگفت و باران
 میزد میگفتند یا بسمت او از در محبت یابین ساز میقتند و هم صاحب اجناد الاخیار می آید که وی میگفت دست
 پاک حق بی نام و بی نشان است اما اگر اسمی از اسمان ذات پاک را اطلاق کنند بهتر و بزرگتر از اسم حق نماند که
 معنی اسم حق تسبیح از همه کلمات و ثابت ذات است پس اطلاق اسم حق بر ذات پاک را اطلاق بر وجه کمال
 باشد و حضرت شیخ عبدالقدوس رساله انوار العیون در توحید این فعل بعضی سخنان حق اصطلاح ایشان
 گفته است و چنین گویند که اکثر مردمان او همین کلمه جان داده اند و در خلفاء از ارباب عین و از بعضی شنیدند
 شیخ جمال که بر می روی مریدی بود در آوده با شیخ احمد عبدالحی مصاحب است شیخ احمد گفته است
 که گویا بنده مسافرت کردم با بعضی مسلمانان ملاقات نشدند الا در آوده یک سحر را دیدم و نامش شیخ
 جمال گویند که در هم گفتند که در آن نام که شیخ در آوده بود سگ ماده همراه داشت و می بویید و می بویید
 و ملاقات او کرد و همه اعیان و اکابر امر او شهر را بهمان سخت روز و دیگر جمال گویند که گویا که
 تمام شهر را طلبید و در آن طلبید میگفت جمال الدین بنیانی سگ بود سگانه را طلبیدیم که آن دنیا
 در جبهه و طلبا که کتاب تو از جمله آدمیانی ترا چون طلبیم و هم از صاحب خیا نقل است که در خانه او سبزی
 بود و غریز نام و در وقتیکه شول شد که در حق بر زبان را انداخته و یک همه حاضران آنکه که را از وی شنیدند
 و خوارق عادات بسیار از وی ظاهر میشد و روزی از وی خوارق ظاهر شده بود و مردم غوغا
 فرمود که چه غوغاست و حضرت باغوغا می شنید و می گفت و می روان در گورستان رفت و در میان اعتبار
 گفت اینجا قبر غریز باشد غریز عبدالرحمن مرضی حادث شده و در دوسه روز از دنیا گذشت

بنحیاری مرثیه شیخ احمد عبدالحق سبقت و محرم اسرار و حال او در سفر و حضر با وی یکجا بود و از مردان او
 کم کسی بود که در غایت و قرب شیخ مشارک او بود وی غلام سوادگری بود هر صبح در خدمت شیخ
 آمدی و بامیستادی شش ماه نظر غایت بحال او افتاد مست و خجسته و در آن خود می گنج
 و آمد که احمد این چنین نیست و از بندگان خدا را محروم میگذاری و می راندی آب نوشانند
 و از سستی بهوشیاری آورد و فرمود بنحیاری بر مولی خود برو مولی چون حال دید او را آرد کرد
 و بنحیاری آتش عشق و محبت چنان تابست که یکدم از خدمت گویند که شیخ شرف الدین پانی تپی و عالم اسرار
 بشیخ احمد عبدالحق سفارش بنحیاری کرد و گفت احمد ترا هیچکس عالم چنانکه نوی نمیساند که بنحیاری
 از خان بان دل برگرفت و از جزیره برود آمد و در خدمت شیخ مشغول شد و هر طریقی که صلاح و مصلحت
 محبت بود بجا آورد و در هم از خبا رقت است که روزی شیخ احمد پسر خود را شیخ عارف بطلبیدن بنحیاری
 بفرستاد شیخ عارف بر در او رفت و او از او وی میخواست که با زن و جماعت کند و نشانی آن بود
 که دخول کنونی الحال زن را بگذشت و بخدمت پیر نشانی گویند که بنحیاری را شهوت جماع با کمال بود
 و در قضاء آن بی طاقت شاید که ای طلبان جهت امتحان او بود و در آنوقت مطاعت کند باینکه
 روزی پیش شیخ آمد و گفت که قصد تجارت دارم چه فرما شود و فرمود برو اما ما در می یامر و باید
 ولایت این فقیر است گویند که وی هیچ نخواهد بود اما بکرت صحبت شیخ بعلوم عالم بود هر چه گفتی از
 کتاب الله و سنت رسول الله برین گفتی همه الله تعالی در قیاس است سلسله نسبت حضرت شیخ احمد عبدالحق بنحیاری
 و خطبه بایر المومنین عمر رضی الله عنه منتهی میشود و بعد و شیخ و او قوس سره یکی از فرزندان عمر فاروق
 خطاب رضی الله عنه با بعد و چند از مردم قبله خود در حادثه با کوفه آن ولایت بلخ هستند و آن سید علان
 خلیجی از شاه و ملی خواه اور البصیر اوده نموده بنابر آن قصبه بر سکونت اختیار کرد شیخ و او ب
 ارشد و شیخ نصیر الدین محمود چنان علی شهادت و تربیت از وی افتاد بود اما شیخ و او حال خود اکتسابی صورت
 نهان میشد و هم صاحب قبایل الانوار از انوار العیون میوید می حضرت شیخ احمد بنحیاری که در دهر
 من گنه کند آتش و در بر وی حاکم باینکه یک صوفیه مراد از داره مشرب این طائفه است و مراد از

آتش و فز شکر و واقفیت یعنی هر که در طبقه آراستین در آید شش درخ که مراد از شکر و واقفیت از آن
 نجات یابد پس یقین که در همان حق را آتش شکر و فزاق حرام است کما لا تدفع فساد لایت قدس
 تعالی هراره از احاطه تحریر برین آچون درین مختصر غنایش آن بی یتم بان علم را ساکت گردانیدیم
 و فاش پانزدهم جادی الثانی سنه سبع ثلثین و ثمان آیه در زمان سلطان ابراهیم شرفی واقع و بعد از علم
 الله تعالی علیه ذکر خواججه عبید الله داد امده تقابرات و وجود عطف و ارفاق اهل البین در شمس است
 خواججه محمد الاناجری در حضرت ایشان بوده و در واصل از بغداد و در بعضی گویند از خوارزم و شیخ عمر
 باغستانی از ده غمستان بوده که از کوه پامپای تشکده است و شیخ محمد علی باوری حضرت ایشان
 و نسبت شیخ نشان زده سله بعد شد بن عربین خطاب سید رضی الله تعالی عنهما و از کبار صحابه شیخ نجف
 حسن بلکاری بوده اند و لا حضرت ایشان در ماه رمضان سنه ثمان یا نه بوده است بعضی غزوان
 و عام حضرت ایشان میفرمودند که بعد از لا حضرت ایشان و الله ایشان از نفاس پاک شده اند
 و غسل کرده ایشان پان می گرفته اند و چهل روز شیری نمکیده حضرت ایشان میفرمودند که کسب الیه بود
 ام نمیستند که سر را از شمشیر سوخته بود اند که با گاه فوت است و میوزان داده مردم بر نهاده شده اند
 چنانچه ششها که می پخته اند فرصت نشده است که آنرا بخورند و گهاغالی کرده اند و کجوه برآمده و در آن
 ایام آباد کر ام حضرت ایشان با غمستان بوده اند حضرت ایشان و از سه چهار سالگی باز نسبت گاه می
 حق سبحانه حاصل بوده است میفرمودند که در طفولیت بکتاب شد و میگردم من تبت و بختی سبحان
 و آگاه میبود و در آن وقت مرا عقیده چنان بود که همه مردم عالم خود و بزرگ بر نیو جانده میفرمودند که ما
 من سجد بلوغ شرعی رسیدم و دانستم که مرگم را غفلتی نباشد و رحمه روزی حضرت ایشان رضی الله
 انما عطفنا کما لکثر میفرمودند که در تفسیر این آیت چنین گفته اند که وادیم تر که تریعی شهوات
 در کثرت لیس یکایک این مقام دوست هر آینه هر ذره از ذرات کائنات امتیه است که در آن حال
 وجه باقی مشاهد می کنند باین کیفیت ملاقات حضرت خواججه لا یعقوب چرخ حضرت ایشان میفرمودند که او
 که بر هر می نفهم مجمل و فخران سیدم باز گمانی بر در با انشیه و فوجم کردم که بطریق خواجگان قدس السلام و جهم

نخستین

شنوشت سپیدم که این طریقه از کدام غریز بنهار سیده است گفت غریز است و در بعضی که در اینست از امور لایق
 چو میگویند بعد از آن بلا زنت مولانا شافتم چون بولایت جهانبان رسیدیم بعضی در راه می خجاست
 غیبت مولانا کردند و سبب شنیدیم سخن بی نشان و بزرگوار بود و اوقات بود آخر الامر خود گفتیم
 سافت قطع کردی نیک نباشد که ملاقات کنی چون شافتم و ایشان را دیدیم بسیار التفات نمودند و چون
 روز دیگر رسیدیم بسیار غیبت بخشودند پیش آمدند بخاطر هم آمد که سبب استماع آن غیبت است بعد از شام
 باطاف پیش آمدند و عنایت بسیار نمودند و دست دراز کردند که بیابیم کن طبعیت برگرفتند و ایشان
 اقبال نکرد و از آن جهت که پیشانی ایشان با من بود و شایه برضی که موجب نفرت طبعیت میشد ایشان را
 طبعیت مراد یافتند و دست خود را متعجب کشیدند و بطریق خلع و کسب عمل صورت خود نمودند و
 ظاهر شد که اختیار از دست من رفت و یک شدم که بخود انداختند و دست مولانا جیبم باز ایشان دست خود
 را دراز کردند و فرمودند که خواجہ بہاؤ الدین دست من بود و فرمودند که دست تو دست ما است
 دست تو گرفت دست ما گرفت دست خواجہ بہاؤ الدین میگیم بر موقوف دست مولانا تعقیب
 گرفتیم بعد از آن طریقه خواجگان بر وجه انبی و اشکات که آنرا توفیق حد می گویند مولانا فرمودند که کج
 از حضرت خواجہ بزرگ ما رسید است آنست که شما بطریق حایہ طالسان از تربیت کنید و انقباض شمار است
 از احتجاب مولانا پرسیدند که طالی ای شیخان طریقه گفتن چگونه بود فرمودند اختیار شمار است
 بحدی تربیت کنید مولانا فرمودند که طالب یحیی بیاید که پیش مرشد آید مجموعہ امور میا کرده بود
 موخوف اجازت بود و ادوات هر چه گویند تربیت و ہم صاحب شجاعت میگویی حضرت ایشان میفرمود
 که مولانا انصاف میدادند میفرمودند طریقی که از خواجہ بزرگ ما رسید است ذکر است اگر کسی بطریق
 جذب می تواند تربیت کردن بسیار خوب است میاید کرد حضرت ایشان میفرمودند که چون از مولانا اجازت
 خود را طریقی خواجگان قدس الدار و احتم تمام می بیان کردند و چون بطریق رابطہ رسیدیم بود
 گفتن طریقه تربیت کنی و مستعد این بسائی را میفرمودند که معنی الله الا الله پیش بعضی آمدند و
 چنانست ہی آن تواند بود که لا اله الا الله عبارت از مرتبہ الوهیت است یعنی ذات مع انصاف الا الله

فرزات بخت معری عن الکل انهمی را بر از خود و در نمی باید دست زیر که در زمان خلود دل را غبار
 خیزات مقدسین نیست و این نسبت مبتدیان خواجه عبدالحق قدس سره نیست قدم نهیم با
 در و مردم اگر در کسی است در بهترین معنی میفرمودند که مبتدیان طریق خواجه بهاؤالدین اقدس سره در
 اول قدم جاشنی از غیبت بود حاصل است شرحه در مودند بر در کوچا میگردید کاری کند که
 از شافعی گیر و هر وجه که توانید خود را گم کنید و سعی نمائید که شود احدیت در کثرت حاصل شود
 کتاب شجانه بحالات و کلمات حضرت ایشان بسیار است حالت به بیان نیست نو که که تحقیق کنید
 عبارت عن تجلیه سبحانه لیلایه بذاته فی عین العبدین هم المکمل و در حقیقت فرموده اند اگر پسند که
 چیست بگو خلیص دل و تجرید او از آگاهی غیر حق سبحانه اگر پسند و حدت چیست بگو خلاصی دل از
 از علم و شعور و وجود نیست سبحانه اگر پسند از حدت چیست بگو مستغرق در هستی حق سبحانه اگر پسند
 وصل چیست بگو لیسان بشود و نور و وجود حق سبحانه اگر پسند فصل چیست بگو جدا کردن را غیر
 حق سبحانه اگر پسند سکر چیست بگو ظاهر شدنی حالی که نتواند که پوشیده دارد و چیز را که
 پوشیده از آن چیز پیش از انجیل است فاش در سنه خمس سبعین ثمان مائه واقع شد و ذکر آن مشبه
 وصل و شهود آن فارغ از فتور و تحقیر بود آن لسان حق و ترجمان معارف قطب در آن شیخ الشیخ
 حضرت محمد و شیخ عارف قدس سره و از اخبار الاخبار است شیخ عارف پسر شیخ احمد عبدالحق است
 و صاحب مجادله او موازنه چهل سال عمر یافت با بطلانقه سر می داشت و همگی از دراضی بودند و هم
 از وی نقلست که هر پیری که شیخ احمد را هیئت در تربیت روزی منگو و شیخ شهادت کرد که زنها یکبار
 نصیب یافتند هر پیری که می آید حق گوید آن آرد و عقرب تربیت حق میباید و شیخ گفت که که فرزند
 بر من است تو نه ام و او اما میورنجه نشد است و میفرمدم در این گزافتم بعد از آن بگویم کنم
 بشرط آنکه او را هیچ نگوئی و در رضای او بشی بجای چند گاه پسری متولد شد شیخ عارف نام نهاد
 شیخ عارف را پسری است شیخ محمد نام شیخ عبد القدر و من بدانستم بحسب رحمه الله عیدیم صبا
 انبیا لا نوار میگوید حضرت قطب عالم شیخ عبد القدر پس ننگوئی انوار العیون میباید هر که از این طایفه کند و

شیخ عارف

حضرت شیخ عارف قدس سره می آمدید انست که وی در مشرب ماست و هر کسی که در مدت عمر مبارک
 ملاقات بوی حضرت کرده بود و یکوقت چنانچه حضرت شیخ عارف بام محبت میداشت و شفقت مینمود و بر سر
 و هم وی گوید حضرت قطب عالم در انوار العیون میفرمایند که حضرت شیخ احمد عبدالحق باطنی گفت که فیض
 بدرگاه حق بسیار گستاخی کرده چند مرتبه رسولان حق بجهت من آمده اند و من بر این جواب دادم که ما
 کار خیر میسر خود فارغ نمیشوم منی آیم اما در گهوری بنشینا باش و گوش کن شیخ عارف از غایت
 کموری میگفتند پس وزی وی حضرت شیخ نورالدین که خلیفه سید مریدی بود و بخدمت ایشان نیز
 اخلاص داشت گفت که دختر خود را در عقد نکاح پسر من آوری وی قبول کرد وی حضرت با جمعی میر
 بهرام شیخ نورالدین حاجب خانه وی روان شدند تا امر درازنیکار فارغ شود و چون در شیخ نورالدین تر
 نشسته وی اندر خانه رفت و تمام کیفیت باطنی خود بازگفت می نیز قبول کرد چون آنچیز بقاصم
 شمس میر شیخ نورالدین رسید وی مرد و سنگاه بود این امر قبول نکرد و گفت ما را باد و بیست و نه سال است
 خصما چنین و بشی که در یک کلبه نشاند و در یک کلبه آب وی حضرت بفرست و در یک کلبه این امر
 قبول نمیکند و حاضر نشود و غیرتی در باطن حضرت ایشان راه یافت و بر بختاب وی انزوت و حاجب
 قاضی انزل شکم جاریم در پیش حضرت آوردند و عارف از آنکه وی استبداد الفرض شیخ با
 شست که نسبت دختر خود را بپسر حضرت مقرر کرد و در فکر بود که چند روز مهلت بیاید تا اسباب کافی در نظر
 کرده بجهت کند بنا بر آن چند دختر از پیش وی حضرت آورد و گفت که مخدوم ما این دختران را به منشی بخوان
 تا هر یک را بخواهیم خوشی کنیم وی حضرت از راه شفقت شش ماه مهلت داده بخانه او خویش متوجه شد چون
 از کار خیر شیخ عارف فراغ گفت قاضی شمس از میان مرض خود که در باز بخدمت حضرت آورد و در وقت
 بعد از چند روز قاضی وفات یافت و از حضرت شیخ عارف دو دختر در یک پسر محمد نام بود و بود و آمدند قبول
 الاسرار شیخ عارف بعد از نقل بدین بزرگوار خود پنجاه سال حق سجاده گری نگاه داشته و امانت پیران
 مخفف خود شیخ محمد سید در پیشگاه امامت فاضل نظر نایده و در ردی عارفان مقدم صفر معمول
 شیخ بیاره از خلفای ایشان و در پیش قریب فقه وی او که مولانا محمد را بدخشی حرمه اندک بر آینه

این حقیر کرامات خواجگان نقش بندیه جسم اندیش است که از احوال مولانا محمد مولانا درویش محمد مولانا
 خواجگی امکنی این کتاب به اخالی نباید گذشت و این قول مولف زبده المقامات که میگوید که غفرل جوال
 این اکابر و خلفای آنها در کتاب سلمات القدس عبود الله تفصیل مرقوم کرد و مراد بر آن اورده که نشان
 کتاب به کور نمایم العرفن بجوئی آن کمر سفر بسته و قلم نشانی بنیانم بخواند نمایا است و پس از اوم نگاه
 عبود الله تعالی عزیزی چند اوراق کهنه حاضر آورده و او الحی مدینه و کرمه مصنف هر دو کتاب
 مذکورین خواجده محمد ششم است و در کتاب سلمات قدس منوید بر دول خلوص شریعی آمده که احوال
 اکابر متاخرین این سلسله شریفه را که بعد از روزگار صاحب شجاعت الی یومنا بهار نهجانی طالبان حق
 اند و کتب رسائل فراسه آورده که کتابی مرتب گردانده فرزندان شیخ مابا ستر ضامی والد علای مقدر
 حقیر اجماع مقامات حضرت ایسان امر فرمودند بعایت الله سبحانه آن کتاب ختم نام پذیرفته اگر چه
 احوال حضرت ایسان که بعد از امت تمام این کتاب در دست بعضی افرام پذیرفته و مقامات تفصیل
 رقم یافته بود و اما این کتاب نیز از حال آن خالی نگذاشت و هر نکته از نکات لطیف و هر نکته از نکات شریفه
 که درین کتاب رقم یافته بود آنرا به سینه تعبیر نمود و این کتاب از بیوه سلمات القدس منجلی الا ان نامور کرد
 چه هر نکته روح افزا که از نهال نفس لیلیه بن زده و لان سجد شمسیت از سلمات قدس که برافض و یارین
 انس زبده و روح الله سبحانه ارواح الطالبین بایتم آغاز ذکر مولانا محمد زاهد خوشی و خوش
 است از مضامین مملکت حصا آرا و خشتا از نه خوانند بعضی اصحاب فرزندان حضرت مولانا زاهد
 خواجگی امکنی قدس سره شنودم که مولانا محمد زاهد ابا اقرامی حضرت مولانا معظم یعقوب چرخ حجت الله
 سبحانه بوده اند و یقین از کار و تسلیم اطوار اکابر این سلسله علییه بعضی اصحاب کار کرده حضرت مولانا
 که در آن حدود و گذر نهفته وقت را بصفای معصوم سپری شسته اند چون آوازه تربیت و ارشاد حضرت خواجده
 آویزه گوش روزگار شده مولانا محمد زاهد و حق عزت و وقایع را از کمر سجدیه متوجه تان حضرت خواجده زاهد
 بیت زاهدیت و خلوت و دامن بکشیه چون از بهار و صبح ریشسته بود که از وحدت فی سائل بعضی جسم
 تعالی گویند حضرت خواجده بیکر که معنی است قریب صحرای قند و از پیران زده اند بر خاطر این به تمام عتبت این

شریفان و مجد و اب مولانا یعقوب علیه الرحمة می آید زیرا که شیوه ضعیف طایفه علییه است که حسیه
 بنیاد برتری بر سبب جماعتی که این نسبت از بركات صحبت و خدمت ایشان یافته اند بیشتر از دینی
 و همچنین بفرزندان آنها با این که یک گونه انسانی ایشان را با جماعه بود که فی الجمله صحیح است
 آخر محبوبان و یا نسبت به این مناسب نمیست آنکه حضرت ایشان با قدس سره تقریبی نگارش فرموده اند
 فیروزه آنکه عالم را کسی عین او سبحانه داند و ازین راه دانه و گرفتار عالم بود آنقدر محبت کائنات که ازین
 و مخلوق و تعالی شناسد و بجز و این انساب را دوست دارد و بیعت بجهان خرم از دست
 خوشدل از همه عالم که همه عالم از دست با الحامیه مولانا دریافت خدمت آنحضرت هم آغوش سعادت و
 کمالات گردیده و فائز مسابقه و معاملات حاصله را به شرح شریف رسانیده و بر دانه فواید این
 و فائز سیرانی اسد دینی اسد مجاز و ممتاز گردیده اند پس از رونمی چند حضرت مراجعت یافته و وطن
 شناسه با خفا و پنهان تمام گذرانیده اند انشاء الله حضرت خواجه را بعد و دمی چند از طلبتین
 و فکر انظر لقیه فرموده تربیت نموده اند و در همان طبعه سفر آخرت گردیده تربت ایشان نیز انجام است
 این فقیر از مولانا محمد سعید که ذکر احوال و تحریف آید انشاء الله سبحانه شنیدم که گفت آنحضرت مولانا
 خود جماع دارم که فرموده اند که سلطان محمود والی بدخشان و حصار بخارا به برادر بزرگتر خویش میر
 سقندر میشد و حضرت خواجه احرار قدس سره در سنه ازان کار زار با و نامه نوشته بودند و او پذیرفته
 رفته بود خدمت مولانا محمد زاهد رحمه الله المکشف گردیده که دست تصرف حضرت خواجه
 سلطان محمود را بر شکست نیاگاه و کرکن واقع مولانا را بر زبان آورده تمامی آنرا بحاکم و خوش که از مولانا
 خوانان سلطان محمود بوده بپایانده آنجا که انواع خشونت مولانا نموده کتابتی مبنی بر نکات انجیل
 سلطان فرستاده و آمد جلالت نامه بر قند همان بوده و بر آمدن سلطان از آن طبعه مهربانان آنجا که
 از ایشان عذر خواست و مرید شده بقولی و غیره ربع الاول سنه نهصد و سی و شش فوات یافت و دمی
 از شجره اخیه یعقوب چرخ بود و در جلد اول حضرات القدر کرمی مفصل مذکور است و ذکر آن پیشوا
 حسب امل کمال انصیراب از رتحات ذوق و وصال آن گم گشته و بجز فوات حضرت شیخ محمد قدس سره

دوی خلفه استین و سجاده نشین بر سر گوار خود شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق محمدی و سید نظام
 اسلم و دوی سلفه باده نوشتان جام و زجید و سر و سر و دیشان بخیر و وفور و فقر و فساد باشد و در
 حلقه خفراق استوار و اقتباس است که حضرت شیخ کریم الدین فیضی بن عبد القدوس گنگو بی در لطافت و
 میفرماید که ارادت پدر بزرگوار این چنین بود و میخواستند که جامی دیگر بیت کند چون که حضرت شیخ محمد
 بود و بود و لکن انصاف دوی نبود و برادر بخاطر دوی آمدی در روح حضرت شیخ احمد عبدالحق خان حضرت شیخ
 پادشاه میفرمودی که تو از ان مانی هیچ جام و در پدرم سکوت میکردی آخر چون اینها را بر تنی یافت پدرم
 گفت که از ان ایشان ستم اما بحسب طبع میباید کرد چون بخیره غالب شد روح حضرت شیخ محمد طاعت
 گفت که هنوز ترش باشد بخت ناله مرده و در سینه هیچ جامی مرد که از ان مانی اگر خطره بعیت ظاهر می
 بنیزه من محمد بیت کن بعد از ان پدرم مرد حضرت شیخ محمد شدی تعلیم و احترام پدرم را بسیار
 دهم دوی در لطافت قدسی میفرماید که پدر مرا بقید عیال شدن اراده بود حضرت شیخ محمد بجهت تمام
 کلاه پدرم با همیشگی خود دست مادر حضرت شیخ محمد در خاطر داشت که دختر دوم خود را بختی و هم که حضرت
 شیخ احمد بجانب اشارت مایند بعد چند گاه پدرم را در خواب دید که بپای سماع پایش شکسته شده و حضرت
 شیخ احمد میفرماید که ای ام کلثوم این فرزند را در کنار خود انداز و پرورش کن چون میداد شد بمیر خوا
 نسان که دپای شکسته از دست که بر سجاده نشیند و بر دروغ حق نرود و در پیش کافلی گردد و مراد از
 پرورش آنست که دختر خود دوی تسلیم کنم و پدرم در آن ایام جامهای تمام خانه حضرت پیر و سنگ
 خود را در روزه میبست و هر فرزند که پیدا میشد با کمال گوشش می میگفت چون حکایت ترنگ
 در میان آمد پدرم عرض نمود ما کفایت دست شما هم خواهد بشکند خواه باری حضرت شیخ محمد فرمود که
 ارادت حق تعالی ترویج شایسته باشد چنین محل کجا یابید که مجوز خواهر من است و دختر شیخ عارف شیخ
 است پس الدین سکوت کرد چون میشد از دل بدو شب کا خبر آمد پدرم در خانه بخت جاری و ب زنی را
 کنی مشغول بود و مردان از اینجا گرفته بودند جامهای نوشی پوشانید و زمان سراسر این غارت بودند
 پدرم را حال وجه غایت جامهای نوشی داشت و گفت بیت ملائیم که باغیر خدا اجنت نگر دیم

ندوبت و شصت هزار انصاف و خلاق نام گویم با در و خراوات که در آن وقت که در خروار چاه
بفرموده بسیار می روی و با او که در خشت ازل چنان بود چه توان کرد و هم دی در طایفه ای می نویسد
که چون خرم حضرت شیخ محمد با رضی الله تعالی عنده پیش آمد به پیشگاه شیخ ابوالدین اعراف برده و یاد کرد و او در آن
ایام پیش از این در شاه آباد بود و کسب و حاصل میکرد و حاضران عرض کردند که در شاه آباد است که در آن
حضرت شیخ اسلمه با پدرین فرمود که فرزند شیخ برده را زود و زود در دلی بیاور و می بود بسیار
حضرت شیخ احمد سبعت تمام شیخ برده را در دلی آورد و آنوقت حضرت شیخ محمد قدس سره در آن
نوع بود که گاهی در خروار ذات احدیت میخوید با چون شیخ میگفت میفرمود که سبحان الله که
پدر بزرگوار من چه کرده اند که گویند که حیدر مطلق فهم کردم باز چون وقت غارت روح فریب
استغرق غلبه بود و در عالم بقدر من معروض شد که این وقت به پیشاری مردان تحت این فرمود که از
دین فهم باشد اکنون خروافات حق در صحنه مانگی بر خاست و بنده حق تمام شدست و خرم و جمیع
سازان تحت قدر بعد تعالی میفرمود که من هم عظمی که از پدر خود حضرت شیخ عارف تعلیم یافته بود و حاله بدین
و آنچه که بود و صفت کرده و جانشین می کرد اینها را پدرین و ائمه انوار که در پیشگاه عظیم خود
طاف و ملاقات ذات باریکات نمائید فرمود که با ما نایب اندیشه است و از چاه اولیا و متوجه می مقام
ست که کجا خواجای من این را تو چه گیر نیستیم تربیت فرزند خود شیخ برده و حاله نو کرده ام که خواهی که مقام
مرا تحت تعالی و بسیار از اینها را بطلن که اینها محرم بسیار خنده و بخت میزبان بوی عطا کرده بیایات خود و در
من که از این چون حضرت شیخ محمد قدس سره اندیشه است تمام کرد و چون خود را عالم بقا رحلت فرمود پدرین
را تحت باطن سپرده و بنای خدایش را انشاء نماید و همه صاحب قیام میگویند که در اکثر نسخه معتبره
قدس سره که در شیخ محمد ابانیت بر آن چشم می افتد که گوی فرزند خود شیخ برده کرده و فرموده که در آن
صاحب مراهه الانوار است که حضرت محمد و شیخ ابوالدین اعراف شیخ برده بعد از وفات پدر خود شیخ
محمد را تمام دی شد و در ذات حضرت شیخ محمد هیچ حاجتی بنظر در نیامده و رحمت الله تعالی
و که در مولانا و در پیش محمد رحمه الله تعالی مولانا در پیش محمد رحمه الله تعالی مولانا محمد زاهد

در این کتاب

مولانا استغفر الله... مردم مصدق اوقات والد باشد و از آن سخت نمکولی بوده اند و بمصدق
 کرامت فاروق عظیم رضی الله عنه و آتقوا الله من خباب الله و کشت و کار و زراعتی در کار داشتند و کارهای
 آنرا خود میکردند و در مقام مولانا خواجگی از غایت انکسار و در تصویب حال فرموده اند و در آن
 همه مردم مسکین و فاضل بودند چون نوبت به رسید فضیلت نازد و در سکت و یکی از اجداد خویش
 حکایت کرده اند که عالم بوده شروع بعمل بوده و فرزند بسیار بود که در آنشای خرم اندن و مخم نشاند
 بدین طلب معلوم می بود که مخم تواند بر زمین ال نشان می انداخته و بجهت آفریند و عقد بزرگ زاده بود
 که غایت عیانت تقوی نمینمود هرگز آفریند بخانه آن خرم نشای و از شرک طعام و تناول نمود و می زد
 آن بزرگ زاده در گذشت آنرا در بخانه او بنام بخانه حاضر گشت حاشیه گویم اگر داند به رخا که مشقت
 و گفت ای فلان غفر الله لک معاذی کردی که توان در کنار کلیم شصت بعد از در دومی خدمت صبه
 نمود و با سستی نژاد و گفت غسل بر آرد و این لباس پوشیده بخانه بیایزرت مولانا و در سهرارست که در به
 از توابع کش بقولی نوروز دهم محرم سنه نهمه و هفتاد و سه هزار و ستر آخرت کرد و خود خواجده میر
 القندس بنبری حرمه الله از احفاد فخر الدین ببال بود که در دو مان ایت است حرمه الله و از
 خلفای بزرگ خدمت مولانا و در پیش محمد بن سره و در حیرت و انکسار خشیت تمام شست و در کعبه
 میبوی که در بیت از برای تابنده عیال و حصارش و ابی بمانجا از دنیا ایت و در فلش آنجا بسته فرار و غیر
 خواجده محمد صابرا و نیز از اصحاب صاحب لانا و در پیش محمد بود و بخانه ایت صورتی نیز داشت
 سالها می ایستاد مولانا بسرمه برده بود و رحمه الله سبحانه مولانا شایر محمد و نیز مولانا در پیش از این
 اندیم بود و صاحب حوال عظیم شیخ صلوئی و در اصلوئی از آن گفتندی که وی روزی می جمعه
 باز آمد و دو کمانه رفتند بر دم ایشان و اعلام صلوة کردی و نیز از اصحاب کیا به مولانا و در پیش محمد بود
 صاحب بی شکستگی تمام در خدمت سکونت داشت چون مولانا خواجگی سمرقند میشد اندیشتر احوال منزل
 فرد می آمدند و در سینه مردم اندام با چنان شهو بود که شیخ صلوئی صحبت از حضرت علیه السلام بود
 اینست آنکه عزیزی از مردان بطور شیخ فاسم قالینی علیه الرحمه باقی میرگفت که روزی در خدمت شیخ خود

نقشبندی
 نقشبندی
 نقشبندی
 نقشبندی

از پیش مسجد مشغول میگردیدم شیخ مصلحتی را بهم مسجد بود چون شیخ را به بیابانم کرد و گفت حضرت
 خضر شبها سلام رسانیدند بهم انصاف بجانم و ذکر آن ساقی سخنان را سرشار داده
 بی شمار آنرا لایحه ای اومیت آن بسیار هوای هویت آن شناسای روز معراج آن طلب عالم
 عبد القدوس اعیان الحنفی صفی لنگوی خواجہ محمد شام در کتاب جبهه المقامات که در احوال جزو کل
 حضرت شیخ احمد محمد الف ثانی تالیف کرده است میفرماید قدس سره شیخ عبد القدوس قدس سره
 شیوخ مشهور و معتبر است و از کبار ایشان از فرزندان شیخ صفی الدین است که در ماصول فروغ
 علوم از فحول تحقیق بود صاحب تصانیف مفیده مشهوره و سکرة شورش قدوسی داشت و در حد و صلاح
 کثیر بود و در کثرت جذبات و توفیق غلات در اتباع مستندین غایت متقن بود و در التزم غرام امور
 دینی و غیرت متکبران و در المناجیس سبسی با توار العیدین مرعیت علی سبع فنون که در هر فن آراء و الابر
 صحائف اعلام آورده و در کتبش بکاشته که هر چند را در آن شیخ محمد است لیکن شیخ
 فیوض الزبایع عبد الشیخ احمد قدس سره جادویش و در آن فن بسیار فرموده و نیز آنجا که در کتاب
 قاسم او دمی که از بزرگان سلسله سهروردیست است اجازت خلافت شریعت و جلال کتاب فکرمند
 رسائل و مکاتیب نیز هست در غایت زیبائی و دلربائی حضرت ایشان یعنی حضرت محمد و قدس سره
 العالی از او اخرا حال شیخ حکایت میکند که ساعت ساعت غیب بخودی بر آنجا بنویسند و
 علیه و آله یکی در آن حال از دست آن پدید فرمود و دل اندک بسیار که در آن کون سلطان ذکر زمان
 برین غیبی نماید و مر از من می راباید از فرزندان شیخ احمد که ثالث بود می آرد که می گفته و برین است
 است که سخت فرزندان را بحالات صوری از دستم غافلند و آنکه بیاد است در ایضات از دستم بیاد است
 رسانند از زبان من نشان حضرت ایشان قدس سره میفرماید که در آن ایام که فرزندان در دلی گم تحصیل نمود
 اگر ایشان از اشتیاق دیدار پدر بزرگوار غلبه کردی بچشم غش نشسته می که اگر امر عالی و در دلی
 تحصیل شد است سعد کردم شیخ آمل نشان نزد ما موصیای و تعلیم تحصیل علوم را
 نزد ایشان باید شد و با آنکه کبریا فی ذات خود بی آید می و شیخ را غش پس بود که هر کس در آن حال

امام شریعت صاحب
 در کمال

بمجلس بود و اینها حضرت ایشان قدس سره از الدراج خود روایت کردند فرمود که چون بنام محمد
 قدس سره از وطن خود بمجلس آمدی و خبر با کاران بخارسیدی بدیده او شد ندی که ذلک قول الان مطهر
 نیز او را استقبال نمودند و شیخ کثیر السماع بود و سماعش در غایت شگفتی بود و ضمن سماع شیخ
 سیئه از وی سوزید و متی در دلی و محفل عظیم که علمای حاضر بودند بتواجد برخاست در میان
 سفیدرانا و انا که نشسته بودند چون استیکبارانه در قفس بر زبان راند یکی از فحول علمای حاضر بی آرام
 شده نام یکی از اعظم علمای آنوقت را بپوده گفت چون انجاعات بر انا و انا توان گفت که چون
 در میان ایشان بوشیج پنهان بشویش گفت من جایزه ایگویم من جایزه ایگویم با انعام گفت شیخ چون
 او بی نامادان توان گفت که چون با انعام خبر رسید که از قطرات خون منصف نقش انا الحق ظاهر شد
 آن بزرگ و دوات خود را بر زمین زد و گفت اگر حق این حبیب سیاهی که از دوات تحت نقش این ظاهر
 گشت شیخ باز گرم تر از پیشتر جوشید و گفت که زهی نامادان که صلیح حق و جادی ظاهر شود و در آن
 و هم حضرت ایشان قدس سره العزیز بر بقریب فرمود و کلبه شیخ بمجلس آمده بود و شیخ حاجی عبد الوهاب
 بخاری که از اولاد امیر جلال الدین بخاری بود صاحب علم و حال تفسیری نوشته بود و در و شیخ در
 شیخ کشا و آیه تطهیر این بیت سر در کائنات علیه علیه الصلوة و التحیات برآمد که شیخ عبد الوهاب
 در مقام نوشتن بود و اولاد بی همه مامول الحائمه اند و عاقبت ثانی علی البقیس بالخیر شیخ عبد
 کبار این نوشت که در اختلاف مذہب اهل السنه و الجماعة و کتابا و بازنه و شیخ روزی میان علمای
 آن بلاد کرات بوقوع بیعت بالآخره قرار شد که شیخ عبد القدر و گفت قدس سره انتمی شیخ
 عبد الحق محدث دهلوی در اخبار الاخبار می نویسد شیخ عبد القدر در قسم من بعد سره صاحب علم
 و علم و فن و حالات و خلاوت و وجه و سماع وی اگر چه بطاهر و صحت بیعت از شیخ محکم گرفته است
 و بی معتقد و عاشق شیخ احمد عبد الحق است و بر و عاقبت او را شغف و اورا کتابت بی بی نامادان
 مرتب بیعت فرمود و اول سابق شیخ احمد و اولاد را اعتقاد و بندگی بادی بسیار نموده و شیخ
 عبد القدر و صاحبان و خلفا بسیار اند و از جمله مدبران شیخ می بود و در این حال حضرت

[illegible]

ظهور یافت و بروج فلک الی دیباک المنطقه که بحر محض وجود صرف بوده است بسبب آن سبب
 خوش سوز عشق مقام فاجئیت که در کرم ذات شجر صفات و در مرتبه محض وجود با خود و هست بر آن
 از دست معلومات را بعلم برود علم را با معلومات و در مرتبه ذات که بحر صفات است برود ذات را با محاسن صفات
 و هست و صفات را کسوت ذات ساخت وحدت در کثرت گردانید و کثرت را کسوت وحدت بود
 وحدت در کثرت و کثرت در وحدت و غلط و صحت و صحت و غلط و غایت حاضر و حاضر در غایت
 انما حسن فی شمع برودند و در صحنای وجود بر آست الوتحن کل العیاش استوکل علم را در دست
 قریق فی البیت و قریق فی الشعیب پیش میشت تا بدین سبب تا الله الملک العلی تعلیم علی الکافیه
 خوش بر آورد و شور و فغان در کون و مکان انداخت و مار از دیار عاشقان بر خاست تا هر کس
 بر سجد او مظهر از نوعیت امر ذلک الکینا که کینا بر جان جهان ناخت و جنگ با من بجو
 و مطلوب خود زد و نیست معنی آن گر سنگی که در معدنه بشرد و نباشد و بنیاد انا و هت و آن نیز بر
 و گر مترازا آتش و در رخ است که گر سنگی کشیف البلیف سازد و مقید را مطلق نشاند انسانیست
 رحمانیت بر آید که اگر گر سنگی مردم بخدا تعالی تواند رسید و این خاصیت در جودان دیگر نداشته اند
 اگر چه گر سنگی دارد که از حجر و سفلیات اند طایفه دارد و اح اگر چه از علویات اند اما آتش گر سنگی اند
 لا حرم از مقام خود تجاوز نمیکنند و این کار آتش است باز در و محبت و عشق است اکنون بداند
 گر سنگی بسته مقام است مقام اول را آتش گر سنگی خواهند که غذائی آن آب و طعام است مقام دوم
 را آتش در و محبت و عشق خواهند که غذای آن خون جگر و خاشاک غیر است و مقام معلوم را
 محبوب و معشوق خوانند که غذای او حسن و جمال و اوصاف کمال است ان الجمیل و حب
 ای جمال بیت عاشق حسن دوست آن بی نظیر حسن خود را خود تماشاست میکند و انتی در مکتوب
 میبیند که یکی از مردمان او را از خواطر فاسده پیریده و در جواب نوشته بهات پیریده بودند از طرا
 سخت و ابتلائی عالم که هیچ ولی و نبی نبوده که مبتلا بدان نبوده از آنجا که مشرب بودند و گدازند
 جبر مجازی و شهند ما فریق آنست که یکی را گاه گاه بطریق ابتلا و امتحان بشمارد و او بر آن

او بود بران با خود نگردد بلکه سبب قرب و علومت او بود و یکی را از راه خسران بجا گردانند و او بداند
 با خود نگردد و بلکه سبب دوری ابدی او باشد چنانکه حال ما بدانست اینجا قیمت دانی نامردان
 ظاهر گردد و که در سبب رجال و لایطمینان الشاهد رجال لا یقتضونه رجال آنکه تیغ توند و تیغ خورد و دیگر است
 و آنکه کاسه سید و ثرید خورد و دیگر و نیز صاحب هذه المتاعان میبوسید و اکثر مکاتیبش از آنکس را افتخار خود
 خاند که کارش کنج ده جای میبوسید قدرت ایشان بکس اندر العللی از جناب و نقل کردند که با خود خوش
 انجوان بر رعایت غرام اسود میزند آینه شست که و تنی امام مسجد او پیدا نمود و در بار زاده او سید عسکری
 زلفش آمد و امامت نمود میان آنکه یقیناً گفت از دو قفله ظاهر گردید شیخ نماز را باز کردیم و خشم تمام گفت
 اجدات را منع نمایند که امامت بکنند و نماز مردم را فاسد سازند دانسته اند که موصول با صلوات
 یک کلمه وار و که قطع آن درست نیست و وقف میان آن و الله انشی کلماته انشی استقلال ازین
 بر طلال سالیست که شیخ اجل مبدین است و تربت شریفش در قریه گنگو پست که جراح در آن
 حبس قریب کرناست رحمة الله علیه انشی مکتوب مفتاح ششم بجانب کن الیدین فافنی عبدی
 در بیان معنی آیه **وَالْعَبْدُ وَاللَّهُ تَعَالَى** میباید در این است معنی بسیار است و هر اوست که
 جامع تمام کتاب بانی و کلام سجای است اما آنچه در فهم تواند شد در فهم آمد یعنی عبادت کند
 بر زمین بنهد و هر بر یقین دهد در زمین عبارت از مقام عدم است یعنی از وجود بعد موعود و فانی
 همچنین سید غیر مشغول نگردد که لا غیر الا بالعبودیه و الاشارة بالشرک و الشکر بالعبودیه و الاشارة
 و اعلم بعد بیان فرمود که خود را از میان بردارد تا شرک بخیر و با وجود حق و دینی نیامیزد که لا شرک
 و لا شریک تعنی عموم شرک است بعموم شایع یعنی شرک تعلق بوجود و غیره و او پس غیر را بر او و هر چه
 شایسته وجود دارد تا از شرک نجات یابی و بر راه حق بدرگاه حق شتابی و موجد گردی و مومن شوی
 آنگاه دانی که **وَالْعَبْدُ** است عبادت فرمود اند را و الله اسم ذات ارست جامع صفات
 این اسم هیچ وجود را جز وجود حق جل و علا وجودی نیست که وجود تعلق صفات دارد و اینجا المتع
 بصفت حرام است که جفیدن خط و نصیب است و آن بچوشت و هو انما روست **اَوَیْسُ مَنِ لَقِيَ**

را بدید که نیران شانزل اه برگاه بود که هر چند فدا قدم پیش می آید و از مالوفات بستر
 بزدن می آید و سومی دوست حیران و سرگردان می رود و شطرنج جمال حبیب میگرد و اگر
 مقصود رسید و بشا ده خدا و رسول شرف گشت نقد و صل حبیب الی الحببت اورداوند
 دولت ابدی بر تخت سرمدی ایا اولیاء الله کا خوف علیهم السلام که با هر کس که می شناسند
 تا اگر دین مهاجرت پیش از وصول کعبه قصود از جهان رحلت نمود و گفته و قرآن مجید علی الله
 ای تحقیق ظهور اسد علیه علی ما هو مراد و دستورات حضرت قطب عالم اسرار و نکات بسیار دیده
 انحصار کنش آن ندارد که تحریر گردد و صاحب راه الاسرار میگوید که حضرت قطب عالم با پشاد حضرت شیخ
 احمد عبدالحق سیر سلوک تمام نموده به مرتبه کمال و ارشاد رسیده حضرت شیخ احمد دیراد عالم روحانیت
 فرمود و ترا ولایت بالادست و ادام پس حضرت قطب عالم بعد از چند روز در سن و ستعین شان مایه
 در استادی زبان سکندر بن سلطان سلول لودی می موجب و خواست عمر خان کاشی که یکی از
 سلطان سکندر بود و بخدمت ایشان اعتقاد داشت و از نزدان از ردولی نقل کرده در قصبه شاه آباد که
 بنواحی دلی بود سکونت نمود و شصت بسیار یافت و دولت علی خدایانی تا ایام سلطنت سکندر
 و سلطان ابراهیم لودی در شاه آباد مقام داشت چون در سنه نه صد و شصتی و در شهر الدین محمد
 مایه شاه از توران در بند و سخنان درآمد تمام مهندستان را در تصرف خود آورد و بسبب
 قدرت سکونت قوم افغان قصبه شاه آباد و ایران و خراب ساخت در آنوقت حضرت قطب عالم با
 اطفال در قصبه گنجه شولگشت صاحب اقتباس میگوید حضرت شیخ رکن الدین فرزند حضرت قطب عالم
 در ولایت قدسی سیف یارید که چون الد بزرگ در شاه آباد آمدند برادر گلانش شیخ حمید الدین ده یا
 یازده ساله بود و بعد از یکسال در قصبه شاه آباد و خیمه جادی الاول در سنه سبع و شصت و شانزده فقر
 رکن الدین تولد شد و به برادران من بزرگ شیخ حمید الدین در قصبه مذکور متولد شد و شیخ حمید الدین در دلی
 شد و هم دلی بنویسد که وی حضرت هر چند عارف عابد و کرامات بسیار داشت اما هیچگاه با اختیار خود خاکی ظاهر

و گاهی بحسب شوق بعضی مخلصان خرمی ظاهر میگردد و هم وحی مینویسد که مولانا چندین گزیده
 این فقیر بودند و سر حضرت قطب عالم بودند برای شستن جامه اطراف آب کندهی سفت ناگاه
 عورتی صاحب جمال در نظر آمد قدم مولانا بلغزید خطره فاسد چنان شد که محل خلوتست با عورتی
 و نشو و ناگاه حضرت والد را عصاره دست گرفته در زمین ریخت با لای آب آلوده و پدر مولانا ستر
 و شرمزده گردیدند چون مولانا پیش آنکه حضرت قسم کرد و فرموده پاک نیست پیران محافظت از صفا
 نرات مینویسد که حضرت قطب عالم زندگانی در زیارت از وقت سلطنت بهلول بود و بی تاوان
 سلطنت نصیر الدین محمد هلالیون میرسد ارشاد میفرمود و سزا طبع آنوقت حضرت دومی اخلاص تمام
 داشتند چنانکه کتب و ابیات با اسم محمد مبارک و شاه و محمد هلالیون نوشته بود و سوره و سوره و سوره و سوره
 و دیدیم در چند نصیحت نوشته اند و غرض خود هیچ خود بیان نیاورده اند حضرت شیخ کریم الدین لطافت قدس
 میفرمود در سنه اربع و اربعین شصت و نهم خواجه آل خور و زاده و شصت و نهم حضرت شیخ احمد عبدالحق
 بود و همدان بود حضرت قطب عالم زیارت کرد و سید شد و در حیدر ضعیف حاصل شد نماز جمعه او نمود
 بعد از نماز از وقت شروع شد چهار روز دیگر باز زیارت کرد و در شصت و نهم وقت چاشت تبایح است بیوم ماه مذکور
 شصت و نهم در میان مشایخ و در وقت سیر و لفظ شیخ اجل بخبر از سال نجات حضرت اوست و بقول صاحب
 اخبار لاخیر و مرآت السیاحین در شصت و نهم در شصت و نهم در شصت و نهم در شصت و نهم در شصت و نهم
 سال بود از آنجمله سنی و خیالی در رد و لی کسب کمالات نمود و سی و پنج سال در شاه آباد اقامت داشت
 و چهارده سال در مقام مرگ نگه داشت و در پرده شده منقولست که در مرض موت هیچ تفاوت
 در عبادت ظاهر نشد با آنکه محبت بر کمال و در شصت و نهم در شصت و نهم در شصت و نهم در شصت و نهم
 کرد و آخر کار به اسی و ضو اشبات فرمود و تحریه و گمانه بست و رکوع و سجود و اشارت کرد و
 ساعت جان بسپرد کرد و فرزند شیخ کریم الدین میگوید که بعد از غسل کفن پوشانیده و این فقیر
 برینیه نهاد حرکتی از جریان او گرفت چنانکه در حیات بود و هم وی گوید در روزگاری اولیا
 بودند تفاوت قرآن و طیفه و شصت و نهم در شصت و نهم در شصت و نهم در شصت و نهم در شصت و نهم

زنی از رجال متجدد فوت نکردی و دقت و وضوح در بیان میگفتند که تمامی نماز فرض سبقت و توفیق
 الهی نمودند و صاحب شغل باطنی کشف بود و ذکر امارات و کمالات و خوارق عادات حضرت طلب
 العالم در کتاب مرآة الاسرار و اقتباس الانوار و لطائف قدسی و غیر شرح اند و درین مختصر کمال
 شرح و بیان آن نیست و علم و فضل از تصانیف دمی حضرت مثل انوار العیون و رساله قدسیه و
 کلمات و غیره ظاهر است و ذکر حضرت مولانا خواجگی امکانی قدس سره حضرت مولانا
 خواجگی امکانی رحمة الله تعالی اقتباس نور کمال فروغ اکمال از بیضای باطن افکامی و الدما جود
 مولانا و درین مختصر بود و جمال این نیست از سیاهی تقدیر و هدایت و ارشاد و از رب و غیری
 دیگر یافت از عبادت حصیل کمال تا مدت سی سال شیوه مجتهد و الدنبر گوار در نشر احوال
 میگوشت با چون حضرت حق سبحانه همه تربیت طالبان خویش میخواست که او را از زاویه اولیای
 حرکت با محسن اولیای عیشیه آورد و از آخر مامور بارشاد خلق شد مردمان از امر او تصور و خوارق
 فریادیده بکارتش شگفتانند و ازین صحبت او بسیار خفته دلان از خواب غفلت بیدار شدند و سواد
 این تجارت یوسف محبتش را خریدار آمدند و بسیار فضلا در تقیارتش و آمدند از جمله آن
 فضلاست مولانا و درین محله رحمة الله که از منظر بان حضرت مولانا بود و صاحب تقوی و
 و از اعاظم ملازمه مولانا محمود کیانی زیاد و از چهل سال ربطه معظمه بخدمت ملازمه علوم عقلی
 و نقلی بود و کتب مستبره تعریف تالیف نمود و در حد و دوازده بیت پنج با چهار زبان و در گذشت حضرت
 مولانا خواجگی مبارک عاده غریبه قدسی پس تبار بود و از ایشان حضرت برکناد و از خبر سید خاقان
 از عایت کلین در مجلس در تعین سماع و خردش اراده نمود و قریب یکی از محبانش التماس نمود که چه باشد اگر
 فتوی مولوی رومی قدس سره مذکور محفل عالی میگردد باشد فرمود هر روز از مشکو حقیقی
 مذکور مجلس شود و شک نیست که ذکر احادیث بنویس علی قائمها الصلوٰۃ و التجهیه با از حدیث دیگر
 که گفته که سرور من از ادای صلوٰۃ خم جمارا و مجلسش لایق مقرر گردد و بنیاید فرمود چه لازم است
 چهار مقرر گردد که هر که خواهد بطور خویش سزا بخواند و به تصور احوال و نظایب بود که روزی

یکی معروف شد که راه مستطبی دار و دوازده سال پیش از اصف بن قیس است اگر نماز عظم و مغرب
عشاء را یک آیدن گذارد و منزل شریف بر ندانست بنیامید که در آمدن و رفتن بقدر است و در وقت
در پنجاه می که میگزاریم بهر آن بنیامید چیری دیگر مفوم نشود و نور این نسبت علیه سیمای
و قنای حیه اطوار ایشان موبد بود و نور شکفتگی و تواضع بر بهر سالمان از بوستان کردار ایشان
پیدا اگر همانی بمنزل شریف ایشان رسید می با وجود کبر سرخ و نفس نفس کلمات او برود
و با آنکه از سخافت و تحای مبارکی لرزید خود نیز و سیاهان غره آورده بیند خند می بسیار بود
که از حال مرکب خدمت سیمان نیز خود خبر میگرفتند با لجه صاحب خلق عظیم بودند و بر جاوه
طریق خاصه حضرت خواجه بزرگ و خلفای ایشان ستقیم عمر شریف را بدین آیین سجد و
تسبیح رسانیدند تا در شهر و سال هزار و شصت بهشت بهشت خرامیدند پیش از انتقال ازین
تالان تا یک ایام مکتوبی حضرت خواجه با قدس سره نوشته بودند که بعد از انوار شریف
بسیار این بیت در آن مندرج بود بیت زمان تا زمان مرکب یادیم تا کنون با پیشین
جدائی مبادا ملا از خدا و اگر چه پیش آیدم شایدم بقولی درست و دوم شعبان چیست حق
پیوست قسم حضرت خواجه با قدس سره و یکی از مکاتیب شریفه بقریب قاف منزل وجود
عدم و وجود فنا گذارش فرموده اند خباب شادمانی محمد و می شکوای مولانا خواجگی ند
اصد سره در اشارت بقنای اتم این بیت میخوانند بیت ح و ذمت گرفتار و ت میکنند
نگری باشد که اوست میکنند و میفرمودند تا شریح و ذم باید که آن توجه و شکر که خباب
حق سبحانه است فراحم نشود و قنای اتم گویند بعد از نقل اینکلام حضرت خواجه با قدس
نوشته اند که از اینجا معنی تشن که از خواجه بزرگ قدس سره مرویست که وجود عدم بوجه بهتر
خود کند اما وجود فنا بگریه و ناله مضموم میشد و قسم حضرت خواجه قدس سره و یکی از رجال
خویش تقریری از خدمت مولانای خود نقل فرموده اند که اغنیاب از والد شریف خود و نیز یک
برسطه از مولانا اسمعیل رحمت الله نقل کردند که در ذرات حجت تجلی نیست من خواهر قدیمی از

خواندن توبه نامه پس سه شنبه کالشمس فی وسط النهار است نصرت یافتن باقی خان است بجا
 و پیکر آنجناب بر پیر محمد محمود خداین آنکه بعد از نبوت عبدالعبدخان و پیشترش الی ماوراءالنهر
 محمدخان شد که از اقربائی خان کور بود چون تخمین سلطان که از نسل عبدالعبدخان حاکم هرات بود از
 تر آنکه شهادت یافت برادرش باقیخان مع پدر و جمعی برادر و برادرزادگان با و راه نصرت یافت پیر محمد
 حکومت سمرقند را باجماعه تفویض نمود و بعد از روزی چند از آنجماعه او را راهر اسی در خاطر آمد قصد
 قتل و قلع آنها را با لشکر گران از بخارا بستند و شد آنجماعه سفارش حضرت مولانا التماس ترحم نمودند و
 گفتند ما همه این سلاطین و اوردان نژاد سمرقند نهما ساخته ایم و اطاعت او اختیار نموده اید
 نیز با ما این کفاف قلیل بسیار و مولانا بشکر پیر محمد خان خود رفته انواع نصائح و التماسات نموده و
 طعن او را در نصیب و کار او بود و پذیرفت مولانا بخت تمام بازگشت و با آنجناب فرمودند ای فرزندان
 عمو خود شنیدیش و این سر میوه بخواند **فَإِنَّ لِلَّيْلِ خَلِيْلًا فَكَيْفَ كَيْدُهُ بِأَكْدَانِ اللَّهِ** دست اعت
 یافت او نهادند و فوطه مبارک بر کمر او بست گفتند توکل بر خدائی عزوجل کرده خود را بر لشکر نین
 ماوراءالنهر ترا مبارک باد و سلطان بخارا از آنصافیت و شجارت دل یافت و با آنکه لشکرش بیشتر بود و
 او نمیرسیدند و مقابله بخواه هزار کس گردید و روان شد حضرت مولانا با جمعی از وندانشان خوش
 نامی او رفته بر کناره شهر در کینه مسجدی مستقبل و مراقب نشست و زمان زمان سپری شد و پیر محمد
 بر جمعیت تا آنکه خبر رسید که باقیخان طفلی یافت و پیر محمد خان براه عدم شرافت و عدم مزیم آن
 این را که رسد نگاه مولانا از آنجا برخاسته بمنزل آمد و در شبی از مخلصان آنجا این تورا
 عتاب بکلیت کرد که شبی حضرت مولانا بجای سوار میرفت و من بر منه بای با چند از خادمان و
 میفرم نگاه خاری بر باین تخلیه در خاطر گذرانیدم اگر پای او از نسی عنایت شدی چه شکو بودی
 حضرت مولانا بر آن مشرف شده فرمودند ای برادر تو خاری بایم تخلیه کن دست نیاید سلولی بیت کج
 بی مار و کبی بخار نیست شادی میمیدن باز نیست و نیز از کجا رحمان فرزندان مولانا شنودم
 که سزاوار طایفه علم خیا که عادت آنطایفه است بختیما بخدمت سیده اندکی را درو آفوده که اگر ایشان را

حضرت بنده که در پیش جلال احد ان کجی نیست چون مخدوم این شود و ملاحظه کبر سن شیخ
 و گفت نرسد که چون بر این اتمام علوم مدین عبده علیه السلام این گرامی صحبت را در نیام
 شیخ فرمود چون مرا نیایی بفرزندم کن الدین شو و از دو جوانی که میخواستند حساب الامر بر تحصیل علم
 مراجعت فرمود و قضا را پیش از تمامی تحصیل مخدوم عمر گرامی شیخ او رخت جامی کشید حضرت
 مخدوم بعد از فراغ علوم از مقول مفهوم و پس مراجعت سیر بعضی ملا و حکم آن اشارت بنابر
 یکی نزد شیخ رکن الدین شد او با اشارت والد خویش در ملاحظه علوم سعاد و طالب فاکیش طریق
 غایت سپرد و نظرات تربیت در باره انتخاب نگار بر و چون از نواده خویش بهره در گرفت و اندیشه
 خلافت پوشانید از قادیان و حشمت و یقین تربیت طلاب امر فرمود و اجازات نامه بغایت عالی
 در طاعت معانی و فصاحت الفاظ بنوشت و آن نامه گرامی که نگارش نموده اند در کتابت کورس
 آغازین است که از این مبارک الله الرحمن الرحیم بشری نقد انجیر الاقبال ما و علی و کون
 الحمد لله العالی صعدا قطعه بشری که از دولت انبیا و نور و انجاز و عده کرد و نقایح
 در بیان حضرت شمس برآمده و نوری از ان سافه اند جهان بود الحمد لله العالی خلق آدم علی صورت و
 کریمه لافند اجزای ملک السنتین انبیاء و اولیا که گفته فی سینه تسع سمین سعانه و فاته مخدوم در
 سبع حد لاف الهی و اقصه عمر شریفش معاد و غنیت بود و که شیخ رکن الدین در کتاب
 مذکور است فرمود دوم تالیف از حضرت شیخ عبدالقدوس است که بعد از دو سجاده ارشاد داده
 و از حدیث ابراهیم الابرجی القادری نیز طریقه قادری را اخذ نموده خرده و خلافت یافت شیخ رکن الدین
 صاحب حال و اطوار علی بود و نصایف شائسته دارد از انجمله است مرجع البحرین مجتبی و سیر
 دینی و فنی و نیز در کتابات کثیره المبرکات است و یکی از حکایات و خطبه شریف حضرت مخدوم که یکی از
 بحرمان را از نوشته و تالیفات خود در کتابت کرده اند و در میان خود بخود خدا بعد از
 خرافات و معجزاتی و در جبروت و در مابین کنش و انشی و نشانه از دریا به انی سکنه بر سر کنی
 که انی سکنه بر سر کن الدین در محل بعضی کلمات سکره و الدخولش تحت طاعت است و بعد از آنکه

تالیف
 صاحب
 برده
 قدس

آنکه والد ماجدش اردوبی در انشائی سماع بر زبان رفته بود که خدا می داند ما کجا سر آمدیم
 اگر گوئی خدا می داند شاید شیخ رکن الدین جوینسید مراد از علم الهی تعین علیست اجمالی باین
 که بوحثت و واحدیت معجزه سیر شیخ مادر آنوقت فوق تعین علمی بوده عزیز می این سلیقه و عقل
 مجد و مذکور ساخت و نمود و اخیال از شیخ رکن الدین خالی از تکلف نیست زیرا که شیخ ابن عربی و تالبعان
 از جمله علم سیر فوق تعین علی غلبه و شیخ عبدالقدوس حمده و تالبعان شیخ عربی بودند و نیز نشان
 فوق این تعین است که سکر از حال قائل بر تحریف شیخ رکن الدین نیست و تالبعان و تالبعان از تالبعان است
 است مضمون او و سایر اخبار و جسته الد بر رگوار است الا شیخ احمد بر شیخ عبداللہ بن شہید صاحب کتاب
 سین الہدی حمده و تالبعان آباد آسوده انتقال شیخ احمد کورانی و سببین و تالبعان بوده یا
 عبارت از بدو المقامات است صاحب اخبار الاخیار می آید شیخ عبدالقدوس اولاد بسیار شد و سیر
 میر عالم و شیخ سید علی شایخ و تالبعان ایشان شیخ رکن الدین مروی متبرک بود و شیخ فقیر و محبت
 بر قدم والد خود و در دنیا و ذکر آفر دستید ان بجایه وافی الہد آفتاب صمد صام و تالبعان
 سبیل الہد و مقام ذوی و بود و حضرت شیخ جمال الدین ابن محمود قدس سرہ صاحب تہذیب المقامات
 چون حضرت محمد دم شیخ عبداللہ احمد انحضرت شیخ قالی فی الہد شیخ جمال بنابیر می حمده و تالبعان
 ہم سر کی محمدی شایسته و شکر رومی زاده محلی از احوال ابن بزرگ نیز لازم است شیخ جمال
 تالبعان می از احاطه علم حقایق حضرت شیخ عبدالقدوس و تالبعان و از علم ظاهر نیز بهره تمام داشت و تالبعان
 و تالبعان تمام ما کویند بیا بود که برای تالبعان همه ادای نماز مردان آمده با و از تالبعان می
 شکی نیست که از سکر و تالبعان می آید حضرت ایشان از والد ماجد خود نقل کردند که میفرمودند امام احمد
 حضرت شیخ جمال از ما کشید از محبت اضطراب و شورش علیهم السلام و تالبعان می خواست که تالبعان
 شایسته و تالبعان می خواست که نظام که از احاطه حقایق الہد و از احوال شکر کند که تالبعان
 همانست شیخ از تالبعان می خواست و در مقام این است و تالبعان می خواست که تالبعان
 و تالبعان می خواست که تالبعان می خواست که تالبعان می خواست که تالبعان

شیخ صاحب تہذیب

پیرایه محمد اسد فی رابع عشر دی الحجه سنه تسع وثمانین تسع و مائه و هجوا بن خمس و تسعين سنه هجری
 اسد علیه راقبنا السلام الاوارس حضرت شیخ جلال محبوب ترین خلفا حضرت قطب العالم بود و در
 از پنج بود و در سکن بی نهایت سیرت و سلسله نسبت پدری و مادر وی بحضرت عمر فاروق منتهی میشود
 رضی الله عنه و نام پدرش قاضی محمود بود و در سنه هفت سالگی قرآن حفظ کرده و در مفسده سالکی
 اکثر علوم با تحصیل کرده فتوی میداد و سبب آن وی بخدمت حضرت قطب العالم از پیران ^{منقول}
 مشواتر چنان بقول است که حالکان قصه بنام سیر مرید حضرت قطب عالم بود و چون وی حضرت
 بطریق سیر و قصه بگوشت شریف بر و در خبر آمدنش شیخ جلال سید و آتوقت وی بدرس علوم ظاهر
 اشتغال بحال داشت و از جماع و سرود و غیره نفرتی تمام روزی از جا کمان که مرید حضرت بود
 رسید که ما شنیده ام که پیش آمده است در بعضی جماع مشغول است ما میخواهیم که بوی ملاشی
 و جمله کتاب این امور منتهی پریم اکنون آن پیر قاضی اسلام ما بگوئید آنها سلا مش بخدمت حضرت
 رسانند دی حضرت فرمود که شما سلام ما نیز برسانید و بگوئید که آن پیر قاضی و مقصد
 دیگر از امر قصه اند روزی وی حضرت مشغول اطمینان مشغول بود ما تقی غیب آورد که جلال آن
 بنشیند و او را در حلقه خویش در آید و بحال آشنا گردان حضرت قطب عالم در حال برخواست
 شیخ جلال برآمد سلام کرد و گوشه نشست و دید که طالبان علم گردا و حلقه زده نشسته اند چون شیخ جلال
 از تدریس فارغ شد و طالبان خست شدند پیش شیخ جلال بجانب حضرت قطب عالم توجه کرده سپید
 بیان تقیر شما از کجا سید وی حضرت گفت که من این فقیر قاضی ام و نظری من بسوی شما انداخته بخود
 کتابی تمامی کتب علم ظاهر و نفوس غریب را از باطن او بسوخت بر نور حال شیخ جلال
 بخت و دست بسته ایستاده و عرض نمود که این کتب نفیس حیف باشد که بسوزند دی حضرت فرمود
 که از شرادات کتب علم صفات با منی خواهد ماند و نوموز با من حرف سیاه تعلق داری باز بفرستی
 بر دل شیخ جلال کرد در حال وحدت حقیقی و پر از دما گشت و ظلمت کثرت از آئینه دل و برگشت
 حق را در ذات وی حضرت آشکارا دید و اختیار است در دامن می دهد و صبح حکم زد و لوازم حیات موی

و معنوی بجای آوردی حضرت کلاه چهار ترکی از سر مبارک خویش فرو آورده بر سرش نهاد و سر
از تعلقات فارغ ساخت و مثل نفی و اثبات تعلق کرد و به سجده اشارت کرد و دست دراز کرد
رفته از در زره و بهوشی در تمام اندامش که مقدمه ظهور الهامات و آیات و صفات الهیه است
از این یکی بجویدی هم کشید و حقیقت حال را بخدمت پروردگار عرض نمود و گفت ای منور
مثل اینچنین ابروات و روانیات و حالات بخدمت حضرت شیخ قدس الله تعالی آمده سر و صدقه شده
حضرت شیخ قبل از آنکه از استماع این خبر بفرحت انشرح مجال سفر و مضبوطه جوابات با جواب نوشته
در از اسرار شریعت و طریقت و حقیقت و بر اجائی اشارت را باز اجائی صراحت و انقار کرد و اینده در خفا
در جواب داد و بالا می کشید که در مشرب من بارانند میان دو سه سال این دولت عظمی ناز می کشیدند
و کشید آری مرچند ویرست آید بچک شریعت دیگر مردان ریخته می شود و خوش و خرم باد و خوش و انجود
زاده نمیدند و لا و در باشد و رجای می بیند محبت در کار است و حامی گویند مبارک باد و نیز در جواب
حلال نمیدند مسطور بود که وقت اذ از زلالت الارض نزلها و اخر جبال الارض ثقلها و
قال الانسان ما لم یسیر اما یقین بیکر در که وقت یومئذ خلدت اخبارها کان بالوا وحی لها
هست یا نیست مقرر با چون وقت بر دایع است خلدت اخبارها کان بالوا وحی لها سطح
چند نموده است جو شیده است عشق پوشیده نماند دیگر جو شیده نماند کف از دین برنگد عاشق با
و نمزد و کار باش بهر اربابش و محرم کرد کار باش سه صدم دولت نبود هر سری با بر کسی
هر خری با الخ و به صاحب اقتباس گوید شیخ حلال حقیقت حال را بخدمت حضرت قطب عالم نوشته بود
و می حضرت نوشت از خلوت بیرون آید و خود را از وارسا بده که کار تو تمام شد چون شرف تیر سوس
حاصل کرد و همان وقت امانت پیران و خرفه و خلافت حواله کرد و نائب مطلق و خلیفه بر حق خویش گردانید
چون حلال الدین محمد اکبر شاه روز دوشنبه دریم محرم سنه هشتاد و چهار هجری بخت دفعه نهم مرزا محمد حکیم را در
اشک بجانب صوبه حجاب کشید و منزل و تپانید و نقشه بخانقاه و می حضرت رفته ملازمت نمود و در وقت
در اوقات و محلات و می چند است که درین مختصر نگذرد که حضرت خواجہ محمد الباقی با بعد قدس سر

بیت

سرور الغیر صاحب دة المعانی میگوید والد بزرگوار خواجه محمد باقری خاص فی علم الاسلام که از اباب
 فضل و صفای بود و از نرمی آن همواره مصداق فلینک اکثر از ادوات حضرت خواجه در بلده کامل و بزرگ
 فی حد و دهنه ای و دانشی و سبعین و معانی در روزگار و صاحبی بزرگی از جبهه اطوار ایشان پیدا بود
 گاه در آن ایام تمام روز و دو گوشه خیزده سر بر میان خموشی میکشیده اند و تحصیل علوم و بی شاگردی
 علوم مولانا صادق جلوانی که از علمای آن ایام بود اختیار نموده به وفات مولانا اکر کامل و در انحصار
 شده اند و باینکه روزگار از سحر طرقت بدست آن علامه ایشان را بمن الا و ان بتیاری بریدار آمده و از
 فضائل بهره تمام روزی گشته اگر چه تحصیل علوم صوری بقیه مانده بود که سید کربان راه یافته اند لیکن از
 دکامی نظرت ایشان باینکه دهنه خسانه یکی صبا و فی القول گفت روزی حضرت خواجه در دست
 ترک تحصیل علوم سحریه آغاز هجوم جذبات الهیه بمحصل یکی از افاضل درآمدند تقریبی آنفاضل گفت اگر
 خواجه روزی چند دیگر بر سر مطالعه علوم بود ندی تا مولویت ایشان بکمال رسیدی چه زیاده بودی
 خواجه فرمودند مراد از کمال مولویت نیست که کتب متداوله مشککه را چنانکه حق آن باشد توان مطالعه
 انفاذ نمود و بلا دعوی گفته می آید که هر کتابی که قتل آن خدیر البصره اند و میان آنرا امید که
 حاصل آید الغرض حضرت خواجه را هم در اوقات تحصیل علوم که روزگار بر نائی بود و جوش مناسبت این
 کای بهجت باریانگان محفل فی مع الله میرساند تا آنکه در بلاد ما و الا انصر که بعد از مطالعه غیر از الوجود
 بسیاری از کبار مشایخ آنقدر را در یافته اند و بعضی بعروس توبه و انابت تیرم آغوش گردیدند که گاهی
 بیانه منقولاً عن علامه الشریف محمد آفاق در زمان گذار ایشان به هندوستان او فتا و بعضی از آن
 ایشان که در آن دایر صاحبیه بودند خیر خواهی صوری بر آن نیست که ایشان نیز در زمره ارباب عسکر
 اما انجا که روزی ایشان دولت دین و توکل می متابع یقین بود سعی آنان بجای نرسید سلطان جذبات
 الهیه رکعت خویش بگرفت تا بر دیوار که بر و چون جلوه نقد میخواست که نخست دل ایشان را یکی از
 دلبران صوری گرفتاری از ایشان آید و پس از روزی چند بیان ایشان از آن خوب ایشان دوری ضروری
 بوقوع پیوسته عکال خال بخردانه این دام نبوده و هم معارن آن اوقات آلام مفارقت بعضی کتب ارباب

هر یک و صورت نظر ایشان در آمد بنام ایشان لشکر الهی شوق حصول احوال طلب کمال گشتن ایشان
 بگرفت صاحب کتاب که گوید در ویشی باین دریش گفت از زبان درانشان ایشان فرمودند بر سر مطالعه
 کتابی اگر کتاب بر بودیم که بر باجی نمود و ما را ز بار بود و گذشت شمار دعایت حضرت خواجه بیاد الدین
 سر متعلقین ذکر و الفا، جذبات بنواخت سستی بر پیشانی و شمر و امان طلب نموده بگی و سرع ارباب
 و آمدند باجمه حضرت خواجه باو حجت و جوئی ساکنان و محمد و بان حسیما بطور سینه نند و بسا پاک و لا زار
 بلا و یافته هرگز کردند در سیاحت بصورت یکی از عظام و شایخ سلسله رسیده خوشه اند که اندک طریقت و سی
 و تقصیل سلوک فرمایند استخاره نموده اند حضرت خواجه محمد باسله قدس سره و الغریز طایفه و فرمودند
 حاصل سلوک تقصیل آنست که تمیز این حلق حاصل گردد چون آیند و است میره تقصیل سلوک نمودن
 حاصل است و حضرت قدس سره خود از بهایت حال خویش چنین بگاشته اند که ابتدای قوبه از معاصی و طارست
 خواجه عظیمی که بوده شد بار دیگر توبه در طارست شیخ که در سر تفتند شریفه و از کبار خانواده حضرت خواجه
 میوه بود و ذکر ده شد بار دیگر بیضی و اختیار نظر در بندگی حضرت امیر عبدالمطلبی در طایفه بید توبه رسید
 مقرون به صلح آن بغضی بود غیر توبه امید که برکات انوار الی یوم القیام جانبا القصه در خواب شریف
 خواجه بیاد الدین قدس سره صورت توبه منعقد شد و میل طریقی اهل مد بطور سید حکم الغریز تعلیق بکل حشمت
 دستی می انداخت عاقبت بعضی از سخا و ایم فرمودند که می که متعین با حضرت رسالت سید پیغمبر
 قطبش آن وقت که از همان غریز طریق ذکر و مراقبه اند که ده شو و مدت دو سال در آن ذکر و مراقبه و در او
 انفریز مداومت نمودند شنیده شده بود که در نیکیاتی قریب بحمل سال میدان لاله قطع کند برای
 سخا و رسید سازه و حیوا بر آن میشد که هر روز نماز و ذکر غنیمت شمار و بهایض و عبادت قنای
 چند که در حیوان اشارات غیبیه و سلوک طریقه دیگر ظهور میکرد قدم سوار را از جا بر میداشت و در زمین کرم
 و آن خطبه ششم و نهم و بیجا ما شستی الا نفس کما شست انشاء الله الغریز عاقبت دست کرم آن شمر از جو سار بالا
 عین آت و لا اذن سمعت سیرا گردانند بالا و بخت سیر شده و بهار است حضرت شیخ بابائی دالی
 سر العالمی اتفاق افتاد از برکات نظر شمره مند شده الحمد لله و الحمد لله که آن نظرات تیر تیر بآب

قبول میفرمود حضرت شیخ از سلسله نقشبندیه نیز مجاز بودند و معتقد ادعای طالب توحید ایشان آن
 بزرگوار فحاشا زبانی از دیکه جهان جانان داده اقبال فرمودند بعد از انتقال آنحضرت مدار القرائه
 سه نوبه حضرت خواجہ جابر گرشید دار و احاطه ایشان در ششم از منون گرفته و مقدمات فرمود
 و برین توحید ایشان آن نسبت را توفیق پیدا شد و دواثره غایت صنعتی پیدا کرده و راه روشن شد و
 جمیع بیست و دو آنکه بجهت عنایت ایشان بخدمت محمد می حضرت مولانا خواجہ اجماعی
 قدس سره رسیدہ شد و بطریق و غایت خود و مصافحه دست آورد و بطریق آنحضرت دار و احاطه
 نقشبندیه خلفاء ایشان در مسلک نیازندان ایند رگاہ درآمدہ شد انتمی کلاما الشریعہ قبول صاحب
 کتاب کورست از نحو ائی این فیه و نشان از ایشان بابت احوال کہ با آنکه ایشان یک کشور
 چنان متفاو گردیده کہ حضرت خواجہ ماوسی بودند و تربیت از روحانیت حضرت سیال صاحب
 علم و علم و حضرت خواجہ بیاد الحق و الدین و خلفای ایشان رضی اللہ عنہم یافته و نظرات عنایت
 آن بزرگ داران کار را باجماع رسانیده بعد از حصول کمال چون از سیر طایفه جابریت با ویران
 رفتند از خدمت مولانا خواجہ اجماعی مجاز گشتند و از خود قبول صاحب کتاب مذکور بخت یکی از صاحبان
 القول کہ آنوقت حاضر بوده باین جمیع حکایت کرد کہ من نیز از این مقدمات مخصوص آنوقت اعیان
 بودم و روزی در میان نماز دیدم کہ حضرت خواجہ را چنانکہ رو بسوی قبله است بمجسم بر طینت
 مانید و برامی نگرند از شنیده این حالت بر من عشاء افتاد و تا بگذشت تمام نماز را با خرسائی تمام
 دیده بودم بعد از صد شتم تسبیح و از افشای آن منع فرمودند با وجود خصوصیات و
 کمالات و رجوع طلب با شانه ایشان حضرت خواجہ از من بخت عالی و تفرید و الابرار شریف
 نقل طریقت نیامدند و بسیر و ملج و بدیشان شدند تا غیر از آنکه از این سلسله بزرگ و دگر
 در آندایر سبندار شاد بودند و دافند و زائد فوائد مستفیض گردیده و بقیع احوال حاصل فرمایند
 بصحبت مولانا آنکه شریعتی قدس سره نیز منجید بعضی از اخلاط حاصله در این
 از مولانا تحسینا دیده اند و از آنجا متوجه سمرقند شد و از راه عبودی بعضی نشان بند و کشتا

کمالی برکات آن در کلمات ایشان سطوت و اولش این بیت است تعیت من
 بحکمتان مهدیم که استخوان عزیزان بساجل قیادت * در آتشی آنکه شعله بدی
 از بلا و دوا و انحراف داده اند مولانا عظمی خواجگی المکنی و بر واقع برایشان ظاهر شده فرموده
 الفیض چشمه براه شمس حضرت خواجہ را وقت بغایت بخش گشته و این بیت بزرگان
 سیکند شرم زغم آسوده که ناگه کین * عالم آشوب نگاہی سرور هم گرفت * چه مولانا
 بیک بزرگوار در آنوقت و دیار از کبار بشاخی این سلسله علیقت پسندید و قائم و معطر
 خاصه خواجہ بزرگ چون کوه مستقیم و نسبت ایشان بدو وسطه حضرت خواجہ احرار
 و جبار اوت ایشان بوالد ماجد ایشان مولانا درویش محمد المکنی بوده و ایشان اراد
 خجالت و الاحوال خود مولانا محمد زاهد و خوشامی داشت از حضرت قطب الاخیار خواجہ
 رحمہ اللہ و ہم صاحب کتاب مذکور میگویی و چون امید است که غریب احوالی بنی کار و خلقا
 ابتدا در کتاب نجات القدس بعون الله تعالی تفصیل مرقوم گردد و اینجا بهین مقدار کفا
 نموده آمد با محمد چون حضرت خواجہ فقیه سره بخدمت مولانا می نمود و رسیده اند نبات
 عنایات و دیده اند حضرت مولانا بعد از سماع احوال بلند ایشان به شبانه و زلیله و نه
 و جلوت ایشان صحبت داشته اند و بعضی داند فواید اطلاق داده فرموده اند که کار شما لغایت
 سجاده و تبریت روحانیت اکابر این سلسله علیہ انجام رسیده شما باید باز بنشینان شود
 این سلسله علیہ آنجا از شمار و نقی تمام بیدار آید و مستفیدان عالمی قدر انجا ازین بیت ما
 بروی گرد آید خواجہ ما هر چند از راه انکسار و دید قصور احوال عذر ما در بیان نهاده
 حضرت مولانا از اسحاق مبارکمانده اند و راه آنجا نه نیز موافق فرموده مولانا کاشود و غیر
 از ما می مولانا که از حاضران آنوقت بوده گفت چون بعضی از این بیم آنحضرت صاحب النسب حضرت
 مولانا شنیدند که حضرت مولانا خواجہ را درین چند روز صحبت خلافت و احازت کامله داده
 بشنود و نشان فرمودند از غیرت بسوزیدند و چون خبر شورش آنان بحضرت مولانا رسید فرمود

که یاران سید آمد که کار این دوا را تمام کرده نزد مادرش و پدرش بنمود که خود را بصلح حال
 نموده و جرم هر که جنایت چندین روز پیش حضرت خواجه مارالال سابق الطبع شکیبایان بنام
 مستوحش آن گشاده بوستان گردیدند و زمانه زبان حال مضمون این مقال است که گشت **ع** شکر
 شوند و همه طوطیان بنید **ن** ترین بارسی که بیک کاله میرود **و** چون بنید و نشان سیدند سالی در بیده اما
 سمانند در بسا علما آن باده شفیقه محبت ایشان بنیدند لیکن از آنجا که شهر علی لفعده بیت دارالادب
 بیت الفقرا از آنجا آید و در قلعه خیر و زمی که ستر منزلت لغایه و دلکشا و مشرف بر دریا و شل سید
 در دنیا بیت عظمت و برکت و عفا سکونت اختیار نمودند و از زمان ارتحال زین الدین مارالال بجای دیگر
 انتقالی نمودند صاحب بده القامات کرامات و کمالات و کمالات حضرت ما خواجه الباقی از مردم
 نکات که آنها خود از حضرت خواجه دیده بودند و گوش خود شنیدند بر نگاشته اند چنانست که در مختصر
 نسیم از آنجمله است آنکه شیخ تاج الدین حکایت کرد که روزی در جماعت نماز در مجلس ایشان بودم
 و میان نماز آنگاه که ایشان احساس نمودم بعد از نماز گریان محجبه فتنه من نیز خیره در آیدم و بچنان
 گریان یافتم بعد از ساعتی پرسیدم که سبب این گریه چه باشد گفتند ازین بگذر و ما را بدین
 پس الحاح نمودم زمودد در عین نماز که معراج مومن است روح من طلب طلب برادران و چون
 نمود و جستجوی آن چند آنکه مقدم در شت اینم رخ پر وبال زد و بدین شیخ نیامد چاره چنان کرد
 خود را و تفصل قایل بنداخت و دهنه پیرا و دوازه بر در شنبه بست و نیم حادی الشانی
 از روزی که کورمانه بود که چهار اید که اسم ذات مشغول شده اند و همچنان آمد گویان بعد از
 ساگی جان بجان آفرین سپرده رضی الله تعالی عنه و فکر خواجه محمد عبدالسد که بخواب
 کلان شمار دارند در شجاعت فرزند نخستین حضرت خواجه عبید الداحرا بودند و از
 با انواع اوصاف علوم ظاهری و باطنی و دشمنند و شجر بودند و در علوم نقلی و عقلی و در حکما
 و شنبه در حقائق علوم کسایت سنت هر وجهی و فنی النظر و حدید البصر بودند که هیچ و نیت از
 حقیقت بین ایشان پوشیده نیکشاید و وجود شجر در علوم ظاهری از نسبت باطنی حضرت

محمد عبدالسد

ایشان بجایت شیره مند بودند و بعضی مخاوم که بر ملازمت ایشان بدامت کرده بودند از فقر
 در خواندن عبادت ایشان حکایت میفرمودند حضرت ایشان خدمت خواجگان را تعظیم بسیار میکردند
 از آن که نسبت فرزندانی بجا آورده غیر مشغول از دست خواجگان سیده بودند ایشان در امور شایسته
 از سر قند بجانب چندان بزار نمودند و فتنه و آشجار حلت مدارا قرار فرمودند بعد از فوت خواجگان
 بجا نشکند آوردند و در جوار مرار شیخ ابو بکر فعال شافعی در زیر پائی والده خود مدفون بودند
 نماز که حضرت خواجگان را از صید تقی الدین محمد کرمانی پسر و دو صبیبه بودند پس از آن خواجگان
 الدین عبد الهادی و خواجگان محمد محمود و خواجگان عبدالحق و حضرت خواجگان از بعد از صبیبه حضرت
 نسیتی دیگر صبیبه خواجگان نظام الدین بود و خواجگان عصام الدین که او از اولاد صاحب
 پناه بوده اند و فتنه بود از صبیبه می نیز سه پسر و دو صبیبه داشتند پس از آن خواجگان عبد العظیم و خواجگان
 عبد الشدید و خواجگان ابو الفیض و نیز حضرت خواجگان از ترکیه خاتمه یک پسر و دیگر بود و خواجگان محمد
 حجت الله علیه خواجگان در نه نصد و یازده زفات یافت و در خواجگان عبدالحق صاحب
 سلال نواز میگویی خواجگان عبدالحق بن خواجگان عبد مقرب خواجگان کلان ابن خواجگان عبید الله
 قدس سره صاحب حالات مقامات بوده و خرقة از پدر و جد خود داشته و زیارت حرمین پسر
 توفیق یافته و بهند سخنان در عهد نهایون با و شاه آمد مرا کاه مران مرید او بودند از وی حضرت
 که یک گفت که چون بیک رسیدیم بغرم طواف حرم شریف که میفرم از خادمان انتخابی ادبیا مشا
 میشد بخاطرم خایه که از اهل این مکان ناچینید خوشتر روزی طواف بقدر صله بدیشد ناگاه
 گموش آواز رسید که اینجا خاندان زادن درگاه ما انداخته از بهر از اعراض ایشان شهواند
 بحر الدین اخرا می در نه نصد و پنجاه و نه و میفرم و فات یافتند صاحب مالت القدر و در
 سولانا خواجگان کاشانی حکم شوق و شورش فرادان اقتصاد وقت و زمان و سینه او است
 طالبان بعضی اموری که حضرت متعلق است باین سلسله نقشبندیه الحاق نمود چنانکه استغفار که
 پس از آن بعد از نماز عصر لازم محاسبه می این طریق است آنرا بجهر آورد و هر دو سوز و نیاز و گناه

تمام با کلام او از برگزیده ای صحابی می سر بر نه کرده و ایستاده در روزه خوانده نه در نماز پیچیده
 از انفراد بجماعت قرار داد و انداز بس ملوین شورش چه و سماع ماکه که با بر خطرقه به خطه اصل
 عزیمت از آن در می بسته بود و نیز در فعل بر آن کشاد چون یکی از فرزندان خواجه محمد عبد الله
 که روایت سوره خواجه عبد الله بن شهاب بن نجاب باب کتاب این شخصیتها شجره نمود مولانا روح الله
 روحه جز بکمال التمام نمونده و در کتب کشود و نیز مستی تمام گفت طریقه خواجهان با طریقت جامع بود و سکود
 سکون و اضطراب جبر و سرخصت عزیمت همه در دست هم هر خواجه علی با معنی و امیر کمال وارد و هم
 خفیه خواجه بهاد الدین خواجه احرار بعضی گویند بشودش تمام نموده و فراده گفت میخوام در گذشته بود
 جانی داشت با شتم که خلقی از و گرم باشند ایضا منقولست که میفرموده اخفانست بهیچدی نشو
 انشعبت بمنتهی اظهار است لاجرم تمام در زنتسبان از بهر با نظرقه می اند حضرت مولانا پادشاه
 ایشان بخند دم اعظم نامور اند و ذکر خواجه محمد یحیی بن ابوالفیض بن خواجه کمال بن کورخ
 از غم خود خواجه عبد الله بن شهاب انداخته و انداختن رحمانیه و صفات ربانیه بوده در مصباح المودع
 است محمد یحیی بن ابوالفیض صاحب کمال و عارف کامل بودند و در اخبار و الاصفیاء احوالش سطور
 مفصل بود از دم سبع الاول در سنه تسع و تسعین شصت فوت کردند و بکناره در بایستی حسن سر
 بلده اکبر آباد مدفون گشتند و ذکر امیر عبد الله احراری نقب وقت خود بودند و در میان خود
 محمد یحیی بن ابوالفیض احراری بظواهر وضع نوکری اختیار نموده در زمان اکبر شاه منصب بالید
 بودند و منصب حکومت دینی داشتند در آخر عمر بظلمت صوبه داری بر ما غور ممتاز بودند و در
 است و دریم و واقع در واد و قبر ایشان قبر پیر دی خواجه محمد یحیی بکناره شرقی در بایستی بن
 مقابل راج گهاٹ شهر اکبر آباد قسمت و انهم زیارت ایشان فته بود و دیدم که در توبه رقی خواجه محمد
 یحیی بوده اند و در تربت غربی خواجه امیر عبد الله سر خود را مقابل سینه پیر خود نهاد و گاه شهادت
 و تربت بیوم نیز باین طرز است حال آنکه غم نیست این طریقه دفن مسنون است چنانچه در در و ده منوره
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم حضرت شیخین رضی الله عنهما مدفون هستند و ذکر امیر ابو العالی

تاریخ احمدی

تاریخ احمدی

بنیوانند این بیت بیت فیض روح القدس را باز مد و فرامید و دیگران هم کمینه آنچه میسجی کرده و از
 شرف و کرامات ایشان که در کتاب حجه العارفین تصنیف حیات الله احرار می مسطور اند طرفه ترکیبی را
 که رفندی امیر ابو العلی بایران شسته بود و که نگاه جوگی با نفس شاکر دارد و شد زمو و مذ که نفس از جوگی
 بیلند بایران همچنان کردند آنحضرت و وضو ساخته و دو گانه وضو داد کرده قطره چندان وضو بران
 نفس زد و بجزر و انتشار که آن نفس بر آمده بر فی زیبا و عجایب متشکل گردید چون آنست که حالش که در
 معلوم شد که در حرکت بندد می بود و این گوی بر و مبتلا شده بقوت سحر او را شاکر ساخته با خود
 و در شب از او ابر حالت اصلی آورده خط نفسانی خود می نمود آنحضرت زن افزو و نگر ترا هم می
 رخصت خانما چون پیشه رسانیده شود او گفت مقدس چنین بود و حال می خواهم که در کنیزکی شما باشم بعد
 از آن زن جوگی بر و در مسلمان شدند و الله اعلم بالصواب آنحضرت زن را بعد از پنج جوگی دادند
 و نام آن جوگی صوفی علی بنیاد و او هم یکی از اهل اهل مدگر دیدم که او در جوار فرار آنحضرت موجود است
 و نوشته اند که امیر ابو العلی از مدتی عارضه سوزاک داشتند آخر الامر بعلیه و آن صواب
 شدند و چند روز پیش از رحلت طعام آب ترک کرده بودند و فاش بر و شنبه وقت صبح هم
 آنکه یکم از شخصیت و یک مجری بود قوی آمد مدت عمر شریف بقا و و یک سال بود و مراد
 و اکبر ابو بیرون شهر سیاحت یک کرده و بطرف شمال بر زمین سلطان گنج فتنست و چهار دیواری
 وسیع دارد و هر سال روز عرس ایران در آن مقام جمع می آیند و فیض میرا باید تعویذ قبر ستر
 از سنگ مرمر است و بر آن سحان بر فی الاعلی کنده است و در طرف بالین یک لوح از سنگ مرمر
 است و بر آن ابیات تاریخ و فاش تصنیف امیر فضل احزاری منقوش است و قبل ایشان بعلط کج
 شده بود و ایشان را هم موافق همان مین که وند چون بعد قبر را کشا و ند نفس شریف را میو افق
 یافتند و در بجانب چپ چنان مخفی شده بودند که گویا ساجد شده اند این همسایان معصیان آل
 و تاریخ آنکه شسته است از رحاله سید امیر ابو العلی است فناست فنانی الاغصان قنای العنقا
 قنای الاغصان قنای العنقا و بستانه کفایت خود را تمام کرده اند و از آنجا که

سید نیست که منم عالم است تحقیق اند و بدین که حق است و یقین اند و تصدیق اند که حضرت حق تعالی
از مرتبه اطلاق اول الجلال فرموده بدین صورت و شکل مخلقه و متو عظمی شده است و برادر است و غیر
موجودیت فائده بکین ال ال عبارتست از نفی کردن هم ماسوا که ممکن شده است و الا عبارت
از اثبات کردن وجود مطلق که بهر جا ساست انمی گویند چون حضرت میر ابو العلی و ابراهیم و غیر
خواجہ بزرگ تمیز الحق الدین چشتی سید قدس سل سید اسرار با خواجہ بزرگ ایشان را در معامله باطنی و غیر
داود و جبریل خصصت سماع اجازت فرمودند و حضرت میر ول فضل اند و از روح خواجہ بزرگ منت
و ثانی از غیر بزرگ خود کیفیت حالت قص و جد و سماع بزرگان این سلسله بنیادی و تفریدی و شگفتی و درود
نوار و کیفیت نسبت ایشان فیض خستید و نقش بندید مرکب است مدار کار ایشان بیابان نفس با پس قلب که در توف
قلبی از دست نرود است و نام سلسله را را انجیال ال کلمه حقوق نعمت طرفین تلف نشود و ابو العالی شمسید
راقم و رسته کینار و وجود شصت یک که اگر آباد در فتنه بود تا زمان تفت آنجا برقرار برادر ایشان و غیر
فیض و از نسبت باطن ایشان میگردد و ذکر آن نسیم صبح وصال آن مقام حال مخصوص
بصایت رسول علی آن حضرت ولایت شرقی و غربی آن متعلم کتبخانه ام الکتاب تعلم در حدیث و سنی الین
آن در ملک شریعت انظام قطب ائمه کائنات شیخ المشایخ بندگی نظام قدس سره بجا اسرار و
حقائق معارف بود عشقی کامل و شوقی داف و وجدی صادق و حالتی قوی و معنی بلند و در تمام
الانوار است و وی قدس سره خفی مذہب چشتی مشرب فاروقی شیب در برادر زاده و داماد و مدبر و خلیفه
جانشین حق قطب الاقطاب حضرت شیخ جلال المله والدین بنام سیدی بود بعد از وفات وی حضرت مرشد ایشان
شمار گشت و نام بر بزرگوارش شیخ عبد الشکور بود مسکن وی قصبه کورست و پدر وی حضرت نیز از شیخ جلال
خلاف شیب و شمسید علم له فی چنان باطن حضرت شیخ نظام قدس سره جو شونده بود که تعلق بلند و فانی و بسیار
از دانش سر میزد و وی حضرت از علم سنی را و استادان علم بهر شیخ خوانده بود اما از کتبخانه ازلی ربی علوم کائنات
و شت که احاطه آن علم آلی است و تصانیف وی حضرت مثل و شرح لمعات کبی و در حق و در حق حضرت سید
نعمت باطنی و در آن ریاض قدسی تفسیر و جزو اخیر از قرآن و غیر کلام حیرکی از اینها کنور معارف

از صاحب کرامت است و وی نفس سره بسیار معانی را سرود و در بعضی صفحہ نقلش شده اند و حقائق و معارف و نکات و
و معارف حقائق معتدله و معانی و مقام کمالات نبوت است و حقائق و معارف شیخ ابن عربی را در تہ کمال الحقیقت و متصل
ستوار از پیران این فقیر نبوت پیوسته امیقول خبر صاحب اقتباس است که چون حضرت شیخ نظام الدین غنی اندک مسر
شربت طوط کعبه معظمه زیارت روضه منوره آنحضرت سیالت پناه صلی الله علیه و سلم دریافت شرح معانی کعبه
القدسین فرمود آنرا مسمی یکی گردانید و شرح دینی در مدینه منوره تدوین نموده و این مسموم بعد از سیادت و در
نوشته این جزو شرح می حضرت و خلوت فی شمسیت خادعی بر در خلوت خانه میگذاشت تا کسی در آنجا را
ندید آنحضرت صلی الله علیه و سلم دعا را باطن لغات را بوسی تسلیم میفرمود و اسرار معانی را بکلام شیخ
و وی نفس سره آنچه از آنحضرت صلی الله علیه و سلم از حقائق و معانی لغات آید بود و آنچه از کائنات بود
و در شرح حقائق و معانی و گویند که بجا بسطی از ان لغات که در وقت نزات پیش آنحضرت صلی الله علیه و سلم
نزد وی بود آنحضرت صلی الله علیه و سلم اشاره فرموده بود مذکور است و ادی قدیس سره باب زیر احاطه کند
بود آن شیخ لغات تا الی الان نزد بعضی معانی می قدیس سره موجود است و هم صاحب اقتباس گوید و در
بعضی از کتب نظیر این فقیر چنان آمده که یکی از مریدان حضرت شیخ نظام الدین قدیس سره میفرماید که سخنان
حقائق و معارف که از زبان می حضرت میر میزد و مریدان و خلفاء آنرا می نوشتند و کتابی می ساختند چرا
دی حضرت می بود و در معانی چنان متفرق داشت که حرفی نمی شناخت و چون مریدان وی معارف و اسرار
که از زبان می قدیس سره بر می آمدند و رجال عبارات و الفاظ در آورده و پیش وی حضرت میخواندند و وی
حضرت جز در آن وقت و معانی نشان گرفته با انگشت اشارت میکردند که این جملات را آن سطر خط بکشند و باقی
نمی بماند چون در آن حرف اشارت الیه اخطا نبردند و باقی را میخواندند و اول آن را میخواندند و باقی را میخواندند و باقی را
بر آن خط میخواندند و بتعلیل میبودی وی حضرت بنایت صاحب فوق بود و در وقت عروج در شایسته
ذات چنان بر وی طاری گشته بود هر کس که منظوم نظرش میگشت بر او اول به شبهه و آنگاه تر متعجب و بلند
شیخ ولی تراش شهادت یافته بود و چون حضرت شیخ نظام الدین قدیس سره را و آن حضرت جلالت الدین را میسر
نفس سره را در جواب فرمود و نگارنده در آن ذکر حرفی و اثبات و اسم ذات و بصوت بلند و بار غایت و اعظم

در آستانه شرفالمرتبه روز بروز حجت انید و ظلماتی که گنایت از تعلیمات روحیه در حقیقت
 پیش بر وجهی بن خاصین گرفت و انواع حالات و اقسام انوار بر دلش دار و میگشت و همی
 باین جنبه ملتفت میگشته و هر دم مشتاق و جویان حضرت لایقین لاکیف بود و در بنا بر آن سخت
 رستگاری میزد و شدت اگر حکم شود و بوجوب حضرت شیخ احمد عبدالحق در حجره را بنحست و گل مسدود
 و خلوتش شاه بشنیدم با مظلوم جسم یا در خلوت بمریم حضرت شیخ جلال قدس سره تحسین کرد و فرمود
 عالمیان همین است پس شغل سه پایه تلقین کرد و خلوت فرمود و گفت نه بار اسم فات در یکم بخوانند و آن
 آیه تترقی نماید هر روز در یکم را اگر زیاده میسر نیاید کم از دو دست بازگویند حضرت شیخ نظام
 و حجره را سد و ساخته شغل مذکور را رفته رفته در یکم سه صد و بروایتی چهار صد بار بپایانید
 شیخ نظام در وقت نشستن خلوت عرض کرد که نماز جماعت از منبت خواهد شد حضرت شیخ جلال
 مگر گفته نماز مشغول شوی جماعت میسر خواهد آمد چون می حضرت بوقت دائمی و فرض بخت نماز نشسته
 میگفتند آنک ببعوت انسان متمثل گشته اقامت ابوی میکرد و بعد از سلام نماز از دمی خاکست پیدا
 روی حضرت بنویسید و پیوستگی مجاهده شد پیش گرفت بعد از یکماه تجلی صورتی بر روی حضرت ظاهر
 از آن حضرت شیخ جلال فرمود اکنون ترا حاجت خلوت نیست و بلای ایشا و مریدان امر فرمود و تسبیح
 شیخ جلال الدین میردیان خلفا بود و در این حیات بخدمت شیخ نظام سیر چون لایت می حضرت شهادت
 و صفت کمال اتم در عالم منتشر گشت نورالدین محمد جهانگیر با و شایر اخی پیش اعتقاد پیدا شدند و چون
 خضر و بن جهانگیر با و شاه بنایخ هشتم دمی السجده و سکن زیاده چهار دهه هجری از سال اول جلوس و خود
 شده از آنکه با و برای بهانه گشته بود و بجهت دیدن حضرت شیخ نظام قدس سره رفته بود بعضی خدا
 که از بعضی شایر با اندیدند که حضرت شیخ نظام سر زانو در سلطنت داده است بنا بر آن اعتقاد نورالدین در
 میدان سجده و الحاح و شایع جانچ اولیا و حق سوخی او را بنود از دمی حضرت نیز گشت و در سجده
 فرمودی حضرت از سنده و ستان غیر نخواست و بدار الاسلام علم نجات فرمود و در حقیقت برای ایشا و تمسک
 اینجا مسکن بود و چون سلطنت پیران بر خور خلافت و سجادگی حواله بنبره حضرت قطب عالم شیخ نظام

سنگی حضرت شیخ ابوسعید لنگوی نموده بجانب قصه گویا حضرت فرمود و بعد از چند مدت مرد
 بغیر لایت خویش مستفیض ساخته جان را مشاود دست در باخت و در پرده شده و غایت وحی
 و سنه بکزار دوی پنج و بقولی هزار دوی شش و ششم حربه و در جمعه در پنج و قشند و مرقد وی نیز در محراب
 اولاد دوی بسیار بود و در بزرگ صاحب و سپهران شیخ محمد سعید بقدری از پنج پند و ستان آمد و در قصه
 بهای فطن قدیم اقامت گرفت چنانچه فرزند آن در آن قطعاً هر روز موجود و اندر مرقدش نیز در آنجا
 برادر شیخ عبدالحق در قصه کرمان سکونت اختیار کرد و اولاد او نیز در قصه تالی الکسوت سیدار و در
 او نیز در کرمان است و بعضی از فرزند آن حضرت شیخ نظام قدس سره بلکه اکثر از ایشان در طریح هستند و در
 قصه بهر بزرگوار خود قیام میدارند صاحب مینه الاصفیاء از حایج المولای مینویسد که شیخ نظام الله
 العمری التماسیری اصفیات بسیار از چنانچه شرح سوادح امام غزالی و شرح لمعات قدیم و جدید و تفسیر
 نظامی رساله حقیقت رساله تلخیص غیره از تصنیفات وی است و شیخ زاد در سلسله چشتیه در قمی طریقی مشرفی
 است که برخی بقرون تابع یکچهارم است بلکه آنچه خاص وی گشت شده و کتب رساله خویش تعلیم آورده و
 شیخ در سنه یکصد و سی و چهار در پنج و قشند و از خلفا و کبار ایشان ابوسعید شیخ لنگوی است و شمس علی
 است که کنونی در درویره بابا پسرش شیخ عبد الکیم از خلفا دوی اند و در اختران الاسلام در قسطنطنیه
 مینویسد و قدیکه حضرت شیخ سید علی خواص هر گویا بعد خدمت بسیار خلافت و خطاب و عین
 و در عهد شاه جهان در سنه هزار و چهار در ملک یوسف یان نایب از اولیاء کامل و مکمل بود
 سماع بی نامیر می شنید بسیاری فغانا از اجتناب سبند و شیخ جان مد است که طریقه وی تا سال از
 مولوی غلام مصطفی وزیر آبادی و راهور جابست و که حضرت ایشان غنی حضرت شیخ
 سید العالی قدس الله تعالی سره العیز صاحب مینه المقامات مینویسد چون این قطب بانی مکتب
 آتانی قدس سره ظهور یافت طبع این کتاب لایت با آنچه از تقریر شریف حضرت ایشان که تخمین سیصد
 و نیز از بنده که از مولای فراموشی ایشان شنیده چون ملاوت پیر بزرگوار ایشان احمد و سید احمد علی
 و نعمانیه و غیره یافته که که خاشع بیان آنسال سعادت و شرف در طریقه شریف مشرب بود که از اهل آن

تفسیر شیخ ابوسعید لنگوی
 در طریقه شریف مشرب
 در سنه ۱۰۸۰

مشهوره روح انرا می ملکوت هندوستان است و مرکز آن دیار بکرت انار و هم در ایام طفول
 مکرک ایشانند امید به بفرمودن که میگوید که در میان یقینی اولم که شکسته ناز و حال قابل سنجیدن
 حضرت شاه کمال قادیانی انظار خامه در حق ایشان معنی سیدت ناگویند در ایام کودکی زالد
 از غایت بی آرامی ایشانرا حضرت شاه برده التماس و عاصی صحت نمود حضرت او علیه الرحمه بخدمت
 و خوشتر نام بر زبان اند که خاطر جمیع دارد که این طفل عمر و را خواهد یافت و عالم عامل و عارف کامل خواهد
 شد چون حضرت ایشان بیست و هشت ساله بود و ایشان ششده باندک روز حفظ قرآن مجید نموده
 علوم نرد و اله خویش مشغول گشتند و بچند روز نیمی تمام رومی و او ده بیشتر علوم را نردید و بزرگوار
 بنمود و اندکی را پیش از بعضی علماء کبار آرزو کار خواندند و بعضی کتب احادیث را از شیخ یعقوب
 کشمیری علیه الرحمه گذرانیده بودند و نیز حضرت ایشان اجازة تفسیر واحدی را با جمیع مولفات
 و نیز تفریضیا و پیدا با جمیع مصنفاتش و صحیح بخاری را با جمیع مولفات او و حدیث مسلسل را
 از عالم ربانی فاضل معلول بدخشان رحمة الله و ایت و اجازت یافته بودند و نیز توفیق صاحب
 کتاب بدو القامات است حضرت ایشان قدس سره از غایت کرم باین را قلم محمد الهاشمی بن محمد
 النعمانی المدخشان فی عقی عنهما اجازت دادند این کتب مذکوره را با حدیث مسطور و را اول سحر
 رجب سنه هزار و سی و شش در بلده سرحد الحمد لله علی ذلك بعد از استماع چند حدیث مسلسل مذکوره
 از حضرت ایشان محمد و مژده خواجه محمد سعید سلمه اند به کلمه زیبا اشاره نمود و آن این بود که
 فرمود خود در وصول حدیث رحمت و برهم مسلسل بالا و لیه حضرت ایشان اجماعیت با کلمه بخیر
 بود که مکتوبی از مکتب در مرقمائی خوشی را از مرتبه و معالیه خود اشارت نموده اند فهم معنی توفیق حضرت
 ایشان از استغاده علوم معقول و مشغول فرود و معمولی فارغ شد و خیرت مستفاد افاده شد
 و در جمیع علوم و از بركات خویش بهره ور گردانیده در آن ایام که ایشان با کرم تشعیر بر
 بود و معنی بر آن گذشت و الله اعلم ایشان را شوق پیدا این فرمودند و در کبر سن بعد مسامت با کرم آمدند و
 در آن ایام ایشانرا حضرت تمام و بجهت حاجت خویش و بعد از قاضی معلوم می و در آن ایام که در آن ایام

که از طعن بر اجابت نمودیم و چون حضرت صاحب الامر علیه السلام فرمودند که ای قنبر اگر از این مرد کو
 سید اگر دیده و نموده باطنی که ایشان دیده چنانکه خود و در سائل و مکاتیب تصریح آن نمود
 آنچه است که در فقره حسن از سیال بد و معا و نوشته اند که این در ویش را نامی است که
 از این شده بود و در هر یک از این عاوت از شیخ خود عبد القدوس و جمیع
 حضرت ایشان فرمودند که این را از حاضری دوم در آن سکران و عمرات ناگاه بر زبان
 سید که اندک سخن بهمان سخن که از فرموده می داشت از شیخ حضرت شیخ ابن عربی و آنست که
 حضرت شیخ ابن عربی فرمودند که شیخ ما شیخ عبد القدوس گفتیم که امام است بعد از امام
 خاموشی فرمودند آن سخن نیست حقیقت او سجانده هستی مطهر است اما کسوت کونی خاک و غبار
 می اندازد و در هر چه بسیار از آن معروف شد است که مرید امری دلالت نمایند و وصیت فرمایند
 بر این باقیم و فرمودند که ترا بر چنین وصیت میکنم و هم حضرت ایشان فرمودند که چون بار حضرت را
 را بر زبان شریف می نشست محبت این بیت حضرت خاتمت علیه و علیها الصلوٰه و التحیة را در حزن
 ایمان و حسن خاتمه و غلشی غلشی است هنگام نزع ایشان من آنرا فرایا و ایشان را در فرمودند که
 و الله که سر شرف آن مجتهد و عارف و مدیعی نعمت به آلبی بحق نبی فاطمه که قبول ایمان کنی خاتمه
 حضرت سجانده جناب محمد و مرا بهایش شیخ عبد القدوس و جمیع ائمه و مفت پسر عطا فرمودند
 حضرت ایشان فرمودند که هم اند حضرت ایشان همیشه شوق طمانیت و زیارت روضه رسول
 صلی الله علیه و سلم بی السلام می نشست لیکن چون والد ایشان با کبر سن رسید حیات بود و ایشان را
 انداخته است والد و در می گردیدن پسندیده نمی نمود و تا آنکه در سن سبع و بیست و الف الهجری آن بزرگوار
 عجزی باقی انتقال فرمود و بعد از انتقال والد بزرگوار حضرت ایشان در سال هزار و هشت و شصت
 شریف بطحان شد چون در دارالاولیای و بی رسیدند مولانا حسن شیرازی که از فضلا می شناسند
 ایشان که از مخلصان حضرت خواجہ باقی باقی بود و حضرت ایشان را دلالت بر یافت حضرت خواجہ
 باقی باقی نمود چنانکه آنحضرت آن عزیز بعد از جلالی سحر بر آکا مال و از شایسته و شکرت

صلی الله علیه و سلم میفرستند و پیران سفر اقباس از آنرا گمان آرد و منزه هر چه گشت با بجز آنچه در دست
 بنیاد است اما این نظر و تربیت خواجده باقی آمده و در حق حضرت ایشان نظیر رسیده محلی از این که خدمت
 ایشان خود بتقریب تحریص طالبی بوی برنگاشته اند بزرگوار و نموده می آید و آن مثبت قول این
 مرد و بنیاد چون موسی این برآید باشد غایت خداوند جل و علا مادی کار او گشته نبوت است
 پناه بخدا و اما ما محمد الباقی قدس الله تعالی سره که یکی از خلفای کبار خوانده حضرت شریف
 الله تعالی اسرار هم بوده اند رسانید و ایشان هم و پیش را اگر اسرار است جل سلطان تعلیم نموده
 بطریق معهود و توجیه نموده تا اتم تمام درین پیدا شد و از کمال شوق گریه دست داد و بعد از
 کیفیت بخودی که نزد و این را بران معتبر است و سبب بغیبت نموده و در آن بخودی بکبریا
 محیط میدیدیم چه و در کمال عالم را در رنگ سایه و آن بیاسی یا فخر و این بخودی رفته رفته بهستی
 میداد و به امتداد کشید و گاهی تا یک پیر بر روی کشید و گاهی تا دیکچر و بعضی اوقات استیجاب
 نمیداد و چون این تغییر را بخدمت ایشان رسانیدم فرمود و بخودی فرستاد حاصل شده است و از ذکر
 منع فرمود و در نگاه داشت آن گاهی فرمودند بعد از دور در هر اقله مصلح حاصل شد بعضی سارند فرمود
 بکار خود استخوانش بعد از آن فانی فانی حاصل شد چون بعضی سارند فرمودند که در عالم را
 می بینی مصل میایی عرض کردم که بی فرمودند که معتبر در فانی فانی است که با وجود بیان اهل بی
 شعری حاصل شود و در این فانی فانی حاصل شد و بعضی سارند فرمودند که بعد از فانی فانی
 و گاهی که من علم خود را نسبت بجهان حضور می رسانیدم از این که محبت شماست
 گشته و من آنرا حق دانستم جل و علا و آن را رنگ سایه داشت و برآیدم فرمودند که در
 است جل سلطان اما در پرده نور و غیر فرمودند که در این عالم است علم است
 انقلب ذات جلشانه با شناسی متعدده که در دست و است شده اند و بعضی سارند فرمودند
 که بعد از آن نور سیاه منبسطه و با نور سیاه منبسطه و با نور سیاه منبسطه و با نور سیاه منبسطه
 آن فاعل را هم نفی باید کرد و بخیر آنرا بچنان کردم آنرا بچنان کردم آنرا بچنان کردم

و افعال آنکه از موهوم بینانید از حق سبحانه یقین و این صفات افعال نیز موهوم محض باقیم
 خارج حرکت است موجودند درم چون افعال را عرض اشرف برانیدم فرمودند که مرتبه فوق لب
 الجميع همین شد و نهایت سستی تا اینجا است پیش از آنکه در دنیا و بعد از هر که دنیا و اندک باشد
 و این مرتبه را بشناختی طریق مقام تکمیل گفته اند انشی کلام شریف شرح تمام و کمال این حال آنکه
 بالا باید جست و انتقال حضرت ایشان اینجا بود لیکن در سال هزار و هشت و چهار از هجری شده
 و اقبال عمر که امل ایشان در سبب پنجاه و سه سالگی بود و هم در زیدة المقامات که حضرت محمد و قبل از
 سال وصال خود که سنه هزار و سی و دو بود و برای آن روضه شریفه خواجہ معین الدین چندی قدس
 متبرکات فرمودند که آن محاذی صمدی صمد را لا دلیا مراقب نشسته چون آید فرمودند که حضرت
 خواجہ اعطافه اشفاق بسیار نمودند و سخنان اسرار و میال آید و در میان غارمان لغافل الانوار
 آمده و بنویس حضرت ایشان شرف شده قبر پوش مشرکه حضرت خواجہ را قدس سره که در سال
 کنیا تا زو سبک کردند و آنقدید و یکی از شاخ کنیا بر سرستاند آرزو آن قبر پوش رود آورده و
 حضرت ایشان آورده و معروف شد که شما سزاوار این که باشد حضرت ایشان را تمام قبول نمودند
 و آنرا اینجا هم برد و آنرا در اول کشید و بر زبان آورده و فرمودند که لباس این بزرگوار حضرت خواجہ بود و
 آنرا با لطف نمودند بر این کفن نگاه میشد باش ایضا شیخ طاهر لاجوردی از کبار اصحاب حضرت ایشان
 عرض قدس سره بعد از آن صلح عریانی آنکارا گشت کماله و محاذی تیر و قوع یافت بعد از آن حیل
 بکرت صرف روی نمود و حال آنکه صلح است و نه فقد و نه طلب است و غیر طریقی حکم حکوم علیه است
 و ایشان را و نه ایضا شیخ حسن گلی در یکی از اعراض بعضی اصطلاحات صوفیه را بر او فرموده و
 پیچیده بود و در آخر آن نوشته که معانی که این بی بضاعت را تسلی میداد معارف شریف است گویند
 که اینها احکام شرعی و بیجهت است که موصوفات شریفه و نه نشانه است از ان شاه بی نشان در
 حقیقت العین است که **سب** ما بفرمودیم غم تماشاگر است و ما بفرمودیم که هر عالم و سبب
 حضرت ایشان را اعتراضات از سخت گران آمد و نوشته شد که اعتراض شما از نا امید گشت

زنده این سخن بکنید و از غیرت خداوندی بترسید و لا خطه بزرگان فرودست اگر بچندت و
 غیرت عات بر این سخن بکنید گنجایش دارد اما آنچه مقرر قوم است و لابد راه آنجا سخن گفتن با مناسبت
 ایضا حضرت نجد و در جواب عرضیه شیخ حمید بکالی میفرمود بمانند که بعضی از اخلاط صوفیه است که هرگاه
 سالک در مقامات عروج خود را فونی نگردان که افضلیت آنها ثابت است و بعضی مقام این سالک و در مقامات
 آن بزرگوار نیست بسیار بلکه شبهه گاه است که نسبت با انبیاء واقع شود عیاذا بالله خدا و غلط جمعی را است
 که هر یکی از انبیاء و اولیاء و اولاد عروج تا آن مقام که بخواهد و قیامت در جوار ایشانست و این عروج هم و
 مستحق میشود و تا عروج در آن مقام است و از آن حال ملشاه احمد تعالی اما با وجود این عروج مادی
 و منزل هر کدام ایشانان همان مقام است که مبداء و مقصد عروج و اوست لهذا در مقامات عروج هر کایشان را جوی
 اکثر در همان جایگاه و چنانکه طبعی این بزرگواران مراتب عروج همان مقام است و عروج و جهو ط از آن
 را سطر عرض عواض است پس سالک بلند فطرت چون سیر او از مقام بلند تر واقع شود و لا جرم از آن مقام
 نیز بالا تر خواهد رفت و آن قوم پیدا خواهد کرد عیاذا بالله از آن که آن نوع بعضی سابق را از اهل گذران
 و در فضیلت انبیاء و اولیاء و علیا شتبه پیدا کرد این مقام منزل اقدام سالکان است و در اوقات سالک
 که اکابر از آن مقامات بی نهایت فرموده اند و بغوی و لغوی رسیده و نشینی دارند که آن مقام که طبعی
 ایشانست و از این در آنجا بکافی طبعی است که در آن مقام است و از آن مقام بعضی است و بعضی اعتبار
 مقام است که مبداء و مقصد بعضی خواهد رفت عروج چون که از مقامی که مبداء و مقصد بعضی که بری بغوی که نشاند و در
 که بر رخت کبری در میان حاصل نموده است و از بر رخت کبری و طالت پناه مراد داشته اند و در مقام
 شیخ بسطام میگوید که آنی از قریب من لوازم محمد از غلبه گرفته اند که از فضیلت بواسطه او از لوازم محمد
 صلی الله علیه و سلم بلکه از انوار من لوازم است علیه السلام که در حقیقت اسم او شهود گرفته
 و مدبرین جواب از فتوحات مکیه میباشند حقیقت مسطور است ایضا محمد و مراده خواج محمد معصوم
 فرمودند که ایشان را در واقع دیده پرسیدم که سوال ننکره نکیر چون گذشت فرمودند حق سبحانه
 بحال حجت نیست بن الهام فرمود که اگر تو از این دهمی این دو فرشته در قبر تو بیاند و عرض کردم

مجلس

که الهی و مولای این دو درشت هم در حضرت تو باشند پیش این همه مسکینان باشد اینها
 نهایت رحمت و درانت خود را شامل من داشته ایشانرا پیش من نفرستاد پس بیدم که
 تو چون گشت فرمودند که ای اقل قلیل و گویا مولانا محمد باشم خادم که از اخصان قدیم
 است حاضر است و بخدمت سرایانسته میگویی ایشان اقل قلیل بسبب تو اضع میگویی
 والا این هم نشد ذکر آن روح جسم ولایت آن شمع قصه بایست آن عروم نه
 بلند جبهی بدم نغز هیل من مزه قلب ارشاد شیخ ابوسعید قدس سره در مراتب الامر است
 که شیخ ابوسعید بن نور الحنفی بنیر و حضرت شیخ عبدالقدوس لنگوی است قدس العباد اسرار هم
 مایه دمی و حضرت شیخ جمال الدین بهمانی سری بود و می چند مدت جمال حال خود را در کسوت
 سبزه گرمی پوشیده میداشت بعد از آن عشق غلبه کرد و معشوق جلوه داد و ترک تجربه کمالی
 بخدمت شیخ جمال الدین بهمانی سری پوست در میزد و چون وی حضرت بنیات ضعیف
 و پیرانی شده بود بلکه انقیاد بی تعلی گشته کارخانه مشیخت را به شیخ نظام الدین بگذاشت
 و هم شیخ ابوسعید ابوی سپرد و شیخ ایشانرا ذکر هر طریق نفی داشت تا تعیین نمود و امر
 به او امت لبلا و نهانرا فرمود حضرت شیخ ابوسعید کسبشان می شد خویش شیخ نظام الدین
 خود را شب روز بزرگ هر شغول میداشت بعد از مدت مدید و مجاهده شدید و ریاضت مزید و
 ملکوت و جبروت و جمال جمال دیرا رو نمائند و می چون بهت عالی داشت سر نهان را باغ
 و ماعنی و چون کشید بنیاتی جمال ذات میخواست و بجانب این انوار اصل طمعت نمیشد و دم
 بل من مزه حیرت و طلب نمود که کیف میشد یعنی طالب نوزد ذات بود چون حضرت شیخ نظام
 سر جلیز نمند و آنجا اقامت نمود و شیخ ابوسعید قدس سره شب روز و وفات وی قرار و آلام
 داشت ذکر شغل فراموش کرد و در محراب سیمه ارمگشت شبی در روضه قطب العالم بنگی عطف
 انگوی قدس سره از در مفارقت می بگریست ناگاه از قبر وی حضرت برآمد و بسید اگر
 خدا وای پیش نظام در این روز که حامل نسبت ما در وقت وی است حضرت شیخ ابوسعید

روز و روز روضه حضرت جانند و بر شب بزم ندامت شنیدند میوم حضرت قطب العالم بقبریت شخص
متصل شد. نزد وی آمد و لیکن وی ندانست که کدام است حضرت قطب العالم با وی گفت من ترا در
بلخ برسانم پس دست وی بگرفت و بر ساری سوار کرده بجانب بلخ روانه شدند و در تمام منزل تمام
وی میبود چون نزد یک میر رسید پیشتر رفته مکانی در گذشت مقرر کرده دیر فرود می آورد و در آن
در شبهای خوب و بهمانی جاری و درختان نریا و مردمان خوش و اطعمه و شراب بهیاسافت و تمام
شب در آن مقام بخور می بنگذید و همگی ساکنان آنجا هشت شب بختش قیام میشدند و همیشه
تمامی را قطع کرد چون بلخ از وی سته کرده ماند حضرت قطب العالم در معاصیه شیخ نظام فرمود
که فرزندم شیخ ابوسعید بطلب حق پیش نیاید و هست. و تربیت سعی بلخ نمائی و امانت او که با
حواله اش کنی تا نوحی از حق ما و او کرده ماشی و با استقبال همی بیرون روی و عظیم تمام آورد
تا سه روز و موافق امر نوحی قضایات بجا آری بعد از آن چند آن عظیم پیش نیای که کعبه و انایت
او زیاده کرد و در جهان یافت دیر زمانی که نفس خود و دلیل کرد و چرا که اندکی انایت در روی
باقیست چون حضرت شیخ نظام را افاق روی داد و موجب فرمان باطل حضرت قطب العالم شراب
استقبال و تعظیم قضایات کما یبغی بقدر رساند چون شیخ ابوسعید را با شیخ نظام ملاقات
حضرت قطب العالم از نظر وی غایت گشت الغرض حضرت شیخ نظام بعد از چهارم شیخ ابوسعید
در خلوت مرده تمامی مقوله حضرت قطب العالم با وی باز گفت و فرمود و شخص که در روضه دست
گرفته و در میر راه پس تو بوده و ترا من بک نهد چه تو حضرت قطب العالم بود بعد از آن شیخ نظام
حضرت شیخ ابوسعید را شغل بود کم و سه یا پنج نفر معبود و لیکن بوزر رخ سته بایه تنها امر فرمود
که گفتش کار خود درین سه روز کرد و دلین امر مشغول باشی بشغلی دیگر التفات نمائ
شیخ ابوسعید دست خود را و ده سالی شب روز و روز شش این مشغول مشغول بود و شهنواز است
نوعی بنمود و آن تجلیات صورتیه و مثالیه مشغول میشد و جوایز نظام قلندری بود و چنانکه عصر
نزدیک افق از وصل جویند پس اند و اندوه سال حقیقت حال پیش حضرت شیخ نظام عرض کرد

که معلوم شد که وصول ذاتی نصیب این پیاپی نیست و در کمال حضرت مرشد نقصانی نه این شغل را
حسب طاعت خود نهایت رسانیده ام اکنون هر چه فرمان شود بر آن عمل نمایم حضرت شیخ نظام
فرمود و باعث عدم وضو و اعمال و اشتغال شست و تراعی بنگذارد است اکنون دایمی در دو تو
انست که نفس خود را بابت در دمی پس بگی چند که فرزدان حضرت شیخ نظام برای شکار داشته
بودند با و سپرد چون چند مدت ویرا و خدمت و محافظت سگان نگذاشت بسیار از عجب و غرور و
برخواست روزی حضرت ایشان بر بالا خانه نشسته بود باران بسیار باریده بود و در کوچه ها و محو
کل و لایسای میخیزد در آن حال شیخ ابو سعید سگ از جانب صحرایی برد ناگاه سگان دیگر و آمدند
این سگان حمد کردند و دیدند بر آن میخیزد شیخ ابو سعید از فوت حمله آنان هفتاد و در میان آنها
از دست نگذاشت کشتن کشتن را بکل و لایسای میخیزد و میخیزد و تمامی حبه و لایسای از کل
لایسای آغشته شده بود و در آن وقت در دل دمی گذشت که خداوند یک بنده تو شیخ نظام است که
عالم خاکبازی ویرا سیرت چشم خود را بسیار زد و یک بنده من که بدین خواری گرفتارم بسیار است
انجمنایت حق عمود می از نور سرخ از عرش تا زمی بروی جلوه گر گشت بعد از آن عمود نور می
گرفت تمام افراد عالم را محیط شد پس آن نور هم در آن آن بصورتی لطیف نورانی متمثل گشته بودی
که موسی سوال آری بر این رویت من از من کرده بود که بر خیم آن تر آری مجروح گشت و محمد مصطفی
صلی الله علیه و سلم در شب معراج مارا دید که در عالم کون آمده از آن نورانی آراة تعبیر فرمودند
این دولت را بنگان یعنی مفت نصیب شده غنیمت شمرست محو چون شدگی شیخ ابو سعید او را
فارسان بگل و لایمی این گل بشکفت حضرت شیخ نظام که در آن صحن بر بالا خانه خویش بود و
ایشان شرف شده بیاران خاص که در آن محل شرف حضور داشته خطاب کرده فرمود و بینید که پسر او
را بکدام عمل وصولی حق حاصل گشت و در خارستان گل مقصود بشکفت و عشرت و دو چایانی
آتش بعضی مردم را فرستاد و او را از آنجا برداشته و خانه آواره بر چارپایی غلطانید
چون بنده گی شیخ ابو سعید را افاقه رود و او تمام در و دا خویش پیش حضرت شیخ نظام بعضی

آنحضرت خلیف خورشید و مودت خویش را بر شریف لایب محمدی که استای لا بهت مبارک باد و استیلا
 محمدی که آنرا لا بهت ولی مع احمد و مت محمد است چون بر اصل و حجت اکنون نیست این گنج از انوار شریف
 سهو و اشتغال نانی بعد از آن بندگی شیخ ابو سعید از این شغل اشتغال و زید دامت بسا بجهت و چند بار
 نمود چون که آن لذت مشاهده نمود در ملک و پی و استخوان وی سرایت تمام شد و دیر از عظام تر نمی ماند
 نسیب و هر چند که سسی بسیار نمود بر تو این مقام که حضرت شیخ آن اشاره فرموده بود و سرسید حقیقت حال سجد
 وی معروضه شد آنحضرت فرمود که اکنون علاج مرض تو آنست که به ریاضت را بگذارد و با شش
 آرام و سیه جوردن و شامیدن و غیر ذلک مشغول باش اگر دوست بر جسد و جهد تو رحم فرموده
 روی مطلوب اصلی که از انتهای مقامات محمدیست تموده شاید که بر کمالی تو نظر کرده محض راه تو
 ذاتی خویش بر تو ای در بسته بکشاید پس بندگی شیخ ابو سعید بوجوب فرمان پریشان کردن چندیست
 بر غمناک بگذراند شش شخصی خبری از قسم سرو و با لحن خوش میگفت آن در دل وی چنان اثر کرد
 که دیر از وی بر بود در آن زمان نوری از بوارق ذات بردش بتافت و نمود از جمال لی مع احمد
 جلوه نمود و در همان ساعت از نظرش مستور گشت چون اندکی از انحال فرو شد بجناب جلالی عرض نمود
 که خداوند اعلمه ایخالت و اقتدار تمام مرا بر وی هر وقتی که دل بخواهد کی میرسد آید زمان شد وقتی که تو
 میری چون وی حضرت علامه اسطه از معشوق حقیقی نامو گشت بمرگ شده و حال برخاست
 بشغل سه یایه باشد و در تحت و فوق و جمیع شرایط دیگر بهت تمام مشغول و قصد کرد که
 دم را هرگز نگذارد تا آنکه میرد چون یکپاس به طریق بگذشت نور عالم اطلاق بحقیقت مطلقه خود
 بروی ظهور نمود و دخت هستی او را تاراج ساخت و ستر لی مع احمد نقد وقت آمد و ضعیف مطلق گشت
 و عجز و چنانکه دیوانه معموده قطبیت حضرت شیخ معموده مس سر جان اشارت کرده بیت
 رفت ز معموده یکجه صفات شمر چون که بهر ذات بود باز جهان فوات شده و چون به شیخ ابو سعید
 سر عالم اطلاق ظاهر گشت دیر از تقیید و مانید و برنگ طلاق انصاف داد و عقل جزوی او را تاراج
 نمود و آن بکلام سبب بی اختیار می دم وی بقوت تمام رها شد و بضر بر دم بیوی مبارکش شکست

و تمام شکم دی از خون پر شد و آن حضرت و شبانروز مغلوب اسحال ماند و شب بیوم اندکی افاقش روی
 نمود و دید که پهلوی دی شکسته است و تمام شکمش را از خون شکرا نه حق بجا آورد و گفت ای محمد که پهلوی من
 راه و دست شکست و جانم فدای شما و جانب حق بوی مطه زمان شد که ای ابو سعید چه بنوع جان خود را در راه ما
 باختی اکنون من ترا از سر نو زنده می سازم در محبت میسرانم بگیر این دو از دست من و من خود و کشتا و حق
 در من خود و کشتاد و دید که دست غیبی او حلقش را بکشت چون آن دو را دید شکم دی ترا گرفت و بعد تمام شکم
 شکم رفت و پهلوی دست گشت و اندکی از اثر جراحت باقی مانده بود و از جابه فقعال بخوردن گوشت مر
 ما می شد و ای حضرت با عرض چند روز گوشت مرغ خورد و صحت کلی یافت چون حضرت شیخ ابو سعید همه احوال
 خود را عرض نمود حضرت ایشان عرض نمود و آنحضرت فرمود که هنوز که حضور تو صاف نشده است زودتر
 در مجامده باش تا حقیقت سیرت زولی بر تو جلوه نماید چنانکه کیفیت سیرت در حق را مشاهده کردی و در حق تبار
 حضرت در برابر قبه بود و چون وی در مراقبه معاشقو گشت جسم وی صفت روح گرفت
 بلکه عین حق متعززی گشت پس حضرت شیخ نظام قدس سره مدگی شیخ ابو سعید را قدس سره جمع المانی
 با خرقه خلافت و اسم اعظم حواله نموده نائب کل و جانشین خویش گردانیده بجانب قصبه گلگوه که وطن آباء
 اجداد وی بود حرکت فرمود و در مراتب الاسرار است الغرض حضرت شیخ ابو سعید از خدمت
 شیخ نظام قدس سره با عرض گشت و قصبه گلگوه آمده برسد سجادگی ترا گرفت لیکن خود را در کس
 گناهی مستور نشیند چون حضرت شیخ محمد صادق شریف بیعت مشرف گشت غفله ولایت در
 در اطراف عالم افتاد و طالبان از هر دیار روی ارادت بهرستانه وی آوردند و جم غفیر از غیر
 تربیت وی بهره وافر برداشتند و تولا بوی نموده بدرجه تکمیل و ارشاد رسید و وی عمر دوازده یافت و
 و در گلگوه مدفون گشت و پس وفات وی بنظر نیامده و وی پنج خلیفه داشت شیخ محمد صادق گلگوه
 شیخ ابراهیم رامپوری شیخ محمد الداد و شیخ ابراهیم سمار پوری شیخ خواجه بابائی رحمة الله علیه
 و علیم امین و ذکر حضرت خواجه محمد معصوم رحمة الله تعالی علیه حساب
 از بدو القامات می نویسد خواجه محمد معصوم فرزند ثالث حضرت ایشانند ولادت ایشان در

شیخ ابو سعید

خدیجه بنت ابی طالب و یازدهم شهر شوال هجری بود حضرت ایشان قدس الله سره العزیز مفسر
 قدوم مهنت لزوم محمد معصوم یعنی ولادت او مارا پس مبارک و مایه یون آمد که بعد از تولد او
 به بلا نشت حضرت خواجہ خود شرف شدیم و دیدیم آنچه دیگر تعریف علو استعداد این
 فرزند از چند نموده فرمودند که از محمدی المشربانست و نیز آنحضرت در مکتوبی که از فرزند
 محمد معصوم چه نویسد که وی بالذات قابل این دولت است یعنی خواجه محمد علی صا
 الصلوٰۃ والسلام والحقه و نیز زبان شریف رانند که از اتقنای علو استعداد او بود که در ایام
 سالگی بحاجت استعداد و حقیقت تجلی ذاتی و حرف توحید لب کشود و مکیف من سبنا
 و من یمنی و من فلاح و من فلاح و یواحق است بیت چون اینجا که سپندان با عود و یام حله
 پیروز یافت کرده بودند آنکه فرمودند و بنظر حق سپرد جوان بر آید و نسا و حبیبان و
 انوار فیوض تسادی و کتب فضل الله و تشریف و الله و الفضل العظیم حضرت ایشان
 بجا بر شاه بلندی استعداد و آثار شریف و خدا که ازین فرزند در ایام طفولیت و صغر سن
 منیر و نظریات شامل حال و میداشتند و منتظر ظهور کمالات خفیه که در مکی استعداد می نمود
 میفرمودند که چون علم مبدا و محالست از تحصیل آن چاره نبود از نخبه تحصیل علوم انور
 و منقول تیرولات منبذند و از کتب دقیقہ علمیه بقرآءه صفحه صفحه و ورق ورق امر کرده میفرمودند
 با باز و از تحصیل این علوم فارغ شود که ما را با شما کارهای عظیم است تا بوجه شرف آنحضرت
 این فرزند ولایت نیز چون برادران بزرگ خویش در شانزده سالگی از تحصیل علوم فارغ یافت
 و اگر چه در ضمن تحصیل قالی در تحصیل حال و تنویر مال نیز گرم عبودیت با بعد از فراغ از آن بکلی خود
 متوجه این گردید تا بعنایت الله سبحانه از احوال و سہر خاصہ الدربزرگوار خود رضی الله عنہ بهره
 نخوان گرفت بل مخلصان اسید و از آنکه حکم واقعہ که این متحد و مزاد و بیدار اند و از والد بزرگوار
 تعبیر آن اشارتی بر تہنہ تطہیت یافته با تشریف و اقبال بصرہ و آن واقعہ نیست کہ بقول شریف حضرت علی
 رسانیده اند کہ من از خود نور می یافتم کہ تمام عالم از آن نور منورست و آن نور در نزد و از ذرات عالم

است چون انتخاب اگر آن فرد رود عالم ظلماتی است حضرت ایشان شهادت داده فرمودند که در وقت خویش میثوی و این سخن را از سر یاد دارا محمد مصطفی کثیر الشرف کتیب مذکور گردید مخفی نماند که این محمد و مراده را غایت اطلاع است بر اسرار و معارف بدر بزرگوار خود جهان چهارگانه و کبریا گردیده و چه غیر آن از اسرار خاصه که در خلوات از زبان مبارک آنحضرت شنوده اند و بعضی از اینها و بریاض خاصه خود شنوده فرموده چون باین بنده نظر غایتی داشته و محرم میباشند که آنرا بشنیده بودند و بقل اجازت فرمودند و بعضی از آن در احوال حضرت ایشان است تحریر یافت و برخی از آنها خوانست که افشار بر بنی مابد از بعضی آخر که توان اظهار نمود این رکات همچنانکه تکرار تحریری آید بمراد از روضه بودن کبریه در حدیث آمده القبر روضه من ریاض الجنه است که جمعی در سافتمی که میان آن بقعه قبر و حجت بوده مرتفع میگردد و صبح حجابی و دانی میان آن سرودن نماید و گو یا آن بقعه فنا و بقای حجت پیدا میکند فافهم و فاما معنی قوله صلی الله علیه و سلم این تقریری و تفسیری روضه من ریاض الجنه این شرم روضه اخضر خواص است دیگر از انوار است اما اگر بر تومی از حجت در آن بقعه مبادید بایست حیاتیکه میثاء دینوی تلقین دارد و و جبریط علیه حرکت و حیاتی که منبر رخ است متعلق است شخص حسن است بی آنکه با وی حرکتی بود حتی بجهان حکیم مطلق است و موافق محل حیاتی داده و در هر دو از حسن چاره نیست تا ما لم و قلند و صورتی که حرکت هیچ در کار نیست علم که عبارت از انکشاف است و قسم است قسمی است که با انکشاف حاصل بودیم دیگر آنکه محض انکشاف علمی که ممکن تعلق گیرد و داخل قسم اول است و علمی که بواجب متعلق شود و از قسم ثانی است و این علم را ادراک بسیط گویند و نشان عدم احاطه است که کیفیت در درک ندارد و رویت اخرویه مناسبت قسم ثانی از علم است که آنجا محض انکشاف است بی آنکه کیفیت معلوم و چگونه معلوم شود که در آن حضرت کیفیت نیست تعالی شانه بک در مقام رضا که فوق مقام حب است و و احسان است اول ضامی حق است از عبد و اعتبار دوم رضای عبد است از حق و نشان آن اعتبار ثانی فوق اعتبار اول است چه اول رضای حق است بعد از آن رضای عبد که احوال سبحانه رضی الله عنهم و رضاه

که پدر و مادر و خویش میگویند از او تو چیست وی گفت که بنده راجه اختیار را داده من هست
که حضرت پیر دستگیر آن اشارت نمایند و من جزوات بابرکات شناسی و دیگر از دنیوی و اخروی میخواهم
بلکه دیت حق تعالی اگر بهم بصورت حضرت پیر دستگیر خواهد شد خواهم دید و الا آنرا نیز نخواهم انقبول
مثل قول حضرت گنجشکر است که فرموده اند اگر خدا تعالی مراد روز قیامت جمال باجمال خود بصورت
پیر من خواهد نمود و خواهم دید و الا چشمم بآنسو نخواهم کشود و همچنین حضرت سلطان المستنجد فرمود
چنانچه مولوی محمد اسماعیل شمیم رحمه الله علیه که با ستر ضامی خواب نموده و سید احمد صاحب قفس سبزه
سره کلام ایشان را زبان فارسی در آورده کتابی برداخت و در رسوم بصراط السیفیه در هر باب
ثالثه کتاب مذکور که در بیان حب عشقی است مینویسند آنرا ده سیوم از جمله آن شدت تعلق قلب است
خود استقلال یعنی نه بآن ملاحظه که این شخص ناودان فیض حضرت حبیبانه و واسطه هدایت است
بلکه بحثی که متعلق عشق بهمان میگردد چنانچه یکی از اکابر نظریین فرموده اگر حق حل و علما در غیر است
مرشد من تجلی فرماید بر آینه مرا با و التفات در کار نیست انتهى را قلم گوید عصف و تجا طریق ثالث صول
الی الله تعلیم فرمایند که آن فقط ربط القلب بشیخ خود است بقول مولانا شاه ولی الله که طرق الوصول
الی الله ثلثه و ثانیها الرابطة بشیخ و بقول حضرت مجدد و ذکر تنهایی رابطة موصل نیست و رابطة تنهایی
الترام ذکر موصل است تفصیل این سخن در مسئله تصور شیخ گذشت انتهى العرض چون حضرت شیخ ابو سعید
قدس سره دهنست که شیخ محمد صادق و راجعه او و محبت صادق است و در طلب مولی مستحکم در شیخ
فرمود با شیخ محمد صادق از مادر و پدر خود آزادی و خواه تا تراضی خود بخشند و در راه خدا و اگر دارند
پسینگی شیخ محمد صادق بوجوب امر پیر دستگیر محبت مادر و پدر رفته است و خدا و شان نموده از حق اینها
و نه خود فارغ ساختن با کلیله مجاهده و ریاضت مشغول گشت چون بیت او را در بعضی دستاورد که
و واقعات ملکوتیه و جبروتیه بر وی ظهور نمود و چون حوصله وسیع و همیش بلند افتاده بود بجانب
تجلیات الطلقات نمینمود و جوایمی شنید و حضرت لا کیف و لا مثال بود روزی از در زاریافت مظلوم
حقیقی پیش پرورش و ضمیر حضرت شیخ ابو سعید قدس الله سره شکایت کرد و گفت مرا مشغول بهو گویم و مشغول به

تلقین فرمایند شاید که باین دو کلیه سعادت بقدر او من بکشاید و جمال مطلوبی بی نماید
شیخ ابوسعید فرمود که بابا محمد صادق صحتی که در راه خدا کشیده ام همه آنرا بجام تو کردم
باشاء الله تعالی ترا روزی فتح باب مطلوب حقیقی خواهد شد پس حضرت شیخ و پیرانشغل همگی و
سپاهی و اشغال فیک همین تعین نمود و گفت چند مدت سیه بایه را یکبار بردار محنت و مجاهده
خود بیهی حضرت شیخ محمد صادق در خوشتر سیه بایه لیلا و نهانرا اشتغال نمود و از حرارت طلب طلب
نیکم می آید که ناگاه سلطان عشق بر دلش بتاخت و جلوه نسبت محبوبی نقد وقت گشت
و از رسوم بشریت و صفات انانیت و روی حیرتی باقی نگذاشت چون حضرت شیخ محمد صادق
باذن شیخ ابوسعید قدس الله سرهما بر سینه سجادی قرار گرفت صیت و لایتنش از قاف قاف
رسید نور هدایتش عالم را محیط گشت خلایق روی نیازمند استعانت وی حضرت آورد و خلقی کثیر
بفیض تربیت وی بر تبه تکبیل و شاه سید و مشیر عزیزان بدلت حضرت رسالت پناه صلوات
علیه سلم بخدمت رسیده شرف بیعت یافتند و بر تبه بایات و ارشاد رسیدند و وی حضرت شیخ
محمد صادق میگوشید که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را می نورین عطا فرمود و گفت این را
نفسیت و کبر و رذائل و نیابت مطلقه من است حق این نیکو نگاه داری که نمرد و ام شهودانی محضر
مقام شجاعت دارند که تو از کمالات نبوت همین رویت و حضرت معتمدی علی کرم الله وجهه شیخی از نو
خالص بخشید و گفت که این جوهر نفایات و کلمات مطلقه است که بتو داده ام و در حاکمیت شیخ
ابوسعید آئینه از نور سرخ و سفید در غایت صفای معانی مرا غفلت نبود و فرمود که این سینه
صوت عالم کلی است که بتو محرم نمودم و ارادت و واقعات و کیفیات کشفیات بندگی شیخ محمد
در کرب و زشت شغل همگی و سیه بایه و واقعات سالانوار مفصل مرقوم است این مختصر گنجایش
دارد محمود این محمد عالم مقولات سید السادات حضرت شیخ ابراهیم الحسینی الحسینی القدوسی
مراد آبادی راقص سرود و قید گشت و او رساله کشف الاسرار نام نهاده مولف رساله مذکور و نویسنده مقوله
چهاردهم میفرمودند که وقتی در آمدت شیخ آوم بنوری غفر الله له در قصبه باطل بطریق سیر آمده بود

همراه ایشان بود روزی خدای تعالی آن قصه در سجده همراه یاران ایشان شش بودم که یکایک مردی
 نه نور هدایت داشت و لایق جبین مبارک او میشد بود و از لب جنت اساس جلدانی بنیست باومی آید
 با جمال کمال منور بنور عنایات ایزد متعال چون کتاب که از مطلع انوار بر آید از عروج هوا نورانی نمود و ایشان
 مثل شهاب نایب از هوا می آمدند و در آن مسجد از هوا فرو آمدند و چون رسیدند و از دیدن جمال با کمال آن شهاب
 معانی مست برهوش شدم هر چند نزدیکی جمال من غیر مشیه بلکه جمیع عالم را نظرم پوشیده شد مگر آن
 زیبا پیش بعد از آن خطاب و دلکش و کلام جان بخش مرا مخاطب ساخت که فدای تو در اینجا چرا نشسته تو
 از آن مائی اینجا می نویسی برخیز و بیا همراه ما شو چنانکه گوید صلیت در دیر زمانه دم من زرد و نادر آمد
 که بیا بیا عرانی تو را حاضران مائی که گفتیم شما کیستند فرمودند چشتی ام گفتیم اسم شریف حضرت چیست فرمودند
 ناظر محمد و در ظاهر نام آنحضرت محمد صادق بود لیکن مردی دوام داد و یکی در ظاهر نزد خلق و دوم در باطن
 عند الله نام آنحضرت ناظر محمد همان نام خود را بست و چون که بعد از آنکه شرف ملازمت آنحضرت روزی در
 یاران بود که بر او که مقرر است که مردی را نام میباش یکی در ظاهر نزد خلق و دوم در باطن عند الله
 نمیدانم که نام حضرت پیر در باطن چیست پس یاری در وقت خلوت با آنحضرت بهین عبارت التماس
 فرمود سوال کرد که نام حضرت در باطن چیست فرمودند ناظر محمد پس حکیم آن محبوب بانی بر خاستم
 تا همراه آنحضرت شوم چون آنحضرت روح پاک منزله از قید آب و گل بود چنانچه از هوا آمده بود و
 طویله از هوا عروج نمود و بر رفت و من چون مقید بقید آب و گل بودم نتوانستم که چون پروانه بر شمع
 جمال آن آفتاب معانی پرواز نمایم و همراه آنحضرت در هوا در آیم قریبی چند بر زمین محب آنحضرت
 بر فتم چون در مسجد رسیدیم چو بی که بر در مسجد برای دفع چهار پایان غیور نهاده بودند بر آن چوب
 زور از زمین میگردم و بهوش داشتم که آنرا از دست دو کرم با نریر و بالایی او شده بروم باران
 چون این معامله دیدند دانستند که بخت بدیده مرا گرفته و هم در آن مسجد بنشاند بعد ساعتی که
 بهوش باز آمدم چنانچه پیشتر مردی نمود که گوی آن جعبه در سرم نبود و هرگز به و نرسیدی را
 نمود و در آرزوی دریافت ملازمت آن در یابی معانی مثل مائی بتیابان شرم از شمع آید و محبت

شده تیر جاوید شهر و طلب آن نوات یک دیدیم بعد چند روز رفت رفته و قصبه گنگوه رسیدیم
 و سواد قصبه شریف شخصی از بزرگواران خود و ده دهم از آن کس پرسیدیم که درین شهر کسی در پیش
 صاحب کرامت هست گفت ارجی در پیش نیست بسیار بزرگواران نعمت است خدا رسیده بلکه دیگر
 بخدا رساننده باز پرسیدم در کدام مسئله است گفت چندی است ازین خبر خوش شدم باز پرسیدم که چیزی
 گرامت ایشان شنیده باشی گفت روزی حضرت ایشان با جماعه یاران بسیر صحرا و شکار سوار
 بودند گذر بر سر این فقیر رسیدن زراعت افتاد و سلام گفتم جواب سلام دادند و فرمودند که فلانی تو هم
 باید با گفتم حضرت سلامت من زراعت خود را قدری آب نمیده ام و قدری زراعت باقی را آب
 نمیدهم فرمودند آنقدر زراعت را که آب نداد و اندک شک بگذارید و آب ندهید بنام ما بگذارید ان شاء الله
 العزیز وقت بزرگ شدن غله زمین را که آب نداد و اندک از زمین آب داد و در چند خواهد شد آخرش در یک
 آنحضرت شدم و باز از آن وقت آنرا آب نداد و وقت بزرگ شدن غله زراعت آب نداد و اندک از زمین
 داد و در چند شد پس از اینجاری سومی خانقاه آنحضرت آمدیم چون بر در خانقاه رسیدیم دیدیم
 بهمان حال که در قصبه پدید بودیم همچون وصف آنست چون نظر بر آنجا کردیم محال ندانستم مرده دیدیم
 و دست میداد خوش وقت شدیم و بجز و دیدن نشناختم و چون بزرگ قصه کنان بسیاری بوس آن افتاد
 پیوسته و ولایت نشناختم همو وقت این فقیر را برای تلقین و کور شدن و خلوت طلبیدند و ضو تازه کرده و
 آنحضرت حاضر شدیم شفق و مهربانی تمام فرمودند که فلانی در جهانداران ما اول طالب حق و اسیر روز
 میفرمایند اگر توانی کنه و الا باندک افطار نماید و در هر روز یکدلیل استغفار و در ده هزار گانه بخواند
 بعد بیستم روز آخر شب غسل نمود پیش مرشد بیاید تا مرشد او را در خلوت پیش خود با او بنشیند و بزرگ کردیم
 حال او مرشد و اندک تلقین فرماید ما شمار آنچه میبینیم و نیز در کوفی و اثبات اول معنی شریعت میفرماید و
 که باره استعدا و بهم میرسد معنی طریقت میفرماید بعد از آن بهین و در معنی حقیقت اجازت میدهد
 ما شمار او را و اول مرشد بر سر است معنی اجازت دادیم بعد از آنکه هر مشغول گردانید و دوازده
 سال آن خانقاه اقامت و زیدیم و تعلق و نشاند مرشد و مرئی کامل و کمال به سبب آن ذات عالی

صفات سلوک طریق نمودیم روز بروز سال سال از عنایت حضرت ذوالجلال و از توجه پیر
 کمال درمی از درهای حقائق و معارف با فی برخود کشودیم تا که با انتهای عرفان رسیدیم و شرف جان
 پیران مشرف شدیم ایضا مقول می شد هم من بقولات شیخ ابراهیم مراد آبادی میفرمودند که روزی
 وقت مغرب یاران حلقه ذکر ساختند فقیر نیز داخل ذکر بود که ناگاه آواز سرد و جگر دوشنیدیم مست
 مدبوش شدم و برخاستم و بر سر آتش رسیدم و جگر دوش آتش بر سر خود میخیزم اما یکسری می شن
 نمیخیزد حضرت ایشان از این واقعه غیرت در گرفت و در غضب شدند و فرمودند آنچه ناکر نیست میکنی و چه
 ناگفتنی است نه هست اگر آنهم بگوید فی الفور متهم شرح شدیم و من در حق اینهم بسیار رحمت نمودیم و در حق
 اسفند او بدو اشت وقت ندارد این فرمودند و باز گفتند و بجز رفتن آنحضرت آن حال از من فرست
 آمدت چهار ماه آنحال عود نکردم که حضرت ایشان از من سلب کردند از این واقعه نزدیک هلاکت
 رسیدم روزی حضرت محمد و مراد شیخ دادند چون سال من تغییر دید پسید که سید ابراهیم جبره تو شیخ
 نماید باعث جمعیت گفتم حضرت سلامت از آنوقت که آتش بر خود میخیزم وقت خاص از من نیست
 نیست معلوم میشود که حضرت پیر آنوقت مرا سلب کرده اند فرمودند آری چنین است که آنحضرت
 سلب کرده اند گفتم حضرت سلامت و مخاطرم می آید که بروختی بلند رفتی خود را بر زمین نمی
 و یاد چاهی و یا غاری افکنم تا هلاک شوم فرمودند آن فلانی چنین کار کنی صبر باید کرد و من سفارش
 شما خجرت حضرت پیر میکنم تا وقتی صاحبزاده التماس نکند که حضرت سلامت فلانی عرض میکنی از
 آنوقت که بی اعتمادی نمودم از گران خاطر شریف وقت خاص مهتبه جبروت الهی از من رفت
 یعنی آنکه حضرت پیر سلب کرده اند فرمودند آری شیخ داد و چنین است صاحبزاده التماس نمود
 که حضرت نعمت داده باز میستاند فرمودند با آنچه کنیم که او تا بوقت نداده و سر الهی را فاش نمیکند
 اینجست پیران با قدس سره مادت دوازده سالی بلکه زیاده از این مجاهدات و ریاضات
 فرموده اند تا وسعت خود صلح و اعتقاد بدو داشت وقت و حفظ مراتب حاصل آید ناگاه
 غالب متوجه میشوند و امیر را و انوار الهی باومی بخشند و من در حق اینهم بسیار رشتنای کردیم

باز التماس نمود که حضرت طالب صادق است مباد خود را پلاک کند فرمود وند بابا و رقی طالب برین دعا را
 لیکن طالب را استعداده ضبط حال حفظ مراتب ضرورت است که احکام شرع شریف بر جا ماند و از روی حساب
 شخصه نشوم شیخ داود التماس نمود که حضرت سلامت برگاه چنین مرتبه عالی طایفه ما نبند استعداده و ادان
 چند کار است هم مرحمت فرمایند چون صاحبزاده مبالغه نمودند حضرت پیر میفرمودان شدند و فرمودند که شیخ
 داود و حجت باد و بر خود را باش که در باب فقر حسبته گفتن مبالغه باید شد خوب برای خاطر شما
 وقت نماز مغرب بیرون می آیم ما را یاد و خوابید و مانند انشا الله العزیز سید ابراهیم مقصد خود را یاد کرد
 چون وقت مغرب شد بخند و فرموده التماس نمود حضرت قطبی غوثی فرمود سید ابراهیم الطائیه
 پیش آمد و گفت شما را حضرت پیر طایفه بجز و شنیدن نام آنحضرت برخاستم و بخدمت آنحضرت
 رسیدم بدیدن این فقیر فرمود فلانی است گفتم آری حضرت سختی و زجر تمام فرمودند و بجای که
 بروی باج باجی خود باز آمدم و همان ساعت شخصی بساعت باز رسید گفت شما را حضرت پیر
 بخدمت حاضر شدیم باز همانطور سختی و زجر تمام فرمودند و بجای که نشسته بودی باج بخا نشین باز فرمود
 با اندم باز مروی شدید و گفت شما را حضرت پیر طلب میکنند مرتبه سیدم چون بخدمت رسیدم
 از لطف مهر باگی تمام بسوی من نگرستند فرمودند فلانی بنشین بجز و وقت نشستن که هنوز از آن
 بر زمین بنشیده بودند که همانوقت رفتند باز آمد و مرغ جانم بهو ایشا هده جمال حقیقت پیر و از آمدن
 چنان تاز و کجی و دست سر فراز آمد شب آنحال مستغرق اندم وقت سحر از آن معامله با
 آدم صاحبزاده فرمود فلانی چه خبر است گفتم حمد سید خدا اثر و شکر پیران که وقت فتنه
 بر من باز آمد ایضا مقوله است یوم میفرمود که وقتی حضرت پیر در نافه بلای زیاد
 بزرگی که روزی عرس بودند تشریف برده بودند فقیر نیز همراه رکاب سعادت بود و مجلس
 برپا شد و اولای سرود کردند و سازها نواختند از شنیدن آوازهای خوش گوناگون از خود فرمودند
 چه سیم و در نو اجد رآدم مست و مدبوش شدم و را از باز نهدادم من عرفا بعد کل سانه در کار
 و حال حفظ ظاهر نمایند و نگار نیست تربیت شرع شریف بر من گران آمد نعره شجاعتی عظم

شکافی زوم بعد منزل رفت که بهوشباری افایت تمام روی نمود حضرت پیر فرمودند که فلانی
بیارید بخدمت آنحضرت حاضر شد فرمودند فلانی لاف کلان بزنگ زده بودید باری بگویند
شمارا چه حال وی داده بود و آنچه روی داد را بخدمت بیان نمودم بسیار خوش شدند فرمودند
سبارک باد این مرتبه جبروت اعلی است که تشبیه فی التنزیه و تنزیه فی التشبیه بسیار است و مقام حق
است که الاهی را الاشیا و کماهی سوال این مقام است مزید باد و بل بن مزید باد اما مصونی اما بیک در وقت
افاق ملاحظه حفظ مراتب نگاه داشت آداب مشرع شریف میگرد باشد تا آن ملاحظه و اوقات
مشاهده انوار و سراز آتشی بکار آید که راز و نیاز از خود را ضبط نماید که از کلمات شیعیان ماسون
و مصون باشد که کمال سراز آتشی برشاک عارف لازم و واجب است تا از سلطان در گوش علم
ما محرم نماند اندک موجب فتنه و فساد است لهذا آقا امامین دفع الحکمه بغیر الله فقد ظلم نعم حضرت
سلامت در آنوقت من خود نبودم و از خود و از عالم خبر ندانم که و خدمت سائر گشته آمده و خدمت
صرف جلوه گر بود چگونه گناه است این معنی نمایم فرمودند آری چنین است امید داریم که از غیبت
الهی بتدریج استعداد این معنی خواهد شد که در حدیث حفظ مراتب کما این معنی میسر خواهد آمد از زبان
و جمیع الطالبین یافت بندگان شیخ محمد صادق قدس الله سره بنابر شرح و تفسیر محمد بن محمد
و فائز معلوم نیست و مرقد مقدس فی حضرت در قصبه گنگوه است و در مفتاح التواریخ است
شیخ محمد صادق صاحب صدق و یقین بخداوند متعال است و تاکید بوده پیوسته و تربیت مردمان
در سده انبی و خمسین الف در گنگوه است و شریف خلیفه دهم است اول شیخ داود که فرزند زید بود و دهم محمد
خلف خور از محققان صوفیه شیعیه بود و خلفا بسیار است و دهم شیخ ابراهیم مراد آبادی که مقول
او در کروی حضرت نوشته ام و چهارم شیخ عبدالسیحان سجاز پوپست دهم شیخ عبدالجلیل آملی
مراد آبادی است و هشتم شیخ جمال ساکن موضع کاچوه است و نهم شیخ مبارک مرید بندگان شیخ ابو سعید بود
و تربیت و خلافت از وی حضرت یافته است و دهم شیخ یوسف است و او نیز مرید بندگان شیخ ابو سعید
بود و تربیت و خلافت از وی حضرت میثاق است و شیخ نظام تها نمیری را دیده بود و در حدیث تعالی

و در آن در خلوت گشت که آنرا محمد راز آن قایل لا حجب الا فلید بمانند خلیل
 شیخ المشائخ بندگی شیخ داود قدس سره چون بندگی شیخ محمد صادق جمیع امانت پیران با هم
 اعظم و غرق خلافت و بیجاگی و نیابت مطلق حواله فرزند خود بندگی شیخ داود نموده جانشین خویش
 گردانیده بدشربت مریدان طالبان امر فرموده دست خود را ازین کار کشیده صاحب اقتباس الالوان
 سیکر مناسب راه الاسرار احوال جمیع مشائخ سلسله تسلیم خلفا و فرزندان شیخ عبد القدوس
 مد سوره و مرات الاسرار بسبیل اجمال نوشته و چون وی کتاب مذکور در وقت صاحب آن تالیفی محمد
 شاهجهان میاد و شاه قنبر مذکور بندگی شیخ داود قدس سره از انوقت گرفته تا زمان محمد عالمگیر
 مدید به صاحب ارشاد و تکمل بوده بنابراین از احوالات وی قدس سره در کتاب مرات الاسرار بطور
 مدیوسه که الحال شیخ داود بن شیخ محمد صادق صوره و معنی قائم مقام پدر علیقه ر خود است
 ذات بركات و با بجانمی ابا و اجداد سالها بسیار سلامت دارد پس صاحب راه احوال بندگی شیخ داود
 قدس سره را از نطقه که مذکور شد زیاده نوشته و هم صاحب اقتباس الالوان بدینوسیله دوزی بندگی شیخ محمد صادق
 قدس سره در خانقاه قدسه اخیری تشنه بخواند انگشت شهادت را بر دشت و نوزاد انگشت
 مبارکش طلوع نموده از مشرق تا مغرب محیط شد و در همه عالم گردید از هر انگشت وی آمده است
 بعد از انوقت بپادشاهی شده از پادشاه و جانب حضرت صلی الله علیه و سلم و انگشت فرمود این نور که
 نور لایت فرزند نور شیخ داود است که سلسله پادشاهی از مشرق تا مغرب فراگیرد و همه عالم را نور
 محو گردد و دوزی بجای آید و نور باشد باید که در پیش سبی منبع تعالی بندگی شیخ محمد صادق بموجب
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم از پادشاه منوجه به پیش بود و در همه و خطه مراد را بجا نیاید
 و در هر صورت که در اندک مدت او را بر سه کمال تکمیل نمایند و شیخ داود قدس سره را بهر خلی که
 روی فرمود وی حضرت از غایت محبت حوصله و بلندی هشیب بر آن تقاضای نیکو و خلیل وار
 لا حجب الا فلید گشت قدم در طلب پادشاهی و از پیشتر می نهاد و تو جهائی و جهت و جهی را از
 حال خود نموده و توفیق بن مرید میزد و فریاد و آواز می کرد که ای بر آید و او دعوت خود را برپا

و مجاهده و ادکار و تنهال موجب تلقین بر رعایه قد خورش مصروف میفرمود چنانچه ابتدای روزه
صبح تا یک پاسن که جبر بطریق نفی و اثبات و هم ذات شد تنهال می ورزید بعد از آن تا نصف نهارد
جسوم با نفی و اثبات و شغل بوقلمون مشغول میشد و وقت نیمروز چهار گبری قیلوله نمیداد و چون
از خواب بیدار میشد نماز ظهر را کرده و حجره و دکانه نماز عصر شغل سه پایه و سیر و خود مشغول میگردید
بعد از نماز عصر مغرب شغل صلوة و سطر قیام میزد از نماز مغرب تا عشاء بخدمت پیر و سنگی پیر روشن
ضمیمه اخذ علوم لدنیه و معارف غیبیه نمیداد و چون از عشاء فارغ میشد با طهارت مستقبل قبله میرجانب
شمال و پاسبوی جنوب نموده در انتظار نشوود مطابق نیم یا شش گری میغلطید بعد از آن پنج خاسته
کامله کرده چهار رکعت نماز تجمید افزوده و شغل سه پایه تا مسجد مشغول میماند و اکثر اوقات انجمن کم و
بیش در آنجا حاضر میفرمود و در وقت صبح میگذاشت دی حضرت در یکدم سه پایه را بطریق که در وی اسم
ذات نه بار گفته اند تسبیح می اندازند تا سید نوبت میرسانند که حیات وجودش باطل گشته عین بجز در
الکلیت انکسیت تقیه باطلاق صیحت و گاهی چون نیمروز استراحت میفرمود و تا وقتیکه خواب مستولی میشد
خود را بشغل غرضیه مشغول میداشت و هم صاحب قبایل الا را گرد می آورد که در کنگرهای شیخ داود
قدس سره که در عهد صاحب قرآن ثانی محمد شاه بجهان در دلی سبانی زیارت پیران حشمت حضرت
آورد و بودند و مرشدی و محدومی حضرت شیخ سوندا قدس سره از دلی شریف تشریف آورده
و تقریب ملاقات محمد شاه بجهان اتفاق افتاد و از آنحضرت پرسید در طرق و سلاسل مسلح که احیا
سلسله میراست و دوران مجلس سربانی چه حضرت شیخ احمد سرسندی نقشبندی شیخ ابو سعید قدس سره
نیز حاضر بودند حضرت شیخ داود قدس سره و مولانا سلطان را بطریق جواب داد که در هر طرق فضیلت
طریق خود بیش از بقیه است پس از آن گفت همه کرم عاشق شمع اند و لیکن از ترس جان تاب میخورند و ندارند
در راه اند و محبت وی چنان بی اختیار است که در جود خود در میان نمی بیند و مجبور شود شیخ ذات خود را
در این راه میگرداند و بشوق اتحاد و یگانگی شمع شمع نشود و بخلان که مان دیگر که بوی گنج است
و اتحاد و بشام جان شمع میرسد یعنی سالکان چون که در قید حفظ جان گرفتار اند و تجلیات صورت

و مستحویة قناعت میدارند بخلاف عارفی که پروانه دانه استی خود را در شمع ذات سبحت سجد
 عین میگرد و بکانه دنیا ندیده و شمع انجواب محمد شاه جهان ارقی و گرفت و گفت الحق بهترین
 که حضرت ایشان میفرمایند صاحب سال کشف الاسرار مینویسد و مقوله سی و دوم است
 که میفرمودند حضرت شیخ ابراهیم مرا و آموختی در میان محذوم زاده حضرت شیخ داود و شیخ یوسف که از
 آنحضرت و عارف ربانی بوده در راه سلوک خیلی مجاهده مذکوره واقع شد محذوم فرمود که
 اول قدم مرتبه ملکوت الهی که بر سالک کشف میشود در عرش تا فرشت صحیح موجودات و کل کائنات را وجود و
 سید اندوی بیند غیرت و نظری بالکلیه میبرد و نیز کشف اتفاق و نفس معاد یک آن واقع
 چون شیخ یوسف را باین نوع مرتبه ملکوت مکشوف نشده بود چرا که بر سالک باوجهی دیگر فوق
 استعداد وی این مراتب مکشوف میشوند و خاطر ایشان بحال نمیدوید قبول نمیکردند که اینقدر چگونه شود
 بعد از قبول بسیار اتفاق باین غیر افتاد که آنچه فلانی گوید ما را قبول است که او کاشف و عارف این
 است چون شیخ یوسف و ما یکجا شدیم شیخ یوسف گفت فلانی شنید که شیخ داود چه میگویی گفتیم
 گفت میگوید که اول قدم مرتبه ملکوت الهی بر سالک کشف میشود در عرش تا فرشت صحیح موجودات و کل
 کائنات را وجود و سید اندوی بیند گفتیم سبب میگویند گفت شما را کجا میگوید گفتیم از خود میگویم که
 عالم ملکوت بر من بدین نوع مکشوف گشته و بخدمت حضرت پیر گزیده زانییم حضرت ایشان قبول داشتند
 و پسند فرمودند که منیجی حق است باز گفت خوب این خود با شما اما کشف اتفاق چگونه شود این خود
 ممکن نیست از جمله محالات است گفتیم این الزامان حضرت محذوم را و محذوم نگاه چینی گویم که
 بر این کشف نشده است چون محذوم را و شیخ داود و ما یکجا شدیم اینها خبر داده پسیدیم که شیخ
 یوسف چنان میگوید که محذوم زاده میفرماید که کشف اتفاق و بیک آن متواتر میشود و اینطور
 فرمودند این نوع خاص حضرت پیر و شکی نیست که حضرت ایشان شده است و دیگر کس را از ایشان
 است و حال عقلی است گفتیم حضرت چه طوری شده بود بیان نمایند فرمودند که اول کشف النفس
 و او بعد از آن نفس آفاق بود و بر آن نیز علم و شهود وحدت وجود حاصل بود و در آن حال

کشف الغش فی این باب بود پس کشف آفاق معاد و زبانیان و اشیای که در عالم است میفرمایند که
لیکن حاجت تا ورنه از یک وقت است که پس قابل این نیست که برود و شود اما واقع اول در
ظاهر شرح در وقت آمد و قبول نکرد پس شرح این اگر حضرت پیر میبود فیکند از و قنانه بیرون آید پس
که در میان شرح یوسف شرح داد و چه در آنکه بود و عرض کند و هم که حضرت سلاست شرح داد و چون میگویند
و نمود شرح یوسف چه میگوید گفت قبول نمیکند پس شرح یوسف آورد و در هر دو شرح یوسف
در این چه کمالی و اهری گفت حضرت درین کمال تمام است همیشه هزار عالم از عرش تا فرش حکومت
و وجود نماید و یونان و روم من نمی آید و میزدند این است اسرار الهی که عقل و فهم نیست و نقلی که نیست
و از آن گذرند و فهم علماء و فضلا که زیر کمان حق و انانیا و در گذارند می آمد و خود میگردی نمی فهمند و چه که گفت شرح
گفت حضرت سلاست شامی درین عالم برین واقع باید تا بدان فهم بکشاید و هر دو مثال و اشیای
درین مختار این رخی است که از یک تخم برآمده و برین درخت هزاران شاخه است و چون شاخه ها از آن برگ
هزاران هزاران برگها و در هر برگ هزاران گل است و از هزاران گل هزاران مژده آمده اند پس این همه
شاخه ها و برگها و گلها و مژده ها برگ را علیحد و درخت میگویند بلکه مجموع این را یک درخت میگویند و
طوری و درخت وجود است که از یک وجود هزاران شکال و صورت و جسمی و اشیائی برآمده اند و در حال کشف
حقیقت در نظر سالک همه راجع باصل خود میشود و غیر ذلک و غیر ذلک کلی از نظری مرفوع و منقطع
میگرد و چنانچه گوید بیت است کمال هر دو را یقین و هر چه نظر کند خدا را بنده پس از آن فرمود
قلانی تو گوید واقع اول از مرتبه ملکوت را بیان شرح که گفته بود بیان نمود شرح یوسف اعجاز
کرد و گفت در آنوقت رنگ کونی هم در میان بود و مانند گفته آمدی بود اما مغلوب رنگ حقیقت ملکوت
نبیند حضرت سلاست میگوید رنگ کونی در میان بود و این چگونه شود و حضرت بیرون فرمود
و چنین است که در کشف ملکوت رنگ کونی باقی میماند اما مغلوب و اگر رنگ کونی نماند و با کلامی در خبر
پس آن ملکوت نبود بلکه حیرت بود و چنانچه ما در کتاب شهودیه خود در بیان این مرتبه نوشته ایم که
محاذیر و بیان است و از پوست فلک نشسته و بر آسنة لفظ معنی به پیوسته حروف بنور رخی از نور

در غریبه توقت شاید چون خلیل امدلا احبلا فلیس باید باز فرمودند پس شرح اخیر تر چون کشف شد
 بود گفت حضرت سلامت بزرگ تعین غیبی بصورت نساکه و رعایت حسن لطافت شده بود
 بیشتر بگو مرتبه جبروت چگونه کشف شده بود همچون تعین غیبی بصورت نساکه و مرتبه اولی زیاده بود
 پس حقایق بسیار بر تو کشف نشده که طریق خاص یافت پیران ماست چنانچه برادر شیخ ابراهیم
 است این کشف تونده داخل وقت واقع است و نه داخل واقع بلکه داخل مراقبه است تو اسماء
 خوانده بودی گفت آری حضرت سلامت خوانده بودم فرمودند پس این یافت اسماء
 نه یافت ذکر که ذکر یافت خاص را که بیان نمودیم ترا باید که از سر نو ذکر کنی و سلوک کنی که حکم
 از معرفت که کشف حقائق شباهت حاصل آید که عرفان هم نیست و حال عبارت از دست پس
 فرمودند فلانی یعنی شیخ یوسف و افعلا بیوت بگو چگونه بتور و نموده بود گفت حضرت سلام
 چنانچه قطره بدریا می رسد و میان آن قطره نیامد بلکه قطره عین دریا میشود و فرمودند این خود باری
 مقوله سحر و جادو هم بدین معنی حضرت شیخ ابراهیم فرمودند که وقتی شیخ یوسف باین قدرت
 و افعلا بیوت شباهت نوع واقع شده بود گفتیم چنانچه دریای عظیم قطره جوش زند و از آن سرازیر
 آید و در آن قطره نماند و محو و ملامتی شود و همه دریا بیکران گردد چنانچه فرامید بیت جوشن دور
 قطره دریا غلغله در هم قیام و چون اختلاص غلغله سحر می شود و حجاب شیخ یوسف این واقعه را قبول کرد
 چون بخدمت حضرت پیر گذرانیدم حضرت ایشان قبول کردند و پسند نمودند شیخ یوسف گفت شما بگویند
 بر من خود چنین شده بود گفت بر من چنین شده بود چنانچه قطره بدریا رسد و بدریا گم شود و دریا گردد
 چنانچه گویند بیت چو قطره گشت اندر بحر ناجیه بحر شمس بود و امکان تئیر به گفتم بر و صحت شیخ
 گفت چنین نیست تا که روبرو بسیار شده با از طبع حضرت پیر میزد و مراده شیخ داود را فرمودند طلب
 هر دو فهمید بیا شد صاحب راه مطلب هر دو فهمید و خدمت حضرت پیر رسید و التماس نمود که شیخ
 ابراهیم بگوید که چون شیخ یوسف قبول میکنند و میگویند که بر من چنین شده است فرمودند با شما هر دو
 و بگویند که شما هر دو است میگویند که این هر دو هر دو و اگر شیخ قبول کنند رسد خواهد شما بگویند که ما از شیخ

وطلب العالم شیخ عبد القدوس قدس العدره سند داریم پس این مرد دو و هر دو بخواب
 و دهره هیرت هیرت ای سگی چون من کنی هر اخی ۷ شیا بون سند رسول سوکت هیرت
 جامی ۷ اخیال شیخ بخت دیگر ۷ و دهره هیرت هیرت ای سگی چون من کنی هر اخی ۷
 سند رسا نابون چون سوکت هیرت جامی اخیال شیخ ابراهیم است اما تفاوت بسیار دارد که اول
 مرتبه جاشی است و ثانی مرتبه فقهوت و آن سیرالی العبدت و این سیرالی العبدت چنانچه برگی
 سیف نایبیت نزد مردان بیت کامل هر که در دنیا برفت ۷ عدد دریا که شد میدان که مرد کامل
 پس صاحب از شیخ داود و بوجوب آن حضرت تمامی احوال و قصه بیان نمود باز شیخ یوسف قبول نمود
 و گفت هر دو چگونه است گویشم از دو محاصم کی خود خلافت گویشا شد باز چون محمد و مراد
 هر دو و هر حضرت طلب العالم را خواند شیخ یوسف خاموش ماند زفات و شیخ داود و شیخ ششم ماه
 واقع شد و لیکن عمر سدی اولاد و دختر آن حضرت بنای نوزدهم شعبان میکنند و مرقدش در نقب کنگر است
 و سند زفات وی معلوم نیست و ذکر محمد نقشبند فرزند دوم حضرت عروه الوثقی محمد مصمودی اند
 ایشان شرف الدین بن محمد العسکری است ابو القاسم است ولادت ایشان است و مقام برهان و در حجب
 و سنی چهار واقع شد حضرت محمد و حضرت ایشان چنانچه بودند که فرزند و دیکالالت آبی برابر من چهار
 فرزند که حضرت محمد و خازن الرعیه محمد سید میفرمود چنانچه معلوم میشود که فرزند و ظاهر و باطن شایسته
 و بعد خود با کمال خواهد شد و قبل از این تحصیل علوم ظاهر و باطن و الدخ و فرانس یافتند و سرافقت و
 پایا چنانچه آهنگند ضمه صا و تفسیر معانی غریبه بیان نمودند و بولک باطن و تمام نسبت طریقه احمدیه نزد
 خود حاصل کرد و مانند الدایان غیر مود و در نگاه ایشان نزد من می آیند دل بی اختیار خطیر ایشان
 میجو ایگیا رب الدخود و مود و کشند درین روز با بالیات غریبه و خطابات عجیبه سرفراز بنیاد
 من آید ایمنی و آیت من عبادی الصالحین و آیت من الذین لا خوف علیهم و لا هم یخجلون و الدایان
 فرموده اند که آن حضرت صلی الله علیه و سلم با اهل حق مرص و تابعی مکل سرفراز کرده اند و آن
 ارشاد و فرمودت بود الحمد لله که شهادت بنمایند و محبت شد و قطبیت ارشاد و محبت بفرمودت بنمایند که با

نقشبندیه
 محمد مصمودی

[illegible]

و با فضل و اذنه و توحه الی الله و استعانت و کثرت انوار و بركات عوام ظاهری و انظر
 شرح عادات بود و خواص معنی گاه زانرا و تصفیة قلبی و مع الله با و میرست و در نتیجه آن
 و هم درین که طعام دو نمزدان بخورد و چون در مجلس مجلس که دی منظره نشست بطوریکه
 عاشق منظر آمدن مشتاق میباید و اگر احدی از اهل محفل نام الله بر زبان آوردی بنویست
 شیخ مدوش گشتی و بر زمین بنمزدان میباید و درین یکبار و نود و نشت و نشت بافت
 بود که محمد زبیر فرزند اکبر حضرت ابو العلی سید حضرت محمد نقشبند در وقت خود آفتاب طریقه احمدیه
 بود و ولادت ایشان بر روز شنبه پنجم ذی قعدة سنه یک هزار و دویست و شصت و شصت و شصت و شصت
 و کفایت ابو البرکات واسم مبارک محمد زبیر در ایام خورده ای انوار و لایت انجیل ایشان در
 بود و درین عمر متفرق نوی گشتند حافظ کلام الله عالم کثیر العبادت سلوک باطن از حد خود
 محمد نقشبند نموده بهوجات علیة حضرت در کمالات باطنی ختم المشایخ اولاد و اصحاب و حضرت
 میزد شده اند و فیوض طریقه محمدیه در عالم بوسطه ایشان شایع شد و ایشان در وقت
 قیام شد و بودند طالبی بجهت ایشان عرض نمود و میخواستیم که تمام شب بمانند احمدیه و در یکتوجه
 عنایت فرمایند ایشان فرمودند ما این معجزات و تحمل بار بندگی الی که واقع می آید تا بهر کم است
 وی از این نجاح کرد ایشان بهوجت تمام شدت عالی خود بر و القانمود و فرمایند و در یکی پیوست
 از اصحاب ایشان در حالت منع بود و او را در حق خود گرفتند شفا یافت و در موت ایشان می
 نیرم و که نیم حیاتش روح ایشان بوده و فایده ایشان در سال که از قیوم آفتاب مقدم و حلت
 است روز چهارشنبه چهارم ذی قعدة واقع شد و عمر پنجاه و نه و مدت شادمانی و شبت سال بود و
 محمد حسن رساله مقامات مغربی است حافظ محمد حسن که اولاد شیخ عبدالحق محدث دارالافتاء
 خواججه محمد بصوم اند و نیز از حضرت سید نور محمد در آن سال نقلست که فرمودند روزی زیارت
 نماز غیر خود حافظ محمد حسن میم مراقبه نمودیم در غیبت سید و شیخ شایه که گویم که بدن حضرت در
 است که دوست کف باطنی که کفن آنجا خاک اثر کرده بود و بعد از آن ایشان باین صفت آمد

نقشبندیه

نقشبندیه

بسم الله الرحمن الرحيم

و در این کتاب معلوم خواهد بود که سنگ گمانه بی اولی و در حاجی و ضو نهاده بودیم که هرگاه مالک
حالی بود خواهیم نمود و یکبار قدم بر آن گذاشته بودیم از شومی این عمل خاک شرک و دست الحق بر کمر تقوی
قدیم نیست و ثبات او پیش از وفات ایشان باز دهم دقیقه منبر از صدوسی و پنج هجری است
و در سید السادات حضرت سید نور محمد بدو فی رحمته الله علیه رساله مقامات و نظرات
عالم بود و معلوم ظاهر و باطن فقیه کامل عارف مکمل کسب سلوک طریقه احمدی شیخ سیف الدین نور
و حضرت حافظ محمد بن حمزه الله علیه هم سالیبا تحصیل فیوض صحبت کرده بحالات بلند و مقامات
از جمله شرف شده اند و شغراق قوی داشتند تا پانزده سال ایشان را بیجا فاقیت نبوده و گذر وقت او
نماز و آنحال مخفی راه نمی یافت باز غلبه الاحوال میشدند در آخر حال ایشان از افات پیوسته آمد بکمال در
در تقوی و اتباع حسنت امتیاز داشتند و در شایعیت ادب و عادات مصطفی صلی الله علیه و سلم
نهایت اهتمام میفرمودند کتاب سیر و اخلاق نبوی همواره پیش خود داشته موافق اهل بی می آورد و در
مخلاف حسنت نمی بست و در بیت النخل نهادند و ماسه رز از احوال باطن قضی روی نمود با تفریع بسیار
به بسط مبدل گشت در لغت احیاء طریک می نمودند و در دست مبارک خود فوت چند روز بخت و وقت
مگر سنگی باره از آن بخورده و مراقبه می کردند از کثرت مراقبت ایشان خسته بود و فرمودند
سال است که تعلق طبعیت که نیست غذا نمانده و در وقت حاجت آنچه میسر میشود و میجویم ایشان را طعام ده
تا خود را در عت دانسته از کمال تقوی یکی از فرزندان خود روغن و یکی شکر و عطا می نمودند طعام اغنیای
میجوید و ند که اکثر آن از طریقت سبزه نالی نیست یکبار طعامی از خانه و پیدا داری بخدمت ایشان
بود فرمودند در جلالت معلوم میشد و ابر قیل صاحب رساله مذکور است یعنی مرزا صاحب فرمودند
و از روی نوادش حضرت ایشان را فرمودند شما نیز در این طعام غرض نمائید تا حضرت متوجه شد
عرض کرده منی مرزا صاحب که طعام از وجه حلال است مگر سببیت یا عفو قتی و این آیه یافته
و تبرع صاحب بر طاعت منطری گویند که مرزا منظر جانجا نماندند و میفرمودند که کثوفات ایشان
در مطابقت واقع بود بلکه آن گشت که ما مردم را بدیده سرانچنان محسوس نمیشود که ایشان را به

ساخته میگشت و تصرفات قوی داشتند برائی برآمد حاجات فاضلین محبت میگذاشتند که بودی که هر
از طبق تو به شریفی متخلف نمودی اگر گمانی از خانه اهل دنیا عبارت می طلبید نه تا سه روز و ملاطفت
آن نمی نمودند میفرمودند خلعت محبت آنها خلعت دار بر آن بچسبیده است بعد از زوال خلعت که از دست
محبت مبارک زائل می شد ملاطفت آن میفرمودند قواله حضرت ایشان یعنی مرزا جانجامان حرمه
را بخدمت ایشان محبت قوی بود و غیر ذکر نام ایشان چشم برآب میشدند میفرمودند آنسو که غریز
زیارت حضرت سید نکرند اگر ایشان را امید یزدند بقدرت کامله الهی میان تازه می نمودند که خلق این
چندین باب بحال درست رضی الله تعالی عنه در یازدهم و فقیهه سنه هزار و صد و سی و پنج فرستادند
و کر آن کاشف اسرار عاشق می بود و کار خلاصه روزگار زبده ابرار قدوده اکابر کبار
شب نده و در صائم النهار سید عالی نامدار عالی و قاری بندگی حضرت سید ابوالمعالی الغنی قدس الله
تعالی سهر انبیهه جنوسی است از مصافات سهار بنو صاحب اقتباس الانوار می گوید که وی اراد
خدمت بندگی شیخ محمد صادق گلگویی قدس سره شیه او تربیت از فرزند از جمله وی حضرت شیخ
داود یافته بود و در وجه بیای توغل بسیار داشت و در مجاهده و ریاضت متقیم بوده و فقر و فاقا گانه
رو کار و در خلق و تواضع عظیم المثال و در عشق حقیقی و مجازی بیتما بود و مطایبه هر فردا گلی تمام داشت
و عمری در زیافته و تمام مدت عمر خویش بکره بر سر غرق باطن گذراند و بعد از اقبالیست که در قیاس
و قیاس بیستم مشکور و دهی که آنجا زراعت فیکر و غیره کاشت نمید و در فتنه بود وقت شب موضوعی که شش
نیشکر و آن کجی میدند مانند و بعد شش پیدا کرده بر دیوار احاطه آن موضوع شسته بود و در زیر
آهنی بر دیوار نهاده بود و شیره نیشکر در آن جوش میدادند اتفاقا در آنوقت راننده زرگان کوه
چیزی بنیان بند می پاد از خوش میگفت و آن الفاظ نیست سه تون جلیبا جا کبارا تیری که
ملاکی کارا آدی رات اند میری به جوگی کنی پییری به بجز ستاع آفتوت وی حضرت را عالم
شوق و ذوق در گرفت لغوه بود بر آورد و از دیوار و ظرف شکو ریختا و مردمان از هر طرف میوه
وی حضرت را از آن شربشید و دیدند که یک از اندام مبارکش بسوخت بود و محمد دم آن مقام

در حیرت جانند بعد از تمام و حلقه ارادت وی حضرت در آمدند و وی قدس سره شصت و سی
یا ف و در تربیت همیدان شصت و سی و ششم بر قد منوی حضرت در انچه زیادت گاه مردم خاص عام
مولوی محمد کرم براسی و اقلقباس الانوار احوالات حضرت چشتی تا حضرت شیخ داود گنگو بی غی
از احوال خلیفه وی حضرت سید ابوالعالی نوشته اند چونکه مولوی محمد زح و سی که سلسله حضرت شیخ
بیوند تا که ایشان هم خلیفه وی حضرت اند مشکک است از بیخاغان قلم را بگذرد احوال ایشان در این بیان
منعطف است لهذا یکی از مریدان واقف معارف با سید حضرت خواجہ عبدالعزیز ذکر در احوال حضرت
سید ابوالعالی و حضرت سید محمد سعید نرندی عرف میران شاه بهیکه سید محمد سالم و
حضرت محمد اعظم و حضرت حافظ محمد موسی و خلفای حافظ صاحب مریدان صاحب مال
ما ذون ما مونی حرمه اند علیهم السلام است ساخت حواله بعض کتاب زبانی بعض نقل میکند چنانکه
بنیو سید صاحب فوائد القوا و سید لطف الله جالندری زبانی صاحب زاده میان محمد باقر
قدس سره میفرماید که حضرت مرشد جناب ابوالعالی سید ابوالعالی را همسایه بود نهایت بد مزاج که بنیو
اسم عالی زبان بنی آورده بنشینان با رگه عالی عرض کرده اوده ادب تا دیب نمودند و محمد و
اجازت ندادند و می هم برین گذشت آخر الامر اجل و را در ربو و با تسلیم این واقعه وی حضرت گریه کردند
و با هفت روز نخوردند و نه اشامه یزدند و عرض که در برای آن شقی حضرت چنان غم و الم میگشاید
گرماسوت دامن دنیا و اولیا را طوت میازد پس اثل شدن آن بغیر چندین کسان بکن نیست حالا وی
حکا در بر آورده و صاف کنند چرک و آلودگی جامه این فقیر بود اکنون انداخ را که توان بود و پس از آن
کشیدند ایضا در آن نقلت زبانی شیخ داود شیخ موسی ساکن سیدان و از شاه غلام محمد مکر مستقیم
گرویده که زبانی حضرت مرشد آفاق را محویت رد و اوده بود و از خیال خرمی و تادمت سه ماه یاد و ماه
اکل و شرب نغیر نمودند و در وقت نماز خادمان و پیش میبارکش را جفا نباشیده آگاه میساختند و وی حضرت
حقیر مودند که ما را خبری نیست و ضو بکنایند و بنماز ایستاده نمائید مدتی هم برین گذشت بعد از
بروی داد و هرگاه که وقت نماز می رسیدی از خود آگاه گردیده وضو نموده نماز را اسکندر و نماز را

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

برادر وی حضرت میراجی بسین محبت علی در سینه همراه گرفته و تصدیق کرده ام حکایت خیار کرده
 حضرت میراجی را برای تعلیم علم ظاهر بکتابهای بنام خود وی حضرت با مقتضای مسأله ای باشند و بگویند
 پسند که در کمال انجمنی را در یافت و در اعلاست میکردند و میگفتند که با فقیر بیک الفت مناسب است و وی حضرت
 مقتضای غیرت طبایع بر وی آن بچه زدند که دو مرد را در بازگو شواره او شکست چون آخوند
 مایه احرار یافت بسبب طمع دنیا وی دست پیر و سنگی را لکان با دیه طریقت را گرفتار گشت بر وی
 وی با مقتضای صغیران بیازی مشغول شد چند مدت بمهرین گذشت تا روزی حضرت
 شاه جلال را و شاه فاضل مجدوب فرزندان شاه قیصر قادی که برای تعلیم مریدان بر کرامت شریف
 خردی را تصدیق کردند که کوه کوهی می کنند و وی حضرت نیز در میان اینها بود و شاه جلال
 یکبار استغفار نمود چون فوت بخت رسید پرسید که این فرزند کیست گفتند که فرزند مسعود
 است بجز شنیدن این است بر وی حضرت نباده شفقت تمام فرمود که اسی صاحب راه این
 تا به دست وقت نعل خاندن خوشتر است و در آنوقت پیش از آن می دانم حکایت که آخوند را از کت بر وی
 و شاه جلال گفت که امروز برای شما مقام میکند و آخوند را در تعلیم تا که بمانیم وقت چهار کس از مریدان
 خود فرمود که آنرا بگری خود خوشتر خوشتر خرج کاغذ و غیره و مواجب آخوند و صاحب راه خود
 تا آنکه بگویم تا غافل مانند و بعد وی حضرت الطیبه علیه السلام خود طعام خوردند و بعد بری طعام داده
 فرمود که این امینش والده خود بر وی حضرت گفت در لایحه حق تعالی است شاه جلال علی
 خیرینی و کاغذ و لباس همراه خود گرفته و وی حضرت را از خواب بیدار ساخته و دست و روی خود را
 بلباس پوشانیده و بی آخوند برود و فرمود که نزد شاه سفارش آید آخوند گفت هر چه فرمایند
 و حال قبول است لیکن در باب شاه به یک سفارش فرمایند حضرت شاه جلال آنجا آمد و گفت فرمود
 میخیز که از فرموده پیر انکار نمود وی آخوند نیز نزد پیر آمد و گفت بنده را بی محال آنجا
 فرستاده و بعد از آن خود می دانم آنجا شاه جلال را بخوند فرمود که پیش تو توان مسجد و گنبد
 و طاعتان خواهم خواند و غلبه گشت خواهم شد و در گوشه ای گفت که این جلد را و طبع ندانم است

که خدمت او با جمعی بجا آوری از تعلیم طفل و مانند ای از چهار دهت خود که پیش تمام تعلیم می
حضرت مشغول گشت تا در وقت شش ماه کلام امد و هر ده کتاب که خوانده بخلایف کتاب
مغلوب شدند بعد چند روز برای تعلیم طفل کتبی عظیمه و مقرب ساخت چون که قریب ایام جوانی می
شخصی ساکنان که برام عمدت فوجهای یافته برده اند الفصح شد حضرت میرانجی را بر این تعلیم بخود
همراه برد چون در آن موضع رسیدند شوق معرفت آئینی باطن می حضرت ظهور نمود و در موضع درویشان
به مدت نوبت که بعد مدتی بگریه و دیند چون فوجدارند که در این معنی اطلاع یافت گمان بد که شاید همراه دیگر
شده بودند ما را شتمندگی بروی والد ایشان آید وی حضرت اکبرام رسانید و رویتی نمودند
قاسم نام در موضع ملوی که از کرام پانزده گروه است سکونت میداشت میرانجی را تا جافته قریب بآن آمد
مانند و در پیچیده آن ماده می ساختند و می شناسد قاسم بر ای سقف خانه خود و شمشیر را شنیده بود و قاسم دروا
مرد و ایشانرا گفت شمشیر بر شمشیر پیدا درویشان آنرا بر شمشیر خود می حضرت میرانجی آنرا بر شمشیر
نبرد و او را مدعی خانه نبوده و شمشیر قدری کم بود و بهر کت ایشان بر آید آمد چون درویشان بتصرف ایشان
دیدند که گاه در خرده پیش شاه قاسم بر زمین زبند و گفته که این قیسم بگلشن میکشید و از کلمات میوانی خبر را
بوی این چنین تصرف داد و در مانا حال محروم ماندم ما را هم صاحب تصرف کرده اند و گفت که قاسم می شناسد
است این می رسید زاده است و آبا و اجداد هم صاحب کمال بوده اند از در این معنی صحبت در آن ایام بپای
قاسم و آنجا بود و گفت ای قاسم ما این همچو من صغیریم و میرانجی چون در بای عظیم است از او شناسایی او
نخواستند بلکه که او را رخصت دهند تا بجائی دیگر طلب نماید و بطول بید شاه قاسم بیکم سپیدی حضرت
رخصت فرمود حضرت میرانجی فرمودند که چند مدت بخدمت شما ماندم الحال جواب میدهم باینکه از این قدر
فرمانده که در پیش کدام پیرانگی بروم اتفاقا شاه به اول نظام البان حضرت شاه ابوالمعالی در آنجا حاضر بودند
گفت ترا نزد کمالی برم که بطول میرساند لیکن در پیر شناسی باید حضرت میرانجی فرمودند که این پیر
شناسی باید الغرض ما اینست که شاه به اول میرانجی را در موضع ملوی بداده اند این شرف که در پیشگاه
شاه ابوالمعالی بود و روانه شدند چون نویسنده این عهد بنده شاه به اولان شمشیر خود را می شناسد

خدا تعالی فرمودند که رفیق را بجای که گفته اید گفت چشمتی آید حیرانچی که بخت کن پس این آمده بود و در محبت
کوه بی آید شاه و با اول خدمت شریفه بخت بدیرانچی را از انشا و راه همراه خود گرفته بدست حضور
بر حضرت میرانچی پیش از آنکه علی در میان آید شاه با اول فرمودند که پیران طربت پیران حیرانچی
چون در بره نشسته در میان جلالی فرمودند که بیا میران می بین تو گنج است یعنی نقد میرانچی عرض کردند
که چشم و از آنوقت که بعد از آن نقصین که فرمودند در خدمت مراجعت داد و در جواب حکم حضرت
قبای موی رسیدند و انجا بیوشن شدند و آتیه روز بیوشن نند که کف از دهن میرانقت و چون بیوشن
از انجا بکمر رسیدند و در مسجد محمد فاضل قانونی گو سکونت کردند محمد فاضل برای وی حضرت حمزه
و امام علی علیه السلام میفرستادند از خوردن طعام ملذذی اندکی در عبادت و ریاضت فقور روی داد و بعد از مسجدا
که انحال یک هزار شریف است اقامت اختیار کردند و مردی را فرمودند که مراد عیال فاضل گردان
و طعام هر چه بایر و در زمای من بسیاری طعام نماند انچه را اختیار کرد و انکه گنجینه از وجوه است او
سعادت خود دانسته قبول کرد و گنجینه ای نماند هر روز بهر کرد و اما بعد شش روز با هیئت دو دو کلبان
نور که در پنجره و در اما مضامی طلب برد و خاتم روی نمودار و روی حضرت خدایعالی و را بنده جز خوش خوشی
گاه نشسته در پیش نه میگردید که روی خوشش افتاد و حضرت میرانچی بکرام بود و دیدند که یکوی از ریش بر چیده
شد خوشش افتاد و دست همانی مانده و انده بنده شیره کفسور بریدند و عرض نمودند که فلان روز یکوی بخاک
نسبت بر خوشش افتاده است حضرت خدایعالی میرانچی را همراه گرفته اند و فرمودند آلتوی کجاست حضرت میر
و انجا بروند بنظر گذرانید مرشد عالی از انجا که شیخ کامل و کامل بود و در دست خدا و مرشد کمال میندی یافتند و گمان
بروند و مباد که چنین شوقان توقف کند فرمودند که میران این فقر نسبت فقر صریحی دیگر است چون حکیم حادق
باطن انواع با الحوائج باطن اختیار کنی شوق نگه بر این انکشاف و تلبسته روز دیگر مرغین بریان ساختند و
اما مضامی طلب رخ بعد از شوق انجا بفرمودی خود انداخت بعد از آن برید عید را خدمت کرد و در وقت
خدا مشغول باشی حضرت باز بکرام بریده و با حق مستغرق گشت بعد چند مدت بقعه خدایعالی بطلب
رسید چون میرانچی به سبب کثرت مجاهد و ریاضت و طاعت و منام ضعیف شده بود و جواب شوق

که الحال خلعت قشنبی دارم و در حرمه چند بخت شریف حاضر خواهم شد چون حاصل قیام را روانه گردانم
نفس خود را طاعت نمودن و چار بر خسته بر عمل نکرده و توقف نمودی بعد از آن معایس حاصل نموده
روان شدند و در حرمه و دیاس نزد یک عروبه افتادند اینها سید زین العابدین علی پرستند که کوه
از کهرام روانه شدند می عرض نمودند امروز فریب دیاس و زار از قوه شریف مشرف شدیم ضعیف
که حال جواب گوئیم و مقاصد را روانه ساختیم بعد از آن نفس خود را طاعت کردیم و توبه و دیاس
بجای آوردیم باز پرسیدند که در یابی همچون بچه طور عبور نمودی گفتند که بروی آب گذر کردیم
و با پیشانی هم تر شدند پس در همین جواب و سوال خجسته کردند و فرمودند که میران رعایت سلامت
بعد از آن میرانچی و چند روز که کهرام رسیدند و کشتی عبور نمودند و بکار خود مشغول شدند و در وقت
شب یک تنه بر چاه انداخته و بر آن نشسته با دق میکردند و نفس میفرمودند اگر در خواب خواستی
چاه خواهی افتاد و از کوهها با چکه کند جمع کرده شب پاک میکردند و بر زمین میزدند و میزدند
هرتی بر این گذرانید همچون جناب عالی وقت رحمت فرمودند که میران تو تکلیف آمدن اینجا بخوانی
که من نزد تو خواهم رسید بنابر آن میرانچی باز زیارت میکنند حضرت جناب عالی موجب وعده نمودند و گفتند
و بر این کلاه و جامه چاد و عطا فرمودند میرانچی عرض کردند که من به لیاقت این لباس نازد فرمودند
من میگویی و تو عذر و میان می آری حضرت میرانچی برای اعتدال امر عالی شاه ابوالمعالی پوشیدند و
بجا آورد بعد از آن از حجره بیرون آوردند و به شریف خلافت مشرف ساختند حضرت مرشدان و
مولانا و سید نامی فرمودند شرف حجه شریف حضرت شاه ابوالمعالی قدس سره که نه شده بود
حیدر ان بر قف میرفتند سیکو فتند دست نمیشد حضرت فرمودند اینکار بغیر از سیران درست نخواهد
میرانچی در آنوقت در حله بود چون پادشاه طلبی از بارگاه شاه کرد دید حسب الطلب بیرون حله آمد
بجای حله فرستادند حکم دادند که برای شرف کوهی حجه طلب و نیم حسب الامر میرانچی بر قف حجه
رفتند گیاه از آن دور کرد و گل انداخته و آب پاشیده در کوفتش آن مشغول شدند در هر طرف که کوبه
بر قف میرد مقامی کثیف میگشت و در ساله مذکور است صاحب نزهة المارولاج سید علیم

حاصل جالبندری که اجل خلیفه وی حضرت است میگوید که چون قریب پانزده سالگی رسیدم بخواندن مطلق خدمت سید که مشغول شدم و دل زنده ریس علوم ربی سیر شده بود بنابراین مطالعه کتاب عوارف مشغول میبودم میخواستم که خدمت شیخی رسم که در طریق بود و اکثر معتبرین و دالالت بر مشایخ حقیقیه نمیدادند و ما بر حضرت پیر حاکمیه الغرض یعنی قریب خاطر میبود که شبی در خواب دیدم که خوب و پیش من آمد و گفت حضرت شیخ فرید بخشیدم این را و گفتا که در خواب دیدم که بیا و حق شتهال غائی و تغافل کن چون بیدار شدم در ایاتم که مشایخ حقیقیه را بطریق خود میکشند و لگا و جدا و من نیز درین سلسله ارادت دارم و غم کردم که در طریق حقیقیه خواهم کرد پس دیدم که درین زمان سلسله حقیقیه کدام شیخی است اکثر ملحد میگفتند که درین امان شل سید بهیکه ندیده ایم و منافق ایشان بود که و بسیار حقه از استماع این سخنان کنش را میخواست پس در سنگی قوت میگرفت تا شبی در خواب دیدم که من سید عابد فرزند سید ابراهیم مرحومین میباشم این نگاه و دیدار گفتیم که من تو برای زیارت سید بهیکه علیه الرحمه بودیم گفت باشد پس من شنیدیم ما بصورتی قیام میدیم حضرت پیر و سنگی در آن صحرای چارپای نشسته اند و سر بجانب مغرب و ما هر دو از جانب غربی آمده بفاصله معتدله و در تخمینا از چارپای لخط ایستاده بجانب مشرق روان شدیم چون قدری سافت فرسیدیم سید عابد گفتیم که درویش اگر دیده باز زیارت کنیم که هنوز سیری حاصل نشده پس باز گردیم و بنجام نخستین سجده بقابل چارپای ایستادیم نگاه حضرت پیر و سنگی دست مبارک همچو برق خاطف دراز کرده دست راست من گرفته بسوی خود کشید بپای چارپای رسید حضرت پیر و سنگی فرمودند که این کوزه گیر و در قوس ساز و قوس ساز خلق آغاز کرد و دیدیم که وقت نماز عصر قریب است و در قوس تمام کردم ناگاه از خواب بیدارم و دیدم که وقت فجر است و قوس ساز ختم و مسجد رفته نماز جماعت گذاردم و پیش از آن هر چند سعی کردم که کینار نماز فجر در وقت گذارم میسر نمیشد از آن روز از برکت حضرت پیر و سنگی جماعت نماز فجر میرسد دیدم و وقت قضایا شده بمیدان می رسم حجت بخوابش بود شیخ محمده که را می گذارند که بر میان حضرت پیر و سنگی

هم در مجلس حاضر بود از حضرت سوال کرد که این بیت خواجہ شیراز علیہ الرحمۃ بیت زیر دوقی مقصود
 چه دوامها دارند و در ازوستی این کویہ استنیلان بین چه معنی دارد و در ازوستی در ویشان چیست
 فرمود و نگذرد و شبها می در ویشان در از ویشا شد و بدو رسید که فاضل جالبندری این معنی را خوا
 دیده و نوشته است و از روی کرم تغییر این فقر فاضل جالبندری بنویسند و تفصیل آن بیان کردند که این
 را کجای طاعت آن بود که مقدم راه رود و من را بر کشیده و بدست خود بر شوی آورده ام چون اراده
 قدم نهادن کردم من قدم او پیشتر می انداختم و اشارت بآن کشیدن کردند که در خواب بوشه دراز
 کرده این کس را بجانب خود کشیده بودند و بآن پیدا شدن بساط که این من مانده را در راه حادث
 بود و از شنیدن این سوال جواب متنبشدم که آنچه در خواب میبوی گذشتہ از احاطہ علم و قدرت حضرت
 که متعلق باخلق احد اندیر نیست ایضا نقل است و نیز مجدب شریف بر آیه کریمہ یکمشتہ ^{سبحانک یا عظیم}
 در میان آمدی از علما در اینجا نشسته بود گفت که در اینجا اخبار معنی انشا است و معنی آنست که بایست
 کنند تو را چون اگر با کان بینی از حدث اصغر و اگر حضرت فرمودند که اخبار را بر انشا حاصل کردن چه ضرر در آن
 که من میکنند تو آنرا و احد اک حافی و هم روی میکنند مگر کسافی که پاک اندازا لایشامی شیری و احقر ^{طاهر} احتقر
 ساخته فرمودند که فاضل جالبندری ای این معنی که گفته ام بموجب صیغه ترکیب نیست و فرمودند که من علم
 صیغه ترکیب دیگر علوم خوانده ام اما وقتی که در گفتگو در می آیم ارواح پیران مدعی میشوند و تلقین
 نمایند بیان سیدین بشرف ارواح و تلقین سید علیم احد فاضل طولی دارد ولیکن برخی از ان واجب است
 و خلاصه کرده نگاشته ام که امامت و خوارق عادات و اقامات و کشوفات مقامات شوق و ذوق و شوق
 عشق و ترک تجرید و سیرالی احد و سیر فی مهد و سائر لایان بی احدوی حضرت سیران سید شاه سید علی
 و از الشریست ^{و غیر اینها} و پنج سیده بود و ذات وی حضرت بر و زو شریف پنجم رمضان سال کیمبر که صیغه ^{کلمه}
 از سیری و در آنکه کورست و کتابخانه لید الفی و سید لطف احد جالبندری ندیده صیغه وی حضرت چهل و دو اندک
 خلیفہ شاه محمد باقر زین العابدین حضرت سید شاه ابو العالی دوم حضرت شاه نظام الدین خلعت شاه محمد باقر
 بالارحمۃ الدی علیهم السلام فاضل جبارم سید علی المومنین پنجم شریف است و الله شریف بیان شاه ابو ترک تحصیل

و از اصل و نسل سادات است خلف رشید سید محمد رضا بن سید اله محمد بن سید فتح الدین بن عبد القادر
 بن سید عبد الجلیل بن سید عابد بن سید حاجی محمد حسین بن سید ابو سعید بن سید محمد عارف
 بن سید امیر بده بن سید محمود بن سید محمد که از تیره خور و ک سادات میباشند و تیره کلان
 از ذابج بخارا است در دهر ساکن شدند بن سید احمد بن سید سعید بن سید صلاح الدین
 بن سید جعفر بن سید جمال الدین بن سید عیسی بن سید موسی بن سید حامد بن سید محمد بن سید
 بن سید شهاب الدین بن سید موسی بن سید جعفر بن امام عبد الدین سید امام محمد باقر
 بن سید امام علی اوسط بن العابد بن بن امیر المومنین امام حسین بن امیر المومنین علی مرتضی که هم
 وجه نقل است زبانی حاجی محمد حیات که سید محمد اعظم از سید محمد سالم حجت الدین علیها سوال
 نمود که حضرت شیخ را اختیار است بهر صورتی که خواهد رو نماید این سخن راست است فرمودند که
 است و دست راست بر روی خود و مالیه بجهت خود و سالی نمودار شدند و باز دست مالیه بجهت خود
 و باز دست مالیه چنانکه بود ریش سفید نمودار شدند و پیشانی جناب سید محمد اعظم بوسید و فرمود
 که کسی درین زمان نیست که اینچنین سخن را استفسار نماید محمد لکه که تراحو صلواتی است نقل است
 چون شوق و ذوق محبت الهی و در عشق در دل پیدا شد خدمت میرانجی رسید و بیعت کرد و مجاہدت
 و ربا خات بسیار کشید و در باو حق چنان مستغرق شدند که تنها از غافلان جدا شدند تا عرصه و احوال
 بپوشید بود و در فراق ایشان و الدین وی اکثر گریه نمایند میرانجی چون این حال
 دیدند از نور باطن دریافتند آن حضرت را از کنار دوری شورش باز آوردند و روانه دهر و پیر نمودند
 چشم و الدین ایشان بنیاد شدند و شادی ایشان بملکوت و می حضرت انتظار جهان بسیار
 میکشیدند مراعات و خاطر واری با مہمان بنایت میکردند خلیفه اول وی حضرت محمد مجید اعظم
 و دوم خلیفه حاجی محمد حیات این گرساکن موضع مشنوج و قات وی حضرت در برار و یکصد و شصت
 و پنج تا نیمی و صاحب شمع چشمتیان رفتند شریف در دهر و پیر شریف فریب و خدمت حضرت سید
 که شاه ولایت آن دیار هستند و جدا و ری وی حضرت بودند از مسجد است شمال است

نقش‌های کتب

... که در ارجان جانان منظر شهید قدس الله سره در مکتوب اول
 جمله مکتوبات خویش حضرت شمس الدین حبیب الله جناب در ارجان جانان منظر شهید قدس الله
 سره میفرمایند بر خردوار مکر الحاس تحریر بنسب و حسب از فقیر کرده اند چون غایب معتمد بهایر ان مشرب
 نبود و تغافل می نمودم اکنون که سماعت از حد گذشت مجلی مهر میشود و دریابند که بحقیقت سرمایه وجود
 فقیر در آغاز غافل است و در انجام مشقت خالی و در عالم اعتبار بنسب این خاکسار به بست و پشت
 واسطه توسط محمد بن حنیفه به شش پخته کبریا علی مرتضی علیه التوفیق و الثناء میرسد امیر کمال الدین نام
 یکی از اجداد فقیر در سنه هشتصد هجری به قریبی از بلده هالفت در مملکت ترکستان افتاد
 و براصبیه یکی از خانان آن حدودش که سردار الواس قاضی اللان بود و صلت و دست داد چون لایق
 پسری نبود بعد فوتش حکومت آن نامها تعلق با ولاد ایشان گرفت و قبیله چالون بادشاه
 ممالک هندوستان را از دست افغانیه شور مستخلص گردانید از آن فاندان دو برادر محبوبان
 و بابا خان نام که بسبب واسطه با هر مذکور میرسند همراه آورد و احوال این برادر و توانج اکبری
 به مطول است و نسب ماوری ابن بزرگان بجانواده امیر صاحب قران میرسد و بنسب فقیر بکبار
 واسطه به باباخان منتهی میگردد و پدرم بحرم خان مذکور که در عهد اکبری مصدر بقی شده بود و بعد از کم
 ضعیفی گرفتار ماند و عمری در خدمت اورنگ زیب بادشاه گذرانیده و آخر به ولایت ترک منیا مغز
 و میفرمودید و در خدمت بزرگی از خلفای طریقه قادریه استفاده نموده و رسال هزار و صد و پستی
 بهجری انتقال ازین عالم فرمود و در سال هزار و صد و سی و نه ولادت فقیر اتفاق افتاد و در شیرازه
 سالگی گردیتی بر رویم نشست و در سال سبت که بهت بسنه دست از دنیا برداشت و پانچمی
 از دست افتاد و فقر گذاشت علوم متعارف در عهد چرخانده بود و کتب حدیث و خدمت
 حضرت عیسی محمد افضل سید المکرمی علیه السلام شیخ محمد بن شیخ عبداللہ بن سالم کی گذرانیده و قران مجید
 در حافظه عبدالرشید و دیوبندی تلمیذ شیخ الفراء شیخ عبداللہ بن مستوفی بسند کرده و ذکر طریقه تشبیه
 به حضرت مولانا ابی طالب حضرت سید السادات سید نور محمد مدظن ربی الله تعالی علیه

که به واسطه حضرت قیوم ربانی مجد و الف ثانی رضی الله عنہ میرسد گرفت و عمری مد خدمت ایشان
 سپری کرده بعد وفات شان از مشایخ متعدده این طریقه استفاده نموده آخر در استان فیض نشان
 حضرت شیخ الشیوخ شیخ محمد علی حسینی رضی الله تعالی عنه که ایشان نیز به واسطه حضرت مجتهد
 میرسند به نیاز سود مدتی خدمت ایشان کرده خرقه و اجازت طریقه قادریه و مشهوره و دیه حشمتیه
 حاصل نموده و تا امروز که هزار و صد و هشتاد و پنج هجری است بکلم این حضرات از سی سال تیرت
 طالبان غذا مشغول است خدا خاتم النبیین گردانا و آمین و السلام حضرت شاه غلام علی صاحب سال
 مقامات مغبری مینویسند میفرمودند نریات میراثم جالیکر رسیده ایم میگفتند پیر یا پیر از
 حتم کلام الدنیا نمودند میراثم را ابراهام شد که دست شما فربسته مدفن شما حفظه کشمیر است
 بطبی ارض و کشمیر فتنه انتقال کردند رحمة الله علیه عجب محبت بسیاری از بزرگان در یافته نظر
 عنایت ایشان رسیده اند در مفتاح التواریخ است میر غلام علی آزاد میگوید که مولانا درونی
 پانصد سال پیشتر فرموده که گرامش دانم و بهیت جان در اول منظر درگاه شد
 جان جان خود منظر آینه شد عمر شریف قریب بقصد رسیده بود البیضا مکتوب سوم
 پیسیده بودند که بزرگی میگوید که صوفی ناخود را از کافر فرنگ بدست اندازد کافر فرنگ بدست
 یعنی چگونه راست آید که صوفی البته مومن است محذوبان مذهب حضرت مجددیه حقان ممکنات
 مرکب اند از اجرام اضافیه و ضلال صفات حقیقیه یعنی آن اعدام بنا بر تقابل اسما و صفات
 در علم الهی شوقی پیدا کرد و در ایامی انوار اسما و صفات گشته مبادی تعینات عالم گردید
 و در خارج غلی که ظل خارج حقیقی است بصنع خداوندی بوجود غلی موجود شده بنا بر این گشت
 مصدر آثار از خیر و شر شده اند از جهت عدم ذاتی کسب بشر نمیتواند از جهت وجود غلی کسب
 خیر مخفی نیست که در عالم محسوس هرگاه شخصی بر رآه غمتی از انوار شمس منظر میکند بملاحظه اولی جهان
 انوار را می بیند و رآه را چو آنکه رآه در شعبان انوار مخفی و مستور گشته است و هرگاه بداند
 نگاه کند بملاحظه اول همین تعین ذاتی خود را خواهد دید و انوار را چو آنکه منظر او بر ظاهر است پس نظر

صوفی بر مظهر شریفه و حسنه بر جنبه وجود که در آن مظهر است و قصد خیر شده است می افتد
و چون در خود نظر میکند نگاه او جنبه عدم که ذاتی اوست و منشاء شر است خواهد افتاد و خود را
از خیر و کمال مطلقا عاقل خواهد دید و خیر کمال عاریتی را که از جنبه وجود کسب کرده از آن خود نخواهد
یافت ناچار خود را از کافرو دیگر اشیا و حسنه بدتر خواهد فهمید از آنجا معلوم شد که مقصود قایل
این قول است که صوفی کامل خیر و کمال را اصلا منسوب بخود ننماید و مستعار میدانند و همین است معنی
فناء تام و حاصل شهود و محج و اگر صوفی را نظر بر جنبه وجود و انوار مستعار خود می افتد و جنبه
مرآتیت او که عدم است مستور نماید از خود و عوئی انا الشمس سر بر میزند و همین است سرانجام حق تعالی
حسین بن منصور رحمه الله علیه اگرچه انتخاب و روید خود معذور بود اما در آن دید خطا کرد و از غلبه
سکر در جنبه وجود جهت عدم تمیز نتوانست و بسیاری از سالکان این راه را اینچنین اغلاط واقع
میشود الا من عصاه الله تعالی بركت صبيحہ صلی اللہ علیہ وسلم حالات باکرامات حضرت ایشان
از رساله مقامات و رساله معمولات و مکتوبات مظهری ظاهر و انهم من الشمس میگردند حاجت بقدر
و تحریر نیست تاریخ وفات عاشق حید امانت شہید او تقرب و واقع وفات و در این خود میفرمایند
بنیت بلوخرت من یافتند از غیب تحریری بک این مقتول را خبر بگینا پس بنیت تقصیری
حضرت حاجی رفیع الدین خان یکی از روسای و بزرگان این شهر را و ابابو و ده اند و در شب
شیخ فاروقی و صاحب تصانیف و محقق بودند مولانا شاه عبدالعزیز و بلوی قدس سره
اکثر جواب خطایشان مینوشتہ بودند چنانچه مجموع آنها پر از مسایل رساله است مسخر
سود و اجوبه و بسیار مشایخ صوفیه و بزرگان دین را دیده بودند و صحبت یافته و شوق زیارت
حضرت میشدند یعنی داشتند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دید و با اشاره آنحضرت بمن
سیاحت مرصع شریفین مشرف شدند و هر مکان و هر مقام را تحقیق ساخته و باز کعبه را
پیموده در سفر الحرمین نمیشدند و در آنروز بحکم و الحجه کعبه را زد و دو صد و نیت و ست و نیت
یافتند ایشان در رساله مذکره مینویسند بزرگایان آن اوصاف و از علم و عمل و انصاف

کتب شریف و طریقت و نصابت لسان و بلاغت بیان محتاج تحرییر نیست و با فقر بسیار هرگاه
 و شفقت میفرمودند هرگاه برادر گاه آمدی غریب خانه را بخدمت خود مشرف میساختی و یکبار هم
 اینجا اقامت فرمود و مضمون این چند بیت حمد و مناجات و لغت وی در متع میثوی که شروع
 نموده بود تازه است خدا را انتظار حمد بانیست محمد چشم براه شایست بند خدا مدح
 ازین مصطفی پس محمد خادم محمد السب مناجاتی اگر بایده بیان کرد و بی بی هم
 کفایت میتوان کرد محمد از تو میخوانم خدا را خدا را از تو مشق مصطفی را و در کتب
 ملک فخر فیض است سخن بلند از دهان حق است شب عاشورا از سال هزار و یکصد و نود
 و پنج بر دست بعضی از ثقات لشکر و نجف خان مقتول شد و آخر همان سال بخت هم زنده
 ماند و در سال دوم و سوم تمامی توابع و حاشی وی به تنگنای عدم برسد و میر شدند و
 یکی از آنها سکن دبار و نافع را نمائند با صاف و لا اله الا الله در افتاد بر اقباد و ذکر شاه
 قطب الدین ایشان مرید خلیفه شیخ محمد زبیر خلف خواند محمد نقش بند وی فرزند
 خواند محمد معصوم و وی فرزند از چند ثالث حضرت شیخ محمد سندی محمد و الف تالی اند و در
 تذکره مذکور است پیش از آن با والد خود در سلسله دیگر نیز انساب داشت عالم بود و کتب
 حدیث بیشتر اشتغال داشت و به اکثر زبانها سخن میگفت و دائم الاوقات زبان وی بتلاوت
 قرآن یا خواندن درود مشغول می بود و در ضرورت آیندگان از ذکر یکبار نمینماید گاهی در منزل
 می بود بر سر روضه پیر خود شیخ محمد زبیر و گاهی در شاه جهان آباد در جوار قبر محمد باقر
 و نیز دنیا و اهل آن آزاد میزیست و با تکلف آشنا نبود اخرا لام در سال هزار و یکصد و هشتاد
 و ست که احمد شاه درانی دنا میر را قتل نموده شهر دلی را غارت کرد با مردم شهر که پیش از وقوع
 فتنه برآمده بودند به کبیله رفت و از انجا روانه حرمین شد از او چهار ساله شرفیاب بود از
 حصول سعادت حج بیفت اله و بعد از سکینه علی صاحب الصلوة والسلام نیاید و سعادت نداشت
 سید امام علیه الصلوة والسلام ماضی نمود و بعد از چند روز فوت کرد و در بقیع بر قبر خواجه

در کتب
 شریف
 و طریقت
 و نصابت
 لسان
 و بلاغت
 بیان
 محتاج
 تحرییر
 نیست

که در این شهر بود و این بر دو قبر است که یکی شمالی و غربی قبر امام السید حسن مجتبی علیه
 السلام و یکی باقیه السلام و این دو قبر در دو موضع جداگانه قرار دارد که بر اینین هر دو قبر منسوب است از دیگر قبور
 ممتاز است اول طافات من نادی و در سال هزار و یکصد و شصت و هشت بهنگام مراجعت
 از لاهور در سوخته شده بعد از آن در دلی و کیمه بار بار با نخل شمشیر رسیدیم و در اینج زیارت
 قبر خدی کریم و حافظ جمال که در لاهور بود و مردم بسیار با وی رابطه ارادت و حسن
 عقیدت داشتند خلیفه شاه قطب الدین بود و در هزار و صد و نه فوت شده و در این
 مدفون است رحمه الله علی جمیع عبادہ العالمین و ذکر سید علی الفاضل جالندر
 و تذکره که است مرید و خلیفه حضرت میران سید شاه بهیک چشتی است و از علوم
 شریعت و آداب طریقت فطنی کامل و نصیبی وافر دارد و فقیر که بار طافات وی سید
 است و از ایندگان جالندر شنیده میشود که نا حال تحریز زنده است و سن شریفش
 قریب به صد رسیده و مردم بسیار بوی ارادت دارند سید علی بن علی در چهارم در تیره
 که کولایت موسی بهیک از اولیای کامل و عارفان حمید خود بود و حالی توی درشت
 و بلند و میرا کوستر شدن اثری بلیغ بود و خوارق بسیار از وی نظیر ورمی آمد و در این
 و قبر وی در کیمه است یزار معتبر یک و یکی از مردان سید بهیک که محمد نفیس است که در کیمه
 که وی است بر چند گز و نه سبب بر تاجیه سیر قاضی داشت مردی بود صاحب شوق و جود
 و حال و مکانی دی در آنجا بسیار لطیف و منزه و مصفا و دل نشین بود و بعضی مکان
 شایع وی در آنجا بود که زیارت نموده شده و در جام جهانی ناپسند است و اگر شاه محمد حمید
 که در شش قاضی جوینور بود بعد وفات پدرش با شش قضای موردی در دلی آمد و
 با شاه بهیک ملاقی شد شاه فرمود که قضا فانی است سعی بخیر باقی باید کرد پس
 دست او را دست بر این شاه نهاد و در بر داشت مشغول گشت تا مقصود رسید و لغو و بایز
 و از خود میرفت انشی و دیگر از خلفای سید بهیک شاه غایت است که در سید لاهور که لکدر

در این شهر
 در کیمه
 در لاهور

بن کربلا و دیار کربلا می گزید و راه از سر میزد و سکونت داشت و هیچ حد متذکره مذکور است از فقر و فقر
 نام وی شیخ محمد الکریم است از احفاد شیخ عبدالقدوس گنگوپی است به روایت شیخ
 انصاف خان رفته و در وطن گزید و وی در آنجا از کتب عدم پوچ و وجود آمد و به اقتضای استعداد
 جلی در وطن و هم در هندوستان تحصیل علوم نمود و در پیشگاه پادشاهان و سلاطین و بزرگان
 و دیگر ملایک و عرب سیاحت کرد و بامشایخ و فقهای آن عصر ملاقات نموده و در پهلوی پور
 که قصبه است متصل سرهند شاه عنایت را که خلیفه سید بیگم چشتی بود و نیز در میراث گویند
 سید بیگم شاه عنایت را از آمدن وی خبر داده بود و شیخ و صاحبان خود را همراه خود که
 که بوی خواهی رسانید و شاه عنایت سیاحت و انتظار وی می بود و چون رسید به شناخت
 و امانت سید بیگم بوی را که کرد و وی بر ریاضات شاکه کشیده و آخر الامر در بهیلول و در
 مقامت و زید و متاعی شد و در ملبس لباس به حسن عقیدت و بیرون رجوع کردند و به ستغاض
 علوم ظاهر و باطن عنین و غنی و فقید استعداده و از خدش فیض می ربودند و وی بر طریق
 سلف صالحی به سیاحت و بی تکلفی زیست میکرد و اصلاً با تکلف آشنایی نداشت و گویند در توهم
 و بی تأثیری بود بر حال هر که متوجه شده اثر آن زود بر وی ظاهر شد و فقر را با خود و بار
 و دزدان و ملاقات شده و در میان کتب سالن شیخ علم از مسکن و بیرون رفت یافت
 رحمه الله علیه و بعد وی خلفای وی طریق افاده و فاضل را جاری می کردند و کتاب الحروف میگویند
 نوشته دیدیم حضرت شیخ عبدالکریم عرف اخوان فقیر و صاحب جو میفرماید از مشایخ
 چشتیه ملاقات کردم شیخ خلیفه حضرت سید شاه بیگم چنانچه میان فاضل و میان
 لطف الله و ملا سید علیم الله و بی بی سلیمه و زین العابدین و یکی استاد کشیده بیگم که نام وی
 حسن بود ملاقات کردم و کشیده بیگم ملاقات بحضرت شاه ابوالعالی بدست میان حسن
 کرد و در دو خلیفه حضرت شاه ابوالعالی بوده اند و تعلیم کشیده بیگم از میان حسن یافت
 فقیر از چند دعا و اجازت نموده است رحمه الله علیه و نقل از ثقات هندوستان و از بزرگان

شریفم و صاحب زاوه حضرت غلام حسین فرزند ارجمند اخوند صاحب باخا قطب شاه علی حسین
 نوربخش که نوکر و درویشان خواهد آمد میفرمودند که چون پدرم بخدمت حضرت شاه منورالکباب
 رسیدند و حضرت شاه منور کمان بر دوا برده و خود که از بس درازی عمر فرو رفته و پیشینه بود بر دست
 و دنا و ک نظر از سینه ایشان گذرانیدند و فرمودند که ای اخوند کبر کشید و شغل تعلیم فرمود
 و کلاه که بزبان هندی از انوپ میگویند مرحمت فرمودند چنانچه معمول کبار است و فرمودند که
 از درستی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سره و ضومی کنانیدم خطره گذشت که آب حیات
 حرم نامحرم دراز شود شیخ محی الدین گلی فرمودند که باقی مانده آب وضو و من کم از آبیست
 نیست چند قطره از آن آب خورم محرم بابا اخوند تا این زمان دراز گردید از کمال دوزخش نقش
 اسیم فایده هر محل قلب ایشان سوزا غی شده بود بنی گرفته آب میپیشیدند تا از این سوراخ
 بیرون نیاید حضرت شاه و در گورانی که خلیفه غوث الاعظم بودند ایشان را همراه خود گرفته و حضرت
 غوث الاعظم آوردند و ایشان خود را و خدمت غوث الاعظم مشغول در پیشکش طلب اسب
 اخوند فقیر یک شوره طایفه قاضیه بنام ایشان نزد خود میدادند و طایفه ایشان تعلیم میفرمودند و قبر ایشان
 را آباد و متصل حصار و باغ ائمه است شجره قادریه هم درین کتاب با نام رسیده ذکر این
 رسیده از باب بیاضات و محاربات ناقصه است و عارفان اسرار و معارف
 الهی فرمودند عظیم سید محمد عظیم رحمت الله علیه ایشان مرید و خلیفه عمر بر گوار
 خود سید محمد شاکر که بود و مولد و مدفن وی هم در پیشش است که لطیف و دل
 نشین شکر است بر کانه و راهی است است شوق و طبع است و گرد آبی که نه اسب و سنگها
 سفید بل شماره قرصه این شجره بسیار واقع است و در بسیار دیگر بلاد است چون از عظم حاضر
 و اکثر بیاضات آن اشیا با طوطی بیاض شوق و ذوق عشق الهی خد سینه و بی استیلا گرفت
 محاربات عمر بر گوار خود طریقه بیعت بجا آورده و محاربات بسیار و بیاضات بسیار که در دنیا در
 اندک مدت از برکت توجه پیرو مرشد از جمله خلفای عظیم سید محمد رحمت الله علیه عظم از برکت

حقیقتی است که
 در این کتاب

[illegible]

五

شیخ فخر محمد بخاری را در این مکتب خواند و آن حدیث مذکور را شنید که آنحضرت صلی الله علیه و آله
 فرمودند که ای شیطان یا شیطان که بفرموده من این حدیث را بخوانی و مرا بدانی که من این حدیث را
 استودانم و این حدیث را میسر بر بندم تا که در کان من این حدیث را بخوانی و مرا بدانی که من این حدیث را
 در دست من است و این حدیث را میسر بر بندم تا که در کان من این حدیث را بخوانی و مرا بدانی که من این حدیث را
 بر آن اوستایی که راست نیاید یکس را غیر از من از وی دست برداشتم مرا گفتند بخاطر
 من گفتند ای شیخ بر بیان معنی الفاظ حدیث کفایت خواهد کرد یا فایده دیگر از این استنباط
 خواهد نمود و آن فایده از کدام علم خواهد بود و این خطره بخاطر گذشت بود شیخ بر بجانب من کرد
 و گفت از این فایده از علوم صوفیه مستنبط می شود و آن آنست که اگر شخصی بر شخصی بوجبی
 تصرف کرده باشد شیخ دیگر را باید که بکلام خط شیخ اول در این شخص تصرف نکند گویند ایشان
 عرب ایام فوت خود از شاه جهان آباد این بیت بکلیله خود خواجہ مصطفی که قرارش در مراد آباد
 است نوشتند بیت اگر سر من میروی قدم بردار که بجز رنگ من میرو و دیگر از دست
 میمانی این بیت بر قرب اصل شیخ می برده همان زمان که مراد آباد بود و آنست که شیخ را نزد
 یافت و چند روز خدمت وی ماند و بعد دستور وی بر او ایاد باز آمدن شیخ را از آنجا
 ذکرش خواهد آمد و بوقت انتقال این بیت میخواندند بیت مبارک خاطر عشاق به ماطلبی است
 بجلولی که نم یابد و دوست بی اولی است بد و بدو زبش شینیت چهارم ربیع الاول سنه
 هزار و یکصد و چهل و دو رحلت کردند و ذکر شیخ نظام الدین صاحب مناقب مذکور
 از مرآت ضیائی منسوب در نسب ایشان بحضرت شیخ السیوطی شیخ شهاب الدین سهروردی
 می رسد و ساکن قصبه کاکوری و بقولی مکران که از مضافات بلده لکنهواست بودند و بزرگان
 ایشان از ولایت آمده و در آنجا سکونت اختیار کردند و جمعی از مخبر الاولیا منسوب که موطر
 و مولد ایشان قصبه مکران بود که متصل انبیه میسوپه او و ده است چون شیخ به علم و تدبیر
 شیخ کلیم الدین جهان آبادی بسبب ایشان بر سید علی طلب علم ظاهر می در شایع جهان آباد

تشریف آورد و بخدمت شیخ کلیم السلام حاضر شدند چندی در آنجا تحصیل علم ظاهر کردند و بعد از آن
علم ظاهر نیز اکتفا نمودند و به تعلیم و تدریس در آنجا تحصیل علم باطن را در شیخ کلیم السلام
تشریف یافتند و متعرف شدند و دستاوردهای علم باطن نمودند و از بعضی صحبت وی مستفید
گشتند و یاد کردند و علامت یافتند چون بولایت ملک و کهنه راهور شدند و در شهر او کلمات
قیام داشتند و صاحب آثار الصاوی میگوید که شیخ نظام الدین از او رنگ کباب تشریف
آورد و از شیخ کلیم السلام خلافت یافت و باز در اورنگ آباد تشریف برد و از آنجا به سمیع
ایشانست در رعایت و احکام و نظام دین بدینا مفرود و ایشان مجمع علوم ظاهر و باطن
و انوار و جود و سماع و صاحب ذوق و شوق بودند و مردم بسیار از ایشان مستفید شدند
چون عمر شریف بهشت آورد و رسید به مقام اجل و رسید در آخر شب به شنبه دوازدهم
و نهم بعد شیش ماه انتقال شیخ خود سکنه کهنه راهور و یکصد و چهل و دو وفات یافتند و در اورنگ
آباد مدفون گشتند و چهار پسر در عقب گذاشتند اول محمد اسمعیل دوم مولانا فخر الدین سوم
غلام حسین الدین چهارم غلام کلیم الله رحمة الله علیهم فخر مولانا فخر الدین ایشان ثانی فرزند
ارجمند نظام الدین اورنگ آبادی بودند و نسب ماوری ایشان پسید محمد گیسو دراز میرسد
و لاویت ایشان در اورنگ آباد سکنه هزار و یکصد و بیست و شیش بود و است و تحصیل علوم
ظاهر و باطن از پدر بزرگوار خود نمودند و در عمر شانزده سالگی پدر بزرگوار ایشان ایشان را تعظیم یافتند
عنايت فرموده فوت کردند و صاحب آثار الصاوی میگوید بعد فوت والد خود دل بدو بسته
شده و در حجر شریف آورده چند روز در آنجا قیام داشتند بعد از آن در سکنه
علوس احمد شاهی مطابق سکنه کهنه راهور و یکصد و شصت و پنجاه نبوی در دلی تشریف آوردند
و از وفات فانی البرکات خود خلق را فیض علم ظاهر و باطن رسانیدند و از سال مرید و فخر الحسن
بالیفات ایشان علم و فضل ایشان نیز ظاهر است انشی ایشان در همین سال فخر الحسن نبوت
ملایقات خواجه حسن بصری با علی کریم الله وجهه داشتند و عمر شریف بهشتاد و یک سیده بود

[illegible]

۱۰۰

بردست وی حضرت مشرف گردیدند و ریاضت شاقه و مجاهده کامله ورزیدند بعد از آن حضرت
 بزرگتر شد غرقه طاعت عطا کردند و فرمودند که حافظ جو تمام مریدان من حواله شما اند حضرت
 مرشد نا مولانا میفرمودند چون حضرت سید محمد اعظم فوت شدند حافظ جی از حجره برون آمدند
 مریدان دیگر و از راجازه را بر ای غلط آوردند حافظ جی نماز جنازه او کرده باز حجره رفتند
 مردمان گفتند حافظ جی از پیر محبت نداشتند بعد ازین نقل فرمودند که روزی حافظ جی میفرمودند
 که سوئی جو تیر پیر رسید مریدان ناچار داشتند بعد از طی مراتب سلوک با چندین مریدان در
 ناگه بر اقامت ورزیدند و بر پادشاه خلق الهی کمر بستند و پیش این اکثر حجره و دخلات
 می بودند و خود را تادم و اسپین می بود میداشتند و کلام تکلف و تعریف در حق
 خود از کسی پسند و دوست نداشتند چنانچه مرشد نا مولانا سید امانت علی قدس الله تعالی
 سره و سید غلام معین الدین حیدر آبادی که در راجازه شاه خاموش مشهور اند سید الله تعالی
 تیر شریف آوردی حافظ صاحب در امر و به با هم مشورت کردند باز با خود گفتند که ساکنان
 این دیار بکلام تکلفانه پیش آیند و حضرت ناخوشش شوند در حق ما خوب نخواهد شد لاجرم
 باز ماندند و وی حضرت حافظ صاحب مهمان خاص طالبان حق را دوست میداشتند و با آنها خلقت
 اعظم و کلام دل نشین میفرمودند اکثر طالبان خدا قریب و بعید نزدیک وی حضرت می آمدند
 اول آنها را ذکر حجر تعلیم میفرمودند و بهم مرشد نا مولانا میفرمودند که حافظ صاحب بصورت الفاظ
 کلمه نفی و اثبات و اسم ذات و بمواضعات آن بملاحظه و معنی و بعد و شد و تحت و فوق
 و کوشش بلیغ می نمودند بعد بقدر استعداد طالب اسرار دنیق و کلام توحید و ذکر مجرب و از الفاظ
 و فکر تشبیه و تنزیه تلقین میفرمودند و بهم صرف بهمت قلبی و توجه فکر علی حسب مراتب او میکردند
 وی انداختند و بهم در حلقه ذکر چهار برآورد ذکر ان القای نسبت میکردند و او از هر یک مرید را
 می شناختند اگر کسی در حلقه صبح و شام حاضر نموده چون در و پیشان بعد نماز اشراق هر ی
 قدم بوسی حاضر می آمدند پیر سیدی فلانی نوکیا بودی که حلقه ذکر معمولی حاضر نبودست

اگر حجت قوی بعرض نرسانیدی بنیر و ختی و یا خانقاه بیرون کردی و فتوحات بسوار می آمد اگر
 از حوز و لوتش و پوششش در ویشان باقی ماندی بسکینان دیوگان قریب و معیبه را میفرستادند
 حکایات کشف و کرامت وی حضرت بسیار اند این مختصر گفتنش ان شاء الله و مولانا میفرمودند حضرت
 حافظ صاحب بقیع نسبت باطنی بروحانیت میرانجه بسیار داشتند چنانچه روزی گفت میرانجه
 این کار شده نقلست سگی بروخانقاه قیام داشت یک حصه طعام اورا مقرر شد و آن
 سوای حصه خود بر طعام دیگر خانقاه نظر میکرد بعد چند روز در ماه کاتک از درخانقاه غایب شد
 حضرت پرسیدند که کلو کجاست عرض کردند که ایام گمان است اهل راه ده بگمان میگردد و از سگان جنگ میکنند
 فرمودند اکنون در اینجا آمدن ندیند بعد چند روز حاضر شد فرمودند که میان کلو از اینجا بروید
 که به باد غیر خراب شدی و از سگان جنگ کردی و زخمی شدی و از اینجا بشیر مندی روان شد
 بعد دیر می فرمودند که میان کلو را ببیند که کجا رفت هر چند تلاش کردند نیافتند بوقت شام
 در ویشی دید که بر لب تالاب در کلابه سر را خزیده و ده افتاده است خدمت عرض کردند فرمودند
 که در بار چ سفید بچید و دف کنند و در باغ دف کردند و اله اعلم بالصواب و قات حافظ صاحب
 یکشنبه بوقت نماز ظهر بار خج شاتر دهم رمضان در هزار و صد و چهل و هفت سال
 هجری واقع شد شش ماه قریب مرض وفات اشاره بطرف حضرت مرشدنا و مولانا
 سید حضرت مولوی امانت علی قدس سره و حضرت سید غلام معین الدین سید الشیخ حاجی
 عبدالشاه تنهائیری سید الله و حضرت شاه جی جان الدشاه خانیوری رحمهم الله و حضرت
 حاجی مسکین شاه رحمه الله فرموده بودند که در اینجا پشینند حضرات ایشان بسبب تجرید و تقریر قبل
 آن نکرده اند بخدا ایشان روزی مرشدنا و مولانا سید امانت علی فرمودند که مولوی جیو میرا
 پیر شاه چیزی بگویم مولانا عرض کردند حضرت سلامت بسیار خوب است اخرا الامر به و رویش
 اصلاح بک دیگر عرض کردند که اسباب خانقاه و تدریس و نیاز حواله پیر شاه فرمایند که بدینده چون
 که او من موت خدمت بسیار کرده بود و حسن عقیده اظهار نموده بود بدین سخن راضی شد

و اجازت دادند بعد وفات وی حضرت درویشان دستار بستند و بر سر نهانند و نذر
 دادند مولانا میفرمودند که حافظ صاحب دل او را افتاب کرده بود پس ازین از انکار
 آن اشاره افسوس نمودم مولانا میفرمودند روزی حافظ صاحب بطرف پیر شاه صرف
 مهت میکردند نظر حافظ صاحب بسبب ضعف پیری نمائنده بود من ایستادم بر پیر شاه نشستم
 و نسبت را از در میان بخود میکشیدیم بعد ساعتی گفتند که پیر شاه همراه کوکسی دیگر است
 گفت حضرت جی مولوی جی هستند بیاس خاطر من خاموش شدیم مولانا هم صرف آن
 مهت از طالبان دریغ نمی داشتند لیکن انبلی نصیبی در حفظ آن از ما کوششی نیست رحمه الله
 علیه ذکر خواجہ محب الہ الہ باومی صاحب مقاصد العارفین منویسند قدوة العارفین
 امام المحققین در بای معارف تحقیق باران شرافت تدقیق محرم اسرار قدم منظر انارون
 و العلم کاتب الہامات الہی قدری لوح رموزات در گاہی قطب زمانیان و جہانیا شیخ کبیر
 خواجہ محب الہ آبادی قدس سرہ چون بامر شریفی سلطان الکاملین شیخ کبار شاه ابوسعید
 ابن نواز الحنفی نگوی متوسل شدند آنحضرت تلقین فرموده روزی چند حکم مجرب کردند و بعد
 چندی فرمودند ای محب الہ بیا ترا بخنداسانیدم و ولایت پورب توارزانی داشتیم عزیزان
 دیگر ملول خاطر شده عرض کردند کہ حضرت مایان را مدتی است بار محنت میکشیم و هرگز بتخلل
 و حال نمیرسیم و گاهی در حق مایان چنان فرمودند و این مرد جدید و لذت ریاضت ناچشیده را
 در طرقتہ العین چندین نعمت ارزانی داشتند فرمودند کہ محب الہ کسی است کہ در یک دست
 چراغ و بیک دست آتش آورده همین کہ دم زدیم و روشن شد ذلک فتنش
 الہ بنحو من یثابہ - بار اوین کار چه تاخیر که خدا نیاسے جلہی کرده ای صاحب پرورش
 بہر پرستی مثل است بہر افعال و اقوال تابع اومی باید بود کہ تعبت وی مثبت خداست
 و من آئی الہ بقلب سلیم اول اینجا است بر قول و فعل او اعتراض نباید کہ او طیب ملاق و پاک
 مذاق است و فعل او حکیم و سخن او حکمت پیر در خلد معرفت است ہر کہ بر استی و در آن مرد را یہ

شیخ کبیر

سیرای کند کج رفتار را در آن رأیت مولوی رومی ای علی از حبل طاعت را تها
 نیز گزین تو سایه لطف اله به چون گرفتی پیر این تسلیم شد بهجه موسی زیر مرکب خضر و
 میرکن بر کار خضرای بی نفاق به آنگوید و تر انداز قی به گرچه کشتی بشکند تو دم وزن
 دور که غفلت را کشد تو موکن به دوست اول حق چو دست خویش خواند به پس ای الله تعالی آید نیم بر اند
 و باید دانست ریاضت هر یک بحسب استعدادی است هر که را شدت مجاهده کثرت کار است
 محکم بروی واجب و بر که را بقدر غنی ای است و بر ابرج فی حصول شیخار فرد و بر آنکس بزرگ
 پرستی کند به با و از دولا به مستی کنند به مستعد را دور افکندن ظلم است و نامستعد را
 پیش کشیدن جهل اما پیران جاهل بر عکس آن روند و یا همه طلبا را بیک نوع تلقین کنند اعوذ ب
 شما انتهی شیخ کبیر موصوف در مثنوی اثنان و خمسين والف وفات یافت صاحب اقتباس
 او را میفرماید خلیفه سوم به شیخ ابوسعید گنگوهی قدس سره شیخ المشایخ شیخ
 محب الی صدیقی صدر پوری است و از اجله خلفای آنحضرت بود صاحب راه الاسرار مینویس چون
 شیخ محب الی از تحفیل علوم نقلی و عقلی فارغ شد او را طلب حق پدید آمد از غایت سوز طلب
 در دلی رفته آستانه حضرت قطب الدین بختیار کاکی استخاره نمود آنحضرت در معاینه بوی
 فرمود که با فضل سلسله شیخ محابر علی گرم است و بجانب شیخ ابوسعید اشارت فرمود
 سایر آن بجهت شیخ رفت و بشرف بیعت مشرف گشت بعد ازان حضرت ابوسعید
 فرمود که فرزند را که مجاهد نام داشت فرمود که به پیر که استعداد و محب الی بولایت کدام نبی
 من سبب میدارد تا موافق آن مناسبت به پیش کرده آید چنان معلومش گشت که
 که استعداد و مناسبتی با ولایت موسوی واقع است و می کفایت حال بخدمت آنحضرت
 پس حضرت شیخ ابوسعید محب الی را شغل نفی و اثبات و اسم ذات با نگاهداشت صورت خویش
 تلقین فرمود و در اربعین نشاند و پیران از مقامی باطن مقدمات غامضه بوجه احسن واضح
 گشتند و تجلیات ملکوتیه و جبروتیه فقه و فتوح می شدند و تجلی ذات لاکین و پیر و تلقین اربعین

غیر شکست و حال آنکه شیخ محبت خوانان جوین همین سبب بود چون از اربعین بآید تا محرم
 خود پیش حضرت شیخ اظهار کرد آنحضرت فرمود که ویرا خرقه خلافت عطا نماید و در کتب
 و کتب گذشت که هنوزش بشهر ذوات شکست که مقصود تحقیق طالبان این راه است نرسیده ام
 پس من کدام حالت مرالای خلافت تصور کرده من خلافت میدهند چه سالک بحصول تجلیات
 صورتی و معنوی که تعلق بملکوت و جبروت دارند لایق نمیشود و چنانکه بحصولش شایان این امر
 میگردد آن حاصل نشده است و مطلوب من همان چیز است که عباد از شهر حضرت
 لاکه است مخفی نماند که خلافت شایخ در نیو لامر و ج هفت نوع است بعضی از آن قبول
 و بعضی از آن مجبول چنانچه ذکر کرده می آید خلافت اول صالته و دوم اجازه سوچا چاهام
 دارا ناچیم حکمت ششم کلفا هفتم اویسیه صالته آنکه بزرگی با امر الهی شخصی اخلیفه خود گیرد و
 جانشین گردد اند این نوع خلافت را صوفیان با صفا خلافت الهی نیز میگویند و اجازه آنکه برضا خود
 خود خلیفه گیرد و چنانچه رسم بر شایخ است و این نوع خلافت رضای نیز نامند و اجابا آنکه
 قوم بعد فوت پیر و از شی یا مریدی را خلافت دهند و این را تالی می گویند و این نوع شایخ
 روایت است و دارند آنکه شخص از این نوع خلافت و خلیفه را بجای خود بگزیند مگر در آنی که شایان
 این امر بود این شایخ منتظرند ششصد و اگر حایان شایخ او را در باطن امر فرمایند و ابود
 که در صوفیان امر باطن فایز است و حکما آنکه بعد فوت بزرگه حاکم خلیفه نماید این را حکم
 اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم حاکم نمایند و کلفا با شایان
 یا به تکلف باشد این را و انباشد اویسیه آنکه از روح بزرگه تربیت و خلافت یابد این را
 بزرگان با تقدم و او شسته اند و محققان گفته اند چون سالک بغضای الرسول جبر
 برسد نیز جابر است که بومی خلافت عطا فرماید چنانکه بندگی شیخ ابوسعید جبر و بعد
 اجازه فرموده اند بکسب دیگران با وجود این چنان در و دش خطور کرد که مریدان خلافت
 بعد حصول پیریه الهوت نمی شود و من بآن مرتبه نرسیده ششم من کدامی که

مشاهده کرده مرا خلافت میدهند حضرت شیخ ابوسعید بر خطره دی شرف شده در مال غنیمت
 خلافت بعدی پوشانیده دست بغا تخمه برداشت و توجیه باطن در کار و می کرد بجز دست برداشتن
 آنحضرت تجلی شکست بر دل شیخ علی حبس کرده و به نور شیخ علی بفریاد در آمد و گفت
 یا حضرت پس کن که مراد ما و از این است که در حدیث آمده نیست پس آنحضرت توجیه ای نمود
 که مرتبه صحبت عقل و تمکین بر روی باز و مغلوب الحال نگشت پس شیخ علی از دست حضرت شیخ
 ابوسعید گنگوی الحقیقی قدس سره و خیریه خلافت پیران چشت جنت سرشت پوشیده بموجب
 اجازه نش باز در منصبه صدد پور آمد که وطن قدیم وی بود اما بدون آنجا مناسب احوال قفس
 ندرید بعد از مدت بقدم توکل و تجوید از خانه برآمد و بحجت دریافت سعادت زیارت حضرت
 شیخ محمد دوم عبدالحق عروسی بیاید این فقیر در اینجا بود از راه دوستی در منزل فقیر
 فرود آمد صحبت گرم و مصافحه واقع شد و اظهار پسندیده اجراء مشاهده نمود و بسیار
 محظوظ شد پس از چند روز از جانب حضرت محمد دوم بشارت یافت با تظار
 یکدیگر از هر دو دلی روانه شده بخانه ابوسعید رسیدیم چند روز بسبب الفت و محبت یگانگی در قیام
 توقفت واقع شد و در این سفر سید عبدالحکیم ساکن شهر ملیه آباد رفیق او بخدمت وی کفایت
 می نمود پس از آنجا توبه بهر بجا حبس شهر اله آباد گردید در شهر مذکور سکونت اختیار نمود و آنجا
 شهرت بسیار یافت و در احوال چند مدت فقر و فاقه پیش آمد اما انتقامت نیکو
 در نزد آنکه گشایش شد و در میان قتال و معارف و دستگاه تمام بهرسانید و خروج ای اثر
 گردید اکثر علماء و علمای که از مشرب بابت حید انکار و شتمند بغض او تربیت یافته شمر
 خاص اختیار نمود و چنانچه کمال او در تصانیف مثل اسوله و ابجود بعضی از سؤالات و اشکوه
 که از وی متفقا رنوده بود پیوسته است و آن این است سؤال که اتم علم است که در حجاب کفر
 است جواب الحقیقه علم و عالم و معلوم یک است پس هر یک که مخالف تحقیق نبیند باشد حجاب
 است که سبب فقر و فاقه و افق و معلول بقصد سؤال طالبانی گردد و چنانچه این ترغیب

و چنانکه شیخ عبدالحق محدث دہلوی سخن حضرت مجدد را در فہم نیار و ندای کار پیش آمد و چنانکہ بیان
شیخ ابراہیم مراد آبادی شیخ داؤد گنگوہی شیخ یوسف در کشف و تفسیر وجود صلا اقدس شیخ یوسف
کشف ابراہیم شیخ داؤد قبول کرد و شیخ محمد صادق بیان کشف این ہر سہ بیان در اشعیدہ
کشف شیخ ابراہیم شیخ داؤد را قبول کردند و شیخ یوسف افزود کہ تو ہما ہم غامض بود کہ این
حلیف ہست ترا باید کہ از فرسولو گئی انقیضہ در کشف شیخ داؤد گنگوہی شیخ ابراہیم مفصل در کتاب
مذکور بہت شاید چنانکہ صاحب ابواب شیخ از ہمین قبیلہ باشند و مولانا عبد العالی بحر العلوم شرح شریف
سہل انوار فی ظہیر قول ایشان ہم می آرند و آن این است کہ علم و شاہدہ فوق حال است چنانکہ شیخ
عبد العالی سہ و حضرت بآن انہی ذکر شیخ عیسی شاہ غفلا الدین متا صلا الدین مکرر و جزو نویسند
شیخ عیسی سہروردی فقیر صاحب کتاب و تفاوت بودہ و شیر شب بدیداری و شغال میگذاشت و
تغافلہ داشت در روز طلب فقر میکرد و خدمت سجلی آوردہ بہر فقیری کہ ہستسار فامیکرد
میگفتی کہ اولاد من برادر حقیقی ہستند و خود را در طریقہ ارباب بنا تھا و حق اولی اسکوت جبکہ
تہ قریرہ است کہ اگر لکچہ نماند متضل خیر آباد تولد قبلہ حقیقی شیخ محمد علی ہانجا بودہ و تولد ابوہریرہ عارلہ
شیخ عبد الجلیل نیز ہانجا بودہ بعد بموت و شوق اکابر قصبہ ہر گام وطن قصبہ مذکور را در او داشت
کہ بنیاد خانہ رزگی بنیاد شاہ کالوادلیا بنیاد نہاد گفت کہ دو قطب اولاد تو پیدا شوند تولد والد
برگ شیخ خاں شیخ عبدالحق مکرر حقیقی است در آن قصبہ بودہ ہم در مضر سنہ کبریا و پنجاہ چہار
وفات یافت و قبرش ہان قصبہ اتعہ است ذکر شیخ محمدی البر آبادی دہم صاحب
متا صلا الدین بنیاد تولد شیخ در چہار و شصت سال سنہ کبریا و ست و یک بودہ تا پنج و شصت
آفتاب پیش آمد و نزد ہواش شصت و ہشت سال تا پنج جلوه شل بوجود قیدہ و اکالین بود
ایشان تا ایام طوطی بلو و لعب متعال داشتند والد بزرگوارش شیخ عیسی ہر گام فی نان بازی و لعب
میشد صلا انہ نیز نمیشد تا آنکہ روز می خدمتہ غیاثان برادرہ یتیم نادرہ ہر روز کوفہ تہنہ بود
و شل و شش و شصت و نہ ہفتی حرکت گن غیرت ایشان گردن از خانہ بیرون آمدہ تحصیل علوم کی و سب

بسم الله

در شکوه قاضی بدینکاران متوجه گردانید که حکم ناطقش بر زیارت حرمین شریفین گشت بر حکم ضرورت احرام زین
 خانه که بستاند چنانچه در سنت یکبار در نود و پنج میسر شده الحمد لله علی ذلک بعد از ای دو حج بانچه جمع است این ملک
 روند بعد رسیدن ایشان به بندرستان باز غوغای عام آن طایفه مخالفان از سر نو سبیلک کشید تا انکه
 هر چه جس ایشان فرموده منی و قلع و اورنگ را بمحسوس ماندند و در سوخته ریختند و یکبار که بهیست جری جهان
 قاضی را بدو کردند و تا پست ایشان بوجهی که بکافران تقوی و لیت ابرار و راسایند و من کرد و شمع
 تا بر هیچ گفت که پیش دل من کس نیست به قطرانان رفت سوی لامکان به ذکر شاه غصه الدین
 ایشان و کتابت کوفه و سینه کوفین بنده جرقه نوش جام آن ساقی خام و عام بهر مشرق حقیقی شیخ محمدی است
 و در دیاجان است اما بعد میگوید فقیر غصه الدین محمد امرویی این شیخ محمدی را بهیست که گوی که چون ملاک گوی که
 در خدمت شریف مجلس عالی قیامگاه اشاد و پناه شیخ محمدی این شیخ محیی هر گاه بهیست نام محبت حاصل بود و
 معانی عالی از زبان القبله ظاهر میشد بر این معانی ضمیر پر بر گزار و دیگر آینه و این مجلس از این میسر رفت
 انچه بود میگرفت بعد و فایده شیخ و الدم غلوری چند و تحقیق بعضی مقدمات صوفیه نوشته بود و بر سر نه یکبار که
 و بازده این کثرین حواله فرمود تا بعبارت مضطرب و متعبد است و افع نامید این کثرین که کثرین الانسان و کثرین
 است و انچه آمده و غم بران گماشت که زبان قلم آنکه اگر چه از شرح آتمند است پیش اسماء حضرت را به حالات
 اسماء میورزید و ناشاید که خاطری مقدس وی در جوار این به نقش بر سنگ بر گردانید لیکن با وجود این و بی تردید
 فقیر این معنی پر معانی فالین شده حق سبحانه تعالی هر یک را ازین گروه در و ایشان بوضعی برنگزیند و هر دلی باید
 معنی که کسی سر و سرش گویا کسی زعفران آتش جو باد یکی در جوش خروش و دیگری بر بر بار محمل خاموش
 و بنده نیز ازین مره مستور است و با خفای راز ما مورد موی این معنی است که در هنگام طالب علی شریف و در
 قد میبوسی آنحضرت صلی الله علیه و سلم میسر شد و آن امنیت دیدم که آنجا که در بانی تشریف فرموده اند و در ایشان
 شد که از دست مجلس ماه در این باره تشریف میدارند با کوس حاصل کرده بگوش نبشستم و از آنکه درین دست
 محرم زیارت ماندم با فاعمال کمال سر و پیش انداختم در انشای این حال دوی مبارک بجانب من کرده
 فرمودند که ملاشدی ازین باعث بدم بوس مانیدای که علت مانع این معنی گشت ازین مقام شایسته تشریف

حقیقتیست که
 در این کتاب

اندر مقدار این مقصود است چنان ازان جواب بیدار شدیم همان دم در خود عالتی دیگر یافتیم دم از تحصیل علم متوقف
گردیدیم و گویا بنی بر حریف طلبار سبق کتاب را بظان میگردم مدعی حریفی نمی کشود پس انهم که انسر علی علیه السلام
بعضی از مشاغل علوم ظاهر می دانند که آن منع خرموده چون تحصیل این علم در دم قرار گرفت تا جایانکار گذاریم
هر چند مردم ترغیب میفرمودند و در علم هیچ اثر از ان نمی شد لیکن پیش کسی کشف این اسرار نیامد و در علم
آن کو تشبیه از مایان این واقعه و در علم بر من کشون گشت که انباران باعث عتابی بکلیست و بران
در علم هر عالم مسلم هر گاه که رازی از رازهای مخفی خطا و از انهم حسیه علم بر دهنده و در علم
انهم اسرار بر این عظیم و لذتی جسم پیوسته اخرا لام چون والد را آنگیز فرمود تا چادر بر سر بکشد و بگوید
کلماتی که در دم و مقاصد العارفین نام نهادم و در سینه بکشد و بگوید چهارم احتیاج به اکتفا
و در فصل خامس از اول کتاب که میفرمایند که تقسم وجود بر دو محقق نخست ذات بلا اعتبار که هیچ و مقصود
و مشاغلست چون برنگی از الوان صفات مخصوص شود مقصود بلکه محسوس گردد و در این محققان سعی یافت
در کتب ذات منع کرد و از ادای اوجی که حکم انصاف بعضی بران جایز بود پس بحقیقت علم ذات معدوم است
و از آنچه بوجه ذرات که میگویند نفس الامر در آن صفتی است از صفات او و علم او و عجز از علم او است صدق
بعضی از علم فرموده انهم چون درک الامر را که اول آن هم نفس علی کرم الله وجهه میفرماید که کمال الایمان یعنی
الصفات و ان علم از خود جابل شدن است و حدیث بیوی صلی الله علیه و سلم نیز میفرماید این مقام است
که من عرف الله فقد عرف الله و چنانچه ذرات معلوم نیست که صفات هم معلوم نیست چه محمد و امیر غیر
شاید یکی درک تواند کرد و در علم الهی ذات و صفات هر دو از لا و ابدا حاضر اند پس معرفت ذات نباشد
که با اعتبار صفات و لهذا پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده انک ربی علی صورة القبی علی صورة البشر و کل
در ایشان و سالکان ذات و الصفات بیان فرموده اند و فرعون هر چند که با موسی علیه السلام سوال از ذات میکرد
و جواب از صفات میفرمودند و آنچه معلوم میشود بکلاس ظاهر یا باطن صفتی از صفات است و ذات هرگز معلوم
نه چو اگر من حیث الظلالی بیان کنی هم نمیکوید و است حافظه صفات کار کس نشود و این باز حسین
تا با همیشه باو نیست و است علم ان فیلیک بالثانی فی الصفات این کشف احیاناً پیوسته آورده اند و این

چون فاعل و مفعول و مظهر و منظر را فاعلی است که بواسطه عرض تعینات و تعینات مدنی هم پیدا شده و انرا در وجود
فعلی خوانند پس بمقابل حقیقت یقین است و مقابل مظهر منظری کل را کل و جز را جز و تحقیقت چون پیدا شود ثانی بخوار
ثانی چون ظهور کند اول پوشیده شود و در فعلی میفرمایند و بر تحلیلات اسماء الهی اول قسمت کنیم تجلی را بر چهار
و بیان کنیم چهار مقدمه قبل از شروع بمقصود تاثیر سالک انگشتان تمام تجلی کند و در او در آن محتاج دیگر کتب نشود
تقسیم اول تجلی یا ضمنی است و آن در چیزی و تجلی باشد که انرا منجلی فیه نامند و یا ضمنی آن بخیر می باشد که انرا منجلی
به قولند تقسیم دوم تجلی عینی یا با اثر است و انرا حقیقی گوئیم و یا تاثیر و انرا تجلی فعلی نامیم تقسیم سوم تجلی یا بصورت
و اکثر مخصوص است خاص است خواه آن صورت شخصی بود خواه نوعی و جسمی یا با آثار مختلفه و آن چهار تقسیم چهارم
تجلی یا با فاعلی است که خارج نفس باشد و یا نفسی و یا نفس است مقدمه اول هر قسم در تجلی حقیقی عین آن اثر است
که تجلی بدان شده و آن صورت حقیقت و مظهر اوست و در فعلی عین آن تاثیر دوم جمله اسماء و صفات مخصوص
یک نوع تجلی نیستند بلکه در بین مراتب مظاهر تجلی اند با اختلاف افعالی سوم تجلی اکثر اسماء و انفس مختلفه تجلی
اسماء است و افاق بحسب اثر و تاثیر مخصوص و عموم عند تحقیق چهارم تجلی اسم فعل من حیث الفعل و انفس هم
فعل است فقط بدانکه تجلی صفات سلبیه در خارج نیست شدن اشیا است از قید هستی و در انفس کمال نشود
از عل و غش و رفع وجود و موسوم از میان هر سالک هر قدر می که مجاهده کند بقدر ترقی صفی ازین صفات برود
متجلی شود و مطابق آن ظهور نماید و تبدیل احوال گردد و این تجلی نوعی فنا است که بحسب استعداد سالک اوست
حمید به خواه با اعتبار صفات باشد خواه بحسب ثبات مثلا اگر صفت فعلیت تجلی کند سالک بوجوه و احوال که باعث حدوث
افعال فاسده و اعمال باطل بوند فانی شود و اثر او که اخلاق فاسده باشند دست دهد مخصوص و ممتاز از عالم
و اگر صفت تجلی کند سالک را فاعلا از صورت و عالم که شرح عبارت از دست حاصل شود و اینجه جمال ملک ملکوت خود
او گردد و این درجه اوسط از درجات ولایت است و چون قدوس تجلی کند سالک اند خود و از هر عالم و عالمیان
فانی نشود و از هستی رنج آفری دور می نماید و این مقام لا سوت است هر که درین مرتبه رسد بگمین موجود است
بجبروت و ملکوت و در خود مشاهده کند و هیچ حجابی باقی نماند و صریحی که این صفات در غیر انسان متجلی نشود یعنی نبوی
که ملاحظه آئینه و نبات از ثوابت و ثبات فعل مثلا حقیقت تجلی غنا و تراست و البته مظهر مثال و مظهر کمال

حالات اند تا آنکه چون حقایق این جمله صفات یک حقیقتی است در حقیقت و امتیاز بر مراتب قوه و ضعف حقایق
 تجلیات انبیا نیز یک است و امتیاز را باعتبار تعلق ذلیل ضعیف و قوی و اولی این زوایل از ایدین غیر است بفعل
 یا بفعل چنانچه سرقه و قتل النفس و قنف و امثال آن و از ایدین خویش چنانکه زنا و شوب و خمر و قمار و کذب
 و غیره که بجز اینست مقدس تعالی و اعلی آن اثبات هستی با سواست پیش و می تعالی و تجلی اسماء الهیه در خارج
 سبعین حقیقت محمدیه باشد و از آنرا عالم اجمال خوانند و چون این اسماء بزرگ تجلی کنند مرتبه جمیع الجمع و احوال شود
 و آن بودن و دانستن و دریافتن و شناختن و اثبات کردن خویش است بعینیت ذاتی بحسب تعین اولی که پیشین
 که غیر از علم سلک بر خیزد و هر الوان بلون واحد نمایند و تفصیل مراتب باجمال مبدل شود تا سالک عالم حیرت را
 در خود مشاهده نماید پس مثلاً وجود است که افعی بر جمیع علم است حقیقت تجلی اسم علی باشد و بتجلی تفصیل باجمال از
 تجلی اسم می است و آن عروج است از منزل قدیمیت بمنزل حیات و نمود و وحدت الوان که رفع تعینات
 که ذاتی است تجلی اسم بدیع و اثبات بعین ذات بکثرت مذکور تجلی فرد است شناختن و دریافتن و دانستن و بودن
 از تجلی اسم اهل و آل و سهواً است پس کمال انکشاف و وحدت بودن محض است بی عروج حیات تا کمالی
 چهارم لا یحکم سواد و لا فوق سواد بعد محال او شود و کمال نبری که تجلی این اسماء بغير انسان حاصل نیست چه بکمال
 کائنات تجلی ندهد بدین اسم چنانچه گفتیم که وجود مطلق با جمیع مراتب حاضر است در هر نظری که در جری پس بر هر
 آئینه کلی است و صورت نوعیه وی که بدان ممتاز است از ماسوا و خویش و مثل او معدوم است و اعتبار
 دارد اعتباری اجمالی و اعتباری تفصیلی و صاحب بصیرت بسبب آن صورت من جهت الاجمال جهان
 در صورت را بعین بکثرتی که نور او مندرج بود تحت او اجمالاً و من جهت التفصیل انتقال کند بکمال ذات کائنات
 تفصیلاً چنانچه صاحب نظر صورت زید را میدرد دانسته که این زید است فقط و یا بلاخط در این صورت
 انتقال نموده بسوی احوالی که ماضی اند زید را در از من تله و از آن احوالی بسوی بیات افلاک که ماضی اند
 بدین احوال و از بیات بسوی ثنائی آخری و انتقال تفصیلی با نام است که ملاحظه اندک باشد و حاصل پیشین
 مخصوص بکثرت بصیری است چنانکه در اولها و انبیا که بیک نظر سرگشته می شود معلوم میکند و یا ناقص که
 در خلافت است و آن مخصوص است بعد صورت اول عالم اشکال و بهیچ و خواص نجوم است پس صورت هر زده

از ذرات کانیات با قیاس اجمال تجلی احد است و غیره و سائر الذات. بابت تفصیل تجلی اسم واحد است و ما بقی
 سما الکمال فانی تا کمالها و درین باب تألیف و انفع و سنده الیج بیت شیخ سعدی است قدس سره **فسد**
 برگ در خان کسیر و قفسیر یوشیار و هر ورقی و قفسیریت معرفت کردگار و اسی صاحب پیش به پیشار باشد
 تا پیشی تر از رسول حضرت شود و یک فیض هر صورت ذالک الکتاب لاریب یو میدانی و اموش کن تا انچه میدانی
 بدانی و انچه نیست شیخ شاعر نوکر در درس علم **اگر کسنان ما کم** یعلمون میخوانی بحث از خویش کن تا تحقیق معلوم
 بدست نشیند استفاده تا کار بکلام سوی تو بنیدیمت عالی کوشش باقی اختیار مختار است غرض اگر تفصیل نام
 نرسی ناقص از دست مده و اگر همین تعیین نرسی از پایه عالم العین محو که العلم افضل الامور گاه گویند وقتی از ایشان
 با مافران محفل بگلان خود نشسته بودند که کرفشی از بالای دیوار آواز کرد و در جم از چند روز محبوبی است نظر
 انحصار آن باید داشت ایشان بخانه وی متوجه شدند درین انشای پارچه فروشی بسته تپانها بدوش بسته عاشق
 ایشان با کشف آن آمد کرد و چون بسته را بگشاد از دست خود بر شاعر علی و علی و زیاده بالا کرده و دید که ناگاه
 کرفشی از آن برآمده بجانب دیوار کفایت و باز و چه ماه خود در پیوست فرمودند که از کشف بسته مدعا میرود
 که شبیه کتابه و قدش حاجی رفیع الدین خان صاحب تذکره مینویسد شیخ عضد الدین کنایه و سنان انبیا از دوران
 شیخ محمدی است عالم بود و علوم شریعت و دیگر فنون فریبه و متصف بود و بوی و تقوی و زهد و قناعت
 و توکل و با وجود عیال و اطفال قدیم از وایر توکل بیرون نه نهار و هر چند حکام وقت خواستند بیاری وی و تظلم
 قرار دهند اهلار و انداشت و مدت عمر فقر و فاقه گذرانید و در تعمیر و کباب بسیار مهارت داشت و حکایات
 عجیبی درین باب بسیار است و سال بیکار و یکصد و شصت و نه و از هر چه بگذشتش رفتم بقرچی که می میرفت
 با من گفت که برین جامع افغان که درین ملک تسلط دارند و ماه به ما کن گفت خواهد رسید گفتم که ام با کن گفت
 این را نمیدانم که با کن اسال با بعد چند سال گفتم از دست کدام کن گفت از دست مرثیه گفتم ما در آن سال
 این بلا بودیم از شر کفار چون اینم گفت آمدن مرثیه تا که زبانشانی است و خدا خود جل قادر است که شمار
 محفوظ دارد و اتفاقا بعد وفات شیخ و سال شهادت و پنج که سینه پیید دیگر سرداران مرثیه شاه عالم پادشاه
 ظاهر گرفته بمقابله ضابطه خان آمدند و پیروان کن گذشتند و که ضابطه خان فرار نمود و در یکروز از آن

از تصرف انعامان بدرفت و حافظ حقیقی بموجب اخبار شیخ نارامع توابع مامون داشت و روزی بخدمت انعامان
تعلیف تعبیر نمود فرمود این علم سوئوف تعلیم نیست زیرا که اقسام آن غیر محصور است و با طایفه تعلیم نمی آید بلکه موقوف
است بر کشف عالم مثال هرگاه کسی را آن عالم منکشف گردد تعبیر یاری و وفق صوابتجلیان کرد و گفت تعبیر یوای سید
هر چه میجو بود فرمود گاهی چنان می باشد که خواب بر معبر اظهار نمایند و آن زمان در خاطر وی آیتی و حدیثی گذرد
و موجب مضمون آن تعبیر کند آیتی و سبب به هم رسیده که باز در یکصد و هفتاد و دو وفات یا حاصل تاریخ
او چه پرسیده گفت یافت که شد با مرند و ذکر شیخ عبد الهادی صاحب که مذکور میگویی شیخ
عبد الهادی قریشی اهوزی هریر شاه عضد الدین است متصف بود بصفت صلاح و تقوی و مردم را با وی
حسن محبت بود با من بسیار مهربان بود آیتی عزت علی مرید ایشان در کتابی که نام تاریخی آن مصباح المؤمنین
منیده که از زبان والد ایشان شیخ محمد حافظ که از اعیان رؤساء اعظم اکابر مکه قریشیان ابروید منقول است
که ساه عبد الهادی از سنین چهار سال عمر داشتند که روزی حضرت شیخ محمدی بتقریب صیافت بنامه والد ایشان
تشریف می داشتند بعد از فراغ تناول طعام وقت نماز رسیده بود و حضرت شیخ برخاستند و وضو نموده برای
ادای صلوة متوجه شدند و در بصارت ظاهری شیخ خللی عارض شده بود و بتسلیک شتقاق تمام نسبت قبل از وقت
دادند ایشان با وجود صغر سن دست آن بختای کعبه مقصود گرفته متوجه قبله ساختند چنان وقت بزبان حضرت
شیخ گذشت که شیخ محمد حافظ خلف الصدق شما مقتدای عمر کرده و عالمی را در طریق حق و تسکینی نماید از
برکات آن انعامان تبرک که در حق ایشان از زبان الهام ترجمان وی حضرت برآمد تا ارشاد و تعذیب
اعلی و علامات حسن توفیقات از آن زمان واضح و لایح گردید و از همان وقت مهت بر ترک و تجرد خوشت
از خلق و انس نمی نمود اگرشت اخلاص بعد ایامی معدود و والد بزرگوار ایشان از او در مکتب تحصیل علوم صوری
که حصول علم مغوی از مقدمه است قوی پیش معلم فرستادند ایشان از باب تعلیم و تلمذ تا مخرج القلوب
و دو با مجلسان اتفاق تحصیل افتاد روزی اتفاقا طفلان نموده خود معلم بجا آیتی رفتند و در جوار ایشان
در بنام آدمی بنو ناگاه درویشی بطریق یلان پدید آمد و پیش بر دل ایشان پدید آمدن درویش خردی
از بنس سر از او تا بر او دیده با ایشان داد که این را بخور این از روی خوف بی تا ل خلق فرود آمد

شیخ عبد الهادی

وال درویش اثر نظر غایب گردید بخودی که آن از خلق فرو رفت و خشتی و نظری تمام از مردم در دولت ایشان
 پیدا آمد چنانکه بعد از او رفتند و از ایشان و بیگانان سفر نمودند و فارغ البال بعبادت و ریاضت مظلومین و مشغول گشتند
 تا آنکه وقت آن رسید که مرآت دلی و مقاصد مافی الغیبه اعلی بظهور گراید و زنی در حالت سیر می نمود و در یکی
 ششم شاه نام در لباس درپوزه گران و در نوعی امر و سپه قیام داشت ملاقات شد چنانچه پیر شاه تیسیم از ایشان فرمود
 که میوه های من شده که عبد الهادی را با خود داری ایشان به همراهی او شدند چنانچه در جای وقت نماز و دیگر امور
 ایشان در نماز اشتغال نمودند و در حالت نماز انوار بر دل ایشان طاری شد و مستغرق تادیری واقع شدند چنانکه
 بخدمت شاه تیسیم ماندند و فیض محبت او شان بذوق و شوق برداشتند و در حجت و جوی محبوب خبر محرم
 نوزدی کاری نداشتند چون ایشان از یاده طلب بر شتار بودند شاه تیسیم اسم خود و اسمهای پیران خود را ششم
 و هفتم را میگویند و هفتم شافعی است و هفتم محرمی و هفتم شاه ذاکر سودا می و هفتم شاه نظام الدین
 بلخی ایشان بیاد داده فرمود که شجره مرشدان من باشد شجره عضد الدین بعد از پنج اسم واحد است شما
 از شاه عضد الدین جعیت کنید و استقامت نمایند که مطلوب خود رسید ایشان از بس بخود می باز چشم جان
 خود بر داشتند چنانچه بار بار باره شده و در حالت با هر رسید و بخدمت عضد الدین حاضر شده و دست بجهت
 او اندود و می رسید شبی در اوایل حال قریب نصف شب یا مالی مشغول شده عرض کردند که اجازه رحمت البو
 در رسد و ما از زمین برماند فرمودند که بیا با ما ملائق بر دوش داری و در فقر و تنگدستی و فقر خود را از کار
 رفقان انکاری التماس نمودند که غایت تمنای دلی بنده آنست که اله تعالی مرا مثل سگانی گوی حضرت
 اگر دانند آنکه بر این نصیحت و ارادین کلمات در دل حضرت جا کرد از کمال عنایت بکلمات خالق خوانند
 و خلیفه برحق و نایب مطلق خود ساختند از شبی کمالات و خوارق عادت شاه عبد الهادی مد کتاب مذکور
 مفصل مرقوم است این مختصر گفتار ایشان ندارد صاحب تصنیفات باطن و اهل محبت و توجه قوی بودند و نظر
 بسیار بر قلب شریف ایشان کم گذشتی و زنی خطره بر دل ایشان خطور کرده و بکمال قادر برحق فی الغیبه
 مطابق آن بظهور رسید چنانچه مرشد نام بار اقم میفرمودند که یکی را از میدان خود و در آس جابونش پیری
 حاضرند باعث خود داده بودند و جامه ایشان کشتهای مردمان را میخوردند و چنانچه از آن شکایت می کردند

پیش شاه صاحب برآمدند بآب آن فرمودند که فردا من همراه شان بچراگاه خواهیم رفت روز دوم هرگاه
 با ما موستان در گشت زاری درآید و شاه صاحب بسبب ضعف پیری نتوانستند بازداشت نگاهدارند
 که اگر کسی شکایت خواهد نمود خواهیم گفت که ما سان دیگر نموده اند باین خیال و وراس با ما پیش از عالم نیستند
 و مصلحت خطرات بطلب رسید و از کمال صفائی باطن برضی میزدی خطرات مردم نکشف می شدند چنانچه شخصی
 از ثقات با اقامت نقل میکرد که روزی زنان پای کوی دی میگردد حضرت شاه کل که در شرفین غفریست
 و با ما حاضر بود و در حضور در سل شاه کل گذشت که زنان نامحرم پای کوی حضرت میگردد و آن برنشینند و
 فرمودند که میان کل اگر آنش بریدن می بیند با شرم نگذارد که در من همان روز نگهبانی نشمار کرده بودم و مرا از آن واقعه
 مایه بستم و هم آن تا فلانی شاه کل میگفت که میفرمودند که بعد بست سال آن واقعه حضرت شاه عبدالهادی
 بر من طعن نمود و هم آن ناقل میگفت که روزی بر شاه کل واقعه ملند و واقعه حضرت یوسف علیہ السلام
 گذشته بود تا آنکه وفات حضرت شیخ عبدالهادی روز جمعه چهارم رمضان المبارک سنه یک هزار و یکصد و نود
 و دوازده شیخ عبدالباری ابن شیخ ظهور الدنیر شاه عبدالهادی چشتی صابری امر وی از روستا
 شنبه صید بقی امر و به او مذکور کند که پدر بزرگوارش ویرا ویرا در ثانی دی شاه دوست محمد از سپر خود شیخ ظهور الدنیر
 و برادرش و تربیت خویش میدادند و از دست محمد مجاهده دریافت شاد می گرفتند و لباس گلین پوشانیدند
 و وی حضرت را بجا هدایات و دیانیت سپهر تراز میفرمودند و لباس فاخر و زیب بدن وی میپوشیدند که طبعیت مبارک
 بس نازک است تحمل ایامات شاد نمیکرد و وی هر دو حضرت از عمره و دوازده سالی بخدمت جدایی فرستادند
 عیالشان مافزوده انتساب نسبت چشمتیه همیشه کرده سلوک آن طایفه عالی تمام رسانیدند و بعد انتقال جد بزرگوار
 خود شاه عبدالهادی قاهر خود را لباس نوع آراسته میدادند و باطن خود را از شبهه و بی رنگی و کثرت رنگ بزرگ
 مشغول عبادت و تبتیب میدادند و گشتند و از همت و قوت نسبت عشق پیشینه خلفای خود را پر شور و پر نور
 ساخته حسن صورتیست و رنگ سیرتش میانیان بود و در یازدهم شعبان بر درجه جبرائیل در دو صد و بیست و شش
 و حاصل می شد و یک پسر شاه و گمان بخش و عیب گذار شدند و خلفا و وی حاجی سید شاه عبدالرحیم و سید علی شاه
 و حاجی خیر الدین و حافظ علی شاه را فرمودند و در آید و بود مرد بزرگ و مجرد بود و شیخ محمد خیر الدین و شاه و حافظ علی شاه

شیخ عبدالباری

بودند و هم قرار بر انوار وی در قریب جوار فرار جلدش واقع است حاکم شاه علی حسین میگفتند که روزی مجلس
 پیر محمد شاه غلام حسین ابن اخوند قیصر میفرمودند که یک چوبش میانه شکسته دیدیم وزیر جهان وقت بخت انتقال یافت
 عبدالکریم که کور رسید و شاه دوست محمد بعد از انتقال جد خود در قریه برای ازادان و مجروران با مقامات ظاهر
 و باطن قیام میداشت و بمسم غلبرش بلباس نکارنگ از شور من مشق سنینه بکینیاش پر شور و رنگین بود
 صاحب کلام هر وقایع لیل بودند و از صاحب حجاج و اهل وجد بودند و در عین حال در قفس و اردت خندیدن هرگز
 غلامی می شد حضرت شاه عبدالهادی در قریه مذکور اکثر تشریف میداشتند تا بران شاه دوست محمد
 سکونت در آنجا اختیار کردند و هر سال عرس وی حضرت در آنجا میکردند و ازادان و درویشان را و صلوات و انفراد
 جمع نموده طعام میدادند و سماع غنا و برسم بران میکردند و درینو لاشاه غلام مصطفی برسم قدیم عرشا دوست محمد
 در آنجا میکتند و عرس حضرت شاه عبدالهادی بشمول دیگر اهل دوش بافر و هر فرار وی میگفتند شاه دوست محمد
 پسری نداشتند و در پیرو هم ذیقصر سن کبیر بود و صد و بیست و هشت اصل حق گشتند و چهار خلیفه و بیست و هشت
 سید علی شاه و شیخ فتح محمد و حبیبش که این همه در قریب جوار فرارش در موضع برای مدون اند و امام بخش و قیام
 کنویر شاه و جهان بخش و عروه و ازاده سلگی مرید پدید بر گوار خود شاه عبدالهادی است بودند بعد از انتقال بر سر
 تعلیم طریق و اب و جلال هم خود شاه دوست محمد و خلیفه پدر خود سید جاتم علی شاه یافتند و از تمیز ایشان مشرف
 شده بودند و بزرگ و خوش اوقات بودند و در آخر عمر سکر و سپهر وی غالب بود و هم در آن حال بیانات
 خود را در مشغولی غار و اوراد و سحر و جادو و بیست و هشتم محمد حسن کبیر بود و صد و بیست و هشت حق گشتند
 در نیوالا پس سرش شاه غلام مصطفی سجاده نشین وی بسته و در عمل اعمال و در علم پر کردن تعویذ نقشهای
 نصیبی و از مریدانند و در طریق پیری و جدی هر دو را تعلیم و تلقین می نمایند و هر سال عرس آبا که کرام و ابرار
 با جمیع فقر می کنند و الله تعالی در هر حضرت حاجی عبدالرحیم از سلطنت روه یعنی افتادگان بودند و انقضا
 استعداد عمل از وطن خود در هندوستان بطلبی تشریف آفریدند و اول انتساب نسبت باطن هر نفر را
 قادر بر شاه رحم علی که از اخراج حضرت شاه تمیز و پوری که کجی از کمالان هندوستان بودند و میباشند
 را تمیز بارت فرار شاه رحم علی که در قریب جوار است مشرف بوده بعد حاجی صاحب صفای این بیت

و لا رام دیر دلا رام جوی : این نشانی تنگ براف بگو نسبت به شقیه چشمتی که خاص قیام چشمتی است از حضرت شاه
عبدالباقی عزیز شاه : عبدالباقی صابری امری تحصیل نمودند و بعد انتقال ایشان مصداق این بیت بود
بودید و دیدار کرد و لیر : نگر و محقق از دجله سیر : بیعت جهاد با طریقت با جناب سید محمد صاحب
کریم حضرت حاجی مولوی محمد قاسم در مجلسی با راقم نقل میفرمودند که چون هر دو ذات بابر کات بعضی
مراقبه با هم می نشستند از ترس قویه ایشان بر جناب سید احمد صاحب نامی توبه که خاص اثر نسبت چشمتی است
ظاهر می شد و اثر توبه جناب سید بر ایشان غلبه می کرد و میدادند و در حق الله علیه هم مولوی صاحب صوفی با راقم یاد
از اهل علم نقل میفرمودند که عبداله خان رئیس نجف اسامیه حقیقت کمیش شاه رحم علی قدس سره برای دروزه
تجربیه ها هم میکرد و قبل از توبه مولود که پسر خوانده میاد و خضر خبر میدادند چون کیفیت آن خبر از وی می پرسیدند
نیک گفته که مرشد من مرا صو و خضر و پسر معاینه میکنند و راقم ویرا دیده بودم و بزرگ و خوش اوقات بودند
از بیجا القوف ارواح بزرگان در عالم مثال ثابت میشود که صورت مثالی را بخانه بکنانند حاجی شاه عبدالرحیم
در نسبت به راقم توفیق کند که در دود و دجله و شش همراه جناب سید احمد و مولوی محمد اسمعیل در حرم و منفور
سکبان شنیدند که در حرم و دجله و شش میمانی نور محمد مولود و مولود و در حق ایشان شنیدند که
و نسبت طریقت العاجی عبدالرحیم شنیدند و از اولاد و احفاد حضرت شاه عبدالرزاق چرخانی
بودند و از ایل کرید و تفرید و کمال بخود خود را نسبت باطن هر چهار طریقی که از حاجی صاحب ایشان شنید
بود و اختلا می کردند و بر فراغ کنت آنحضرت صلی الله علیه و سلم حریص بودند چنانچه سی سال تکبیر اول تغافل
و ابل نسبت و صاحبیت قوی بودند و صیبه کباری بتطبیق اطفال اشتغال نمودند بطوری که کسی را بر حال ایشان
اطلاعی نمی بود مگر جواب حاجی امداد صاحب استنباط ایشان شد و آن اینست چون که شیخ طایب
در سینه حاجی امداد الله سلم الجوش زوار است با درویشان در آوردند و در شش آنحضرت صلی الله علیه و سلم
اشاره ارادت آوردن بالیشان کردند و باز شنیدند که عبد حاجی صاحب نیز اشاره بالیشان کرده حاجی
دیر بافت مقام و نشان ایشان مترو و تعمیر بودند و روزی یوساط شخصی که ارادت بر آستانه ایشان
نهادند بخود مشرف شدن بشمال مشرفین ایشان در یافتند که آن اشاره سلاج میر فی نظیر صلی الله علیه و سلم

آن بپرسم از خانه و بر آن کاشان آن محبوب را بیدار و متعنه حاصل کند و گاهی این بیت میخوانند
بیت گو که پیرش بی تو عاشقیت نماند شراب کهنه مانست و گدازد و گاهی میفرمودند
نگردی کشی از غم عشق چه آری شترست کشد با گرگان به مردمان آیت را بیدار عالم خوانند و ایشان
بشخصت و سیال سیده بود در سوم ذی الحجه سنه و صد و پنجم وفات یافتند و در قریه که از چهار محبت
که به دست بدون گشتند و سه فرزند در عقب گذاشته اند که نور محمد ثانی نور محمد صخر نور حسن نور محمد مرید و نانا
بود و نور محمد مرید پسر خود بود نور حسن پسر قاضی علی محمد بود و هم صا کتاب که در سبکده ثقات راوی اند
میان صاحب بخش شتی صابری فرمودند که در انتقال مولانا منی شایخ و بی بخت مولانا سید محمد پیر
که کدام از خلفا و شما بجای شما باشند و منو قبل ازین خواب نور محمد را تمام تمام خود گردیدم هم چشم
ایشان را بنمایند و اگر خوابه سیلیمان پدید آید و خوابه نور محمد و آن شایخ و وقت و الاطریقه نظامیه غریبه
بودند و مرجع خلافت خام و تمام اکثر ارباب و خدا بخدمت ایشان میرسد و قیام و هر دو حقیقت نیستند
و در سبکده کتابت سلوک شیشه به شیشه می میرند و از فیض محبت ایشان سقیف میگردند و در سبکده کتابت
ملک کرد و فریاد شریف بزرگ گردید و بزرگان من تمام مشهور و معروف در مناقب محبوبین
پدر ایشان که ریاضان بن محمد الوهاب بن بو مولد و موطن ایشان قریه که در کوچ میگردند که آن
توبه می کرده و طرف مغرب تعصب و ایشان بجهت پادشاهی بنیم گردید چون ستار ازلی و تباریکه
همراه ایشان بود و در عمر و دار و دایره الکی بشوق طالبان توبه میگردند و علم فارسی خوانده و تحصیل
علم عربی باطل میسازند و خواه نور محمد بن شایخ ایشان از مود بود که شایبار می نمود و خواه
آن که نور محمد غیره تشویف می نمود و در سبکده حکیم و نه آخر کار بحد سالیان شهرت و اقبال
سید علی شاه سلیمان و تمام بیت خود خواند که سینه خوانند و بران می نشستند و سواد و ذکاوت
ایشان نزد بزرگان بود و بعد انتقال مولانا در بی سینه و پاهای و زبر مراد مولانا مستکف بود پس
بعد از آن بخدمت پیر دیگر خود چهار رسیدند شیخ ایشان را با فضیلت و خجاسته اند که هر دو سخن پس
انفاسی در قوف قلبی تعلیم فرمودند و ایشان همه شریف و جلیل و در سبکده نصف

در سبکده کتابت

برای سبقت کتب ساری که مخالف و معارض مثل ادب الطالبین و فطرت و لوازم و عشره کامله و فصوص الحکم و غیره بود
 شیخ خودی رفته شیخ ایشان را با عزت آنحضرت علی اله علیه و سلم خلافت دادند ایشان را اشارت بجناب
 رسالت مآب قبول نمودند ایشان اهل سماع و صاحب شوق و تحقیق بودند و هم صاحب کثرت کور و روایت میگفتند
 که گاهی در بعضی روزها در دمشق و گداز بگرد و سوز دل چون از چشم می میاریدند و گاهی در شام و دست عشر
 کشاده میران می مانعند و نادیده می چشم بسوی آسمان و اگر ده افتاده می بودند شیخ ایشان را سبقت می
 نمود و میگفتند که راه که در گداز گذار است و در میان آن دیار بسیار از غارت میکند طالبان را در
 بغداد را در کنار سیدین مشکل است پس حکم شیخ ناگهان نوشته مذکور در مملکت سبقت و در بعضی وقت
 ایشان پیدا میشوند و میر می شدند و عمل این بار نیز حلقه گوش ایشان می گردیدند و تحصیل علوم باطنی میکردند
 و ایشان را از هر شهادت و چهار سال نیز مشغول می آید و در نهایت خلق اله کاری نبود و در بعضی صفت می شدند
 و در بعضی وقت و صفت و صفت خست می شدند و در تیره فتنه و در بعضی وقت و اتفاق حقیقتان بود و
 در بعضی زمان نیز به ایشان بیان اله بخش می رسد از شاه ایشان نشسته اند طالبان را از شاه میکنند و از
 آنندگان و درندگان انجام میدهند که در یکدیگر گفتگو می نمودند و خلق اند و در بعضی وقت و اتفاق حقیقتان بود و
 نیز اخبار الاضایه است ارادت و خلافت از پدر خود سید کبر داشت و از پدر خود و خود و محمد و هم جهانیان سید علی اله علیه
 و سلم را می نیز دارد و بعد از وی بر سجاد و خلافت نشست و محمد و هم جهانیان نیز زبان مبارک میزاید که حق
 تعالی ما را غلبه می شود و در بعضی وقت و شیخ را جوهر و خودی پیوسته در عالم استغراق بودی و با خلق اینها را
 در اعتدال طاعتی که در فی الشارح الحمیدی و بیشتر پیوسته و هم بسبب ارادت محمد و بواسطه اوست و بعضی
 بواسطه پسر او شیخ نام الدین محمد بن محمد بن سید بزرگ بود و صاحب معرفت و قهر و در احوال است و وفات او در
 و کر شیخ سارینک و در اوایل مال از امرای نامدار سلطان غیر در شاه بود و ولیده سارینک که اولاد
 مشهور شدند و بنایان آبادان کرده اوست و در بعضی وقت و در بعضی وقت و در بعضی وقت و در بعضی وقت
 در اوایل بمذمت شیخ قوام الدین خلیفه محمد و هم جهانیان که در تربیت مردان مقام عالی داشت و متوجه
 بود که بنواست افتاد و در بعضی وقت و در بعضی وقت و در بعضی وقت و در بعضی وقت و در بعضی وقت

شیخ زکریا

شیخ زکریا

و مدتی در طلق محبت شیخ یوسف ابروی که از شیخ وقت بود و در آمد و از وی استفاده علم طریقت نمود و از آن
 شیخ را چون حال خرد و اما تبا و دیگر که از پیران طریقت در ایشان رسیده بود و مجربانی سابقه طریقت را به شیخ
 رساند و شیخ سالک از ایشان گردانید و هر سال تا او در اینجا چریت دست داد و با شد جنگ شیخ بار دیگر پیش از
 باغستان و شیخ صیام العین بود که بلسا سپهر و دروغی داشت و که انحال شیخ سازنگ
 قبول آن ترفیع نمود و بعد از آن شیخ انتظار قبول کرد و بان سعادتهای غیبی مشرف شد و وفات در سن
 و کسر شیخ میناوی صاحب لایحه لکهنو است علم شیخ محبت از صغیرن بسیار و عیال شیخ
 قوام العین هر در شرافت بعد از آن مرید شیخ سازنگ گشته و کار کرده و ذکر ایشان را لایحه مفضل مرخم
 و طوالت دارد و این مختصر گنجایش آن ندارد و در ایشان در لکهنو است نیز که **شیخ سعد الدین**
 بدرین خیر اباوی مرید شیخ مینا است بزرگ بود و حافظ حد و شریعت و آداب طریقت جمعی عالی و
 در وصف بود و ترک و بزرگواران نیز هر طرف هر خود حضور بود و مریع بود و بعد و سماع عالم بود و معلوم شریعت
 در طریقت در علم خود و فقه و اصول تصنیفات دارد مثل شرح معراج و کافیه و نحاس و بزرگدی و امثال آن
 و در سال که شرح نوشته است مسمی بجمع السلوک بر طریق از جلای که از موقوفات محمد و جهانبیان است
 بسی از موقوفات و حالات شیخ مینا را در وی درج کرده و در وقتی که از وی نقل میکند میگوید که شیخ
 شیخ مینا او را در مینا و هر جا که میگوید قال شیخ شیخ مراد او اندی شیخ قوام العین لکهنوی است و شیخ قوام
 شاگرد مولانا اعظم است که از فقهای علماء عصر بود و شیخ مینا نیز پیش مولانا که حراف العارف و مجتهد
 و متباین است پیر عرض میکرد که معلوم بندگی محمد و علم است که طبع بنده قویح الفاظ این کتاب کافی است و در
 معانی خود و حامل احوال شریف ایشان است اکنون ملازمت درس معالی از برای حبیب فرمودی که بایا
 ایات است که با وجود علم ترک تعلیم کند و بطور خود اکتفا نمایند و او را مریدان بسیار از دنیا شیخ صلی بن
 در صاحب ق و حالت و در قدم بر حضور و محو داشت و شیخ مبارک سندیک که با حکام شریعت و آداب طریقت
 موصوف بود و در شیخ سعد خیر اباوی بود و از شیخ سالار مرید شیخ بهاء الدین جوینوری نیز تربیت یافت بود
 حالت او در شب که شیخ صنی مریدی بود و از انبال و باوصاف مریدان موصوف و احوال ایشان

شیخ مینا
شیخ سعد الدین

[illegible]

بازخواست بعد و مسلک اندوختن بر نیکی که چهار گروه از مایه هر است افتاد و در انبار می نوزان نظر آمد که کشید و بر پنج چیز انداخت
سفر یا یکدک لایت مایه بر توجیه شده است در اینجا استقامت ندارد یعنی وزیر خان توانگوئی مایه بر و در غلبه که در حساب
الایت اینجا از نظرات می گیرد با فغلا و فقرای مایه بر به با استقبال شتابید و آنحضرت از آنجا قصد شهر نموده بود که در اثناء راه
بشرف قدم بویس سقیف کشیدند و در آن مردی در پیش رو کان فطک فی سکه سید و عشره الف خنایا که چهل سال به خدمت
ملایق پرده استند و آنحضرت را در رفع آن سبب خبره دست قدرت بسیار بود و سکونت دارد و ایشان در شهر مایه بر
از زمان آنحضرت است حاصل ایشان هشتم صفر سید سعید و سید الف اتفاق افتاد و از انور در مایه بر است منصل
این فطامه که کتابت کور قوم است و ایشان را سپرد داشت و ذکر میر سید اولیس سید اولیس بر خور و دست
سماعه میر عبد الحلیل است و در ضمن سید اولیس مولی موافق بود و در راه و عوالتکسار میرفت هیچ خود نمائی و خود پسندی
پیرامون دامن حال او نمیکشت و هیچ سایلرم خود را میدید گویند که با دین هیچ مودی بهم روا دار نمیشد و این هم به پیر
مونیان تبادال است و کسی که بگویند عاونا و پیش می آمد بمقابل آن تعلق میفرمود اگر برای تعمیر فرود و معاصی طلبید
وقت شدت که با و سرمانها را از فرو و محنت موقوف میداشت و اجرت تمام کمال حال میفرمود امیری از اهل علی
شخصی بر جای خویش رفته و آن حاکم هر گاه که بمنزل رسید دست نظم دراز کرد و فیزی از فقرای میر سید اولیس علی
گوشه بر نام داشت با جماعه اید و در آن زمان غلام رفت آن دست بر عقلت بر بخت نشسته بود و گفته فقیرم
قبول نکرد و چون مجبور با و به مسافرت ماند و اید و در آن راه بر دین کرد و با فقرای میر سید اولیس گفت شاه بر من غنیست چه برستی
که دست داشت چیزی بر من غنیست و اشارت بخت کرد که با و را در زخم بخت را که بر این حرف گفت آن چه با و را
بخت زد و در دین آمد آن غلام حیران ماند بعد از چهار روز غیر رسید که امیر صاحب جاگیر آن مکان فلان بر دراز کرد
بیفتاد و ببرد و جاگیر در ضبط آمد و شرعاً و غریبا از دست آن حاکم غلامی یافتند و رقم گوید عمل آن چه برستی در کتابت
موقوف است حاصل آنحضرت در کلام در سیم و سیمین و الف اتفاق افتاد و از ایشان در کلام است
سیر راه پس مجروحان خفته رحمة العلیه و ذکر میر سید محمد الشریعی الکالبومی قدس سره و کاتبان
است اصل ایشان از سادات صحیح النسبند است آبا که او در مقام جالند هر سکونت داشتند و الدما جده
مختار میر ابو سعید از وطن بر آمد کالایی طرح افاسن خفته و تمجیل بخت شریف پویش نموده و کتب بخت

چشمه نظامی

چشمه نظامی
ابو اعلی

هر جا جمعی و اکثر حلقه در سبب شیخ جمال اولیا گزیده و در فضیلت صوری رتبه حاصل نموده و فاتحه فرائع از شیخ جمال
 گرفته و هم با شیخ موصوفه میباشند و هم چنانیان دوی میباشند بهاء الدین دوی شیخ سالار بنده دوی شیخ بهادر الدین
 چونوری دوی شیخ محمد عیسی دوی شیخ فتح الداد دوی شیخ صدر الدین حکیم دوی خلیفه شیخ نصیر الدین محمود و غیره
 در طریقه حقیقه عالی بهیبت کردند و اجازت سلسله اهل قادیان و مشیت و سهروردیه و مداریه یافتند و اما حاجی که از دست اینج کمال
 را بهیبت فرمود و بهیبت رسید و بهیبت رسید و از آنجا معاودت فرمود و در کالی پای اقامت افتاد و دیگر کشته سفر جان بدر و پیش از آن
 چون با کبریا رسیدند با امیر ابو العلاء اعراری قدس سره ملاقات کردند و پائین مجلس قدس نشستند و درین انجمن حضرت
 امیر قهقهه نشستند و بجز حضرت سید که میافت که در ویش و قهقهه چنان است امیر ابو العالی از مد مجلس جانب ایشان نگاه کرد
 و فرمودند که بر فیض اهل این بان مانده و غری با سببان که گریخته دل زبایدت مستحق و شوق و قهقهه که گفتند که قهقهه
 ما از نیاحت تریب بود که در بدن حضرت سید و شوق و قهقهه خود را نگاه داشته و متوجه بالند هر شدند و وقت
 معاودت در هر منزل امیر ابو العلاء آمدید و نگذاشتی که سوار می ایشان را جانب خود میکشند تا گریز بعد رسیدن اکبر آباد
 التماس طریقه علیه نقشبندیه نمودند حضرت امیر با کمال التفات طریقه را تلقین نمودند حضرت سید کالی آمده سالها با آن
 مشغولی بودند و بعد ده سال بار دیگر خدمت امیر قدس سره رسیدند چار ماه در محبت قدس کسب فیوضات فراوان
 نمودند و از جمله اسفار و الاسفار اخیر است که یکشش خواجه بزرگ قدس سره فرمودند و درین سفر خلاف الصدق ایشان
 می رسید احمد در کاتب سعادت بودند چون بزیارت خواجیه بزرگ مشرف گشتند آنکس بهیبتش آورد دست و از حضرت خواجیه
 بزرگ در آن زمان دو تا برگ تنبول غایت فرمودند چون با یافت آمدند آن دو تا برگ تنبول در دست داشت
 و از آنجا حلقه قرآن بود و منکر سماع اولیا بخصه حضرت میر صاحب حاضر بود که مغنی آن مشهور بدین آنحضرت آمد و این آیات
 شتوی از ترنم کرد و نظم گفت حق اندر سفر هر جا روی که باید ادا طلب مردی شوی که قصه گنجی کن که این
 سود و زیان که در تیغ آید آن تر افرع دان که هر که کار و قصه گندم بایدش که گاه خود اندر تیغ می آید شرف
 قهقهه بکن چه وقت حج بود که چون کرفی مک هم دیده شود که قصه در معراج دید دوست بود که در تیغ عرض
 و ملائک هم نمود که بخورد بر آمدن لفظ دوست از زبان انجمنی لغو مستانه از دمان آنحضرت جبهت نظر یعنی که
 معبود ایشان بود که چون نعره می زدند و حاضران سرایت میکرد و اکثر مردم بهیبتش غالب میشد و می افتاد

انچه كه اگر کسی افتاد گانز و سگی می کند و او هم می افتد و هم چنان است و دیگر افتاده دوم از شراب افتادگی مست میست
 و غیره و چو چیت آن نعره مستانه اهل میان حافظ سیدش افتادگی بعد از آن و دیگر پیش نشسته و تا آخر نعره آنحضرت است
 است حق کلا نعره آنحضرت بعد از بلبل نیل و تپ گادان اثر میگوید و علم با ذیل بریان و دیده گربان می مانند در
 و محفل یک سوال بد و در مال انداشک جاری تر میشد و در اثر عمر عینودی الشهدا بودند و در تمام قطبیت کبریا
 و مصوبی الشهدا و در قطبیت ازین است که چنانچه احوال و احوال از ویس علیه السلام واقع میشد و احوال و احوال
 این شخصی واقع شود از صفات مشرفه نقیب سوره فاتحه و در بیات عربی و در سال تحقیق روح و الشهدا
 و ارشاد و الهالکین و رساله الفتا و عقاید صوفیه و رساله عمل معمول و رساله ارادات است آنحضرت مذکور شد
 و چو دیدن شش یک روز چو یکوی از لیش مبارک جدا شده بر شان آنحضرت افتاد و بود شاه محمد افضل
 الابدادی عرض کردند اگر اجازت شود موی بر دل من فرمودند بهتر شاه افضل آن موی را بدست خود داشته
 حاضر از اصلا و اندام جمع اند و از موی مبارک آواز اسم ذات شنیدند و بر حاضران حالتی طاری شد
 و ششم شعبان روز دوشنبه سید احمد و سبعین و الف انتقال فرمودند و در کالپی مدفون گشتند میر غلام
 که در گفته تا سرخ غوث عالم یگان آفاق و سید محمد ذی شان با گفته تاریخ رحلتش آزاد
 رفت قطب زمان بسوی چنان شیخ محمد افضل الابدادی که سر حلقه خلفای میر صاحب است آنست
 بحضرت عباس رضی الله عنه مشتی میشود و فضایل صوری و معنوی میداشت و در تربیت و بیعت سالی بسادته
 ارادت میر صاحب سید محمد فخر گشت و با اجازت و خلافت مستند گردید و اهلان بیشمار از فرزندش چنان
 دل افروختند صاحب تصانیف عربی و فارسی بود و پانزدهم ذی الحجه روز جمعه سیزدهم اربع و عشرين ماه
 و الف ثبات یافت و در الابداد مدفون گشت و کرسید احمد بن سید محمد الکالپی قدس الله سره و احوال
 ولایت محمدیه و حال ولایت احمدیه از معنویان جوانی و نشو و نما فرغ غرشد و نور ولایت از جبین بجا آورد می توانست
 مبدأ ریاض تعالی شان جمال صوری و کمال معنوی هر دو با هم اندازی داشتند و جمیع صفات رضیه و سلامت در ضمیر
 تسبیح بندیل و لیا و در موت در غمر لطیف و ذلیلت گذاشته بعد تحصیل علم صوری دست بیعت و احوال
 خود دارند و در تربیت و چهار سالگی بر سر حضرت و الله خود قدس سره نشسته و مجلس ارشاد و تحقیق کبریا

در چهار مجلد بر مانی است علی بر علو فطرت و کمال و دایره جم جمادی الاولی شب دوشنبه سنه اربع و اربعین در ماه
والف و جوار حجت آسود و ذکر شیخ محمد فاضل بمجدد نقیض انوار کرب سجاد الوهین و فرخ اسماء
سمای اصلین طبعین است صاحب نبات رقیبه متعقب سید شرح بدرجه کمال داشت بسیار کشاد دست
او شگفته پیشانی بود و فتوح و ذخیره غنی ساخت و یکنه بیگانه را با احسان بی دروغ می نواخت جوهر نعم و دکان
او بس عالی افتاده بود و در مقدمات غامضه علمی بسیرت تمام ترمی رسید در یادیم ذی الحجه نور یکشنبه
الربع و ستین جماد و الف رحلت نمود و در بر بان پور آسود و صاحب کاشف الاستار گوید و پنجانی نیز حضور
حضرت ابوی قدس سره مد فرزند قطب الدین تشریف آورد و بدو یعنی دهم ماهه و ذاتش قدسی صفات
راقم گوید طریق ایشان ماز و پلایشان شیخ بدر الدین کمال ماز و پلایشان فاضل غلام یحیی و از ویرایشان شیخ حسین
همچو جاریست و ذکر شاه نیرت الله الحلقب بربط کات حضرت اولین اسیر بود و در
انجمن اسیر اولی است شادان زیست ایشانش سیده اهل تقوی و یکسانیت میدانش و قریش علی حد رسد
ارشاد و هدایت جامع لغوت و مضایع لایب گنج و پیرایشان بوقت رحلت خود و مجازات سجاوه شریفی
و دیگر اعمال خاد و خویش غنائت فرموده بودند و اما شاه بان الکفا مکرده دست جمعیت بسید مرتبی بر سید
سید النبی ابن سید طیب واده ریاضات شاد و کشید خلافت سلاسل قادریه و چپشده و سهر و در میان گذرده
از سید غلام مصطفی بن سید فیروز بن سید عبدالواحد بلگرامی و از سید شاه دانا بلگرامی خلافت یافت باید
ایا و اولاد و آنحضرت پیر در خاندان چپشده مدبر بوده اند چون ایشان از طغیولیت سبب شجارت و شجاعت
و شجاعت پیدا شده بود و لهذا در سلسله قادریه مدبر شده و از خدمت دیگر اولاد نیز قد فیض نموده و در هر فرق مسایر
و اگر گشته و خود را بر لقب ریاضات انداخته و در از شش روز و روز متنازدا هستند و سال کامل بر مقلد
بد و فلسس برج افعالی میفرمودند و با وجود این غذا بقوت روحی سر و پا بر نه سحر محراب و در هر حال انجمن
روقت سلوک با مشایخ و مقلد ران هر شهر و دیار تحسب مطلوب میفرمودند و در طلب مقصود از هر کسی هرگز
و ناموس پیر زادگی بر خود روا نمیداشتند و از هر فرشی خوش اندام میفرمودند و در میان از جناب قادریه
حضرت غوث الاعظم قدس سره درام فیض روحی محمد و معاون بوده است و بواسطه فیوضات باطنی

از آنجانب حاصل می شد درین عرصه از تربیت طالبان و رهنمای گران صاجان کالپی قدس الله اسرارهم گوش
 حق نبویش میرسید غلام جرم آنجا نموده بخدمت قبله آفاق مادی عشاق حضرت کشیده فضل الله صاحب قبله الله
 روح و نموده آن قدره زمان مقدم ایشان را اگر اعی و اشته فرمود که ذلت شما در برابر امور صوری و منکر
 معنی است و سلوک شما با شهادت رسید مرغی شوید و بجهان خود قیام دارید حاجت تعلیم و تعلم نیست یک
 اعدا است این کسب از معقولات این راه بودند عنایت فرموده اجازت سلسل خرقه در پی خویشیت و شنبه
 و سهر روی و مداریه محسنه خلافت با دیگر افعال نوازش فرموده زیاده از دور و زحکم استقامت فرمود
 و از غایت عنایت بر زبان را نهد که جای که ذات بابر کات شما استقامت داشته طالبان آنجا آمدن
 باین صوب حاجت نیست و از آنجا مرخص شده در ماه بهر تشریف آوردند و سی سال از مقام خود حرکت نداشتند
 الا بدست مبارک و سالکان بهر داشتند و بهیچ سلسله صاحبان کالپی را جاری ساختند و با پسران و اقربا و دیگران
 قدیم سلسله قدیم آبا و اجداد خود نیز رحمت می شد احوال فکر و شغل و حالات ریاضات و مشاغل
 و تماشیات و عملیات و خرق عاوت و تقرنات و ذکر اسرار و نکات از تعنیفات و حال ظاهر باطنیه
 آنجانب کتاب کاشف الالسا و فصل مرقوم است تولد آنجانب به رب و ششم جمادی الثانی سنه یحیی
 واقع شد و بعد عمر هفتاد و یکسال و چند ماه در شب دهم محرم الحرام قریب صبح سنه اثنین و اربعین و مانده
 و الف نیر دوس اعلی شتافت و فرزند شریف با لکند عالی و دیگر عمارت سنگین اولاد آنجانب در ماه ربیع
 از قم زیارت نزار آنجانب شرف شده است ذکر شاه آل محمد قدس سره ابر شاه یکت الله
 بعد از گوار صاحب کاشف الالسا تولد ایشان در بلگرام در شهر دهم رمضان سنه یک هزار و یکصد و یازده ظهور
 یافت چنانچه پدر ایشان بلفظ ظهور تاریخ تولد ایشان یافته اند و چنانچه سجع خاتم ایشان است مخرج
 ظهور آل محمد کبریت الله با صاحب البرکات را با ایشان عنایتی خاص و محنتی واقعه و تمام عمر زیر سایه
 محض پادشاه و والد نیز گوار فیض بار بود و بچگونه روادار جدائی ایشان نبود چنانچه گاهی در نماز جماعت در مسجد
 اتفاق همیشه آنحضرت میفرمودند که امر و زحمات نماز نیا فتم انتخاب نیز یکدی معرفت بودند که بالاتر
 از بیان است هر دو سال ریاضات حق داد و انداخته و در سال کامل در اعتکاف غلوه گنجین بوده

زینب
 زینب

و افکار زبان جوین میفرمودند وین زمان اعمال او بود و وقته در اشغال و اذکار از هر طریقه جاری مانند فیوض
 و انوار تجلیات ناقده و لایحه دست داد و اظهار کعبه نفس هر واخسته و این شغل را بعد بر کمال رسانیده اند و
 درین ضمن تا سه ماه بقدر فلو س آب خورده اند و نان با بره خشک استعمال نموده اند و سلوک تمام سال تمام
 لیکن حرارت بخرج چنان مشتعل شده که قریب کجی دق رسیده از تدبیر حکیم عطاء الله قریح و حاج باقر
 گزیده درین وقت صحت از تربیت سالکان غافل نبوده اند قول مصنف و حضرت جدی قدس سره
 تمام خدمت طالبان و سالکان حواله فرمودند و ایشان را کلیه درین امر مستغرق بوده با از سنگین
 در باطن تغییران و معرینان بر واخسته قاعده حضرت جدی چنین بود که اگر طالبی می آمد و اسکنده عاقله
 میکرد و چیزی را در شغل مشغول ساخته میفرمودند که اگر طلب میداری در صحرای و این کسب را تمام کرده
 در خانه خود جایی میدادند و جلب ابوی سلوک و جذب نیز طالبان را از راه میکردند چنانچه حضرت جدی طالبی
 را که میسرید چیزی گفته میفرمودند که نزد سید آل محمد برده و میفرمودند که سید آل محمد خیلی با برادر از سر کسب
 گردانیده و از راحت بخشیده جناب قدس با از کشتن ظاهر شریعت و تبذیر اخلاق مراتب باطن
 و قیام طالبان در حضور برای سالکان این شهر و اطراف کوشیده سر انجام ان میدادند و شب و روز مشغول
 تعلیم تربیت بوده اند و میگفتند تا خوانده الف با شروع کنانید ما سابق باطنی عمرانی نموند غلظت این
 نفیس عام در حوالی شهر و نواح و اطراف منتشر گردید فوج فوج سالکان و دنیا داران میسریدند و مقصد
 خود می آید و در جناب اقدس از سیاهی سالک سیدانست که این عزیز را فلان شغل کاگر خواهد بود و بعد از آن
 طریقه بمنزل مقصود خواهد رسید بجهان شغل او را مشغول میساخت و در کتاب مذکور ذکر مقلد ایشان
 و معرینان و کشف و کرامات و تعلیم طالب و تعلیم ذکر و فکر و شغل و اعمال مفصل مرقوم است در فرزند
 آخر شب شانزد هم رمضان سنه یک هزار و یکصد و شصت و چهار انتقال فرمود و متصل موضوع پدر بزرگوار خود
 بطرف شرقی آسود و کمر شاه حمزه فرزند احمد شاه آل محمد مصنف کتاب کاشف الاسرار
 بودند آن کتاب که منسوب است قلم این فقیر چهاردهم ربیع الثانی در سنه احد و ثلثین و مات و الف است چون
 در محله ای رسید و جناب عالی ازین عالم رحلت فرمود و از آن وقت بر این مکان نشسته است قریب

کاشف الاسرار
 فی شرح
 طریقه

مسی و چهار سال میشود که در نجاشه استقامت میدارد سال فقیر شصت و هفت کشته نظر لطیفه منی میباشد
 و اکثر این ربای میخواندند ربای گریه بر طاعتی نسفتم هرگز ۲ در گردگنه رزخ نرفتم هرگز ۲ نوید نیم
 و استقامت کرم ۲ جزیر که یکی را دو ملکتم هرگز ۲ عمری بحسرت گذرانیده ام و جای بحسرت دریا
 هم به قلعوس از دوکان بغا در گره نه پیشتری نه یک کف جواز خرم را یگان حاصل نه فقری با وجود
 این با فلاس جهان و قطب زمان میگویند و عالمیان ثوثر ارشاد میخوانند من بهم این زمره عوام و خواهر
 و بر سخته ام و ماتم خود داشته ام ای دل تو کجا میری و کدام راه می پویی سه تو سرایه و نیل
 وین و دیگر چو بخواهی ۲ دو عالم گرد و در سبزی جهان حاصل کنی خود را ۲ بنو میدی شکایت میکنی چشم
 از که میداری ۲ کرمی هم مقرر کن اگر سبیل کنی خود را ۲ استغفر الله لاهل و لا قوة الا بالله این فقیر
 مسکین و غلام و تحسین ملقب باجی صاحب سبیل احمد دیگر معروف بستی صاحب سبیل کلات
 سوم شهر سببی صاحب سبیل حسین سلمه تعالی حق تعالی در عمر ایشان برکت و هدیه و از خویش
 سازد بحق محمد و آله و بر آنکه میرسد محمد مغری که از اجداد سادات بلگرام و با فقرند و وقت باراجه انجا
 زندگی نام که کافر متعصب بود و در بلگرام متوطن گردیدند و در سنه اربع و عشر و ستمانه بدستوری سلطان
 شمس الدین التمش غازیان اسلام را بجا با اقارب عیال و سپاه بقتل رسانیده تاریخ این فتح خداوند
 است و بعد بی و یک سال سید موصوف در چهاردهم شعبان سنه خمس و اربعین ستمانه انعام قدس
 فرامید آن مرج العجرب و فضایل صوری و معنوی و مدبره و اربعه قطب الدین بخیار کاکلی اوشی بود و نه
 حضرت شاه حمزه و وصیت نامه پند از ایام و مال پیش از ششماه نوشته در قلمه ان مخفی داشته بودند
 و آن انیس و وصیت نامه بالا بلند عشو گری سر و ناز من ۲ کوتاه کرد و قصه عمر در این
 معلوم پند نامی خدا سلیم الله باد که فقیر را سفر آخرت و پیش آمد آنچه حضرت جدی قدس سره آخر سال
 چهار انواع ارقام فرموده اند انچه نامه را بسند است حتی الوسع و آن سامی بکشند و بانام رادی بازند
 و ازین جانب اجازت خلافت سلاسل خسته مقرر دانند و او یکم و با سما اربعین و بشنخ و دعا و بمانی
 و سوز قرانی و دیگر ادعیه و از کار و اشغال بمشافه و غیر مشافه مجاز و ماذون بوده اند و هستند

و از غایت بستان شریعت فرا آنچه از دست اید لازم دانستد و دست طمع بستان قناعت بچند جمله کفایت نماید اگر
 فقر و رستخیز و محکوم را نیز گرفته اند و کتب سلف و حقایق و او را بر مشغول باشند و کمر سعی در طریق انقیاد علی
 از دل و جان استوار بر بند و کشید که بر یکم اغراض بین در امور و دنیوی لازم نشاندند از آن روی که کار و خار
 اندرین مانع از کار هم طاعت و ریاض است و هم زناغ از اگر بینی بدو پیشی مزن دوم از که هم ابله و بی سواد
 آدم در دنیا گذشتنی و گذشتنی است اینها با هر کس بر داخته است و اگر کسی از این اولی نظر ندارد
 آید دست شما و از من اولی که درین زمان املیت این امر مفتوح و نصیبت موجود و بجز زبان و شیرین
 سانی کسی فریفته نشوند که این طایفه در هر وقت از من الکبریت الامر بوده اند و فاتحه سالیدان هرگز بیک
 نگذرد بلکه نه نمایند که حکم چنین است بعد بست سال روشن خواهد شد حالا مسئله حل در حل و کاری ازین هم پیشتر
 پس ازین دعا نای بر بگازد و خویش فقط گویند بعد بست سال جاگیر ایشان در ضبط اگر نیز آن آمد بعد از افضل
 الهی و گذشتند و دیدم که دیگر مگر نصیحت حافظ کرده نیافت از گم گشته که با دقتش بکافیت
 غزل وقت آن آمد که غم از میان بر پا کنم از این جهان و آن جهان را در هم و بشیداکم از وقت آن
 که زیادتین بشنم از غم سوئی و دوستان عالم بالا کنم از غم و فراقی که سیر می نمود از بار فراق عالم انگ
 آن صحرایم از نقطه آفرین می سازم ای فلان از دور تو حسین را قرب با تو آفرینی کنم از بعد و بی ر
 بقرب و سوس سازم هم از این خیالات تو هم را بخود رسوا کنم از نفی و اثبات و اثبات و نفی که با
 الا و لا چه آری که تالا کنم از رخش خود از لا و لا چه آری که این زمان از آن طرف سید امکان ضمیمه
 بر پا کنم از صورتی که بی لای قفس آرم برون از طایر قلند نشین را ما ده عقا کنم از بخود آنا با خدای
 خویش که در میانم از بخود آنا با خدایم که سازن را بشکم و این پرنای جان در غم
 با صدای سویت طنطنه در نا کنم از مجرعه قطعی بصل جان کنم معنی نا از دوره نامرکز الهی را بیا کنم
 انقبی در چهار دم محرم سبزه که از یکصد و نود و هشت بر حمت حق بیوست ذکر اچھی صاحب
 اسم شریف سبیل احمد مدح سجاد نشین به بگو کار خود حضرت شاه حمزه بود و شمشاد المشایخ و وقت
 خود شایخ آن زمان آوازه بزرگی و شایستگی ایشان شنیده بخدمت ایشان می آمدند چنانچه

این شایسته خطابه
 است

حضرت شیخ غلام حسین صاحب دوه خود فقیر صاحب بن الدارها چون ملازمت ایشان رسیدند بعد دریافت
 بوی حق بدعا کمال تعظیم و تکریم ایشان بر خود لازم دانست و در فیض صحبت خود در آوردند و تعلیم سهار بعین
 و عا یمانی و دیگر اعمال و کمال و ذکر و فکر نموده در هیچ طریقه قادرید و حشمت نظامید و سهو ردید و مدد انقیاد
 ابوالفضل که از مشایخ خود رسیده بود مجاز و مازون ساختند فرمودند که صاحبزاده ایشان فرستاده
 حضرت نبوت الشعلین اند و پسند خاطر ایشان را ملحوظ میدارند شند الغرض بر کمال بزرگی و اخلاق ایشان تعظیم
 و تواضع فقر و علماء و مسافران اتفاق است گویند پیر بزرگوار ایشان در حیات خود بر پا خات و مجاہدت
 و لبش خیر و بر خواندن نماز معکوس ایشان را کوشش بلیغ میفرمودند و هر روز دریافت آن می نمودند اگر
 در تعداد و شغل و ذکر و سیدری شب از پسر ثانی خود در ایشان زیادت می یافتند همراه خود طعام میفرستادند
 ذالک و شبانیز از این شفقت معزز و ممتاز میفرمودند و میگویند ایشان تا دوازده سال خود را در جانی
 نماز و سکوت خاتمه به و در در پاری مبارک ایشان نشان رس نمودار بود و وصیت نامه ایشان
 بنده امی رضا سلیم الله تعالی آنچه حضرت ابوی رحمة الله در وصیت نامه رقم فرمودند بران موافقت نایند
 و طریقه بدیت بخیر خندان خود چنانچه در چار از برادر و چار خلفاء خندان خود از جانی دیگر نگنند چرا که
 صحیح است به نام چرا حاجت سر و صند بر است به شمشاد خان بر در ما از که کمتر است به فایده
 و استفاده را مضائق نیست مع متاع نیک از هر دو کان که باشد به و در آداب سجد و خافه و
 درگاه بگو شند و از بابت ملحوظ و ان نایست محفوظ دارند که عمده کار شریعت است به خلافت
 به پیغمبر کسی ره گیرند به که بر گزینمزل نخواهد رسید به و در خدمت صادر و در و در تعظیم و تکریم مشایخ
 و فقر و علماء و فضلا و بگو شند و آنچه از دست ایشان آید بطریقی بایست به حرمت تمام متواضع شوند
 اگر ازین معنی از ایشان کسی راضی نخواهد شد موافق بر ایشان نیست و علم و عمل و پیشروانند کار نیست و اگر
 زیاده ازین دعا نامه بیگانه و خویش و کار ازین اہم در پیش و اسلام و فاتحه سالیان به تکلف نگنند بیک
 کار شربت یا بیک نان جوین بکنند خدمت دارد صادر بصدق دل کنند مع خدمت و بر مذہب
 نفیہ قایم باشند و رسم لغزیت از سه روز زیاده ننمایند و روشنی و چراغان بعمل نآیند چرا که این

تجلی
نورانی

عاصی تکلف رواند در کلفت در شریع روانیت در حقند هم ریح الاول سینه بکهر او دود و صد و شصت پنج
 بر حجت حق بیگستند و در مقصد ما بر هر فریب ابی خود و فون گشتند و پنج پسر در عقب نگذاشتند
 و کمر ستم لایح صاحب اسم شریف ال برکات مرید و ماذون از پدر خود شاه حمزه و از پدر ارکان
 خود سید آل احمد بودند بعد انتقال برادر موصوف بر سر شاه ایشانش گشتند و بر تقوی طهارت و بر
 طریقه آبا و اجداد خود مشهور و معروف بودند و رویدار از دست غمی گرفتند و مس غمی کردند و اگر نگاه
 اتفاق مس آن افتادی دست را میشویدند تا حافظ نصیر الدین با طلب خدا قصد قدم بوسی ایشان
 کرد چون قریب ما بر هر رسید راه گم کرد پیوسته راه را دیده راه پرسید آن پیر این را تا بدروازه ایشان رسانید
 گم شد چون بگذشت ایشان شرف شد دید که آن پیر به بر ایشان میبستند و ایشان بودند بعد از خود
 باطن ایشان فرمودند بطریقت گوئیاری بر و در اینجا باش حافظ صاحب کور هم در اینجا بماند و قدم
 بیرون نهاد و ایشان حضرت در علم ظاهر و باطن نصیبی وافر و حقی کامل میداشتند و در سبب شرف و صفات
 سینه بکهر او دود و صد و پنجاه یک انتقال کردند و در احاطه روضه جدا مجد خود و فون گشتند سید آل احمد
 ولد ایشان مرید هم بزرگوار خود سید آل احمد هستند تا حال بر سر کبابا و اجداد خود نشستند و در طریق
 سلف خود جای میبندند عالم اند و سنده حدیث شریف از مولا شاه عبدالعزیز گرفته اند و از خان
 حمیده و صفات سفید و نظیری ندانند و قی بر باریک بزرگان ما بر هر رفته بودم چون در خالق
 صاحب البرکات رسیدیم غمی را دیدم که آثار بزرگی و شیخ از سید ایشان سدید است تسلیم نموده
 ششم بعد دریافت حال بنده در یک حجره آن خاتمه جای دادند و کمال شفقت بزرگان و کرم بکارند
 سر فرار فرمودند سید عالم از اولاد صاحب البرکات که بخور و سیر کار نام دارند
 شیخ کریم النفس جابر بکت و صاحب خود و کرم هستند چون در خاتمه شریف آمدند بکارند
 خود بنده را مغفرو ممتاز فرمودند بعد دریافت احوال بسیار شفقت و مهربانی مبذول فرمودند
 و حسب معمول خود نامشان بنده در دفتر خود نوشتند سید عالم بعد تحریر بنده دوم محرم
 سینه بکهر او دود و صد و شصت و هشتاد و هشت کوار حجت حق پیوست و کمر میر سید است محمد

تجلی
نورانی

ایشان از علماء مستر شدند و عمده خلفاء حضرت امیر ابو العلاء قدس سرها بودند حضرت امیر را هر پنجها
 نزد و امانت نامه اظهار و خواج معین الحق والدین چشتی قدس سره رسیده بود با کل ایشان از اعانت فرموده
 بار امانت ولایت و ارشاد تفویض نمودند نقلت و قطن اصلی ایشان بر مان پور است تحصیل علوم ظاهر
 و در ملی کردند بعد فراغ علم بطلب خدا در ملک ننگاله تشریف فرمه و خدمت مشایخ آن دیار حاضر می بود
 چونکه استعداد ایشان عالی بود بی مقصود خود نیا فتند بعد تلاش بسیار از شخصی تعریف حضرت امیر شنیده
 قطعه ای را با خود برد چون شهر کالی در میان راه آمد انجا یک کوزه مصری برای نذر حضرت امیر فرود
 نمودند و در شهر کرا باور رسیده خدمت حضرت امیر حاضر شدند و در آنوقت حضرت امیر از نماز ظهر
 فراغت یافته در محراب مسجد بایاران نشست بودند ایشان تسلیم بجا آورده آن کوزه مصری پیش
 نظر گذاریدند حضرت امیر نام ایشان پرسیده فرمودند ترو فقیر بیکار آمده امید ایشان عرض کردند
 نام خاک و دوست محمد است و شهر و فقیه کرم حضرت شنیده از ملک ننگاله بطلب خدا حاضر
 آمدم حضرت امیر تبسم نموده و قدر مصری از آن خورده و باقی تقسیم کرده فرمودند که ایشان در این
 مشین کردن ملازم است که من هم بن ایشان را مشین کنم پس ایشان را توجع می دادند و از اباده وحدت
 مست و مدبوش کردند چون ایشان بهوش آمدند نماز عصر و مغرب و صلاه کردند و جمیع آن بصیحت کردند
 حضرت امیر خرقه و خلافت و شیخ و طریقت خطا کرده فرمودند و در شهر بر مان پور بر وید و طلب خدا راه
 نمایند ایشان عرض کردند حضرت از قدم بوسی خود جلد جدا فرمایند چون اجازت اقامت یافتند یک
 سال بخدمت حضرت امیر از تعلیم بر واری و پایه گوئی و مجلس رانی فیض اندوخته و بطرف بر مان پور حضرت
 گرفت در ملک دکن فیض باطن جاری کردند و مشهور معروف در آن ملک گردیدند و پیغمبانی در فراق
 امیر خود گفتند و در شب ششم جمادی الثانی روز جمعه سیزده اردیبهشت حق پیوستند و عمر شریف سال
 چهار و نوزده رسیده بود و در شهر کرا و در ملک آباد در ملک مسافر شاه یا محمود شاه واقع است این برود
 از خلفه ایشان بودند و مسند نشین انجا و کمر شاه محمد فرما و خلیفه سوم سید دست محمد
 قدس سرها را بود و مولد ایشان شهر دلی است و الد ایشان یکی از امرائی بابوشاهی و مصوبه

بر تان پور بودند گلای گلای مد فرزند محمد فرما بدی بخت حضرت سید حاضری بودند آن زمان عمر حضرت شاه محمد
 روز و ده یا سیزده سال بود چون رابط محبت در حل ایشان جای گرفت سوائی همای پیر خود بخدمت حضرت
 سید حاضر آمده فیض محبت می ربودند چون از خیال پدر ایشان واقف گردید با حضرت سید عرض کردند که من
 بجز این فرزند دیگری ندارم و ایشان از آمدن اینجا از کار دنیا می کار خواهد کردید حضرت سید فرمودند که کشای
 هر دو ایشان را مانع آنیم تا در اینجا نیاید چون منع کردند تیر عشق که در دود سینه ایشان فرقی نشده بود پیران
 نیامد چون پدر ایشان باز بار دیگر عرض مذکور ذکر کردند حضرت سید فرمودند شما میخواهید که در حضور نگاه
 دست بسته ایستاده گرد و دو خدا اینجا که با دوشاه بحضور ایشان ایستاده باشد آخر کار پدر ایشان اجازت
 داد و منع نکرد بعد چندی ایشان در علقه اراوت حضرت سید درآمدند و بیعت کردند و خرقه و خلافت
 یافتند و تاحیات شیخ خود استاذ شیخ را نگذاشتند و شیخ و تربیت انتقال خود ایشان را وصیت فرمودند
 که بعد مادرش بهر دلی باشد و طلب خدا را تعلیم نمای چون ایشان بعد انتقال شیخ خود در دلی تشریف آوردند
 انس و جن شهبه فیض امام ایشان شنیده و دیده آمدند و مرید شدند و فیض نسبت عالی ابو العلاء
 فرماید بهر دست ایشان در آخر عمر کمال کثرت استغراق تریه از تکلیفات عالم تشبیه بالکل می کردند
 و چنان محبت غلبه نموده بود که خود را بر سرندی مستند مریدان می پرسیدند حضرت چندی جوینده فیض فرمودند
 فرمود که کار رفت اکنون دینجا بود و چون حاجت بشریت فراموش میکردند موبدان باد میدادند بعد از وقت
 آن تو جویی ایشان مردمان بخود می افتادند و از فیض محبت و تربیت ایشان مقام معرفت می رسیدند
 در سبب تخم چادوی الشانی سنده یکبار و یکصد و سی و پنج و فوات یافتند فرار شریف بشهر دلی در غل لو کینه
 واقع است و از اعظم و عمده خلفا ایشان یکی مولانا برهان الدین خدایا بودند و دیگر میر سید الدین اعظم
 و اکمل خلیفه ایشان حضرت شاه محمد منعم قدس الله بوند و خلیفه اعظم و مرشد زاده حضرت مولانا
 برهان الدین خدایا حضرت شاه رکن الدین عشق بودند و ایشان را از حضرت شاه منعم هم اجازت
 و خلافت بود و خلیفه حضرت شاه رکن الدین عشق حضرت سید خواجہ شاه ابوالبرکات بودند و خلیفه
 حضرت شاه محمد منعم حضرت شاه حسن علی بودند و خلیفه حضرت شاه حسن علی حضرت حکیم شاه فرحت

بجای

شمس است کرم چکی بودند حضرت شاه قمر الدین حسین عظیم ابادی خلیفه اعظم حضرت سید خواجه شاه ابوالکاس
 بودند و نیز حضرت شاه فرحت الدین خرقه و خلافت یافت بودند و مولده موطن و مدفن ایشان عظیم آباد و کمر
 حاجی سید عطا حسین عظیم ابادی ایشان برید و غنینه و غوازه برادر شاه قمر الدین حسین بودند صاحب
 و فوق و مشوق داهل و جبهه داهل بودند در غلبه شورش عشق و محبت حرمین شریفین و ذکر علی انگیزان نکران
 به برکات انتقام شریف فایز گردیدند و قتی بعد از آخر عمر جوانی و آغاز پیری بجهت دوستی مشفق غنی
 خوش خوی اتفاق اقامت کبر ابا افتاده بودند در آن زمان حاجی صاحب کج حجاز در آنجا تشریف نشین و
 بودند شنیدم که در ویشی ابوالعلائی از سفر حج در یک شهر دوقی قوف و گردید اند و بر مکان مکالم اخلاق
 جمیع حسانت منشی غلام غوث صادق نسبت و محبت بانقره فقر و فضلا میل و منفرد گشت انداز انکاد است
 لطیف آیات حضرت امیر ابو العلا قدس سره و محبتی دارم بعلامت ایشان رقم چون رسم ملاقات نمایم
 گردید چنان اشتیاق و اخلاق مبدول فرمودند که هر روز بخدمت ایشان میرسیم تا آنکه الفتی و تعلق فرمود
 بر خیزد گردید روزی فرمودند که هر چه نزد تو از طریق حشمت ضایع به خبری باشد ما را بدی و آنچه که نزد ما از طریق
 ابوالعلائی موجود است بگیر می گفتم خباب هر چه عنایت فرمایند و تعلیم نمایند و قبول است لیکن من لیاقت
 تعلیم و تعلم آن ندارم و عرض کردم بفرموده ای الهی آنست که بزرگوار و ممد و شصت و سه او کار و افکار و افکار
 و مرقبات طریق عالی ابوالعلائی بجا از دست داهل الخیرات و ترکیب توبه دادن هر چهار طریق و شناخت کیفیت
 حشمت هر چهار طریق و شناختن مادی جذبی و سلوکی طالب مد مشهور و اجابت نامه نوشته دادند و فها اینست
 چنانچه محبوب آن رسال است اجازت نامه فرام القدر عبدالرزاق الشیخ عطا حسین فانی ابی سید سلطان
 محمد بن سید شاه غلام حسین بنوی ابو العلائی المنعمی قدس سره عا مظهر البیان است اخای الطریقیت بالیف
 خلاصه ما را بادی را که عرفان ازین فقر تمت اعواب الفاظ و عبارات و کسان و غرب دلائل الخیرات و
 و خاک از شیخ السید محمد بن سید عبد الرحمن شریف الحسینی الملقب صاحب الدلیل الخیرات مغربی القصدی بمقیم
 عالی مرتبه المنوره فی رفته رسول الدیلمی علیه سلم احمد آل مولف دلائل الخیرات ایشان از شیخ
 السید محمد بن ابوالدین عزیزی الشریف الحسینی ایشان از شیخ ابوالبرکات الغضائی ایشان از محمد بن ابی

ابن الحاج ایشان از شیخ مسیح علیه السلام نقل می ایشان از سید عبد القادر الفاسی ایشان از سید محمد ابن ابی البکر
 الصمعی ایشان از سید علی ایشان از سید عبد الغنی بن جمعی ایشان از مولف سید محمد ابن سلیمان الخزوی ایشان
 الحسنی مغربی صحیح گویند و اجازت حصول کردند فقیر نیز فلان ممدوح را اجازت داد و ایضا برادر طریقت فلان
 را و ابادی بعد تعلیم ذکر و شغل و مراقبه از فقر سلسله قطبی الحشید ابو العلامه الغفریه صاحب کرامه الحال ایشان
 مازون گردانیده باشند و آنچه از سر شدن رسیده است بدین مامور گردیدیم که باریک باریک صادق برای
 حصول بطریق عالی طالب اید بطریق تعلیم این سلسله تعلیم نمایند و در مقدس السنه و الجماعت به مشغول
 بیاورند و نفوذ زمانهای در تدارک ندای ماهی باشند و در جمیع شب و روز صلاه و تعقیب معبد و در تدارک
 بر جاده مستقیم و البته عاقبت بخیر گردانند بعد از آن بوی اصل خود عظیم انوار تشرفین بر نداهال احوال حیات
 محلات ایشان معلوم نیست و کما آن سید السادات منبع حسنات حضرت میا نصیب
 شاه محمد حسین رحمت الله علیه اسم شریف شاه غلام حسین بود لیکن میا نصیب و شجره خود
 را محمد حسین می نوشتند مرید و خلیفه حضرت شیخ عبدالکریم عرف اخوند فقیر صاحب بیرون و نمد عالم
 بعلم شریعت و طریقت و از اهل تقوی و ورع و صاحب مقرر کل پدر رقم را در ایشان میدادند میان حضرت
 ظهور الحسن ای قاری که یکی از بزرگان این شهر و مرید میا نصیب بودند بشارت خا نصیب علی محمد خان نامی
 فاروقی که از دوسای این شهر و مرید میا نصیب بودند رساله در احوال میا نصیب نوشته اند و این می نویسد
 که محمد شرف علی صاحب الدلسیدی در شرفی از سادات حج النسب شهر ترمذ اند حضرت سیدی و در شرف
 میفرمودند و الدین فقیر در احوال حال مخدوب بودند و از باعث بعضی وجوه وطن خود گذارند و شاه جهان آباد
 متوطن شدند و تولد فقیرم در آن شهر اتفاق افتاد و هرگاه که قریب بر جای رسیده بود و ولد خود در آن
 شده بعد علی منازل مدوخل بلویل رسیدم شاه قطیب الدین خلیفه محمد زبیر بن محمد شرف که یکی از فقیران
 اهل سکن آن خط بودند بخدمت شان حاضر شدم و الدین فقیر ایشان بعیت کرد و در حسب اتفاق شایع
 که در آن راه کلان خواستش بطرف من متوجه شد و فرموده بود که شما هم یکی از مقبولان و گاه ای خلیفه شریف
 در آن فقر این نور یافت گردید که در غایت ایشان در حق من یا حاجت انجامید و در احوال از والد خود

شیخ

علامه و ریاضت و مجاہدت و اشتغال باطن حاصل نموده بعد مراجعت انجمن باریت حضرت خواجه قطب الدین نجف ارشدی
 مشرف گشته استقامت و زهدیم بعده همراه والد خود وارد شهر اجمیر شریف شده و حج و کرمقابل مزار مبارک
 سلطان مہد حضرت خواجه معین الحق والدین بود و قریب شش سال اقامت گزیدیم ہم در انجا والدین فقیر و
 عالم رخت بیغیر بر لبہ دران شهر بد فون گشتند بعد فوت والد مرحوم بر خاطر این فقیر بنایت برنج و الم طاری
 شد راقم گوید در سندیک ہزار و دویست و پنجاہ از طرف ٹنک رو ان اجمیر شریف گشتم در میان راہ با یکی از خادمان کلا
 خدمت علی نام ملاقی شدم از وطن خاکسار پرسید گفتم مراد اباؤ گفت شاہ غلام حسین امیدانی گفتم پسرا آنحضرت
 ام گفت من شاگردم کیار دران شہر ملاقاتشان شرف شدم بخاطر تاثیر آمدند چون باجمیر شریف رسیدیم و بشرف
 زیارت خواجه بزرگ قدس سرہ مشرف شدم ہم پر رسیدم از میان خدمت علی ٹنک رو کردی تا حجرہ بود اقامت آنحضرت
 گفت تا حال موجود است و بندہ را ہمراہ خود گرفته از زیارت حجرہ شریف مشرف گردانیدیم کہ حجرہ برد و اواف
 شرق روی مسجد کبری بجانب جنوب است و مقابل آن روضہ شریف سلطان مہد خواجه معین الحق والدین
 کہ آستانہ ایست مسجد کا مشرق واقع است پس از ان با و یا مسجدی کہ آن فقط چہرہ تراہست شان دادہ و قریب
 آن روضہ شریف بجانب جنوب مایل بگوشہ غرب واقع است گفت کہ آنحضرت و در خواستی شستند باز آمدیم بمسجد
 قولہ کہ شبی برویت حضرت خواجه بزرگ مشرف شدہ بلا واسطہ از انجمن باریت سعادت بعیت حصول یافتیم
 بعد بیداری عجایب تاثیر بر خود یافتیم از ان روز بہ حال این فقیر حضرت خواجه بزرگ نہایت نظر الطاف میداشتند
 چنانچہ پسر متولی ضیارت شریف مریض و قریب مرگ رسیدہ بود پدر مریض این فقیر را در مکان خود طلبیدہ
 و خواست شفای پسر خود نمود این فقیر متوجہ بجانب خواجه صاحب شدہ سلب مریض کرد و حال شفایات
 ہر گام استقامت انجا اکثر طریق اشتغال و اعمال و طلبہ ما را تامل نمود و دیگر در ویشان آمدند و دید چہ دستورات
 حضرت خواجه بزرگ بعیت این دیار رخت بیغیر بستیم وقتی کہ در انجا ہجرت نمودیم ہمراہ خود ہمراہی و روحی
 کہ در حضرت شیخ عبدالکرم بود و نہ فروکش شدم در ویش موصوف کالات حضرت شیخ بربان خود آوردند
 باستقامت ان نہایت از غلب ملازمت شیخ گردیدیم بعد چہ روز نشہر را میور رسیدہ حجرہ حافظ عبدالرحمن
 کہ نزد حضرت شیخ بودند استقامت کردیم روزی ہمراہ حافظ صاحب شرف اندوز ملازمت حضرت شیخ

به آدم از راه کمال نوازش بکافله صاحب فرمودند که این در لیش را و حجره خود را و همه را این فقیر هر روز
 در خدمت شیخ حاضر میشد روزی در وقت تنهایی کلمات چند بطریق تلقین ارشاد فرمودند بهمان وقت
 از توبه آنجناب ذکر کلمه لا اله الا الله از قلب من جاری شد و صحبت اول مرتبه تنافی شیخ تعالی بهیچ
 خویش نمیشد و بعد چندی ارشاد شد که بعد نماز عصر در وقت مراقبه حاضر شده باشند پس بفرموده شیخ
 در وقت مراقبه حاضر می آید هم متصل آنجناب نشستم بعد از مرشد که وقت ثوب کتاب حدیث شریف
 ازین فقیر نیز مطالعه میکرد و باشند چنانچه بموجب کتاب آرد و در حضور آن جناب تاثیر بر خود
 می یافتم شبی حضرت شیخ در وقت تنهایی متوجه بطریق این فقیر شد فرمودند که اکثر اشغال
 دائمی چشمتی و قادیه نقش بندید که از پیران ما میارید اند در عرصه قلیل بشما خواهد آمد و سخت
 چنانچه در عرصه دو سال ایفائی وعده فرمودند روزی برای آموختن شغلی که از این کشف انوار است
 عیب حاصل میشد تعلیم فرمودند عرض کرد که من طالب خدا هستم ازین شغلی که با منسبت داریم
 از استماع این کلام نهایت رهنی شده پس مطالعه کتاب ارشاد و اطباء البین که در آن اشغالهاست
 بسیار مندرج اند اجازت دادند روزی بجنبه حضرت شیخ در مراقبه بودم که آنجناب
 یکایک سر از مراقبه برداشته فرمودند اجازت دعائی سیفی میدهم و درین امر اشاره ایست
 پیران چشت می یابم عرض کردم که عرض و علامه مذکور کسی شغل باطن ارشاد فرمایند از راه کمال
 سرور مخاطب شده فرمودند که من فقیرم خود را بتو واگذارم و در حق من دعا فرموده
 بعد یک روز طریق یک شغل بیان نموده ارشاد کردند که بر حسین منصور علاج در حیل
 سال نه استعمال این شغل حال طلبه کرد و بر شش ماه و دوازده سال غلبه خواهد نمود و سگ
 درین امر خفا ضرور است و در نشاء معسده بسیار و نیز درین راه علم ظاهری
 لازم است روزی حضرت شیخ طریق نوشتن یک نقش تعلیم نمودند که عامل این نقش بر دست
 جناب رسالتا تبعلی المد علیہ وسلم مشرف میشود بعضی بایان خود را نوشته و آدم آنها و حالت
 نزع بر پیشه مبارک مشرف شدند بعد از آنکه سبب پیران من میداده باشند بموجب فرموده

بمجلسی آوردند و آنحضرت از توجه باین سخن استفاده میفرمایند و اکثر اوقات بر زبان
 میآوردند که مراد من بطرف ولایت است شما هم همراه این فقیر خواهید رفت بعد چند
 روز ازین دار فناء شریف فرمائی طلبا باشند آن زمان منیدم که مراد ازین سفر خبر دهم
 وفات خود بود این فقیر بعد چندی در شهر امد و به رفتن بزرگوارش عبدالعزیز صاحب چهل روز
 استقامت کرد پسر و شهر مراد آباد آمد و در مقام بنیاد فروکش کرد و دیدم مؤلف سال
 حضرت محمد بن حسن رحمه الله بنویسد کاتب الحروف و در مقام بنیاد سعادت قدمی می مشرف گشت
 چون نظر بر جمال باکمال آنحضرت افتاد و عجب حالتی روی داد که در تحریر نیاید و اکثر
 اوقات سجدهات حاضر میشدم روزی کلمات چند بطریق تلقین ارشاد فرمودند بعد چندی
 استناده بموجب فرموده آنحضرت کردم که چند صوفیان بطریق حلقه ذکر هر میگنند و من
 متعجب آن ایستاده ام شخصی دست رحمت من گرفته و حلقه بر دناگاه دیدم که آنحضرت
 در حق آنحضرت دارند و میفرمایند که دست گیرنده شما حضرت شین عبد الکیم اند که شما را در مره
 فرود جا دادند وقت صبح سجدهات آنحضرت حاضر شدم تبسم کردند پس از آن حالات شب من کردم
 پس این وقت صحبت آنحضرت فکری که بعد چند روز الفاظ تعلیم ارشاد فرمودند کلام اول همین بود
 که انبیا شرع شریف در ظاهر و باطن بقدر استطاعت خود بکار اند که هیچگاه ترک آن نشود زیرا که
 هر کس که در انبیا شرع غفلت نماید خواهد یافت همانقدر از مرتبه طریقت و روحانیت و بموجب
 آیه کریمه **لَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلَیْنَ وَ الْاٰخِرَیْنَ لَعَلَّکُمْ تَهْتَبُونَ** فانتهی بیکم الله اعلم سید خود را و خود و کینه و حب دنیا
 و جاه پاک کنید و شب و روز از یاد خدا غافل نشوید و بگویم تقوی و دانات و علم و تواضع و اگر ام بر غریب
 دوستی مقبولان الهی بر خود لازم گیرید چهارم ذکر پاس انفس پنجم ذکر غنی و اثبات ششم اصل
 معنی که بستم بتفصیل گوید معنی آن چنانچه اظهار در شریعت نماز و خیر و فرض است و در طریقت نزد
 صوفیان خود را فانی کردن فرض عین است و ششم گوید والد بزرگوار میفرمودند چنانچه خلق عظیم
 بامرید آن خود میفرمودند که کسی بکار سی بر نفس خود تکلیف نداد و میفرمودند چنان این دوستان

در این کتاب

است که نزد ما می آیند و بهم والد میفرمودند اگر گاهی ششتم تعلیم نم بردیم میفرمودند چه جرمانه بخور
مژده آید که ششتم تعلیم نیاورده آید و بهم والد میفرمودند بسبب حسن خلق و کلام شیرین
ما را لائق محبت کسی نگذاشتند والد بزرگوار وقت فکر حضرت ایشان چشم بر آب میشدند
وفات وی حضرت ششم ربیع الثانی در سنه هزار و دصد و سب و شست واقع شد و در محله
بنیامینمحلای مراد آباد مدفون گشت در آن حضرت شاه عبدالعزیز ششم بن شاه غلام علی
رحمہم اللہ علیہ سا جزاده مولوی عبدالغنی فرزند ثانی شاه ابوسعید رساله در ذکر
حضرت شاه غلام علی و پدر و برادر خود تالیف نمود و ما در حقه اللہ علیہم در آن مینویسد که ارشاد
حضرت ایشان در حین حیات خود سجدی شده که شاید در مشایخ سابق در بعض افراد اگر شده
باشد بعد نمی نماید از قصای بروم و شام تا بحجین و از مشرق تا مغرب خلقا می حضرت ایشان
در حین حیات منتشر شده اند آری مشک نیست که خود بگوید نه آنکه خطا گوید و لادت شریف
حضرت ایشان در سن هزار و یکصد و پنجاه و شست در قصبه بنالہ ضلع پنجاب بلخو را آمد تاریخ ولادت
شرفش از مطهر جو بر می آید نسب شریف حضرت مفضل علی کرم اللہ وجہہم سید والد شریف غلام
عبدالمطیع مروی مرقاض و مجاہد بوده اند کریم با جوش واده میخوردند و در محراب انقه فکر مخرج
می نمودند پیر ایشان شاه ناصر الدین قادری بودند فرار پیر ایشان و نیز فرار ایشان در حبس بود
عقب عید گاه محمد شاه می در حضرت و علی واقع است از نسبت چشمتیه و خطایه نیز خطایه ششتمند
چهل روز کامل خواب نکردند و شب بیدار میخوردند و نیت زوره هم برای رجوع نفس نمیکردند و نیت
ولادت اسفرت حضرت اسد اللہ الغالب بخواست و میداد فرمود و ما در نام پس خود را بنام من میید بعد
تولد ایشان نام نهادند چون حضرت ایشان بن تیز رسیدند تا باغ و در غلام علی شهر رسیدند
والد شریف بزرگی را بخوابیدند که فرمودند ما شش عبدالقادر بنیدتو لمت رساله گویش این
بزرگ حضرت خوش لافتم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ علیہ باشند عم حضرت که در بزرگ بودند و
یک ماه قرآن مجید حفظ نمودند و بکلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبدالداغ نام نهادند و الا حضرت بر

آنحضرت از پیر خود که صحبت داشت بر علیه اسلام بودند آنحضرت را از وطن مکه بلید نواز تقصای الهی
آن بزرگ و شریف الشان که یازدهم رجب بود و انتقال فرمودند والد ماجد فرمودند ما برای محبت
طبیعه بودیم تقدیر نمود و الحال هر جا که یوئی شام شمارسد از طریق مکه بلید نواز تقصای الهی
استعین بودند آنها و در اینستند حضرت ضیاء الدین و شاه عبدالعزیز و در ولیفیه حضرت خواجہ میر
سید و فرزند خواجہ ناصر و مولوی فخر الدین شاه نانو و شاه غلام سادات چشتی و دیگر اغراض
یا قند و در سنه هزار یکصد و شصت و یک که عمر شریف بسبب و دو سال بود در قافہ شریف شہید گردیدند
قول حسابی که از برای خود چشتی استانی یافتیم سرزمینی بود منظور آسمانی یا قسم غرض میبود
خود و در جای که ذوق و شوق باشد آنجا محبت کنید اینچنانگ که نمک سیدان است عرص نمودند و در
منطقه است فرمودند مبارک است پس محبت ساخته حضرت ایشان در احوال خود نوشته اند و حصول
مناسبتی بجمہ شریف محبت در خاندان قادریہ بدست مبارک حضرت شہید نمودم و طبعین و طریقہ
نقشبندیہ مجدد ویر فرمودند و پانزہ سال در علقہ ذکر و مراقبہ شرف سادات یافتیم بعد از این مکینہ
را با جازت مطلقہ بنواختند در اول ایادت نزد و در شتم که شغل در طریقہ نقشبندیہ میکنم رفعا فی حضرت
غوث الاعظم باشد یا نه دیدم کہ حضرت غوث الاعظمین در مکانی تشریف دارند و محاذی آن مکان
مکانی است کہ حضرت شافعی نقشبند تشریف میدارند رحمۃ اللہ علیہ میخاکم کہ نزد حضرت نقشبندیہ
حاضر شوم فرمودند منفقو و خداست بر وید مضایقہ نیست میفرمودند درین طریق چار چیز ضرورت
است شکستہ یا شکستہ وینی در دست یقینی محبت و مرتبہ تعشق بحجاب سرور کائنات دست
ہر گاہ نام شریف میگرفتند یا میشدند یکبار خادم قدم شریف تبرک آب آور و گفت سایہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بر ذات ایشان باشد از ششیدن این کلام بدیاب شدند و بگو
بر وید پیشانی آن خادم دادند فرمودند کہ من کہ باشم کہ سایہ رسول خدا بر من باشد
و آن خادم را بنواختند میفرمودند من صورت حضرت خواجہ نقشبند و حضرت مجدد و معاند سے
بنیم یکبار یک پہلو شل شد استمداد از روج مجدد و موزوم ہوں وقت صورت شریف

ایشان را به تعلق در پیو دیدم کل آن بیماری سلب نمودند میفرمودند که اگر چه شسته که بهرستان
 و توفیق محبت اند سماع و سرود هست که دل را انگار شوق می آید و پرده از چهره یار خرق میسازد و
 گوید که ما متوسلان سلسله نقشبندی که با و نه نشان جام مودت ایم حدیث و سرود هست که قلب را
 گویا ناگه از واقعه ی نبی میفرمودند که در کالات وصل عرفانی میشود بدان مقام نصیب پاک
 به نظر یاس و محرومی نیست هر چند وصول سبب حصول نیست میفرمودند چنانکه طلب مال فرض
 هست بر مومنان همچنین ترک حلال فرض هست بر عارفان مولف گوید عمل موفیان بر غریبیت
 میفرمودند صوفی دنیا و آخرت را پس پشت انداخته متوجه مولی گشته تلویحی به ملت عاشقان
 ز طبیعت جداست عاشقان را مذمب ملت خداست میفرمودند زوال عین نیست که سائل
 انا گفتن نتواند چنانکه خواجہ احرار رضی اللہ عنہ فرمودند انا الحق گفتن آسان است و انا را ازل
 کردن مشکل است میفرمودند کفر لغیب نیست که امتیاز بر خیزد و بجز ذات حق هیچ در نظر نماند
 منصور علاج گوید که گفت بدین حق اللہ و الکفر واجب که می و عند السعیدین و بر سر شنبه
 بسبب و گووم صفر بعد از شراق در سنه هزار و دو صد و چهل و در استخراق مشاهده حق ازین
 و ابر پر طال انتقال فرمود و ذکر حضرت حافظ کا مکار خا نصاحب حجت العظمی
 عزیز و خلیفه حضرت شاه محمد حسین سرسندی بود حضرت محمد ظہور الحسن در رساله خود و اهل
 میان صاحب را سید محمد اشرف نام تر مدعی و تولد حضرت ایشان به شاهجهان آباد
 شاید والد میا نصاحب یا آبا و اجداد وی حضرت از تر ند آمده سکونت سرسند اختیار کرده
 باشد و تولد وی حضرت در شاهجهان آباد باشد مگر در بودن آنحضرت از سادات برتر
 هرگز شکی نیست مرا تحقیق این امر و ذکر وی حضرت باستی لیکن بعد تحریر فکر آن حضرت
 شجره منظومه بعد تاریخ فوت حضرت چشتیه تصنیف خاص و بدستوی خاص آنحضرت نوشته
 دیدم که در آن مینویسند تمام شد شجره طیبه پیران چشت اهل سبب قدس اندام را هم صبی
 العبد غلامی عندهم اجمین را ششم انظر انظر که کار محمد حسین سرسندی قدوسی پیش از عصر

ابوالمیش حافظ عبدالرحمن صاحب حافظ کامگار خان صاحب در قوم خود خانداده اند در اصلاح اخلاق
 خان بهلاف سردار قوم و قریه را گویند و جد وی نامدار خان رئیس سردار پنجاب بود و پدر وی نیز خان
 در هندوستان آمده سکونت ملک که بهیر در زید حافظ صاحب موسوف به نقوسی و طهارت بودند
 و در اتباع شرعی رعایت کما حقہ داشتند میا صاحب در مرمن و فوات حافظ صاحب را
 طلبید و اجازت دادند و فرمودند که از اشاره پیران اجازت داد و هم نه فقط از جانب خود حافظ
 صاحب را اکثر اوقات محویت و استغراق غالب بود می اتفاق است که در مجلس سماع نمی رفتند
 در ایام عرس شیخ خود در مجلس سماع حاضر نشدند و در سجده که قریب به دهنه پیر وی است نشست
 بودند و الا آنجا سرانیدند بر شری ذوق و شوق افتاد و بعد و نقش گمان انجلس بر آمدند بعد افاقت
 نور ابا میر محمد رفتند و نشستند روزی شیخ محمد حسین که یکی از مریدان اسخ الاغتفا میا صاحب
 بودند از ارقم فرمودند که حافظ صاحب مسجد محله خود نماز عصر گزاهیدند و من در گوشه صحن
 مسجد این شعر بالحن خوش خواندم که عوی جو دینا بی و کپلائی مسجد او نیستند من و حافظ خود
 در رقص آمدند بعد افاقت مرگفتند که همچنین شعر در سجده گفتن شمار افشاید که نام شروع اند تا و باجوا
 ندادم و قبول نمودم بشت چهارم صفر و رسته هزار و دصد و بشت و نه زمین دار فانی بدیار
 جلا وانی رخت سفر بشت زیر دیوار شرقی روضه پیر خود مدفون گشت و لکن عالم علوم
 عقلی و نقلی و عارف اسرار حق و جلای سید مولوی محمد امین علی
 حسین حشمتی صابری قوسی رحمة اللہ علیہ مرید و از اهل خانقاهی حافظ محمد موسی
 ماکپوری رحمة اللہ علیہ بودند و از ابتدا می مغلان جوانی فرمود و لعب محترمز بودند و تحصیل علوم
 ظاهری و برهنگاری معروف اول کتاب شریعت طریقت از حضرت حضرت شاه غلام سیفی منجم بودند
 خلیفه حضرت اخوند فقیر صاحب یافته بودند بعد وفات وی حضرت فیض محبت حافظ کامگار خان
 صاحب که خلیفه حضرت شاه غلام سین بودند بر داشته بودند رحمة اللہ علیہم و از برکت صحبت این بزرگوار
 بزرگوار کامل اگاهی ظاهر و محسوس سکرو نمود و بعد که بعد یک سال از فوت پیر خود حافظ کامگار خان

حضرت سید محمد بعد از آن حضرت مولانا فیضی است و او چنانچه در تعلیم علوم باطن که نسبت به تنبیه و توبه
و طهارت که در پیش میافتد میشتافتند مگر از کسی حصول دعا نگرفتند و چنانچه ایشان با ابا شریف
برده به تحصیل علوم ظاهر معروف شدند و در اکثر اوقات در عین مطالعات کتاب بلا حلقه مقصود مستغرق
می بودند که از پرتوی صحبت آن هر دو بزرگ چشمتیه حال استغراق غالب شده بود همین حال از ظاهر
فرصت یافته باز بطلب مطلوب اصلی متوجه گردیدند حافظ با یکی صاحب رحمه الله یکی از دوستان
مولانا و مرید مجاز و از آن حضرت حافظ موسی رحمه الله علیه بودند چون طلب فقه ایشان بکمال یافتند
همراه ایشان شده بخود حافظ صاحب رحمه الله در آنکه بود رسید و مشرف گردیدند و ایشان را بخدمت
حافظ صاحب حاضر کردند چون حافظ صاحب استقامت ایشان کامل دیدند و طریقه خود را تسلیم کردند
و تعلیم فرمودند و مولانا و مرشد تا مجاهده در این مدت در ذکر چهار بسیار کردند چنانچه از او یک سخن
چند بار داوند و روزی از راقم میفرمودند چون نفس در ذکر غفلت سستی کرد می یا خواب آوردی
گوشت جسم خود را از دست خود می آیدم تا خواب غمگین گرد و بعد از آن حافظ صاحب رحمه الله علیه
خلافت دادند و بر جمله مریدان و خلفا ممتاز رسا غلظت چنانکه یک تخت و حجره شریف برابر عمارت پای
خود بساختند ایشان نهادند همیشه بر آن نشاندند و میفرمودند که مولوی حیوا از ادوات
شما ترو اینجا بیا ما را بخدمت حضرت ایشان از بزرگت صحبت می حضرت یا غلظت آنچه یافتند و
رسیدند بمقامی که رسیدند حضرت مولانا و مرشدنا در زمانه خود اجماعیه و پیش و اهل شریعت
و طریقت حقیقت بودند اما لباس رسوم مقنونه نمیداشتند و با اهل رسوم مشابه بودند که مجاهدت و ریاضت
را عزیز میداشتند و از اهل تصوف بودند که معاملات ایشان درست و صدق و صفا بود و صاحب
مقام بودند که از اهل حقیقت و هر عبادتی که بر خود مقرر کردند تالاب گوارا نرفت نکردند و هم صاحب
بودند که از حق بل پیوندمیشتند از خود فانی بودند و انصاف کلام آداب و سلایق حقیقت و اخلاص و حال
از اهل شریعت این عشق و ترک ماسک الملو بود و در خالق و محارفت بیان شافی میفرمودند و روزی پرسیدیم
که حضرت این شعر معنی دارد که علم حق در عالم صوفی گم شود و این سخن کی باور مردم شود و فرمودند من

میگویم فعل حق و فعل صوفی کم نشود و دویک در تصوف اشارات نیز لطیف بود و روزی بطرف ارقم متوجه
 شده فرمودند لا اشاره بود بر عین قنار خود و بر کل موجود است یعنی عدم است عدم هم نیست روزی فرمودند
 که عین العین کدام اگر درین ورزش یک نقطه باقی نماند و از غیبت خود از خود بخود نظر ندارد و بحیرت انجامد که
 و آن با حضور خود بخود است و تعلیمش از کلام مختصر میفرمودند تا طالب متفرق نیفتد روزی سوال کرد
 فرمودند نمی بینید یعنی ببینید و این اشاره بخود کرد و از آنچه همه حالها در حضور دارند و این حضور حضور غیبت
 و این ورزش سخت شکل است و احوال این گنگار و در هر نفس گرفتار بوجوب این بیت است
 تهی و ستان شمت راجه سود از هر کامل که خضر از آب حیوان تشنه می آید و سکنه را و توجه مرشدان
 و در عریان اثری قوی و اشته روزی عباس خان در حرم که یکی از وسایح این شهر بود و از ارقم میگفتند
 چون مرید مولانا شد هم پیش وی برای توجه گرفتن نشستم این خطره در دلم آمد که این چنین کردی
 که میشدی این تنها جنبشی بدینم پیدا شد و بهم گمان بردم که از خود پیش میکنم و بعد از گفتش خلیفه کرد
 اکنون فهم کردم که این از خود نیست بلکه از کسی دیگر است بعد از آن بهوشم رفت چون بهوش آدم دیدم
 که بالینی پیش من نهاده است شاید که سر بجنبش بسیار بزمین خیزد و که حضرت مولانا باین
 نهاده اند و روزی حضرت ایشان اندر خانه ارقم نشسته بود کسی گفت که عباس خان بر در بسته اند
 حضرت بیرون تشریف آورده دیدم که عباس خان سر خود را بر قدم مبارک حضرت نهاده و میگوید
 و می گویند غفر الله له و شمعیدم چون مولانا از وطن مراجعت نموده بخدمت حافظ صاحب مالکپور
 قاضی معیود و در ملازمت میسر شدند حافظ صاحب میفرمودند که مولوی جی بعد مدت چند ماه آمده ای
 چون مدت ایام باطنی را بعرض میسرانیدند فرمودند که اکنون مولوی جی بعد چندین است غیبت شما امروز
 کلام بنایم ظاهر است چون حضرت ایشان را قابل فهم کلام فرمودند کلام میفرمودند حضرت مرشدان را طریقه سلف
 صالحین بودند و هرگز با کلمات شتابان و آنچه از فتوح آدمی به زبان طالبان که آید و بایست داشتند خرم میکردند و
 هیچیک از آن دیگر مسکینان را نشنیده بودند و با او با می جلد و بر بر فرزند انگشت نهاده و اکثری از بر فرزند میگردانیدند
 اما بنمایان جی آنرا از یاد نیز ترسید از آن میفرمودند و غایتا بکثرین را شرف میبخشیدند و فقر طالبان که بهر ایشان

بودی هیچ خوردن و نوش آنها از نزد خود و کردی کسی باز ندادی تکلیف کسی و اندیشی اگر کسی با امر تمام بطاعت خود
 کردی از این قبول کردی مطالب و فیهرا دوست داشته و بر درندگان هم خوردی و بر قزاقان خود دوستگیری کردی
 دوری مسافران حاجتمندان درین نزدیگی و کمال شفقت بیمارانی که روی و دوا می در میان از نزد خود و ادا کردی
 دیگر بگوشتش تمام هر سائیده داد و در کار خیر خلق خدا و کار خیر می مشرک و کار فرادوست ندانستی و در وقت کلام
 یقین خود امتیاع با غیظ و غضب می و کلام تمجید و توحید را پسند کردی و گاهی در میان سخن از حکمت
 نسبت می ترشد از ابوبکر و رفیق را آوردی و طالبان را بقدر استعدا و انبیا القان نسبت نمودی و اکثر را در آن حال
 از در عشق مشوق و ذوق حق پیدا کردی کسی از پادشاهی عشق و سبلی محبت مستغرق بودی و در توبه ایشان
 حضرت فنا بر طالب نیز طاری شدی هر که داند و اندویشان حضرت مخلصان خود را از تعلیم امر و مذکور خالی نگذاشته
 انور بدان نور از تو گیریم پوشش می نیست چه حاصل نماند از کوشش نیست و مشرب دی حضرت خود بود
 و نماز پنج وقت با جماعت و مسجد با مشور و حضور و انوار دمی و اشراق و چاشنی و دیگر نوافل هم می کردی
 و نماز جماعت با من موت فخر و نماز احوال الاموال را می شد ناظم از تحریر و زبان از تقریر عاجز است و از
 عالم مصوت با عالم ملکوت در سنه یک هزار و دویست و هشتاد و هجری و ماه ذی القعدة بنا به کثرت و هم خیرت می رسیدند
 و در امر و هر که مولود و ملوک می حضرت بود صد فون گشتند و سه فرزند و عجب گذشتند و از حبس
 زاده مولوی محمد انوار الحق فرزند اکبر حضرت مولانا سید محمد امانت علی رحمة الله علیه مرد
 و سجاد نشین پدر بزرگوار خود هستند بعد حصول علم ضروری و تحصیل فن طبابت تکمیل رسیده اند و خلق عظیم
 و کریم سیم بر خلق و عبادان پدر بزرگوار خود و منبذول میدارند و خلق ازل ایشان را خلق عظیم خلق کرده و از روز
 ازل در نهادشان نهاده و از بزرگت محبت پدر بزرگوارش نیز از پیدایش در اوت شان میگویند شده و سالی این شهر
 قضایات و قرایات بمجاور و بالیشان آیند و رجوع غلبه و شغای میباید صحبت بی با چند پدر بزرگوارش هستند
 ایشان را باشد که توجیه حاصل آنکه در کبر و کینه و خشم و غضب و پاک گردانیده و عبادت حق و ذکر و فکر تعلیم
 ساخته بر و رفقت نسبت خود و خود وحدت و عرفان در پیش انداخته و حکمت الهی در پیش ایشان را از اول
 تبار که خلقت است و از اول خلق که از اول عالم و اول عالم فانی و اول عالم فانی و اول عالم فانی است ایشان را

انگاه بی دادند و ایشان اظهار تلباس بدن و اندام حقیقا تمام بنمایند و نهایت تقاضاست فرج
 از الوه کی حسیر غاشاک فرش و گمانزایک صاف میدارند و پدر بزرگوارش نیز طبعیت التراج بودند
 چنانچه گفته اند که لکمه شیر لایق و نماز نیز مثل پدر بزرگوار خود به سنگی و آبر سنگی و حضور میگذازند و قیاسی رقم
 و ایشان و وجهه گنگو پشیریت سجدت حضرت مولانا و مرشدان حاضر بودیم من ایشان بر فراز حضرت تعلیم
 بعد از آنکه علی مرتضی بزم روزی از حضرت مرشدان خود که از او بر فراز حضرت تعلیم میجو و عرض نمودم بلی حضرت است
 بلکه در عالم اندران نیز پیشوا را تسلیم نمیشدند و فریاد کردند و در حقیقت ایشانند و توبه میدادند و از ازارت ایشان
 بسیار محظوظ بود و گاهی از راه شفقت پدری ایشان را انوار میفرمودند و میفرمودند که در سینه ایشان
 نهاده ایم پس بخواهند خالصان آیند میدارند انبیا الدنیا فی الله تعالی تخم شجر طور برینند و خواهد دید
 صاحبزاده کافی همان نیز بار اقدس میفرمودند و حضرت نهانی از اسرار حق در سینه فرزندار جمیع خود ظاهر
 است احق نهانی کردند اندران حال عالیشان تغییر و تبدیل شد صاحبزاده ثالث فرزند بلند
 اظهار الحی را از خود سالگی در سفر و حضر برادر خود میداشتند و تعلیم میکردند ایشان هم میرید پدر بزرگوار
 خود دادند ایشان همه حقیقات مثل پیران و گمان دیگر نعم پیران و گمانی نداشتند و بر هیچ چیز مسترس شدن
 و والد بزرگوار خود طبع ندارند و تکلیف نمیدادند و بنده گمان پدر بزرگوار خود را از اهل علم ظاهر و باطن و فقر و غنا
 تعلیم و تکریم میکنند و انکال بنده زاری خود را بر اینها فخر نمیدادند و نیز تعلیم خود را از آنها نخواهند خلاص
 مولانا و مرشدان سید نجابت علی ساکن شاه اباد و در هر پنج وقت نماز از بکرت صحبت ایشان
 حضرت و بعد و حال عاری میشد حضرت مرشدان میفرمودند آن وجد و حال ایشان از کثرت و زینش
 شغل در و در شریف پیدا شده بود و در زمانه حیات حضرت مولانا سفر آخره قبول کردند و رحمه الله علیه
 امام شاه سالک امر و هم مولانا و مرشدان میفرمودند و شغل که از تعلیم میکردم در و دوات آن شغل
 بروی زو و ظاهر میشدی و نیز در حیات حضرت مولانا فوت کردند رحمه الله تعالی علیه السلام
 ساکن طبر و مصالح و بزرگ و کامل القضا و بودند حالات و دوات ایشان معلوم نیست رحمه الله علیه
 سیاحت الدنیا سالک امر و هم بر اکثر احوال مولانا و نهیت دارند و از قدیمان خدام صادق اعتقاد

وقت توبه قومی دارند مولانا در برون زمین سلیم نشان میفرمودند هر کلام باریک و تعلیم دقیق در زمین او
 می آید سید الله تعالی بعد از آنکه برادر سید هزاره و دو صد و شصت و هشت فوت کرد و در حیدرآباد رحیم خان
 خاں شکار حضرت مولانا است وقتی مولانا در آنکه در شریف مرخص شده بودند خدا و مان سید زنده گان
 ایشان منقطع کرده بودند در آن حال علامه و کمره ویر دادند و حاجی عبدالرشید شاه را که فلیفه محذور و محافظ
 صاحب اند و بر وزن ششها با قاف و بر تعلیم است باطن وقت اند فرمودند اگر عبدالرحیم آید الله تعالی
 باطن از شما نماید تعلیم نمایند و حضرت عبدالرشید شاه کلاه طلب کند از دست خود بر سرش بپوشد و فرمودند
 که این کلاه خواجگان چیست است که شما را داده میشود و چشم پر آب شد تا نیری بود که همه حاضران
 میگفتند را قلم نیز بالین و نای و در شادی حیران استاد بود میان سعادت ان شاه و کمره عرض نمودند
 فلان بر بالین حضرت است با دهت نام بنده گرفته فرمودند آنچه فرمودند و در آن مرض تا سیه روز کلام کم کرده
 بودند و از سر دار صاحب حضرت بهاد و علایشاه که برای ایجاد حضرت تشریف آورده بودند میفرمودند
 در قلم بودن کیفیت قلب شکر خدا است باز فرمودند تا سیه روز از شخصی را ثبات توحید کلام گفتند
 گو در میدان ماند آخر الا فضل خداست یعنی افضل الهی حضرت غالب اند و آن مغلوب شد علامه حمید خان
 در سفر و حضر از غروب الکی بخود حضرت حاضر ماندند گاه گاه از ایشان مزاح میکردند کسی را تعلیم
 نمیکند بخیل نیست و فغانست بخود تنهایی را دوست میدار و سید الله تعالی و در سفر شمسیر عبدالرحیم
 و علامه حمید بر سر و بنده حضرت حاضر بودند تشریف بردن حضرت مرشدان و در شمسیر نظر ملاقات
 حضرت شیخ احمد قدس نهر بود میفرمودند حضرت شیخ احمد عالم با عمل بودند و تحقیق و صاحب روح و زمین
 اند و نیا و ابل آن نسبت بی علمی و محبت و حضرت پیدایش می رسول شاه شمسیری
 ابل حال و صاحب عذاب بودند شنیدم که شمسیر میدان ایشان ماند و طلقه گرفته ذکر میگویند
 حضرت مولانا میفرمودند رسول شاه را با خانه خود برده بودند تا سیه روز و گاه ماندیم خانه او و نه کرده از
 مکان حضرت شیخ احمد رحمه الله است و معتقد شیخ احمد نبودن او را معتقد شیخ کرده اند شنیدم
 بعد از محبت حضرت مولانا از کشمیر رسول شاه باز در آنکه بنده حضرت حاضر شده بودند و بعد از آن شیخ

صحبت بر پشته و حضرت با تیه بخانه خود رفتند که زن میگوید که معذورم که خبر هست یا فوت گردید کسی خبر ندارد
خافظ حسین العقی ساکن کشمیر هستند یعنی از تحصیل علوم متد اطله میدارند و تحصیل سلوک نشینند باز اباد و
اجداد خود میدهند و ارشاد مستر شد انرا میگویند از انجا که دوله مشرق محبت الهی غالب طلب کامل
بود و مرتبه پیری و فقری خود و جاده غم پز ادگی از سر بدر کرده خاک بر پیش رخیده از رسول شاه طریقی
چشمتی اخذ کردند چون حضرت مولانا بشیر رسیدند به کسره خوار رسول شاه باز بر بخت مولانا
بیت کرد و در دو سلسله چشت اهل بهشت و اهل شدند و از صفین صحبت ان مستفیض گشتند و قبی محبت
مولانا از کشمیر فرزند سید محمد خود را بخندش همراه میکردند مولانا فرمودند که این خرد ساست بعد چهر سال
باید فرستاد و چنانچه فرزند مذکور در مرض موت حضرت مولانا رسید حضرت فرزند ان خود را فرمودند این
بزرگ زاده است خاطرش طوطی داند و در حیات حضرت مولانا اگر خطوط پدرش با شتیاق طارست علی بن
بعد فوت مولانا رحمه الله علیه با حسن جمحیت و وار لوت تاریخ انقا لشش منظم نوشته است

<p>و ادیرینا شد نو دنیا بشیوا ای اهل جود پی پوری یعنی مولی معنوی مظہر انوار حق و موجب انوار حق چون امین گنج اسرار نبی بود و علی فیض جو را کن منور یا الہ الامین گفت یافت سال میلش بشمار زوی کمال</p>	<p>و اهلان را مقصد جان عارفانرا کعبه بود رہبر اہل کمال و مہتر اہل شہود مخزن اسرار حق و حاجی نفس و جہود زان مرتب ہر دو اسم پاک نزدانش نمود تا وی راہ زمان او از کمال جود و بود قطب جبہ کائنات و سیادت بود</p>
---	---

[illegible]

برهستان حضرت مولانا مرشد ناهنا دند چون که حضرت مولانا بر ایشان کمال شفقت و مهربانی مبذول میباشند
تبعیلم ذکر و فکر بلند فرسار ساختند و کلام مختصان از ایشان بیان میفرمودند و از سخن محقق مستفیض میگرفتند
و سخن لطیف و نکات دقیق و قول تحقیق و حقائق و معارف و توحید اکثر از ایشان میفرمودند و در مرقع تعالی
با جازت سلاسل خود ممتاز گردانیدند و بنسب منسوبی که خود را از پیغمبر هم اصغر منسوب کردند و در حدیث و احادیث
و تفسیر سفر آخرت کردند و در حدیث و تفسیر و کلام و فقه و حدیث و احادیث و کلام و فقه و حدیث و احادیث و کلام و فقه و حدیث و احادیث
و ذوق اندک تحصیل علوم ظاهر از مولانا احمد حسن موصوف میدارند و فیض باطن از عمارت مولانا و مرشد تاهدا
سره بر داشته اند و مولانا چون غایت محبت اطاعت و ملاجیت ظاهر و باطن و دیدن ایشان و دیدن ایشان از نیر افاضات
داده اند و الله تعالی مولانا و مرشد تاهدا را عافیت و سلامتی و بر کلامی و بیانی و تفکری که از زبان و درشتی عافیت و سلامتی
کردن و تمام خدا تعالی میسر شود و نه و اکثر از ایشان بر کلامی و بیانی و تفکری که از زبان و درشتی عافیت و سلامتی
و تعلیم می یافتند از مولانا و مرشد تاهدا تحقیق آن می نمودند و می فهمیدند و ذکر مرشد صاحب در علی شاه
مرید و خلیفه و جانشین حضرت نور علی شاه و مرید حضرت محمد و وی مرید حضرت خواجہ عبداللہ و وی خلیفہ حضرت سید
شاه و دیگر قدس سره هستند و کوهی که در دهی است بر دوه کرده و غریب از تها فی سیر و مقام داره و شریفی که سکر
شدید و کوهی که بود و قامت میدارند و میزند عالی او شان شسته اند و بعضی تبرکات آنحضرت و اینجامیدارند
و با حسن خلق و در ایشان کثیر البهول سالن جمیع نمیدارند و آدنی و ده مذکور با حسن تدبیر بر کمال و در ایشان و
میانان مشتمل میمانند و بزوات خود بخیر عز و رایت صرف بجای و اندازند و مذهب الانفاق و محب الفقرا
و سادگان و دهان و درست هستند و اهل تکلیف اند که در امور متروک و از عالی کمالی نمی گردند و جلال خود مستقیم میمانند
مولانا میفرمودند و قل باین باب در علی شاه در مہوم و محرم کمال خود و بیاید چنین مطلب لائق فقیر است و ایشان نیز
از فیض صحبت لانا مستفیض گشته اند و تعلیم یافته اند و کوه شریف خوانده اند و اکثر امور و عبادات انجام
از فہمائش مولانا و فرموده اند و صاحب شوق و ذوق و وجد اند و رقم دوسه مرتبہ زیارت و قدر سوسه از ایشان غیر
شدند و الله تعالی ایشان را بر حشریتان این زمان یکسر و مستلا با کرامت و ملا و اکثر سید محمدین الدین
مرید و خلیفہ حضرت عافیت و محبت و سوسه از سادگان و بر حسب تدبیر و طریقه و کرامت و ملا و اکثر سید محمدین الدین

از کمال

در حدیث

گشت سجد نکو کریم شاه بروی پادشاه گشته بودند و بعد فوت همی احمد شاپسته اندوکر احمد علی شاه
 مرید حضرت عاظم صاحب موهبت هستند مجاز و مازون اند و ساکن در وید و شنج عباسی اند و حاجی الحرمین
 شریفین هستند با وجود اهل و عیال آزاد و مجر و دبی تکلف نسبت میکنند و صحران و جنگ را دوست میدارند
 و تحصیل علم مروری هم میدارند سلمه الدین عالمی و ذکر مولوی امام الدین مرید و خلیفه حضرت
 بشاه عظام علی و سید اند از اولاد و خواجه مود و وحشتی و عالم بودند و متقی و مولود و ملوک
 و موقن ایشان مرید بهت بعد نماز فجر از راقبه و اشراق فراغت یافته از تفسیر حدیث و فقه و غیره
 در مسکن کردند و بر وجه و عظمیفر بودند و بعد ظهر با زط البعلی از اسبق میدارند و پس از حضرت
 مستقیم علم باطن عینی بودند و توجه میدادند با وجود اهل و عیال بر فقر و فاقه میگذرانیدند و برسی
 اظهار حال نمی نمودند و اقامه از زیارتش مشرف شده بود و فائش در سینه میگردید و در صد و پنجاه و شش
 و ششم و نهم و ۱۲ واقع شد مولوی کریم بخش فرزند ایشان مرد بزرگ و صالح اند و از تحصیل
 علوم و شرفت یافته اند شاجی امین الدین مرید و مجاز و مازون از مولوی امام الدین رحمه الله بودند
 بعد تحصیل علم مروری اشتغال بشغل و اشغال و بطالعه کتب تصوف مثل کتابات حضرت مجدد است
 ثانی و مضمون میگردید هستند هر که دیر دیدی دوستی که مرید و فقیر و بزرگ است از اقامه کمال نیست میکنند
 رحمه الله علیه حافظ مهر با نعلی مرید و مجاز و مازون حضرت مولوی امام الدین و از سادات امر و به و
 اولاد حضرت شاه ولایت آنجا هستند و در علوم دینی و کتب متعلقه دیر و مکر و شغل طریقه خود کمال
 تمام و در بطالعه کتب سلوک موفیه رحمه الله و افضیته و اشتغال تمام میدارند از سیاهی نورانی ایشان
 بزرگی و صاحب کثرت بود و با مرید سلمه الدین مولوی عبدالحی حمزه الدین مرید و خلیفه حضرت شاه عظام
 علی بودند و تکریم علیه در امر و بهر سجد میمانند و نور و شرفات خود را بشغل و در راقبه تلاوت کلام الله میکنند و این
 و بر ملاقات کسی نمی رفتند و از دنیا و اهل آن میگرفتند و هر که بخودش میرستی و میسجد یک کلام نموده
 یکایک التیاده سلام میگفتند اند و چون میرفتند روزی من گفتند و در سالگی بخودش رفتند و در شان یک
 و کلام فرمودند و من و من که بجوابه خندیدند و بعد از آنجا به بخش من گفتم

شیرین خان شیرازی

شیرین خان شیرازی

شیرین خان شیرازی

ایسے خدا مولوی صاحب رخصت فرمودند کہ بگوائی خدا عبدالحی راجہ بخش من گنہم ای خدا مولوی صاحب
بخش باز فرمودند نہ چنین بگوائی خدا عبدالحی راجہ بخش من بدل گنہم تا آنکہ فرمودہ ایشان گوی ترا
نکند از بد با جا رگنہم ای خدا عبدالحی راجہ بخش در ان سخن مسجود خست مرود بود و اچند دانہ امر و ازان
چیدہ داد و نوس و فاش معلوم نگردید و صبح حجرہ مسجد مدبر بایگشتند و ذکر حاجی حبیب اللہ شاہ
ایشان از ابلہ خلفا و حضرت حافظ موسی قدس سرہ ہستند حافظ صاحب ~~عمر بانی تعلیم توفیق~~ ایشان
میں فرمودند ایشان ایکہ نشین تفرید تارک ماسہ مشغول شاہ قہرمانی ہستند اندشتات راوی اند کہ
روزی بجای نقیض کہ گاہی برود و ایشان را می میشود از طبعی سجدہ و غافقا شیخ ایشان را بہت
خود را بجان کہ بچیتہ است سرگرم اند ختمند بچونہ تعالی ایدنی رسید شیر علی خالصہ کہ عظم رئیس
مرا و ابا و انا و اولاد و اہما و حضرت شیخ ابراہیم ادہم لہی قدس سرہ ہستند و تحویل علم فراہم میدارند و از
مدت مدید تخلص در ویشی کہ مانند گشتگان در شد کامل و مکمل باشد بودند بیا دزی طالع سنہ بکراہ
و صند پیشما و و شش در تہا نیسرسیدند ایشان را جامع او صفای ہری و بالین یافتند و مع شیخ نجیب اللہ
کہ آنہم بھی تہنہ ہست و اند و بہت گشتند چنانچہ خانہ صاحب صوف و دو کراٹ ایشان چنان گشتند اند کہ بیست
ہو نہ کہ خاکسار تہا نیسرسیدم توکل شالی ایفان مولانا سید ماسید مولوی محمد انہ تعالی قدس سرہ بقبر مبارک
حضرت حاجی عبداللہ صاحب مصلق بچانی جو بہم ~~عمر بانی تعلیم توفیق~~ فنا و شیخ نجیب اللہ صاحب مشرف بہت
شود آرزوی ادرض نو دم آنوقت قبول شد اصرار خلافت ادب و قیام گاہ مرحمت نمود و بعد وقت جو شیخ
نجیب اللہ گفت کہ مرشدومی فوت باطنی و ذی شان طبری بخوہم و ایشان بکین ہستند و این تیر گنہم کہ بشرط
قلبہ حب ایشان بر سر شاہ امام علی رحمہ اللہ بیعت خواہم کرد من بعد بیعت ایشان بر فتم ایہ کہم کہ در مدت دنیا
تا راست خوانند و نہ پیچید ہم را پیچیدہ اولوق جوابات حضرت شاہ دار رحمہ اللہ کہ بر طبق سوالات العلماء
قاضی شہب الدین دولت آبادی رحمہ اللہ فرمودند بودند بفرصت خواندن برستم و اند این حدیث کہ
اللہم احسنی ربک و احسنی متقی مسکینا و احسنی فی زمرۃ الکین بظرم درآمد آمد ہم پیچیدم کہ جرعت
ایشان بشیل و قال انکشت گردید بعد از اہت میفرمایند عصر آن روز کہ بجز مت زنیسم مرا نیستم

شیخ عبدالحی راجہ بخش

کردی و در ششم در سن بیست و نهمی از دیدارش مشرف شده بود و در حبس اند علییه و راه حبس نیکوکار
 و دو صد و پنجاه و دو ذقات یافت صاحبزاده ثانی غلام شاه و صاحبزاده ثالث غلام حسین
 قدس سرها از بی بی صاحبیه بودند ازین جهت مردمان بر و ایشانرا کلان مخر و میگفتند صاحبزاده غلام شاه
 را پدر بزرگوار و بی برای تعلیم علم هر حضرت شاه غلام حسین که خلیفه وی بود سپرد که ذکر الشیطان بالاکلام
 روزی صاحبزاده غلام شاه با شاره استاد موصوف از پدر بزرگوار خود طلب نام خدا عرض نمود و پدر
 فرمود ترا کسی فحاشی کرده است خوب بیانشین گشت شفقت بطلبش پیش نهاد و اسم و اسم تعلیم
 کرد و صاحبزاده موصوف در زمان فوت پدر بزرگوار خود هشت و نیم سال بود و بعد انتقال پدر بزرگوار و
 بهر تشریفان ویرا بر سر پیرش نشاند و با شین با خند از قم از زیارت الشیطان نیز مشرف شده
 بود و جوان خوش رو و دطاهر و باطن شرم و در کمال جمال و عبورت مشایخ بود و در مصداق حدیث
 شریف که اهل الجحیم بل در غایت سادگی حافظ محمد علی مرو بزرگ و صادق بود از ارقم میگفتند که
 در آخر شب سه کرات بخواب و دیدم که رئیس مامور فوت کرد و دیدم که اهل و عیال و مالی را میپوشانند
 و در صبح آن یاری نماز فجر در مسجد درآمدیم شنیدم که صاحبزاده غلام شاه انتقال کرد و رحمة الله علیه و
 حضرت در زمانه فراب احمد علیخان غفر الله تعالی بقسم جمادی الثانی سنه یک هزار و دویست و چهل و چهار
 ذقات یافت صاحبزاده ثالث حضرت غلام حسین قدس سره جمال صورت و کمال معنی و
 چون در مجلس تخمین نشستیم همگی ویرای دیدند و همگی شایع و امیر و رئیس شهر را میپوشانند
 تعظیم و تکریم بلیغ میکردند ایشان را بجز تفصیل علم ظاهر و منتهای نسبت باطن طریقه حقیقه
 صاحبزاده قدوسی را از خلفا پدر بزرگوار خود حاصل نمود یعنی حافظ عبدالرحمن و صاحبزاده عبدالعزیز
 و حافظ محمد و ملا دریاخان و اخوند شاه زمان و بعضی اجازت از حضرت شاه غلام حسین بعد
 در سنه هزار و دویست و هشت و نه برای زیارت بزرگان و در بلی مفتی بود و از آنها از مولانا شاه
 حمید الغریز اجازت تلاوت قرآن و دلائل خیرات حاصل نمود و از مولانا شاه حمید القادر برادر
 مولانا شاه عبدالعزیز قدس سره طریقه نقشبندیه یاد کرد و در میان صاحبزاده ثانی از اهل طریقه

همیشه وقادریه و غیره نوشته دادند بعد از آن تقصیر کرده و فتنه و از سیل احمد عرف چپ می
 طریقه قادریه و اجازت دعای سیفی و اعمال و غیره دریافتند پس از آن مثل پدر بزرگوار خود میسرند
 ارشاد داشتند صاحب سماع بود گاهی در بعضی جمعی آمدند و آن حال رنگ چهره مبارکش متغیر شد
 و از دست خود سینه خود را میبیدی و میزین چاک کردی در آنوقت بر حاضران مجلس تائیدی قیامی
 و صاحب خلق بود و بعضی مخلصان خود را میزد و امثال معتقدان خویش در این بند شستی اگر او کار براری آن
 مسکین کردی از دانا خوش نشدی و در لذت و خیال نگریدی و مردم منتفع خود را از دانا و موقوفه نموده
 رحمة الله علیه عمرید آن حضرت ذوق مشوق میباشید و آنکه نموده اند نیز میباشید و در این
 و شفقت نمودی از آنجهت که پدر بزرگوار من از ایشان مجاز بود و اجازت دعای سیفی و اعمال دیگر یافت
 بودند که بعد از انتقال شیخ خود صحبت از ایشان داشتند صاحب خواجه موصوف اکثر تشریف شریف بر او داد
 و او روی و بعد یکسال در ایام عرس حضرت شاه غلام حسین محمد الهدی آمدند و تقاضای کردند مشرب
 ایشان همیشه بودند و در هم میماندند و صد پناه دهنده و فدا یفت حکامتی سپاه و کرم کشیدند
 که امیر خان مرید حضرت اخوند فقیر رحمه الله علیه بود پدر او که یکی از رؤسای رام پور بود و در حاضر بود و گفت
 صاحب اوداعای آمدی و باز نماندی آخر کارش قید نمودی و یا برنجی کردی و به چندی میفرستد و میماند
 زمانی و دوبار بنحدرت اخوند صاحب حاضر آمد کرات و مراتب چنین چنان شد کسی او را گفت قسم بخوری
 و باری آبی جواب بستم عاشق اعتباری ندارد در حقه الله صاحب خواجه را بعلی اخوند صاحب غلام کرم
 انبلی بی صاحب دیگر بودند خانه نشین و مجبور و آزار میدویدند رحمه الله علیه در آخرت شاه رگهای
 را میپوشی مرید غلیظه حضرت شاه خان نظام حال الهدی مرید غلیظه حضرت شاه غلب الدین که در ایشان
 بالا گذشت وی مرید غلیظه خواجه محمد زید پور بودند رحمه الله علیه حضرت صاحب خواجه مولوی صاحب الغنی
 در رساله مذکور میگوید حضرت شاه و رگهای استغراق بخدی داشتند که وقت نماز مردان آگاه میکردند
 و مادر نادولی بودند و در تحت نهال سبیل پنجاب سینه میگرد و بعد شصت و هجده ساله بودند و در آن
 معین فیض حق است در ابتدای عمر در ایام طفولیت ایشان نیز بهر سیدان و بزرگان بودند و در صحرای گشتند

حضرت شاه
 رگهای

حیدر نظر نور شبیه شمال فرمودند تا بوقت شرفیض راتعلی بدلی کرد و بعد چهل و نوبت مبارک او
بر آورده و در حجره نهادند چنان معلوم میشد که همین وقت غسل داده اند و سیم تغییر نمود و پنجم که در زیر
نهایت خوش بود شست مردم ترک برداشته قریب تربت حضرت ایشان مد فوائده چند تا از اینم و قاتل
مسلو کسی لیل احد گفته اند که امام دوازده ساله بود و در شادمانی بود و سعید و برادر هیدر چه شدند و اصل جناب خدا ولی
شکسته و منور گفت تا خبرش : سون حکم دین نبی قیام از پایشان محمد انکه قاسم طعام منکر ایشان
بودند با رقم میگفتند که وقتی مراقبتی شده بود از حضرت مرشد عرض نمودند که در بازار بزرگو
خواجه کسی بنده عرض کرد که این من بنی امیر شده بعد از توجیه حضرت پیر نقیبن بیضا مبدل گردید
به می سجاد و نه چنان کن گوشت پیر میان گوید که ساکت بنمیزد زاده و در ستم نمره با اقامه نماز زمان در
توکل بود و بوقت شنبه زیارت ایشان مشرف گشته بود و صاحبزاده ثانی ایشان معلوم می شد که پیر
ایشان بوده و بوقت پدر بزرگوار خود چند ماه در آنجا ماندند و اتم الشریعت و حضرت حاضر شدند
و در موازجهت هم سنده کی با رقم الفت بحال دوشی و در شاه احمد سعید رحمه الله علیه
در رساله مذکور بر آورده می هست فرزند اکبر حضرت شاه ابو سعید پسر پسر ولادت ایشان در سنه پنجاه
و دو و صد و هشتاد و دو و او تا سنج ولادت مطهره و آن گسستن بیت والد ماجد و حفظ کلام شریف فرمودند
و معلوم عقاید و نمونوی فضل امام مخفی شرف الدین غیر با خوانند و علمیت شریف از تلامیذ حضرت شاه
عبد الغفر زعمه الدلیل رشید الدین خان و غیره خوانند و سلوک طریقه مجددیه از حضرت ایشان یعنی حضرت
خلع امام علی و والد خود حاصل نموده با جازت و خلافت مشرف گشتند و در آن زمان از علم طاهر و باطن جبره رسانیدند
حضرت ایشان در احوال ایشان در رساله خود چنین نوشته اند احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید محمد و
در حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفه قریب نیست بوالد ماجد و خود نهی کلامه الشریف و نیز حضرت ایشان
در کتب و ارقام فرمودند و در احوال و شایسته هر چه از اسلاست و اما که از ثبات مودت بهتر از قرابت
حضرت ابو سعید سعید بن محمد سمانه احمد سعید جلال الدین تالی محمود آروق احمد راف الدین بشارت احمد
الدین بن محمد بن احمد تالی و محضر این چهار بزرگ برکت عطا نماید و موجب راج طریقه نماید و اگر کسی بخواهد

در سنه پنجاه و دو

این ائمه ایشان بعد از وفات والدین تمام مقام خیرین شریفان را بر سر ایشان نهادند و در میان آن
 حسب حصله خود فرائد بودند خلفای ایشان در اسلام قندار و غرین شهر تمام دارند جمعه الله علیه
 شیخ سیف الدین پسر خرم خود بود محمد مصوم بن حضرت مجید و جابر بنش این اندر اقامت زیارت کبار بدلی
 رفته بشرف پادشاه این مشرف شده است بعد از این احوال انبیا که سینه من بهت فرمودند و کیفیت
 نسبت این شئون بدیع و حرارت بلطین یافته شد حضرت ایشانرا پیشتر محبت غلاب و علی غلبه
 که با مشغول هستند و حقیقت باقی معروف بودند در هیچ لاول بود شنبه سینه که از خود و بعد از وفات
 در دیده سوره که باقی پندش در شرف نیست سال سوره پسند شارب و جابر بنش که حضرت محمد و حسن
 میر حضرت شاه غلام حسنی دادادی دار اصل شیخ فاروقی بودند بر قلیل جلال خود قناعت نمود
 خانه نشینی اندک از دلی گات و از اولیت میگردند کار ضروری خود از دست خود میگردند گفتنی
 و به پیشین تأکلیف نمیدادند عمر شریف قریب بود رسیده بود کلافه فی واثبات جاسم دم تا وقت فوت کردند
 بعد حافظ کاظم خان حمله الله تمام عمر شیخ خود ایشان میگردند و بنای روضه و عمارات خانقاها شیخ خود
 از طرف علی بن حسن که میر در ستم الاقتصا حضرت شاه بودند ایشان از حسن بن خود می ساخته است و خیر خدای با
 مخلصان دوستی و معارف و خائب میسان بودند احوال حضرت شاه غلام حسنی پس سر که بالا نگاشته ام
 اکثر از رساله تصنیف ایشان است در مقام اجازت حاکمی عینی و اعمال غیره از ایشان از پدر بزرگوار خود یافته است
 ایشان از ابا و اجداد خود و از شیخ خود و ابا و اجداد ایشان سکه بعلن اجازت لعل و طریقه و عا
 خوانی بودند زمان ایشان جاری ماند اکنون بر دست ایشان ختم گردید تاریخ است چهارم جب در سینه که
 دو و صد و بیست و هفت زیر دیوار شرفی حافظ روضه پیر خود مدفون گشتند و که حافظ محمد محمود
 میر حضرت شاه غلام حسن بودند در اجده ای ایام حوالی نجف حضرت شاه رسید بودند از ان ایام بود
 بنحیث که حاضر بودند بر خود لازم و واجب گردانیدند بعد انتقال شاه خود تا پنجاه سال تقریباً که بین ظهور
 العصر از ادب بر ستاده شامی نهادند لکن علت پیروی خود را تصدیق کردند تا آنکه زیر دیوار غری حافظ روضه
 شاه بخش خود نهادند و روزی شاه جی حمید الله شاه از وی حضرت پیر سید نو که حافظ صاحب برین قرار

کتابخانه مبارک

کتابخانه مبارک

چون مریدان هر شب ایشان را در میان حال دیدند با هم گفتند حضرت شیخ را در میان حال مشغول بکند زانوی محاسن
 بشاید چنانچه مکرر در کمر ناخت میگذارد و چون صفت بسیار ایشان را که در میان با بچه آوردند
 شبی در ذکر الهی مشغول بود که روح پرور از نمودن تباریخ دوازدهم شعبان در سینه بکمر آورد و دست و پنهان
 و شمشیر خاک و دلیله در دوازدهم خاتمه پیروز و سر نیاز نهاد و در فواید گشت و گذار شاه چای حسانه
 مرید حضرت شاه غلام حسین بود در او امان عمر جوانی بخیر است حضرت شاه رسیدند بودند از انوار ربوبیت
 صحبت این حضرت بر دل وی دنیا سر شده بود و روز شنبه در صحرای اشتغال باز ذکر بسیار میشت
 و محب الفقر او را کین همان بود چنانچه اگر فقر و محب مرتبه و اهل خلعت بر ملاقات برخانه وی می آمدند
 و وی تعلق خاطر و عشق و محبت شیخ خود که محقق داشت و بعد از تقال شیخ در انست باطن باشی خوب بسیار
 بود و شیخ نیز توجه خاطر لطیف وی بکمال تمام میبرد و شیخ چنانچه اکثر امور دینی و دنیاوی در محال باطن
 ویران شیخ خود کشف و میبویند و وقتی که والدیه همراه مولانا و مرشد زاهدی ملاقات وی تشریف می برد
 بودند والدیه بعد از صحبت میفرمودند که چون برخانه وی رسیدیم ملاقات کردیم فرمود که آتش میباید
 یعنی پیر ایشان فرموده اند که شاه چای توشه موجود تیار و آید یک سائیکه لایق خورون توشه اند می دهند حضرت
 بر حال را تمجید است و شفقت بزرگانه میفرمودند و روزی صحبت وی نشست بودم تذکره بزرگان
 بیان آن فرمودند شیخ زاهدان رفته پرسیدم که سر کریم کجا رفته اند کسی گفت که جهان مولوی غلام حیلان
 بلا سیکور در گواب با خفا افتاده است برای بر آوردن آن رفته اند و باز فرمودند که جانوران اینجا
 پیر کریم پیر کریم میگویند من تقاضای حضرت میبینم خود بدو گفته ام که پیر شاه چای صاحب در زندگی آن بزرگ
 برای ملاقات وی سبلون رفته باشند و در یک شب چگونه رفتند و آن بزرگ تنها چگونه جهاز را
 بر آورده و در آن کثیر همراه خود برده باشند و سمندر اینجا در دست شاید نیست بعیده را بطور باد قطع
 کرده رفته باشند و شاه چای هم باین طور سبلون رفته باشند که کلام کامل با نور و غنی ندانم
 بعد از چند مدت نشیندم شخصی در راه پیدا کرده گفت که جهان مولوی غلام حیلانی غریب شد چون این سخن
 بسوی دی حضرت رسید فرمودند این شخص که پنجه آمد است بخون بنظر آن که تر و غریب است شاید

در اینجا حاضر بود وی و عقیدان و حوالی بخج بروی و تصویر بی شمشیر بودند و در ایام پیری و فقری بان
 جمال در لیشی به شبیه صورتش خورشید بودند و عین جوانی لباس فاخره خود را بجان گم کرده و هم ایشان را
 بجا آورده می پوشیدند و در میان این زمان لباس درویشی از تن خود خردیده می پوشانیدند بلکه بعضی مریدان
 طعام نیز بر ذمه خود مقرر میکردند و در حلقه پیران سر حلقه بوده و کبریا و از بلند سخن خوش تعلیم میدادند و
 میگرداند تا ریخ سینر و هم شوال سنیه میکرد و دو صد و هفتاد و هشت سفر نسبت و در مراد ابا و کلمه کافیه
 که وی در اینجا اتفاقا هم ساخته بود مدفون گشت **ذکر حافظ علی حشیش** مرید صاحبزاده حضرت
 علام حسین پیر ادلی حضرت فقیر شاه و مجاز و ماذون از غلیف پیر خود و محمد وفان و جانشین پدر بزرگوار خود هستند
 حمله اندک و حوالی و خوش خلق اند و مریدان پدر بزرگوار وی بر ایشان جمیع می آیند و تعلیم و تلقین ذکر
 و شغل او را و وظیفه میبند و ایشان خود نیز دستگیری طالبان میکنند و دعای حرز مانی و پهلای سما و او را و
 دیگر با تمام تمام میخوانند و ورزش ذکر و فکر طریقه **ذکر پیر حشیش** پندارند و بر احوال حب و غیره و در
 میدانند و خلق را از این سخن میرسانند و در خانقاه پدر بزرگوار خود سب و جحر و موه و موه پدر خود تعمیر کرده اند
 و عرس می میکنند و آئینه و رنده گان عرس را طعم میخوانند و سماع را دوست میدارند و رقص و مدح میکنند و
 در قصبه باره و شریف شریف می برزند و مان و پیرزادگان اینجا تعلیم و ذکر میباشان میکنند حمله اندک و حوالی
ذکر صاحبزاده مولانا عجب پیر زنده ثانی شاه ابو سعید محمد اندک است این بنیت بلن این پدر بزرگوار
 خود دارند و در قومی و چهارت مشهور و معروف هستند شما از آن نیست اند که کوکب انصاری هدیه میبانت قبول
 نمیکردند و اینکه که در بازار فروخت میشود و زنده که در محشندگان اند از آن مکان بیرون به بیع خاصه خرید
 نمینامند و در آداب شریعت و طریقت و خطی حقیقت مثال آبا و کرام و پیران عظام خود و معروف اند و این احوال
 شریعت طریقت اهل تکلیف اند و در حقیقت استقامت احوال خود سخن میدارند و بهر ای پدر بزرگوار خود و حصول
 سعادت و حج بیت المقدس سعادت زیارت مسیذانام علیه الصلوٰه و سلام حاصل نموده و هنگام رحلت پیر
 که وطن ایشانست همراه رکاب پدر بزرگوار خود که در مکه پیر شده بودند در بلده انگشت رسیدند از آنجا که
 پدر بزرگوار و نجی است و جلی ایشان نزد در استگلی ظاهر و باطن و عظیم دیدند که ظهور این سلسله از اینجا

شیش صاحبزاده

پیر حشیش

کامل ایشان خواهد شد نسبت به تشبیه و مجرور و غیره نه با ایشان نهاده در در و اشغال با جرات
سلسله خاص خود مشرق گردانیده فوت کردند خفا که میخواستند و پند و موعود در سال خود میگردید و نور عید
سکرات موت شروع شدند و میت پذیر باین لائق با تبعاع سنت اعتبارات اهل دنیا فرمودند و فرمودند
اگر بر دایم دنیا خواهی رفت دلیل خواهی شد و الا ایشان چون گلکان بر دروازه تو خواهند خطید و فرمودند
ما را اگر اشغال و او را در سیده ترا عازت دادیم بعد افعال و الدخود چند ماه در لوک قامت داشتند و در
نیز در این لوک بود اکثر بکازت ایشان میرسیم و در هر پنج وقت نماز و حاجت سجد ملاقاتی شدیم و در وقت
سجده عذر ایشان نور سیده بود چون ایشان از شستن خط بنام بلبلر گلان خود منظور بودی بر سر خط نشستن
مرا بیلبیدند و بعد مدت دراز در دایم رسید و بعد ترش رفتیم بر سر انرا نشسته دیدیم بعد ملاقات مرا
بشناختند و مصافحه کردند و مطلق نموده در خانه جا دادند و عینا فت کردند چند روز
در اینجا ماندند و اوقات ایشان را در غفلت تعلیم علم ظاهر و باطن با چشم خراشیده بعد از نماز مراقبه میکردند و پس
از اشراق از توجه دادن مریدان فراغت یافته درس کتب حدیث شریف می نمودند و بعد از غلبه
و نماز ظهر در این علم فقه و غیره میکردند و پس از آن نماز عصر و اساخته باطله لایان خدا را تعلیم باطن و
اتقائمی نسبت میکردند و از کلام دنیا و اهل آن اعتبار میکردند و در ارم و الضیحت کرده بودند که از
صحبت مشایخ این زمان بر غرور بزرگان وقت نشستن بهتر است و کسین کینزار و دو صد و هشتاد و چهار
در وقت شنبه بلج بجزرت بحرین شیر لعین نمودند و در مدینه منوره بزیارت رسول مقبول علیه السلام
نفیض اند و بر سینه پیش سیدنا و شفیقا علیه السلام تعلیم ظاهر و باطن عینا میدادند و شریف و روضه
حبیب الصمد علی السلام و در بر سجد مقدس حجره برای اقامت ایشان داد و از سلسله احوال
مشهر ایشان معلوم نیست اما یکی از مریدان **حسن محسن** حافظ قرآن و حافظ خوش بیان عالم فروع
و اصول و دوازدهم باریکی دلائل محقول و مدرس علم معانی و کلام و در کس نهند انقباض بافت تمام
و منتهی کلام و محدث حدیث رسول العز و جامع جمیع علوم مترجم احیاء العلوم و متصفت با فلاح حسن
مستند به شیخ صدیقی و صاحب مطبع صدیقی ساکن ناوشه حال اسکونت در بانس بریلی میدادند و علوم ظاهر

شایسته جهان آباد حاصل کرده بودند پس آنان چون جوش علم باطن در سینه بیکسینه ایشان شورش آورد
 متلاشی در پیشی گردیدند سمع سمعت خود را در میدان خدمت دو گم درویش یافتند آخر کار بخدمت حضرت
 مولانا عجب موصوف رسیدند و مقصود خود را عرض داشتند او شان فرمودند طاعت بایک که اعتقاد خود را
 اسخ نموده بخدمت پیشی رسیده تا فائده تمام حاصل آید والا اخیر این حاصلی نباشد بخواهید یا نه این
 استخاره ارشاد ساختند و ایشان حسب الامر بکساره پراختند بعد از آن ارادت اسخ خود را بخدمت
 او شان عرض کردند و دست ارادت با صدق عقیدت در دست حق پرست او شان دادند و طاعت
 کردند و از برکت صحبت این بر علی که علم ماسوا احیای کتب است علم یافتند و از تعلیم تو به خاص از آن سیم سیم
 بعد شرفیت بردن او شان بخدمت شریفین ایشان درس بگذاشتند و دو صد و سی و دو روز در آنجا بیت
 المقدس اقامت نمودند و پیشانی سودمند و از شوق و ذوق طوفان نموده و عمره آورده از غایت
 بلیک گویان بواوی عرفات و دیدند و حج ادا کردند پس از آن بکینه منوره حاضر شده بر دلیز بالسلام
 سید خیر الانام علیه الصلوٰه و السلام بوسه دادند و به نیاز تمام آداب کوشش و سلام بجا آوردند و بعد از
 حدیث شریف من زار قبر محی و رحمت که شفاعتی بزیارت سید کائنات علیه الصلوٰه و التحیات
 اندوختند و در مسجد مقدس نماز باجماعت ادا کردند و باز در آن مقام شریف و صحبت شایع خود را گفتند
 نسبت لطیف اثر بلیغ بر داشتند و اجازت یافتند و ما وون گردیدند بجزه از ان مقام مرحمت نمودند
 حال بر کس خود و ذوق افزایستند بلکه دیگر مرید با اعتقاد شیخ محمد عیسی و مخلص مولوی تمنا
 حسین شهرستند تعلیم باطن شیخ را وسیله نجات خود دانسته و در زرش آن مشغول اند و از او مجرب و در
 تنهایی نیست میکنند و اوقات استغفار خود را در تلاوت کلام الله و مطالعه کتب فقه و غیره میگذرانند
 در فن شعر و زبان فارسی دار و نظیری ندارند و صاحب دیوان فارسی اند و هستند چنانچه چید بیت از
 قصیده که در مدح شیخ خود نوشته اند و در اینجا نقل کرده میشود قصیده چنانچه که استایه جهان
 جانانش که در اغوش پرورست جان جانانش بود و چون دل کسش در غم
 شعله طوبست تابان جانانش بود تا سینه او شرق و اوج جانی مهلال و غم نماید که در دگر بیاثر

برغم اهل عالم بر جرم ضعیف عام او مشتبه روزیست منع بازگشتن کار دلش عباد و جبهه آن شاه رنگ نیز
 کسیر و نصیب استستین ایشان آید بکه دانش او گنبد است کلم را اگر نه پاک نوشتی سیکه
 نماید بود هم بر خان چنانست ملک معدت ملک سیرت ملک فوت ملک عفت مراد از مردم چشم است
 میخوانم چنانست بود چون سینه او قلمی عشق تحقیقی را سر او میتوان گفتن جابج عفتش با سحران
 وجود حق شکر نیز شهو آید بهستان عرفان نعمت سنج طوطی جانش فرزندش عشق تحقیقی پادشاه
 که باشد سینه اش تنور و جوش شوق طوطی جانش بیاد حق بود از یک در شوق فراموشی نگارستان
 عالم یک طراز لوح نیایش سرم گرم رتبه تعلیم او مشتبه می سودم بیای حضرت عبدالغنی پادشاه
 خدا بختی یا شایسته کافر می نامد که تنگ کافری داد اگر خواهم سلسله اش بخدا رجعتی بر ماندگان
 قبله عالم تمنا بر درت تا بد بدل خون گشت اشش و اگر موکولی **عبدالله** پادشاهان مدینه
 اکبر و فرزندش حضرت شاه احمد سعید رحمه الله علیه و مرید و جانشین پدر بزرگوار خود هستند بعد از
 تحصیل علوم ظاهری و فرائض علم دینی پدر بزرگوارش ایشان را تحصیل تعلیم باطن در کفایت حمایت محدود
 و او کار و تجارت و مصالح خود و طرق دیگر تعلیم نمودند طی لطافت مسته و سیرت ملک و عفت
 و او را بعد شکرانیده که خلافت طریقه نقشبندی به خود بدید مشروط به بخت و جیات خود چون در شکی
 در شایستگی ظاهر و باطن ایشان ملاحظه کرد و دریافتند و سلسله خاص خود و سلسله دیگر که اسناد
 آنها از پیران عظام خود میباشند ایشان را اجابت و خلافت دادند و با مطابقت خود گردانیدند
 و نصیحت بدوام ذکر الله و وصیت باتباع سنت اعتدال اهل بخت و دنیا فرمودند و قوی صاحبزاده
 حضرت عم بزرگوار قرآنی خود و مولی ارشاد حسین که ذکر شریفش عنقریب خواهد آمد در بلده مصطفی
 عرف را میبرد که دین مسلی جد بزرگوار ایشان است تشریف تشریف آورده بودند و اب علمی دین محمد
 کاتب علی بن ابی در رئیس بلده مذکور در عهد و عهد و بعد از تحصیل علوم ظاهری باطنی و طلبی داشتند که تحصیل
 علم باطن که عرفان نام باطن کامل مطلق توفیق الهی نمود نمایند دین حال او را تشریف الهی او را
 بسبب ایشان رسید به نیاز تمام کمال بواسطه کمالا موصوف سر اراوت برشته فیض نشان ایشان

عبدالله

صورتی نیز نیدارند و بعرفست آن جناب طایر روح ایشان پرواز بر هر محلی که دلش شهو و کینه داشت
 است میدارد و ایشان از وی اقتباس انوار و برکات حاصل نموده متعصبیه باطن و تفرکیه نفس را در وجود خود
 مراتب میل و کمال تا محال اشتغال میدارند و قتی مولانا موصوف عازم حرم محترم شدند و از محال مخوفه بسیار
 گذرشته بشرفت هستانه بوسی خانه کعبه فائز گردیدند و حج ادا نموده بکرامت خدایم رسالت بیکه رسید
 گشتند و احرام آن حرم اکرم خیر الانام بستند چون بان مقام شرفیت رسیدند بسیار سعادت و عزت
 شیخ خوافض اندو گردیدند و از برکت صحبت ایشان برکات و انوار کیفیات النعمان شرفیت حاصل
 کردند چون مقصد حاجت از آن مقام کردند مشیخ ایشان از اخلافت و نیابت خود مرودند تا طالبان آن صحبت
 گرامی ایشان بهره و شش بلس از آن مقام خفست یافته بر امیر که وطن ایشان است رسیدند و طالبان بر سر ایشان
 مثل ایات و اجداد خود نشسته اند و هر چه طالب علم شرفیت و طریقت هستند و رئیس بلد مذکور تعظیم و تکریم
 ایشان سعادت داردین خود میدادند و کوی محمد مظهر در رساله مذکور بنویسند که محمد ارشاد حسین علیه السلام
 از اکابر سادات اهل علم و حضرت ایشان اند یعنی شاه احمد سعید و نسب ایشان ابو سعید شاه محمد کبیر
 به حضرت مجدد و میر حضرت ایشان روح خوش است و ادبی ایشان مثل طایر بسیار میفرمودند و با طایفه
 بی نهایت و نظایر میخوشید که فقیر هم رشک می برد و سر بلند می گنجشیدند و ادراک هم خوب دارند
 و قوی نسبت اند صاحب برهه المقامات مذکور مدعی بید شاه محمد کبیر می طلال الدعمره اصغر و اولاد حضرت
 مجدد است این مخدوم زاده را شاه از آن لقب شد که شاه سکنه گرامی نظر عنایت و طفولیت شامل حال
 این صاحبزاده بر خور و در پشت و شیعوه القاب اجداد و اجداد خود این قره العین شاه خوانده بود و
 تسبیح ایشان به کبیری آن بود که پیش از ولادت آن مخدوم زاده حضرت ایشان ملحق شد که در خانه
 توپیک آید کبیری که معنی نام ترازنده دارد و چون متولد شد بان نام گسی گردید و همواره از سر خط
 و علو استخوان قره بافر و ولایت بنبر میدادند تا آنکه این نوز دیده به بین تربیت حضرت ایشان
 بهشت نساکلی حفظ قرآن مجید نمود و در آن سن که دگر باز و تحصیل علم فقهی و معتبی دیده می شد و
 به تادمش را لایق باشد به یکشت که از سر طالع افس ندیده و نشینده روزی فرمودند بخاطر آمد

که محمد کبکی نیز چون برادران خود از این نسبت بهره ور گرد و اناچه باید کرد که اطفال معاطه اهل بایس
 نزد یک این گفتند و از این شفقت آب چشمه سیاه یک حج شدند و از انتقال حضرت ایشان پس از تالی
 حفظ قرآن بدین ترتیب برادران بزرگوار تحصیل علوم پیوسته و پیوسته بآخو رسای بنو و ملایه ایشان از
 قامت و رفتار چشمه و لبر و بوالد بزرگوار خویش مشابعت تمام دارد و از دلایل قبول آن محمد حج
 زاده آنست که بنیره حضرت باقی باشد و دختر خواهر کلان قواچه محمد عبید الله رساله الله تبارک
 و تعالی در حبس که خارج آن گویند و ولایت مناسک گردیده است و در رساله
 مذکور است محمد اورنگ زیب بخدمت ایشان می رسید و دستش را می نمود و بیکه بسیار دیهات
 نیاز ایشان کرده و در مرتبه شرف زیارت حرمین شریفین در یافتند و از ولادت شاه
 محمد کبکی در سنه یک هزار و دویست و چهار روز و اوقات در سنه هزار و نود و شش و اربعه
 ذکر **عظیم شاه** مرید و غلیظه شاه در گاهی که ذکر شریفش با لگد نمشت
 بودند رحمة الله علیهما و مولد و موطن و عرفن ایشان رام پورست عالم بود و متقی و متوکل بود
 اکثر اهل و عیال بر دروازه اهل دنیا نمی رفتند و در تعلیم ظاهر و باطن خود را مشغول میشدند
 و اکثر اوابا و عیالان رئیس بلده مذکور شایع و حاضر اراکت میکردند و ایشان از اهرام ساری می
 فرستادند و عرض شریف آفر میباشند ایشان گاهی دلنجان شریف نمی بودند و گاهی بیخوش
 فقر و قاعه خود بر زبان می آورد و در عرض موت بحال بهوشی در وقت نماز بهوش می آمدند
 و نماز او میکردند و در یاد و هم برین احوال سینه بکند و او دو صد شخصت و هفت و ثانی یافتند و بیشتر
 دروازه خود در حین جرم مسجد مدفون شدند و ذکر **عظیم خان** عرف و می تقیر می میرد و سیاه است
 عرب بودند و غلیظه مرزا مظفر باغبان و عمر دراز یافته بودند و کاکن ارمپور و متاد و شب شریفیت
 و طریقت بودند و در وقت جوانی سوداگری اسپان میکردند و در عهد پیری و فقیری گناهانند و غلیظه
 و کاکر برای خلق الله میکردند چنانکه بیرون شهر رفته پشته میزد و عیو مسکینان بر سر خود
 مینوا و تا بدر و ازه شمشیر می رسانیدند و چون صنعت پیری بکمال رسیدند غایب میشدند

در سنه یک هزار و دویست و چهار روز و اوقات در سنه هزار و نود و شش و اربعه

در سنه یک هزار و دویست و چهار روز و اوقات در سنه هزار و نود و شش و اربعه

و در مرض فوق و سوزاک ملحق گردیدند روزی با ششم فرمودند که هر سنگ ریزه که از محل قادر و هر سنگ
می آید را از لای می فرساید و هیچ جاندار را ایند امیند و اندک شکستند آثار بزرگی و لواطاعت و صیفت
از ایشان که و بهودید بود و هر شغل ذکر که از ششم خود تعلیم یافته بودند در شش بحال تمام بر این میباشند
و در آن شغل هم برایشان هر می شدند و وقتی با ششم فرمودند که مولوی حسین در محدث را یعنی کرم
الشیب خواب آنحضرت علیه السلام را میباید و علم فرمودند که مسلم تو تیر کس که اهل دارالعبادت میکنی وقتی مولانا
در شد نادرا و پیر شریف میباشند برای ملاقات ایشان شریف میرند و ششم پنجمت شریف
حاضر بود بعد ملاقات صوری هر دو بزرگوار جنبی اشغول شدند و از ظاهر بر باطن توجه فرمودند و تا
در آن کبریا قیام فرموده ماندند چون هر دو بزرگوار سر برداشتند ایشان با مولانا گفتند که پیش شما
با وجود منعت و کبر سنی مسینه من شورش و فغان پیش میاید و میخواهم که لغز از نظم پس از رجعت شما
مولانا کمال لطافت قوت نسبت ایشان با ششم بیان فرمودند و فاش در سبب پنج جادوی الادی سینه
یکبار در دو صد و شصت و هفت واقع شد و بر بدن شهر مذکور مدفن گشت مولوی جمال الدین و این
اصل ایشان را جوهر بود و میزدند و عالم علوم عقلی و شری و کتب و محدث با شتراک شده و علم غریز از پدر و
مولانا شده ولی الله شد و بی خوانند از دین نسبت با این مولانا فخر الدین که ذکر شریفش با کمال شد
میباشند و در حین طلاق غاصم و عام در وقت خود بودند شیخ ایشان بطرف راه پیرایش از اجابت
و فرمودند که در آنجا باش چون ایشان را بجا آمدند و کونست کردند اکثر امیر و خیر و در این شهر مذکور
میرید و معتقد ایشان شدند و قبول و کمال ایشان به متفق بودند و یکبار حرم طلاق منقعت چنانچه
بر آن تعلیم هر کس را که کس میخواستند و این سری بودند و محض ابتداء سنت ششم خود اول مرتبه که ماقم بودند
حیات ایشان بر اسیر رفعت بود از نادانیت و نادانی فحلت جوانی سجدت ایشان نرسیده بود
در شب و ششم جادوی الاول سینه یکبار در دو صد و چهل و دو دفعات یافتند و قریب و در آنجا
ذکر مرفوع شدند بزرگوار و بزرگ مولوی بنیانا احمد از اصل نسل مولوی در مول شریف سهرورد بود و
پسندیده سالکی از عالم ظاهر سراسر یافته بمرزوده سالکی مرید مولانا فخر الدین مذکور و تعلیم با من از ظاهر

چندین بار

چندین بار

خو یا نشسته بیکم شیخ خوار و دلی تشنه لب آورد و بگوشت بریلی افتاد که در دوزخ و طریق قادیان از سید عبد الله
 لبندادی که قبرش در ایستاد بیعت کرد و نگذشت که اوقات محبت برایشان غالب بود و
 سلام تو حید بسیار میفرمودند که کسی کم درین زمان گفته است چنانچه اشعارش این را که در این
 حاجت به بیان نیست گویند پنجاه سال با میدان لبش خفته و مجاهد و ریاضات بسیار کردند
 و انجمن انقاره فرمودند که آوازش از هندوستان و گدازشته و گدازنده و گدازنده و گدازنده و گدازنده
 رسید مولانا و فرمودند که یکی از اهل تشنه لبی است و بهر تشنه لبی با بدیدن نفسش این
 بتقریبی شبست قبل ازین بهر تشنه لبی این آمدند و کلیت و حق محاسن اندیش این انکار فرمودند گفتند
 اگر نشانه لب نخواستید بروایان تو بگویم رفت لاچار عرض است قبول فرموده و تیغ باطن خود را آب ده
 داخل محاسن زد چون محاسن لبهای بنشینان گریخت و در دوزخ و در دوزخ و در دوزخ و در دوزخ و در دوزخ
 پس روز برسان رسانیدند ایشان بر دوش هر که دست خود بکاهده این شعر خوانند که بگوشت گل چه
 سخن گفته که خدا است و لبست بهر فرموده که لا اله الا الله و لبست دی و غلطی شد و غوغا
 محاسن او در میان پشیمان شده بر جاستند و گریختند گویند مریدان و غوغا ایشان را که کور بالا
 بودند و سهند و غیر بعضی در دیار لورستان او را اهل دوزخ و سهند چون بمریدان و غوغا سهند
 در ششم جامی الهامی شد که از راه رود و سهند و پنجاه و هفت یا و در دوزخ و غوغا و سهند و سهند
 و زنده اکثر ایشان بر جایشان شیخ نظام الدین شسته اند و طریق ایشان را میگرداند و فکرش را میگرداند
 و از غوغای او فرمودند صاحب بنده که ذکر تشنه لبی مالک شد و زخم دهن تیز از دیدار وی تشنه لب
 است فقر حشریه صابریه از تشنه لبی بود و امیر دیدگوئی مصداق این شعر بودند و سهند و سهند
 نهان عشق زمره کمین در روی رنگ رخ و تشنه لب را چه طالع جوت بالینه قوت غوغای میگرداند
 که حکایات روز و آوری دی و دین و میوه شهادت روزی را رقم در جامی استاده بود و در دوزخ و سهند
 که مثال قوتش در چشم سهند است و ذکر طاقت قوت وی بیان مینماید که بارش قوتش است خود
 پیشش بروم وی مساعد مراد در دوزخ است سبانه و سهند که قوت تاب گشت آن نتوانستم

گفتم میان صاحب گذارید وستم شسته میشود و انتی گویم آری کمال قوت لطیفی دوی در پرده
 طاقت ظاهری اظهار کرد است می نمود و در یازدهم جمادی الاول عیش و شرم صد سیر و نیم فغان یافتند و در
 موضع پیشی که لطیف شمال از رامپور ده کرده است مد فغان گشتند و ذکر و شکر می کردند تا کمال لذت
 و عشرت رسیدی میان برید و غلیقه شاه در گاهی بود که ذکرش بالا گذشت و در محبت عقیقه مشغول
 خود و نظایرند اشتند و تعمیر روضه شیخ خود دوی ساخته اند و هر سال عرس او شان میکردند و در
 شغل و اشغال تا دم مرگ خود را مشغول داشتند و از نیرنگان غلام چیلانی خان رساله دار بودند که طی
 از اعظم روسای رامپور بوده است و دوی ترک دنیا کرده فقر اختیار کردند و چهارم رمضان سنه ۱۰۸۰
 و دوی صد و شصت و چهار وفات یافتند و از اخوندی محمد نارا و ادعیه اسب علی کرم الله وجهه بودند و میر
 و غلیقه شاه در گاهی بودند و اهل و جد و سماع و در تکیه کردند و معترض را جواب می دادند که من اجازت
 سماع از شاه صاحب میدارم مولد و وطن دوی نجاب بود و در سوم رمضان و عشرت ششم صد سیر و نیم
 وفات یافتند و در احاطه فرار شیخ خود مدفون گشتند و **ذکر حاجی سعادتمند**
 از اصل اصل سادات نوکانان بودند و در و سالگی پدر و مادرش ویران و خود بیکه معلمه بودند و در
 مراجعت بوطن در میان راه پدرش ویرانها گذاشته فوت کردند و مادر او قبل از رسیدن که
 در راه فوت شده بود و می همراه دیگران بوطن در مقبره مذکور رسیدند اقربای دوی از مذنب
 مشیعه بودند چون سعادت ازلی مردگ را بود و وطن را گذاشته در مراد آباد مشرف آورد و مسجد محمد
 سید خان قیام نموده چیزی از علم نشنیده و سخن خواند بعد دویسه سال در بلد رامپور فوت و تحسین
 علم ظاهری منسردی کردند و بهم در الوقت فاعلمی بخدمت میان نویم شاه حبیب که ذکر مشرب بالا
 گذشت رسیدند و مرید شدند بعد روزی چند بخرید و تقربید و دست داشته و خلوت خلوت
 تحصیل علم باطن می نمودند و بهم در محال تکلیفات و ریاضات و مجاہدات بسیار میشدند اما در دوازده
 و دامن شیخ را نگذاشتند و دویضات و مراقبات خود را مشغول میشدند تا آنکه شیخ ویران اجازت
 و خلافت دادند بعد از شیخ چند کس را رشتا ذکر کردند و بعضی را اجازت دادند و علم درک

بند بر جلد

بند بر جلد

بند بر جلد

نسبت زنده و موفقی خوب می فهمید و برادر ایل دنیا می گردید تا آنکه عمر خود را در حجره مسجد شیخ خود
گذاروند و بعد متاهل شدن چند سال در نسبت بهرام رمضان سنه هزار و دویصد و هفتاد و هشت فوت
کردند وزیر قوم شیخ خود در فون گشتند و یکسره در عقب گذارشتند و باره هم بسیار مهربان بودند
برگاه بمراد اباد اند می بسجده که فرزندش میشدندی و از مودت لایقه هم سنگی که با من بود و خرمی
را القبدوم خود مشرف می ساختندی و اگر محض **الصلوات** شهر پرست خان در تبار منی حال
در فرقه نیاپیان نوکری میگرد و در بطا بر لباس بر طرز پیاوگان بودند و در بطن سینه خود
حصیتی می داشتند و در پرده طلب مقصود اصلی ریاضات و مجاہدت می کشیدند و صحبت
سالکان و مجذوبان می برداشتند لیکن در حبت و جو درویش سالک کامل میبودند و الغرض نام
آمار خان رحمه الله علیه شنید به خدش در پنجاب رسیدند که سلسله ایشان بسبب واسطه کاظم
جمال الله رحمه الله علیه را میپور می رسد چو که فاضل محبت موت را حاجت ریاضات و مجاہدت
بنمود شیخ در اول دله به قوت همت نسبت لغت بنویسند و بعد و ده دانش ممکن ساخته باز او را
اجازت و ملاقات داده خدمت کردند و ایشان از استقامت یافتند و در بلده کوئل و سا اباد
و غیره و در اترولی که مسکن مدفون ایشانست بر تعلیم ظاهر و باطن مشغول گشتند و در بطن خود تائید
داشتند که چند کس از شرک توبه کردند و برکت فیض صحبت ایشان بود که گردیدند و مشغول
با سلام شدند و تا حال بر تعلیم ظاهر و باطن ایشان بدل و جان مشغول اند و ایشان حالی قوی
داشتند و قوت قوه ایشان در سر شدن اثر می بلوغ داشت تا آنکه یکی از علمای فنون بود
شاگردان خود را بر آموزان اثر قوه نزد ایشان فرستادند و ایشان بفرموده خود در یک روز
قوه را در چوچان برکت فیض ترجیح ایشان اگاهی علم باطن یافتند و نزد ایشان در حبت ایشان یافتند
و معتقد و مطیع ایشان شدند تا آنکه فیما بین استاد و شاگردان قومی شرک بر خفا داشتند و بنویسند
متقی و متورع بودند و هر کس **الطیعی الله و الطیعی الرسول** گفتند و سستی خود را بکمال شورش
عشق فدا کردند و متلح فانی خود را خست و منده متاع با سستی را خرید کردند و رحمه الله علیه

و از مریدان خالص صاحب کی مودت و محبت است به بخاری مختص بن شگون بود و مذکورات ایشان از کتاب
 خلعت الهیه و که در روایت کتاب اند و بنی نالیست کرده اند و مظهر است حاجت بیان نیست و بین سال ستر
 یکبار و دو و صد و شصت و پنج و آنکه تخریر شد به ششصد و شصت که ایشان در مکه و به پال فوت شد و در خان
 صاحب صوفی بهر اسم بسیار بهر بانی و شفقت میفرمودند اول ملاقات من با او در شهر اکبر آباد و باز
 نهنگام جمیع اکبر آباد و در مکه کول شده و بعد از او شان براد آباد و آمد غریبانه لصد و موم و مشرف
 سبب ختمی در می از من فرمودند پیش ازین فقیری بود و بعضی قبل از سیری و سیر و در گوشتم آوارگی
 که بر خیز وقت نماز فجر است حمید قربان علی و سید فضل حق بر و برادران کن ابروئی از خود و ساکی
 خا و موم خوش غنیمت ایشان هستند و بحث تزوج ایشان و کجاست نصیب از ولی این بر و برادر شدند
 و خالص صاحب در مرض فوت سید قربان علی را طلبیدند پیش خود نشاند و هر وقت بت گزیدند و خلافت
 و خرقه داد و قائم مقام خود ساختند و بعد از آن مرض سید کبریا و دو و شصت و فوت گزیدند و در نصیب
 مدفون شدند و دو و هفتاد و هفت گزیدند و با عی تایسخت نصیب مولوی حسین شایه و ناظر
 که بر مرز شرفش گزیدند نیست را با این مذکور جاوید که بعد از فوت مولوی تقی الدینی بن تاکت
 سال سفر و سیم شرفش گویم دست جدی جناب بعد از فوت دیگر از آن تایسخت نصیب سید
 فضل حق که انهم بر مرز شرفش گزیدند است سکه بیت ندان فرشته می آید و کوشیده تایسخت
 سکه و وقت ندان و در محرم شد ازین دار فانی ارم و در فراق مصوری آن قدر و اهل و فانی
 بود و طاعت کی در سبزه و مانده و الم بهر آنکه شرفش فوت فرمود و گوید گفت که بعد از اهل طاعت قبل از کرم
 بعد فوت ایشان اتفاقا در اکبر آباد و رفته بود و سید قربان علی آن زمان در آنجا بود و از جهت معرفت
 سابقه ملاقاتش رفتیم و ایشان را سینه بر این و دیده گریان دیدم و لغوهای آه پرورد او شنیدیم
 بل من مرید با و سکه بعد از آنکه در خلیل احمد خان صاحب ساکن شا بهیچون نسبت باطن تعلیم و
 شریف صلوه تیغی از آنحضرت صلی الله علیه و سلم میباشند و طی سکه خود را خواندند آن در و
 نمودند و از اهل قضا و تقاضا بودند و طاهران و در مذکور تعلیم می فرمودند و محل حاجت دعا گاه در آن

همراه مولانا حاضر بودیم حکیم صاحب زبانی سید صاحب نقل کردند که فرمودند جدم دعای کرده بودند
 که الهی اولاد مرا چنین دنیا ندی که ترساید و نذرند و فرمودند که روز من مرا قرب شسته بودم پنهان در
 طلب داشتند گمان کردم که شاید برای خراج روزینه طلب میدارند در دل گفتم که دعای جسد
 انجمن است بجا رسید که از ناس نیا مارفت عبادت میسر نمی آید بجا نرفتیم و برقرار آمدیم رفته مرقت شدیم
 که جسد نصف از قبر بیرون برآورد و بر طبقه محبت برده شسته و حق من عاف نمودند از نذر الدنیا و الدنیا
 و دنیا از من برفت از تهی و دلا و اهل حال جناب سید احمد در غلبه شوق طاعت علی آری برین در و بی تشریف آوردند
 و در مسجد اکبر آبادی آمدند بجا شد عجب اتفاق و عاف شد و چیزی از علم منبر و سخن خواندند اما غلبه شوق ویران
 علم باطن بیشتر بود پس بخدمت شاه عبدالعزیز رحمه الله رسیدند و در مدینه شدند و در مدینه خود شاه ولی الله
 مرید پدر خود شاه عبدالرحیم بودند احوال فضل و کمال این همه بزرگوار از تعینات ایشان اظهار شکر است
 حاجت بر بیان نیست و در قول جمیل شاه ولی الله مرید من شکر تمام شد عجب از رحمت و شکر
 که از آن عالم شکر اولم و دوم خواجه خرمشیر شیخ احمد سهروردی الشیخ الهاد و خواجگان المومنین و خواجگان محمد باقی و شیخان
 السیدین و السیدین شیخ آدم البدوی صاحب شیخ احمد السهروردی صاحب خواجگان محمد باقی و شاکلهم اعلی الله احوالهم
 صاحب الدین محمد حبیب الامیر بالله العالی بنی چند مدت اینجا بود و از خدمت خدا شنایان من بلن
 حاصل کردند پس از آن در لشکر کربلا علیه غان بها و ترسد بعد ترک دنیا کرده و مجاهد و ریاضت بسیار
 نموده و تکمیل باطن کردند و باز در و بی تشریف آوردند مولوی محمد اسماعیل مولوی صاحب شکر با اتفاق
 اینجا است و تمام آن حضرت شد که حضور قلب نماز چگونه شود و جناب بر ایشان این واقع شده و هم فرمودند
 که شب در حجره دو کعبه نماز کس من گذارد پس این نماز بگذارد و بعد از آن هر دو دو کعبه نماز کرد
 جدا خواندن فرمودند چون ایشان نیت نماز بستند از بر تو صحبت و توجیه بلن اینجا شب و شب شوق
 ماندند صبح آن مستغرق شده بود و مر آن جناب شدند و چو پست در آنجا نصب جم کردند و پیش از هر خود
 گرفتند چون در راه با تشریف آوردند و در اقامت خود سال بود و در شوال ایشان در جناب و حفظ
 نماز پس از آنجا از راه بگذشت و بیت محمد رسید بعد از آن صحبت غایب گشتند و بعد از آنکه باز نذرند که در

بومنی که یک یک خرمایست مبارک خود گرفته در هر حضرت ایشان می نهادند لاجرا آنکه میخواستند
 و بعضی خود ایشان را می نمودند و بعضی را یافته و بعضی واقعه ابتدای سلوک طریق نبوت حاصل شد بعد از آن
 روزی علی رضی الله عنه چو فاطمه الزهرا رضی الله عنها را بخواب دید پس علی رضی الله عنه حضرت ایشان را بپرستید
 عمل دادند و شست و شو کردند و مثل شست و شو کردند و با بر طحال خود را جناب پیدای ایشان را
 پرستید ایشان را پوشانید پس همین واقعه کلمات نبوت نهایت جلوه گر گردید و عنایت رجا و تربیت
 بزرگانی بلا واسطه احدی کمال حال ایشان باشد تا آنکه روزی حضرت جلال علاست برست ایشان را برست و
 خاص خود گرفته و چیز را از امور قدسی پیش رفتی ایشان کرده فرمود که ترا همین داد و آنچه را می دیگر
 خواهم داد و حضرت ایشان را نسبت طریق کلمه یعنی حقیقتی قادر بر نوشتنند حاصل شده است
 قادر بر نوشتن پس بایشان که بسبب معیت میر تقی جهات است جناب پرست تاب روح مقدس جناب
 محمد تقی علیه السلام و جناب ابراهیم باو الدین نوشتند متوجه حال حضرت ایشان گردید و تا قریب یک ماه فی الحال
 تازی و در همین روح مقدس و حتی حضرت ایشان مانده زیرا که هر واحد این هر دو امام تقاضای
 جذب ایشان تمامه بودی خود میفرمودند تا آنکه بعد از اقرض زمانه تنازع و وقوع مصاحبت بزرگوارت
 روزی هر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوه گر شدند و تا قریب یک پاس هر دو امام بر نفس نفس
 ایشان توجه قومی تا شیر زرد را میفرمودند تا آنکه دهان یک پاس حصول نسبت بر دو طرفه خصیم
 ایشان گردید و آن نسبت چشتی پس بایشان که روزی حضرت ایشان بهیچ امر قدس حضرت
 خواجه خواجگان خواجه قطب بن بختیار کاکی قدس سره العزیز تشریف فرما شدند و بر برست
 مبارک ایشان را وقت نشستند و این اثنا بر وجه پرتوچ ایشان ملاقات متحقق شد و آن جناب
 بر حضرت ایشان توجهی بس قوی فرمودند که بسبب آن توجه ابتدای حصول نسبت چشتی متحقق
 شد بعد و مدتی این واقعه روزی در مسجد اکبر ابادی واقع بلده دلی در جماعت ارستفندان
 خود نشسته بودند چنانچه کاتب الحرم در سلک عقبه پوسان محفل هدایت منزلت ملک بود
 همه حضار آن محفل سحر عجیب یافته فرو رفته بودند و حضرت ایشان بر همه استغفار آن توجه فرمودند

بعد از آنکه محفل ملائکه الحسن کاتب الحروف مشهور شده فرمودند که امروز حق جل و علا بعضی عنایت خود
 بخواهد و اهل مدینه ختم نسبت چشمتی با ارزانی و کثرت من بعد آن در تلقین و تعلیم طریقه چشمتی بازو
 بهشت و مدینه و قطب الدین علی و دیگران به این معنی که شاه عبدالرحیم فاروقی بودند و نسبت این زلف
 ما و ما با هم کسی کلمه میگوید و نیز خواهد بود که بجا بیاید و در عالم باطن بر پیشانی زانو فرمودند و ترسیدند و خواهد شد
 و در قطب الدین نام کنی در سنه یک هزار و هشتصد و دوازده یکشنبه بمقام وفات یافتند و علامت نام تاریخی مولانا
 شاه عبدالعزیز در سنه یک هزار و دویست و دوازده یکشنبه بمقام وفات یافتند و در شاه بخاراوی
 هشتمین عسیر است و ایشان بهیچین اجزا بودند و نسبت باطن نسبت ایشان
 به بازده و اهل سید حضرت عبدالعزیز بخاراوی فرزند حضرت خورشید اعظم است و اهل سید سید
 مراد سید عبدالعزیز در عقبه اگر است که از این راه و سکه فرسنگ است گویند از رضای الهی ایشان انتقال
 کرده بود و از فوق آن فرزند از چند غربت میفرایند کرده اند و در سنه استانی شریف شریف
 آورده و اهل العترة ایشان میگویند چون در شاه جهان بابا رسیدند مولانا فخر الدین بهیچین اجزا
 و قطب شاه و شاه آبا و الی و میران نانو و میر سراج علی محال تعلیم و نگاریم نموده با لکلی ایشان را
 و در سنه آنها و اهل طریقه اخوند فیروز صاحب گویند که ایشان هم با لکلی شاه بخاراوی را بودند و
 و حضرت شاه بخاراوی ملقبه و در از مریدان ایشان شنیده فرمودند که اخوند با بهشما این طریقه را
 از اهل العترة شنیده گرفته اید قدس العبد سلام گویند تصرفی داشته اند که در شهر بهر فرقه که
 نمی فرستد رئیس غریب آن شهر با لکلی ایشان را بر دوش مناده و در راه پیش می آورد و چون در راه
 را میپرسیدند و از این معنی بدانند و غفر الله له شمس شهر و از گور سعادت دارین خود و هسته مکلف
 شهر خود گویند و ده آغا پور ایشان را چاکر و او را و زیاده ازین هم ایشان را فتوحات غلبه کثیر در
 شمسیر رسیدیم بر فقر او مسائل میگویند و ثقات را وی اندک که کمال توجه و مناسبت و هم خوش
 بلکه اکثر امور دینی و دنیوی را آنحضرت بر ایشان منکشف میشدند و پاشد که کشف الهی آن مجاز میشدند
 چنانچه نقل شده است که تلمیذ سید محمد کمالان میگرفتند و زنی در الهام و کاشف و یا از حسب خود ایشان را

بلع می نمودند آدمی صدق این شخص است که خداوند **ع** شنیدم که مردی را به خانه و دل
 هم کردند نگه و راقم باین صفت ایشان را دیده است و رحمت نفس خود را مقدم بر دست و پاهای
 پسند نمی داشتند و برای تعلیم هر شخص بر میخواستند و صلا و فرائد و دست میداشتند و چون
 یکی ازین فرقه را نزد خود دیده میدادند تا از در دیوان خانه استقبالش مینمودند و بیرونی را میخواستند
 میزدادند و باین سبب او میگذاشتند و بوقت خفتش همراه او تا بدر واره میفرستاد و آخر میفرستاد
 و گاهی چو که بودند و باین سبب را در دیوان خانه خود فرش میساختند چون بار دیگر از راه بالا میفرستاد
 بسلامت ایشان رسیدم باین فرمودند شرم دارم که من بپرستیدم که نشینم و خلق خدا بر فرش نشین
 البتة باین سبب که گسترانیدم اکثر مردان مریدان میشدند و خاص هر سال در ماه ربیع الثانی و سلسله
 قادی بسیار مردان و زنان می آمدند و مریدان میشدند و ایشان در ضبط اوقات و معارف معاملات
 نظایر غیرنداشتند چنانچه بعد از نماز و بعد از وقت جماعت مشغول بکن می بودند و بعد از نماز فجر از در و
 و طاعت مثل حرز یابی و غیره و فرغت یافته و نماز اشراق خوانده با دوستان و یارانشان همکار میشدند
 و بعد از شستن لباس و طعام تناول میفرمودند و بعضی مخلصان نیز در نیوقت آمد و رفت میشدند باینها
 نیز مشقت می برداشتند و بعد از احوال همانا از نظر فرغت یافته استرحت میفرمودند پس از باقی نیدن
 یکپاس روز از خواب بیدار بود و از طهارت و وضو و فرغت یافته می نشستند بعضی آن که معمول نشست
 بر فراست آنان اینوقت بود نماز عصر جماعت بایشان ادا مینمودند ایشان نماز منحر جماعت و سجده
 ساخته باز بیکان خود مراجعت نمود و بعد از ساحت از در پیش و غیره فرصت یافته برای تناول طعام
 اندرون بیکان می نشستند من بعد بیرون میشتدند آرد و مریدان معتقدان را تعلیم و تلقین علم باطن می کردند
 روزی بهر اسم فرمودند که وقت نماز بر می اینها نگاه داشته ام بعد از آن نماز عشا جماعت خوانده و از راه
 فرستاده یافته بجزایر رفتند و بعد از نماز عصر می نشستند هر که امیر و غریب از شهر دیگر در ملک الکبریا می رسیدند از شهر
 که در پیشان می فرمودند راقم قریب سال گاهی ترک آن اوقات ایشان نمیداد میگویند که فرزند الکبریا است
 مشغول جوان خوش رو قابل دلائل و اهل علم بود وقت کرد ایشان اندران و فرستادش معاملات خود هرگز ترک

اند و در بقعته و صفاته الهی که در تخریج فرزند او رخ داده اند و نسبت موم منور و حقیقت
 اوست بیکه از او و صفتها و عفت خست سفاخت بر بستند یک فرزند تحسید علی در عقب
 انداشتند و پس از آنکه در بستند ایشان سیدیم که خلاصی فرزند فقر و اسحاق با خالصان محبان سیدان
 و جانشین پدر بزرگوار خود هستند و در اجرای طایفه ایشان مشغول اند و اجرای طایفه سادات قادریه
 و صفات مساکین ظاهر بی باطنیه مثل پدر بزرگوار خود میدارند و با عز و اکرام تمام بر اوقات پدر بزرگوار
 خود و شب زرو و نوح افروز و شبشند بطایفه و نسبت پدر بزرگوار خود پدر بزرگوار در ریاست خود
 ایشان از اخلاص و اجازت و اوداد و علاقه این آثار نسبت زهد زایان و محمد رحیمی ششم شنب خیران
 از چشم دور می ایشان پیدا و هویدا است و آیات شان مشکوک سیادت از بشیره و جیدان شان هار و
 آتش کار مسلم الله تعالی نقل مریدان و دیگر که لباس نازم و مان عالم را در روشن تیر مشهور و بهر دانه
 علم ندارد و کار و کلام عارف عقل و فعل میکند چندان مردم شراف و خوانده و ثروت دنیا و خوشتر
 ظاهر تر بیدارند مرید و متفقدان و افسر شنیدیم که در اقطاب انقباض میگرد و میگرد و میگرد و میگرد و میگرد
 رسید هر چنانچه بعضی بعضی را از ان کسان قطبیت و اوده است و اتم و صورت پیری حقیقت مردمان را میماند
 مردگان را قطعه نیز میماند چنانچه شوهران بیوگان را نیز میماند که تحقیق است که آنها را یا آنها نزدیکی نیز میماند
 و میگویند این مردمان است و مرتبه بالا از غوث میاید و و ملائکه را تعلیم میکنند و در شب برات حساب ایشان
 میگیرند و از کارها که تبیین اعمال نامه مردم گرفته می بیند و دروغ برگردن قابل که آن پیر اخیلفه مولانا فخرالدین
 میگوید العرض و نفس از دوستان شرم بدیدن آن پیر تقدیر و شرف شده بودند و بعد دیدن آن پیر با
 من بیان مینمودند شبی حبس پارس در حجره آنرو نشسته بودیم ناگاه آن مرگفت که شاه جویم
 آئیند بیرون آید بیرون آید بیرون آید بیرون آید بیرون آید بیرون آید بیرون آید بیرون آید بیرون آید بیرون آید
 ریش در آید گلیک شیده غلطیده است چون آن پیر سخن گفتن آغاز کرد بعضی کلام او ما فهمیدیم بعضی کلام او
 مردمانی که در زبان آدمی را و بعد پس آن پیر از حجره بیرون آمدیم و پیر فتم ناگاه دیدیم که آن
 پیر کلام انداخته بر زمین عاید دید شخصی از ان کسان را که در قطب قضیه سکونت و وطن خود است

بنده عارض مر و زنا چه خبر قصبه ولایت خوان مردار میرساند که در اینجا از بقدر مبالغه پیدا شده و در
 تاسع از بقدر مرد و در آن شب مذکور از گفته ان مرگشته قصبه مذکور ولایت خود پیش آن بر خواند که درین
 ولایتی حرامی پیدا اند و بخت ده حمل ساقه گردید و از این شمشیر که شخصی بدو راجه عرضی از قصبه ولایت
 خود بیک گرفته بشهر دیگر رفته بود و جیب با در آنجا تبدیل خواسته و بقصد مذکور باز آمده احوال گذاری اینجا حاضر
 نیست که چنان طفل حرامی و سگ را زاید ندانند و شنیدیم که این روز پنجشنبه است و قمری جمع منو و است و آن
 مقام است و در کتاب لوک میگویند که انکشت عالم از ترکیه نفس و صفاتی حاصل آید و این قطب انکشت
 عالم از عرض در زنا چه حرامی مریدی میگرد و در تقیم قطب عالم از نقش جاث آن مرید میکند و گویند کسی
 گناه پنج ساله کسی ده ساله آید و با او میکند و مردم خاص عالم از این امر تعجب و زبان طعن و در میکند
 و ظاهر است که آن جنات قول و فعل متقدمین و متاخرین است و آنکه علم عقل است بزرگی محقق بآرام
 بر آن فرموده که شخصی بود و در مردم خاص عالم بعد از او پیشتر جهان بیان نمیداد که پدرم قریب برگ عمل
 معمولی خود را وصیت کرد و گفت که چون در پای خانه روی معمول خود داری که سوره فاشه را معکوس بخوانی
 و برگردانی است و در کرده عمل فایده خود را صاف کنی این جوع مخلوقات بختست بر تو خواهد بود چون در پیک
 خانه سوره مذکور را معکوس خواندم روی را دیدم گفتم تو کیستی گفت خانم که تو را طلبیدی پس سخن خود
 عرض جل از آن بگویند و در کرده استنجا کردم خود را بالند منجا چنین گمراه اکثر اند و خود را فقیر میگویند
 و مردم نادان آنها را کمال نمیدانند گفت است شنیدیم از والد بزرگوار خود علیم الدین شاه ساکن نیشابور
 با بزرگی و فقر می شهبور بری خوش بود و در میان ذمی علیه داشتند مرید متقد بود و فرمودند که مرید خود
 در این شخص فاضلی است و در حیات خود قبری نمیدانید و بود و اندر آن می نشست معلوم نیست و آن چوبی که از
 مریدان خاص است که بهر آن بستم نقل فرمودند که بطور شخصی از دوستان ایدم هر دو مرید متقد علیه السلام بن شهاب
 بودند و زوی آن شخص را خواست که بگوید که حضرت ذکر تسلیم کرده اند و در ورش آن مشغول اما مرا
 هیچ نشنیدی بگوید و گفت تنها بیار با تو نکته خواهد گفتم چون آن هر دو مرید تنها شدند بگفت آن
 است که ترا شجره نوشته دادیم آن پیله را قابل کن باید است مرید گفت بجا است همین نکته با

مانده بود که مراسم تحنات نگردید بهت چون آن شخص مرید او باز به سپیدان آمد و آنچه که از پدر گوید
 خور و کوچ با برادر هم بیان نمود و از استماع این حال بعد از سه سال اعتقاد برادر از آن پیشانیست از آن کسی که از پدر
 پدر بزرگوار هم سالکانش صاحب از اهل علم و بزرگ و متقی بودند و در چاندلور کونت میشدند و در حضرت
 مولانا و مرشدان فرمودند که این طایفه شایسته است و دارند الا آن از سینه فقیر نیست قوی محبت و موی حضرت
 مرشدی را اتفاق سفر با یکدیگر نصیر افتاده بودند و منزل چاندلور بخت ایشان رسیدیم و از آن زمان روشنی هر دو
 عین ایشان را نائل گردیده بود و تسلیم نموده گفتیم این طایفه بسبب شفت بزرگانه فرموده مرا و خود نمودند هر یک از آنها
 کردیم تبدیل نکردند و چنان پرسیدیم که حضرت از کدام بزرگ بیعت میدادند فرمودند که از امام عالمین شاه
 لیکن پس از آن ظاهر گردید که او فاضلی بود و بعد از نزدیک یک دو فقره فقیهیم احاطه پیدا کردی و نگریه و گفتن آن
 استبسیح طریقه سهروردیه که او مرا تسلیم کرده بود و میگویم در باب نسبت ایشان آنچه که حضرت مولای فرموده
 بودند همچنان بودند این نسبت ایشان از بزرگ آن استبیحات بود مولانا و می فرمایند سالها باید که ستر
 آدمی و شکار را گردانیش کنی فکر میکنی هر دو را دیدیم خانه نشین بودند و متوکل و باطنی بر کثرت
 و غرور بودند و هر دو شریح بودند پس اولاد و همت و مریدند شت و صورت و لباس مانند شت و علمای
 داشتند و طعام تسلیل میخوردند و نفس را بقدر فائده گوشمالی میدادند و لقا و ملاحظه شریخی مثل میشدند و هر دو
 تارک مصلوّه بودند و استعمال آب نیکو دندند و نیم محل لول و غلط می شنویدند یا نمی شنویدند مرید چهره
 از علم ظاهر نیست و بسیار مقرر بود قرآن مجید را بخا رسیده پیغمبر میگفت و انجوت و انفا و آیات قرآن بود
 را کلام الهی نیست و میگفت و ششمیه بار چه حصی زمان را کوفته کاغذ میازند و بر آن خود می نویسند و میگویند
 این کلام است لغو و باطل و نهها روز می پرسیدیم از او که جوگیان بر باطن و مجاهدت بعد خود بر منزل قرب الهی
 رسید یا نه گفت هر که بر طریق دین خودی سلوک کند بقا موصول میرسد لغو باید قائل آن در شریعت و طریقت
 محمد صلی الله علیه و آله و سلم گمراه است باید دست که مقصود پیغمبر است مطلقه حصول آن مقصود هر بنی را بعد
 حست چون پیغمبر یا خاتم انبیاء اند لهذا طریقه حصول آن مقصود پیغمبر یا نسخ و قاطع طرق پیغمبر نیست پس اگر
 کسی بخواهد حصول آن مقصود و طریقه دیگران داند کاغذ کرد و در طریقه پیغمبر و تابع می ریش تیر بشند

پیروی وقت خضعت نمودن بنده و ستان صوبت کرده بود و هر جا که میرسی کوس معفت انکسار کردی
 که کسی که طالب خدا باشد بیایند تا ارشاد نمایم و پیش هر شایخ که بجای بادی خواهی گفت که
 اگر شما چیزی دارید پس ایشان را نمایند و الا آنچه ما داریم در پنج فیت پس وی با حق و قیاس بیاید از
 خلق بسیار از ولایت روان گشت و در هر شهر و قصبه که میرسد پیش ملوک و پادشاهان بر پا کرده فرو
 می آمد و موافق و معیت و حکم پیر خود و در هر شهر که میرسد نقاره میزدند امیداد که طالبی است
 که بیاید تا در آنجا راه نمایم و با هر فرقه سلوک بنشیند و چون در مجلس می نشست هر سو نگاه میکرد
 و میگفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طالب علماء پرست بهیچ اعتقاد و پادشاهان و سلاطین
 گفته شود و چون رفته رفته منزل وی در باغ شهر مانکپور واقع شد شهرت گرفت حضرت مخدوم
 حسام الدین مانکپوری در حاجی سید حادثه پادشاه سید وی هر سه بزرگ یکجا نشسته بود
 بودند مخدوم حسام الدین از کمال بردباری فرمود که شیخ عبد الله مسافر است و من مقیم
 مناسبت که من بمیدان شیخ دوم پس در حال رجاست با هر دو یار مذکور در روان گشت چون شیخ
 عبد الله از آمدن ایشان آگاه شد از خیمه برآمد و گفت تیر سرم که با او ملاقاتش فقر را در شیخ حسام
 خیمه و سلاطین بسوزد پس ملاقات کرده با هر دو رسیده و خوشی شدند بعد از ساعتی شیخ عبد الله
 موافق رسم خود اظهار نمود که تو خبر کرده چیزی مرا بفرمایید که طالبم و الا آنچه من از پیران خود یاد
 ام حاضر است مخدوم شیخ حسام الدین از کمال استغناء و فرقی جواب کرد که من آن قسم چیزی ندارم
 که بخدمت شما اظهار نمایم و آنچه از پیران خود یاد نموده ام از ملاقات آن فایده نشده ام که چیزی دیگر از شما
 بیایم و من شیخ عبد الله را از جواب پندیده مخدوم حالی خوش شد و گفت آنچه مدد و هدیه است
 یک عارف کامل را دیدم که بهای پیش از کونین گذشت است بعد از آن شیخ عبد الله چون بخت
 اکثر مردمان تربیت بعید آمد و یلوهی تربیت یافته مردی بزرگ بود و نفسی با برکت و پشت و تقوی
 او را اثری کمال بود و چنانچه درین ملک کفر سلسله و الی اللان جاریست گویند که چون طالبی
 و وی آمد بر اینی استخوان عقل و هوش او مانع با مانع خویش برائی او میفرستاد و کسی از پیروی

به میگیاشت نامه بنید که می نام با ناخج شش ابرو خورد و یکی از این باقی ماند که بر پیر ^{اولین}
 فرست و بهوشیاری او سیاحت چیزی از طریق ذکر باطن میفرمود و اگر سید یکی از دیگر
 باقی ماند این دلیل بر عدم ضبط احوال و تجربی او میکرد و چیزی از جنس دعوات و او را و آنچه
 بظاہر تعلق داشته باشد می آموخت و صاحب مرامه الاسرار میگوید ادل کسی که در سلسله
 طیفوریان موسوم بلقب شطار گشت شیخ عبدالصمد بود و معنی لفظ شطار نیز رست و در ^{صفت}
 صوفیه علم شطار شغل باطنی را گویند که از کسب آن ثنای فی الصمد و بظاہر صمد حاصل میشود و چون ^{شیخ}
 آن شغل علم شطار را کماحقه عمل میزد با آن صفت موصوف گشت از انزوان پیر و شیخ محمد رضا
 او را مخاطب بلقب شیخ عبدالصمد شطار گردانید از انوقت سلسله شطاریه انتشار یافت و میرزا
 از پیران لقب شهور شدند و شیخ محمد عوث گویاری از اکمل خلفا سلسله می است و وفات
 شیخ عبدالصمد شطار در سنه و قبرا و در ون قلمی در دست رحمة الصمد علیہ شیخ بدین شطاری
 از اولاد شیخ عبدالصمد شطار است در زمان سلطان سکندر کو مستحیت و ارشاد و تربیت میزد
 و بطریق شطار طالبان یقین میکرد و ذکر سلسله حسین نجاریه میگویند که منشأ جمیع فرق صوفیه
 حضرت علی کرم الصمد وجهه اند تجزیه منشأ سلسله شادوات ایشان سید المتاخرین کبار آن
 سلسله سادات نجاریه و منشأ نسبت مقاماتش حضرت سید جلال محمد دوم جهانیان نجاری ^{شیخ}
 انقدر خوارق عادات از وی صادر شده که هیچ یکی ازین طائفه متاخران ظاهر نشد و بر احوال
 و اجازت او هیچ ^{اول} چند شاخ اهل ارشاد رسیده بود و علامت تربیت و ارشاد تمام از شیخ کریم الدین ^{شیخ}
 بن شیخ بیاد الدین ذکر یا سحر در دی و از شیخ نصیر الدین محمود دشتی چراغ دلی باقیته و در
 خاندان وی همین دو سلسله جاری اند و سیوم خانواده سلطنت اهل بیت نیز جاریست و نسبت
 اهل بیت شمسگی نفس و سیرادی لذت اوست و حقیقت بهر شعب کیفیتی است که حلول کننده است
 و نفس طایفه از قسم شمس بهر شکل با دیدن عالم حیرت ذکر اگر با سلسله ندارد که مذکور شد
 این کتاب بنظر نیامد اما صاحب اخبار الاخیار ذکر محمد دوم جهانیان میکند سید جلال الدین نجاری

لقب دوم جهانگیر است جامع است میان علم و ولایت و سیاحت او و ترویج رکن الدین
 ابو الفتح قریشی است و خلیف تقی الدین محمود با نام عبدالعزیز یا فی رحمة الله علیه و در مکة معظمه
 صحت داشته و در خزانه جلای که از طفولیات او است از وی بسیار نقل میکنند بسیار کثرت
 و از بسیاری اولیا نعمت و برکت یافته و شهرت است که وی هرگز امانت نکرده و نعمتی که آنکس را
 بستد یعنی چندان توجه و خدمت کرده و آنکس بی اختیار میشد و در دادن بهر نعمتی که
 و در ترویج محمدی مینویسد که وی اول خرقة از نعم خود شیخ صدر الدین بخاری پوشید و کلاه را
 و خرقة تبرک از شیخ الاسلام سید المحدثین شیخ عقیف الدین عبدالعزیز المطری در حرم مشرف
 نبوی علیه السلام و الفیحة پوشید و مدت دو سال در صحبت او ملازم بود و کتاب عوارف و
 کتاب سلوک پیش او گذارد و دو اخذ طریقت کرد و تعلیم کربانت شیخ عقیف الدین فرمود که در
 راندن شمشیر موقوف است و گکارون چون سید بگازرون رسید شیخ امام الدین برادر شیخ الاسلام
 امین الحق و الدین گفت که شیخ امین الدین در وقت حلت مرا وصیت کرده است که سید جلالت
 قصد ملاقات من کرده از اچه و ملتان می آید شیطان در ابتداء راه او را دروغ باز نمود
 که امین الدین از سر می ستار مدار القرائت امید سید جلالت بخاری طرف مکة مبارک رفته است
 مراجعت و گکارون چون خواهر رسید باور اسلام من برسانی و سجاده و مرقاض من بدو و می
 مجاز و خلیفه من گردانی شیخ امام الدین همچنین کرد و سید السادات ازان بهر با جازیه انوار
 استفاده کرد و بازگشت از شیخ الاسلام رکن الحق و الدین خرقة تبرک پوشید و در عهد محمدی
 منصب شیخ الاسلامی و سند خانقاه محمدی و سیدستانی با مضایقات مخصوص گشت و بعد از
 گماهی ترک همه کرده سفر کعبه مبارک اختیار کرد و او خلیفه چهارده خانواده بود و در مکة
 فیروز کرات از اچه و حضرت دلی آمد و فیروز مراسم اعتقاد و اخلاص آنجا بایدهای آورد
 انشی محمد دوم جهانگیر اباج حضرت علیه قادیان محبت و وی مسواعی سلسله مذکور سمرقند و
 سبکوید که من غلام اویده ام و دوشی شیخ شهاب الدین صهر و دومی را و دوشی شیخ عبدالقادر

حیدرانی را نقل است که وی روزی ششصد بود آتش از جامی بر خاست مشتی خاک برگ زدیم
 شیخ محی الدین عبدالقادر را با وار بلند بر خواند و خاک بجانب آتش انداخت فی الحال
 سبب شد و لاوت مخدوم شب برات سینه سیج و بهمانه وفات آورد و زید قربان سینه خمس و
 شمانین و بهمانه مدت عمر بقیا و وشت گویند امیر سید علی مهدانی با وی طاقی شده اند
 سلسله زایدی نشاء این سلسله از خواجہ بدر الدین نادر است وی مرید و خلیفہ فخر الدین
 است و وی خلیفہ خواجہ شہاب الدین در اخبار الاخبار است شیخ شہاب الدین حق گوئی
 پیر فخر الدین است او را حق گواران لقب است که سلطان محمد بن تغلق حکم کرد که مرا محمد
 عادل گویند و از نیغی محض او ابا کرد گفت ما ظالما ترا عادل خوانیم گفت سلطان محمد
 او را از قلعه ملی و زیر انداخت قبر و ہم روز بر قلعه است و اصل این سلسله از شیخ ابوجحاف
 گازی است و ذکر کیا این سلسله بنظر نیامده سلسله صفویہ نشاء این سلسله از شیخ صفی
 الدین اسحاق است و اصل این سلسله از شیخ ابوجحیف سروردی و حنفیہ اوست و ذکر کیا
 این سلسله سوامی و ذکر شیخ ابوجحیف حنفیہ در کتب مذکور نیامده چنانچه گشت لیکن صاحب خیار
 الاخبار ذکر جلال الدین تبریزی که پیشین زایدی برایم گیلانی است و وی پیشین صفی الدین
 اسحاق صفویست مینویسد شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره از اکمل مشائخ است در فوائد
 الفوائد نقل از سلطان المشائخ سبکتگین که شیخ جلال الدین تبریزی مرشد شیخ ابوسعید تبریزی بود
 از وفات پیر و خدمت شیخ شہاب الدین سروردی افتاد و خدمت نمائی کرده که چندی و مریدی
 میسر شود گویند که شیخ شہاب الدین بر سال بسفر حج رفتی چون پیر شده بود و ضعیف تر شد که
 برای او سینه چندان بر مزاج او موافق نبود که شیخ جلال الدین تبریزی نوعی کرده بود
 که و یکدانی و دیگری بر سر کرده میبرد و آتشی در آن کرده چنانچه سر او نسوزد تا چون شیخ طعم
 طعام گرم پیش بر وی و وی با خواجہ طرب الدین شیخ نیا و الدین مودت داشت گویند شیخ
 جلال الدین تبریزی شیخ نیا و الدین ذکر کیا برایم سیاحت بسیار کرده اند تا و فقیه شریف

که شیخ فریدالدین عطار و با کجا بود سجد شد شیخ بهاءالدین را در پیش چنان بود که چون بنجل
 میرسد بعبادت مشغول باشد و شیخ جلال الدین سیرت می برآمد شیخ فریدالدین عطار را
 که نشسته است محو از کمالات او شد چون بنحو آنگاه باز آمد شیخ بهاءالدین گفت که امروز
 شاه بازی را دیدم که از خود فرستاد شیخ بهاءالدین فرمود که جمال با جمال سپریا که در گفت
 که با وجود او این هیچ چیز یاد نیامد از آن تاریخ باز در میان شیخ جلال الدین و شیخ بهاء الدین
 مفارقت افتاد و نیز فرمود القواد نقل میکند که شیخ جلال الدین تبریزی کنونی بجانب شیخ بهاء الدین
 زکریا رستاده است و در آنجا نوشته است من آتیت الخاؤا النساء کم کفیل ابد او نوشته است که
 هر که دل صفت بند و گوئی صاغ عبد الدنیا و نیز از جوامع الکلم که از مقلدات سید محمد گویار
 است فیو سید که شیخ فریدالدین گنجشکر کوک بود و شیخ جلال تبریزی بدین داند و نامی
 بدست او داد و صاحب بود آخر بخلی قیمت کرد و یکدانه افتاد و نماند وقت افطاریم بدان آن روز
 بکشد و آنروز فرید و شرقی بالاترینت با خود گفت که اگر آن تمام آثار بخود دوم چه فایده می بود
 چون خواجه قطب الدین پیوست اینجا کایت کرد و خواجه فرمود با با فرید چه بود و همزمان میگفت
 بود که برای تو نوشته بود و نیز سیر الاولیا میگوید که در اثناء آنکه میان شیخ فرید و گنجشکر شیخ
 جلال تبریزی مکالمه میرفت شیخ فرید بقیات جامه پاره داشت و پیرا بود و شیخ بهاء الدین
 پیرا بن محل از اربابه می پوشید شیخ جلال دریافت فرمود که درویشی در بخارا بتعلیم خود
 بود هفت سال از دار در شربت فوطه داشت خاطر مجد را ندانید چه شود سلطان الشان می
 فرمود که شیخ جلال تبریزی ازین درویش مراد نفس خود داشت و شیخ جلال الدین تبریزی را
 جنگاله است نیز از تبریک به رحمة الله علیه و سلیم سلسله عید کس ذکر اکابر این سلسله
 و کتب مذکوره زیاده ازین بنظر نیامده الملقب عید روس نام او سید عبد الله است از خاندان
 سمر و رویه نیز خرقه خلافت داشت و سلسله نسب او حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه است
 میشود و کلمات حق و خوارق عادات از وی بطوری آمد سلسله او در دیار عرب عدن

کچھ ہوت احمد بابا و بسیار شہرت شیخ علم الدین محمد خراسانی درین سلسلہ بود
 سلسلہ قلندر یہ چند فرقہ اند از ہر سلسلہ کہ خود را منسوب بشیر قلندر گیرد اینکہ اندک
 سیر مایہیت ماز و ریاض و ریاضیہ است * این سخن و اندک کسی کو شناسناست * دیگر شاہ قلندر
 و شاہ حسین طحی شیخ شمس الدین تبریزی و مولانا روم و شیخ فخر الدین عراقی و حافظ شیرازی
 بسیار شاہ بازان ہر سلسلہ قلندر مشرب بودہ اند و ابوالان اکثر در مہین مشرب میشدند
 و ہمیشہ در آراستگی باطن میکوشند و در تفحاشت کہ سجدت مولوی روم جامعہ التماس با
 کر شیخ صدر الدین قونوی نیز در اجتماع بودہ مولانا رومی گفت ما روم ابدالیم ہر جا کہ میریم
 می شیمیم و میجویم امامت را اہل تصوف و تکلیف لائق اند اشارت بشیخ صدر الدین کرد تا امام شد
 اکثر خواجگان چشت ابدال بودہ اند و سلسلہ چشتیان خواجہ احمد ابدال بودند و در اخبار ابدال
 است شاہ خضر مشرب قلندرید و شت اصل و روم است و کرامات و خوارق عادات بسیار
 از وی بود و می آمد ہر چند کہ سم نامت و بیعت از وی بظہور نیامدہ بود چون بہندوستان
 آورد و آریان شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیاراوشی بہر صد حیات یو تو جہ نامت بخت
 او آورد و خواجہ گلہ و خرقة اہم تہرل او فرستاد و رخصت کرد و بعد از ان او را بجانب بنور
 اتفاق سفر افتاد چون در سر ہر پوسید شاہ قطب مرید او شد شاہ خضر بعد از عطای حلا
 بشاہ قطب جوہر روم شد و الی الان در ہندوستان سلسلہ او بہر باست سلسلہ او قلندریہ
 است انشی رحمۃ اللہ علیہ صاحب اقتباس لافوارہ سیکو بہر خلافت خواجہ وی تغیر باقی قلندریہ
 نداود و بعضی از رسائل سلسلہ قلندر یہ منویسید کہ شاہ خضر رومی نسبت باطن از عبد الغفری کی
 حکیمار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم یافتہ و وی اسرار باطن انا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 بعد و در شریک این سلسلہ بہر است و اللہ اعلم شاہ نجم الدین قلندر و شاہ قطب مبادل از
 حرمیان اوست شیخ محمد قلندر و لکنوی شیخ عبد الرحمن لاہوری درین سلسلہ بودند و ان
 سلسلہ یا حقیقہ قلندر یہ گویند شیخ علی الدین علی احمد صابر و خلیفہ او شمس الدین و میر محمد

گسیودراز و میسر پی جعفر ملی که از خلفا و نقیض الدین محمود چراغ دلی اند و سعید و یک خلیفه شیخ
 رکن الدین بهر جوری و قطب ابدالی مخدوم شیخ احمد عبدالحق و دو دومی بهین شرب عالیقدر
 و شهنشاه رحمة الله علیه شهنشاه نعمت الله ولی در ساله قلندرید آوده است که صوفی منتهی چون
 رسد قلندر گردد و ذکر قلندر حق است که در همه عالم مستحق است دین قلندر و اما که او بر همه عالم را
 دنیا قلندر افکند بشارت میدهد به توحید علم قلندر سهو و عمل قلندر محمود و راه قلندر غشش و الشوق
 هو الله و هم از لطائف قدسی که تصنیف شیخ رکن الدین ابن شیخ عبدالقدوس لکوی است مستوفی
 و دی از عوارث المعارف نقل نمائید که فرمود قلندر یه را که طیب قلب سرور دل و حضور حق و
 دوست پیش آمده است سکر حال و مستی باطن ایشان را مالک شده است بنابراین ایشان در حالت
 اعمال ظاهری از نوافل و آداب در و متداول لذات مباحات دنیا و می بخت شریع باک نمی
 و بر و حضور باطن خود و گفتا که همانند ما فرانس را ترک نمیدارند و هم در لطائف قدسی شیخ رکن الدین
 از پدر خود نقل نمائید که فرمود شیخ الشیوخ رعایت کرده که حفظ و انفس و قلندر یه فرموده اما
 را دیده ایم که در ترک و انفس باک نمیدارند چنانچه را قلم و مکتوب بخواه و پنج حضرت ایشان و سید
 میفرمایند این رویش از زبان شیخ حسین بهر پوری مرید سید نجم الدین مرید شیخ ماسلمان الشیخ
 نظام الدین اولیا و خلیفه سید خضر که پوری قلندر خراسانی شنیده است که بعضی مردان
 بودند و میبستند و خواهم بود که سالهاست که در طهارت مشغول اند چون از طهارت فارغ
 در نماز در آیند الوضوء انفصال و الصلوة اتصال متر است و ایشان ظاهر نماز
 نمی گذارند و در ترک صلوة بظاهر هیچ التفات نمی آید در نزدی این درویش حضرت
 خود شیخ محمد فخر الدین جوهری نیزه شیخ تا شیخ فرید گنجشکر عرض داشت که شیخ حسین نماز نیکو اند
 شیخ فرموده اند با گویم که شیخ حسین نماز نیکو اند شیخ حسین یک برگستانی در اجداد اتعالی
 ایشان و قلندر رواند و راه تصوف استی و هم از لطائف قدسی میگوید که سبکی نیزه
 ترک و انفس از قلندر یه حسین شنیده الظاهر اینست که حقیقتا لی ایشان را مزبور و می عطا فرموده

تو اجداد شخصی بکفیت نصیحت شیخ راه شنیده یکبیک تراچه شد مگر و سوسه طمان بخوراه با
 چون انحال از خود خبر داشتیم و علم حقیقت بر علم مجاز غلبه نمود و علم هستی ظاهر را از نظر مرتفع
 بخبر حق معلوم و شهود و بنود نگار داشت آداب شرع نتوانستیم نفعه انما الله و دم شیخ آدم غفر الله له انکله
 را شنیده انگس از خبر فرمود که هرگز نود و دیگر کس متعرض حال دانشوی که مغلوب الحال است و از
 خود خبر ندارد و با و از در باز نماند بعد از آن تمام شب در انحال مستغرق بودم چون باز آمد
 شیخ غفر الله له مرا گفت انکله که از زبان من را انحال جذب بر آمده بود و در انحال هیچ تغییری تبدیل
 بر اینستی ظاهر شمار دی داده بود یا بر همینستی ظاهر انعلم قرار گرفته بود گفت هیچ تغییری و تبدیلی را
 نداده بود بر همینستی ظاهر انعلم قرار گرفته بود و بر لبه بود و گفت بسیار خوب که تغییری بر اینستی را
 نیافت و الا سده راه شامیست چنانچه بایزید قدس العده سه درین مرتبه تغییری بدینستی ظاهر را نداشت
 بود و ماضی سال شصت باب مرتبه دیگر نشده بود و بعد از سی سال مرتبه دیگر گشت و دیگر میفرمودند که وقتی همراه
 شیخ آدم غفر الله له و رجیدی بایزید نشسته بودیم که یکایک مردی با جمال کمال متور از جوانان و دانش
 ها که بر در آن مسجد از هوا و دانه و نوحه بن فرمود از دیدن جمال آنست و مدح و ثناء نمود بعد از آن
 را غلبه مخاطب ساخت که فلانی تو در اینجا چرا نشسته تو از آن ماضی اینجا می توانیست بخیر و یا
 همراه ما شو گفتیم که یکبیک فرمود و حسنستی ام گفتیم اسم شریف چیست فرمودند ناظر محمد و در ظاهر انکا
 آنحضرت محمد صادق بود چون بهوش آدم از شیخ آدم خست شده و در طلب آذات و دیدم بعد چند روز
 بر در خانقاه علیا رسیدم چون نظر بر آن جمال انداختم بنا ختم و خود را قربان ساختم بعد وقت
 مرا تلقین کردند نامت و از ده سال در آن خانقاه مسکن در زبدم تا که بانها عرفان رسیدیم و بشیر
 حلی شیراز مشرف شدیم تفصیل انچه در ساله مذکور فرمودم است و چیزی ازین بیان در ذکر
 پیرانشان بالا گذشت و میفرمودند چون آنحضرت پس برده شدند نامت شش ماه در خانقاه قرار
 گرفتیم بعد مدت مذکور در دلم گذشت که بکه و مدینه منوره بروم حکم شد که مرو و بنور کار کردیم
 بعد از مدتی که رفتم که یک خود بروم صاحب انچه شیخ داد و فرموده شد و در پستان قامت گرفتیم

گفتم قبول داریم چه که فرمایند اقامت گیرم فرمودند شما از طرف حق حکم گیرید شیعی دین بایستد
 کردم حکم شد که ببنید چون نظر کردم دیدم که شمرست نوآباد که خانه های او و قلعه زگل خامست بخانه
 در باغی است و در آن باغ چاه است و من یکباره آنجا دایستاده ام حاجی بلید است از آنجا تمام کجا
 شهر کوچه ها و باران و مسجد بخیر آید از این بنیاد که خوش می شود و آرام میگیرد و چون شد نجیب
 صاحبزاده التماس کردم که ما را حاجی اقامت در واقع خود است اما نام و طرف او نمیدانم
 پس از چند روز و ده رخصت گفتم که کس از یاران همراه من ج او ند پس از آنجا را می شنیدیم فیه فیه
 و شمر آمد و به آید بهیم بهیانی متبوی که قریب را و آباد است سیدیم شنبی ام و در بود و در
 حال آن آباد است و دیدم خلفا و اربعه و پیر و تکیه اشاره مسوی مراد آباد کرد پس رخ بسوی
 مراد آباد آوردم چون داخل شهر شدیم روز جمعه بود و در جامع مسجد سیده نماز جمعه خواندیم بعد
 فراغ نماز در خاطر آمده که آن باغ و چاه و کوچه های شهر و قلعه باید دید که در گنگوه پس نموده بود
 پس از جامع مسجد برآدم و در باغ رسیدم بر همان چاه استاده شدیم و گفتم صدق الله و متوکلین
 خوش شدیم و شیرینی طلبیده بروح پیران فاتحه خوانده بر همان چاه و در لال باغ ناکماه اقامت
 گرفتیم شبی وقت صبح برنگارده و رایکه متصل باغ است از شهر بظلمات میگردیم حاجی بلند بود و در آن
 مودود از محل ستم خان مرحوم بگو شتم انداد که با سخاوتش میگفتند مصرعه از خار غارتش بود
 و ارم خارا از شنیدن این مصرعه جوهر و سر و سوز و حسینه ام افتاد و ستم از شهر به بلوید مصرعه
 گفتند اگر میگفتند از آنجا می باشد و روی می افتادیم بعد ساعتی آن خوش و سوز فرود شد و ل غفم
 که مکان چهره است روز دیگر از اینجا خواستار شد و چونکه مودود از درون محل ستم خان گذشت و در کوچه
 و اینجا آواز شنیده میشد پس از آنجا برآست و در باغ و لختان مرحوم آدمم در آنجا یک مکان خشت
 تاشش ماه گذرانیدیم روزی شخصی از مخلصان باگفت من سبت شما و شمر آمد و بهیم شانه نرم
 اش را در سادات کرده ام مرا خوش آمد گفتم چه کردی پس حکم بر پروردگار بکنید ان شاء الله
 و سواد ند که بایست میگویند شاه بنو در آن قریبش ربله را میبست از آنجا و ایشان بودند از آن

که آنجا که در محل رستم خانی هم است که شیخ موصوف بر آن قیام گرفته اند تا تحریر نه اندرون دریا
 استاده است بعد یکسال از آن در دوم بحکال از سیل دریا منهدم گردید سن از عهد بزرگوار خود شنیدیم
 که آنجا که لال باغ است و نیز چاه دیگر بکف شمال آنجا هم اندرون دریا است و هم جدم میفرمودند که آنجا
 باغ دیگر است زمین را ازین چاه محلی دیده بودیم ذرات شیخ موصوف در بیستم جمادی الثانی سنه یک هزار و شصت
 و یک واقع شدند تا رخ مرجع اولیا است ابراهیم بود و است دور روضه که سمت جنوب اندرون شهر مذکور است
 مدفن کشیدند بگونه که آنرا در حیات ایشان مریدی تعمیر ساخته بود و حوالی آن اولاد ایشان سکونت اینها
 از خجست محمد پیرزا و گان مشهور است نوکر شیخ علاء الدین میگویند که صاحب لایت شهر مراد آباد
 و قبل از آبادی شهر مذکور بیابانی بود که ایشان در آنجا سکونت میداشتند تا حال از برکت ایشان در آنجا
 شهر مذکور آباد است و میگویند از خلفا و اجداد علی بن ابراهیم ایشان در شب شب برات میگرد و در شهر
 بطرف جنوب شهر مذکور در نزد پیرزا و گان بطرف غرب واقع است نوکر شاه محمد مکمل اسم با مسمی نام
 والد ایشان محمد افضل منوط ضلع امین آباد و عهد محمد شاه باو شاه بتلاش معاش در دلی آمده بسیر کار
 نواب پیر احمد خان هو که بنیاد بر او جسی رویه یا هواری ملازم گردیده که بشیر و روزی درویش محمد
 دارد و گردید و طعام طلب نمود محمد افضل حاضری که بود پیش آورد و زوجه او از آن مجذوب سوال اولاد
 نمود مجذوب بعد تناول طعام گفت که کاغذی و قلم و دواتی بیا حاضر آور و نزد اول پنجاه رو پیوسته
 یکصد رویه بر بعد یکصد و پنجاه رویه سه مد خط کرد و گفت چهار دختر و دو فرزند یکی از آن میا دارد
 دیگری فقیر کامل صاحب هر را خواهد بود بعد چند مدتی سند موهبه داری مراد آباد بنام نواب مرقوم از
 حضور سلطان عنایت شد چون اتفاق مراخلت نواب مراد آباد اتفاق محمد افضل را به نیابت خود مشاهده
 و مبلغ یکصد و پنجاه و بقولی صد رویه مشاهده فرمود و بفرمود و بفرمود و بفرمود و بفرمود و بفرمود
 بقولی پنج هم در مراد آباد پنجاه محمد افضل تولد شدند و دو پسر نیز بهرین شهر بکانات قلعه تم خان
 بوجو آمدند کمان تر از آن محمد علی میا دار و خور و تر شاه محمد مکمل صاحب هر را عرض که شاه محمد مکمل
 ازین شهر با وجود ثروت ظاهری بر روی مظهر و نیوی متوجه نشده محترم بود و همیشه بخدمت نظر از آن

گویند که بنیاد بودند
 چشمت صابریه

خواه سالک خواه مجذوب مثل شاه عضد الدین و شاه عبدالهادی و شاه قیوم و شاه ساد
 مجذوب شاه فیض الله و ملکن شاه و خورم شاه مست اعتقاد و آیدرت و شسته استفاضه تهنیت و
 چون نجم محمد افضل بر حکومت امر و به فرزند شرف بیعت شاه عضد الدین شرف گردید شاه
 محمد مکمل در آن ایام بیامده بود و در روزی والدی با خود و بخت شاه عضد الدین
 بروند عرض نمودند که این نیز بسبب اجتناب منکب گردد و محمد مکمل عرض نمودند که سفارش من
 بشاه عبدالهادی باید فرمود حضرت شمس نموده فرمودند که من هم لائق شما هستم عرض کردند که
 خود مرشد من او باشند لیکن جاوید خاطر من به انظر بسیار است وقتی آنحضرت در بار محمد مکمل
 ارشاد کردند آنوقت بزبان شاه عبدالهادی گذشت کسی که در شریعت راسخ نیست در طریقت چگونه
 ثابت خواهد بود و بعد حضرت شاه عضد الدین فرمودند که این ابابسیب سفارش منست بعد از آن
 آنحضرت محمد مکمل را بسبب کثرت نوافل تعقیب میخواستند بطوریکه در رکعت اول سوره علی بخواند و در
 رکعت دوم که سوره براءتی حضرت احدیت است و ثقات را وی اندام وجودی اسلحان احکام شریعت مذکور
 ملائقیه و زنداند و شمسند که زمان فاحشه را خرج معمولی او میدادند و میگفتند که اشتب که کسی
 و در حق فلان کسی مشغول بر عاقل و مبنی شریعت و بیع و شر و نیز بود و بدخا که بپوشید و در امرای
 فرزند چند روز در بازار بودند و با مشتریان میگفتند که اگر بپوشید شیر خود را خو و بپوشید که کسی
 بخردید آخر مخلصی خیده برود و فاش در عقیق حباب سکه تار و در و معد و بست واقع
 و در احاطه بخت قبر میر احمد خان مذکور که عقب مسجد عبد گاه مراد آباد واقع است مدفون شد
 پدر خود و در گوشه جنوبی و غربی احاطه مذکور تا رنج آنگاه بنیاد خدا محو سیر ابا بش سوره و شمس
 و لش و کر خفی و جلی و سالک شاه خدا صابر ریح و بلا و واقف راز نبی کاشف سر علی
 بر سر میدان زم نفس نبوت راه و او و جلی اهل از ره زور و بی هر که شد می پس ابدال بر آید
 و نفسی شود و مشکل او مجبلی و سال از آنکه هم چون یکدیگر از شرف گفت که عیادت شود و شاه مکمل
 پس نیز حضرت غلام تنی نیز در حیاتش شمس و در حیات جدید شمس و در حیات سلوک بیاندند و رجال

چند بطلب برهنه میبودند بخرج مقامی بودند که در آن فرصتی نباشد و نیز هیچ چیز نبود چه جامی است
 پوشی پیر ناده پیش شاه موج مجذوب بن شاه عضد الدین فرموده بودند باید روی که نوزاد
 در خانه تو متولد شود شش ماه برای تو و شش ماه برای ما بود و در حال سلوک مقید بلباس مصوم
 و مصلو میبودند و کشف و کرامات نیز از وی ظاهر میبود و راقم در خود و سالگی و پیرا و هر دو حال دیده
 بود و میگویند در حالت جذب از خانه خود و شهر ندر که گشتند هنوز از احوال و یکی هیچ خبر نرسیده
 و که شاه قطب بیگمید که سلسله قادریه و نسب سید بودند و در عهد افغانان در شهر مراد آباد نشین
 آوردند چنانچه قریب فرار ایشان مسجد و چاه تعمیر نواب و دوزیا خان مرحوم است و فائش و چهارم حماد
 الادلی واقع شد زیاده ازین معلوم نشد قبر ایشان در محاطه چینه بطرف گوشه غربی و جنوبی شهر
 مراد آباد و دهم فرنگک از آبادی واقع است و که شاه جمال حاجی رفیع الدین خان صاحب فرزند
 مدینه جمال الله مرید عم خود است فتح الله داد و شاه قطب عم و گیرش مریدان پدر وی اند محمد
 و سلسله را دوات ایشان بشاه عبدالرزاق حقیق آبادی میرسد از اول عمر مجرد بود و از علم ظاهر تعبیه
 ضرورتی نبود و تقناعت و توکل و تضرع و تنصیف بود ابتدا تا آخر که عمرش بهشتا رسید و
 از سفر خج که برآمده و خبر مسجد حلای دیگر زفته و زهد بر تبه بروی غالب بود که در تمام عمر کفایت بد
 خود و بچه میخورد و از الزان طعام آخر از تمام دشت بلکه بربک لون تا دشتها بسیر میرود و تا آنکه کام
 وقت با وی رجوع داشتند لیکن آنکه خبری نگرفتند مگر از مریدان خود و عم خود که اکثر آنها خمره اند و قصد
 که بر آنها دعوت باشد قبول میکرد و بر بانی تقناعت دشت آخر عمر از چند سال که ماده فالج بر زبان
 ریخته قسم کلامش تغییر مییافت و بعد بود ششم رمضان سال نو و چهارم از ماه ثانی عشر وفات یافت
 راقم گوید مصنف رساله خیر البیان می نویسد اما بعد جمال محمد مرکی بن عبدالرزاق العلوی از اهالی
 الحجاز خوانی مینماید که بعضی تفرقات که از حضرت شاه العالمین ابو عبید الله شاه عبدالرزاق
 الحجازی خوانی بوقوع می آمد از بسا دی ایام طاعت ثانی جمیع الثانی که ما یوم یوم الایاء و سال است
 و هزاران هجری شروع کردم و ناده سال مریدین سال که نامش خیر البیان است جمع ساختم و میسر شد

یاد

یاد

مشهور است که پادشاه العالمین ابو محمد عبدالرزاق صفی‌اللهی صلی‌الله‌علیه‌وآله فرمود و حضرت
 اعظم ابو حامد خیالی محمد بن حسن طاهر پانچویم و ماژون آبی بود و آنچه در سیر سلوک از پیش
 مشایخ بنی‌سبیه بود و بعد از حضرت شاه العالمین می‌کام و زبان تلقین فرمود و بعد که گاه با شجره
 قادریه مرحمت فرمودند و هم از سلسله سحر و ریه و شطار به و او را چه شیعه مجاز ساختند و
 از آن شیخ امیر محمد مود و ولاری خرقه خلافت قادریه مرحمت فرمود و بعد از ایشان میر
 اسماعیل ریه قادریه عطا فرمود و بعد از آن حضرت حاجی سید نورانگه مری طرف سلسله
 جامه عطا فرمود و حضرت عوשה التقلین حضرت شاه العالمین را خطاب فرمود مخاطب
 و رضادادند که سلسله دیگر مشایخ متوجه شوند از جهت شاه العالمین نسخه صحائف الهی
 بهین شجره قادریه داخل ساختند و سلسله نامی دیگر برگزینت کرده اند چون هر کس از خود
 مجال الحاد فی البیروت بنگی شاه محمد نام داشتند صاحب مقام خود ساختند و در شان او از
 از اجازت مشایخ قادریه از چند حاجی که حضرت شاه العالمین بریده بود و از طرف مشایخ
 حقیقیه کمال الحق شیخ حسین طاهر کمال میرند نیز نوشته اند چنانچه مجال العالمین بنگی شاه محمد
 پنج پسر بودند انتخاب بهمان مثال را بفرزند اعظم خود ابوالفتح شیخ مکرم از اجازت خود
 مرحمت فرموده بودند و شیخ مکرم ابوالفتح را غیر از اولاد و خرمی جهان نماد انتخاب بهمان مثال
 از جانب خود نوشته با اجازت از خاندان قادریه و دیگر خانواد نامی اول و چه شیعه و سحر و
 و طبقاتیه برادر حقیقی ولی الهی ام قطب الزمان ابوالکرم شیخ مرکی محمد سید الله تعالی که
 امروز زیر سایه ذات شریف است عنایت کرده و قائم مقام خود ساختند شجره
 برادر معرفت از تحت طاعت آید که شاه العالمین عبدالرزاق صلی‌الله‌علیه‌وآله فرموده و میرزا نامی
 ابوالبرکات کنیت گرامی که کسی که بود بی‌سند درین سطح و زایل الله شد مکرم ابوالفتح
 بر آن سجاده اکنون بنفیس است از مرکی شیخ کانت شاه که است ابوالکرم آمده آن قطعه در آن
 کلیت گفته از کلا حیلان و خدا یا چون ضعیف و ناتوان جمال الله کی از سبب گاه

و اخبار الاخیار است شاه عبدالرزاق مرید و خلیفه شیخ محمد حسن است وی از شاخ قادریه است و از
 خوارق و کرامات بسیار نقل میکنند بسیار صاحب کمال بود و حال طایف داشت مورد اهل تحصیل علم
 کرده بعد از آن مشرب عشق و محبت بروی غالب مدد از مجاهده بر مشرب مشاهده رسید گویند
 او را با حضرت علییه قادریه شیبی کمال بود و بیواسطه مازون و مشرب میشد و او را در صبر و شهادت
 و تحمل بلا قدری راسخ بود و فاتی شاه عبدالرزاق در سنه شصت و اربعین شصت هجری فوت شده است
 و محمد حسن پسرین طاهر است از جانب چرتشی است لیکن ارتباط او بسلسله قادریه بر همه غالب است
 و گاهی شعر میگفت چون از خلوت برآمدی بندوان دیده تعجب کردی و نگریه بر آوردی و سلامان
 هم و مریدان او را شاه خیالی میگویند و معنی هم چپ من نهصد و چهل و چهار ذرات یافت و ذکر
 شاه بولاقی خلیفه حقیق احمد مرید مولینا رستم علی صاحب اسب و کر که بیک واسطه مرید حضرت علی
 بودند و بدین المعرفه مینویسد نام نامی شاه بولاقی لقب کرامی بولن کنیت سامی بود و خلیف
 اشرف خواجہ احمد بن ناصر علی متولد قطیف شیر کو ققم با حلیم و ایشان با سالار مسعود و غازی است
 یک جدی دارند و ایشان با حلیم و ایشان با سالار مشهور اند گویند و اجداد ایشان دو برادر
 بودند بادشاه آنوقت یکی را با حلیم و دیگر را سالار خطاب بخشید و او را دهر و دهرین خطاب
 جاری ماند چنانچه مشهور است بمقتدا سالار و حلیم و دهر و دهر و قوم از او و حضرت خلیفه
 نقل است که در در مجلس شریف ذکر صلح بیان آمد فرمود که مذہب فقیرانه و ولا که است و
 بعد از سید محمد باقر اند که سلسله اش از نسبت و واسطه با سید عبدالرزاق میرسد که فرزند پنجم حضرت
 الثقلین اند و او را در سنه پانصد و شصت و شصت است و تاریخ وفاتش با تمام عالم پس محمد باقر حکیم
 عالم صلی الله علیه و سلم و بموجب مرید حضرت غوث الاعظم صرف برائی تلقین حضرت شاه
 بولاقی بر نجات او و پند رونق افزا گردیدند و لغت ظاهر و باطن موافق بود و امر حضرت شاه بولاقی
 سخت میر با بصوب مرغوب بغداد و شریف بودند حاجی رفیع الدین خان صاحب مذکور شد
 شاه خان از کلا ۱۰۰ و پنج بود و در استیلا ساحت سار کرده بود شاه لای نام در نوشته بود

و امیر کج که ما سواران مسکین داشتیم چهار پنج با جنت نمیده قش رسید و آنچه از فیض طایف نصیبی بود
 بود و شد قش حاصلی را بعد برادر آباد آمد و نوطین گزید و هم در او آباد و وفات یافت رحمه الله علیه
 و قبر وی معروف است یزار و تبرک به گویند از بسکه تواضع و کسوف و تحریب ظاهر بودی علی
 با سیردن شهر فنی و سیرلادی می که شماره هنرم یکا ه یا باری دیگری آر دان بار بار گردن خود
 نهادی و ما خانه انگس سایندهی یکبار مودی سپاهی او را به بیکار گرفت و با خود برگردن نهاد
 و ما منزل همراه برد و او را کسبل کرد و به گزرا حال خود اظهار کرد و روز دیگر وقت کج خود پیش آن
 سپاهی رفت و بار او برداشت و بمنزل ساینده همچنین هر روز گاه می آمد و بار را بمنزل ساینده تا
 آنکه ملاهوسید و وی برای سوارسی دراز گوش نگاهداشتی و بر میان سوار شدی و هرگز تکلف
 سخن و راه نداوی و آنکه او را دیده اند خوارق عادات از وی نقل میکنند سپه گران او شاه
 را فقیر دیده بود مودی بود با ذوق و شوق حسن اخلاق ایضا و بیت معرفت است
 شریف در یکمزد و چهل و سه مجری عمر شریف نو و دوش سال وفات بشریف بعد از بیج
 و شنبه است و غنم صف در سال بیکار و کمبود سی و نه مجری و عهد محمد شاه آتشها
 سال تا بیج او گفتا خود مرشد مرشد است نقل است که چون مردمان در تلاش مقام تقرب و شرف
 متر و شدند شیخ شهباز گفت که روزی من همراه حضرت بودم آنکه از مراد آباد بطرف غرب
 انصاف یک گروه از آبادی شریف بودند در بخار کناره و ریاسی رام گنگ یک تغییر بود چون
 حضرت را دید آن فقیر بن خود را بر دوش نهاده روان شد پس دیدم گفت امانت بزرگی است تا این
 این بودم مکن آید مکان گذار شتم و حضرت در جیبات اکثر و آنجا بقصد و تعریف و سعادت و
 و دلکشی آن مکان جان میفرمودند کرامات و کمالات ایشان در کتاب مذکور مفصل مرقوم اند این
 گفتا نش آن ندارد آن مکان مذکور بطرف گوشه مغربی و شمالی شهر مراد آباد و انفع است فرار بر افوا
 در اینجا در احاطه محله الهی است شیخ شهباز مرید شاولانی بود قبر وی بطرف شمالی
 شهر مراد آباد و بر کناره دریا و شهر واقع است و حضرت حلقه محمد امیر میرد یا اخلاصه را در آنجا

حضرت شاه بلا بودند و با وجود تعلق اولاد مرد ازاد و ارباب را بود و نمودنش قهسک اندله
 بود و سکسک بدش و شصت و هفت در بر کمال و بزرگی و می اتفاق چنانچه در تذکره مذکور است که
 حافظ محمد امین مرید شاه بولاقی است و راستی اچا که می میکرد و در لباس سپاه گری میکرد
 خداوند تعالی مشغول میبود با آخر از غلبه عال ترک تعلق کرد و بهنامی بردی سجانه اقبال نمود و در
 طایبان حق برای استفاده و استفاده با وی رجوع دارند و تمامی بهمت وی از ابتدا برافاده
 و قطع نمایند بختی و بعد معروف است هر کسی که حاجتی از وی شوکتی و حاکمی پیش آمد و بوی
 رجوع نمود اگر چه آن بادی تشنه نباشد البته سجانه او نیست و شفاعت صاحب حاجت کرد
 تا ممکن در سعاد مرام و انجلیح مراد وی سعی فرمود و یکبار شخصی او را از منتهی که ممکن است
 تا آله آباد زیاده از پانزده روز راه است برود وی نه با این شخص است که بودند با انگس که در آله آباد
 بود لیکن چون پیش مقصود بر رضائی حق سجانه تعالی بود لی مضائقه تا آله آباد نیست و در
 قضائی حاجت محتاج سعی نمود و درین ایام که من می از نو و تجا و ز کرده ضعف بر بدن متولی
 و زنبور سیاه حق مشغول میباشد و از چند سال بر او آباد هم که سابق بر سال زیارت بر خود
 می آمد یعنی آید و درین ایام تحریر این اوراق آمده بود و خانه فقیر را هم بقدم خود مشرف نشد
 انتهی در نیم ربيع الاول سنه یک هزار و دصد و یک حجرت حق پیوست و تاریخ سال انتقال
 رضی الله عنه است و ذکر حضرت شاه غلام احمد صاحب برکات و مرید و جانشین
 حافظ محمد امین مدوح بودند بعد انتقال حافظ صاحب بستر شدانش خرقة وی بوی پوشانید
 سلوک باطنی بر بند و حاصل نموده بودند و بهمت و نسبت و توجه توبه میبستند و تقاضات از وی
 می آمدند اگر چه بسیار معنی نداشتند و از مر و تقه شنیدیم که چند آن تحصیل علم ظاهر میبستند و از
 کلام وی علم و بهی مفهوم میشد چنانچه عبارت و معناه فصوص از دیگری شنیده میشد
 میفرمودند و هم آثار بزرگی و فقری از ناصیه وی پیویدا بود و بطریق پدر بزرگوار طوطی و تقیر
 عرس حضرت شاه بولاقی بر او آباد و تشریف می آوردند و بر فراز شاه مدوح فروکش میبودند

و خود سالگی بر پایش شرف شده بود و سلسله پدر بزرگوار خود جاری میشدند و دست خفتم مردم
 بیکار و دود میوشش فتن گشتند و در زنبور فک و در فکون شدند تا پنج سال نو قتل قتل جانان گشت
 و ذکر حضرت شاه غلام غلام بولین ابن شاه کریم العبد ابن شاه رحمت الله ابن حضرت شاه
 بولاقی بودند سلسله و طریقه جدا جدا خود و از خال خویش شاه غلام احمد اخذ نمودند و همه اندران
 مازون مجاز بودند صاحب اوقات و خوش اخلاق و قرآن خوان بودند و طریقه شده و از شاه و
 میشدند و بسیار کس از دی فیض میبردند و در خانقاه خود و در و صا و در اطعام میدادند و گویا
 که لشکر خانه وی حضرت سفره عام بود چه از دشمن چه از دوست دریغ نمیکشیدند چنانچه در
 ایام قدر میدی و در لشکر خانه وی حضرت دوست و دشمن می آمدند و طعام میخور و نذر و تشریف
 دومی حضرت با کسی حاجتی و کاری نداشتند و مولد و مسکن و موطئش قصبه سواره بود و در سال
 در ایام عمر جدا جدا خود و در مراد آباد تشریف می آوردند و رانم بر یارت دی حضرت فرست
 در دوم ربع الاول سنه یک هزار و دوهصد و هفتاد و شش رحمت حق میپوشند و در جزیره اندی
 بزرگوار گشتند در ایام قدر و چند می بحیرم اگر دشمنان حاکم را ادا رات میکردند و طعام میدادند و معتقد
 خیر خواه باعث گرفتاری و رسانیدن دی حضرت و جزیره مذکور شده بود که قصه آن مشهور
 است دومی حضرت اندران قبیله مطلق از قیودات تعلقات و مقید در رضا و قضا و مولی بودند
 گو یا که این مرد و شعر بر آن حال می حضرت معصوم بودند بیت خون کرده ایم و کسی اگر کشید ایم
 جرمم هر کج عاشق روئو گشته ایم و بیت بحیرم عشق تو ام میکشند و غوغای تو نیز بر سر بام اگر کش
 تا شایسته تیار سنج زمین و از فنا چو خیرت برست و شد خلد برین مقام و مسکن تا پنج وصال و آخرت
 مادی جهان غلام بولین رحمة الله علیه هم فرزند و لقبه دی حضرت محمد عاشق جوان صالح
 و حقیق و صاحب بیت مثل پدر بزرگوار خود اند ایوم در راه و سکونت میدارند و طریق است
 و بعد خود سلوک میکنند و رعایت سلسله و طریقه ایشان محفوظ میدارند و تعلیم اندران را
 سلسله نقالی شاه محمد حسین رضی الله عنده ایشان بطرف شمالی دانند و در شهر مراد آباد

که ذکر شریف بالا گذشت واقع است و کر شاه چپ مجبور وار نهاده آزاد بودند تجرید و تفرید را
 دوست میشدند و حافظ قرآن مجید بودند شخصی پدر خود که شاکر و برادر وی حافظ نور محمد بود
 و بر اسم دیده بود بار اقم میگفت که قوم دی شیخ و اصطلح لامور بود و در وی ثروت دنیاوی بسیار
 و پسر وی نداشت در ویشی باید روی گفت و در خانه قهرها پسر متولد شدند لیکن باید پسر اول باز داشت
 و نامش غلام رسول خواهی بناد پدر وی قبول و دعه کرد همچنان شد که آن در ویش گفته بود چون
 که پسر اول بودند بن پسر شدند باید خود گفتند در ویش بود جبه عده شام امی طلبید در ویش پسر دیگر
 حافظ نور محمد و برار خست کرد چون وی در مراد آباد رسیدند بخدمت در ویشی که بجه کاغذیان
 سیاه آمدند آن در ویش گفت نام تو غلام شاه نهاده اند من ترا غلام رسول خواهم گفت بعد چندی
 آن در ویش گفت نزد پسر می نیست اما کلاه و خرقة بتو دادم باید که بعد من آنرا خواهی پوشید چون
 پس از وفاتش آن کلاه بر سر و خرقة در بر کرد و غذا میوش شدند و از آن بعد کلام الهی بر میا و میخواندند
 و از کسی کلام نمیکردند و یکبار در زندگونی خود کلام ضروری میگفتند آنها که میرا دیده بودند بر بزرگی
 و فقری او متفق بودند و را تم از عهد و پدر خود هم تعریف او شنیده بودند قبرش باقی قبر سیر وی
 بطرف شرقی شهر مراد آباد بر کناره دریا و محله کاغذیان قریب مقبره میان فقیر شاه که ذکرش بالا گذشت
 واقع است و هر کس بر آن واقفیت ندارد و چند کس از آن واقف اند و کر شاه لطف الله حاجی
 رفیع الدین خان صاحب و زند کرده مینویسد شاه لطف الله از خلفا پیر محمد لکنویست که او در علوم نظام
 شاکر و مولوی عبد القادر و در طریقت مرید عبد الله سیاح است و در تجرید و روح و توکل و قناعت
 قدمی راسخ داشت منازل را بعد تصنیف اوست وفات او بعد هزار و یکصد و آخر عهد او بزرگ است
 و شاه لطف الله در اصل از فرزندان شاه عبد المجیب است که تبرادر امر و بهت برایش طلب علم بگهنو
 رفت و در خدمت شاه پیر محمد تحصیل علوم نمود و مرید شد و کار کرد و خلافت یافت مولانا عبد الله
 قریب وقت رحلت خود بن شاه پیر محمد گفت اگر همراه شما جوانی تائب و تارک دنیا آمده باشد بطلبید
 مذکور در احادیث که در دعای محمد که شاه محمد را مافوزند الله الله الله الله و در شاه لطف الله

بجز یک نفران پناه ملا عصمت آمد بمرا و آباد آمد و سکونت در زمین و درختان و از فرزندان خود
 آمدند و هم در راه آباد و جرت حق پیوست چنین شنیده شد که در ایامی ملا عصمت آمد و شکوه
 با و شاه در کهن بود و نواب غنیمت آمد خان حکومت مرا و آباد و امور بود و روزی شاه لطف
 بنامات نواب و برادر گلان بی مولوی محمدشاکر آمد و را نشاء سخن گفتن دست برداشت
 و گفت فایده خوانید که مولوی عصمت الله از دنیا رحلت کرده و این زمان روح ایشان
 از پیش من گذشت و گفت من از پنجان درگاه ششم حاضران مجلس این سخن میسر شد لیکن
 چون عقیدت بروی کمال شایسته اند و شایسته چهاره ندیده اند و فایده خوانند و چون بعد از
 بسیار خبر آمد و با وقت که شاه لطف آمد گفته و دریم سال خبر اردو یکصد و نه نفر بقابل
 منزه مطابق یافتند و وی در او آن که بمرا و آباد آمد چندی بتوکل سپرد و وظیفه معین شد
 آخر الامر ملا عصمت آمد و در ایام حکومت خود مسالعه کرده چند صد جریب زمین برای مشق
 وی مقرر کرد و وی بتقصاضی لار و لاکه آنرا قبول نمود و بگرفتند آن مقید نشدند و آنرا
 چون محمد و منجان حکومت اینجا بنصب شد و املاک سکنه این بلاد را ترقی نمود و هر یک بقصد
 استخلاص آن جد و جهد میکرد و سود داشت و شاه لطف آمد و اصلاح در آنجا حاصل نمود
 نمود و حرف شکایت نریدان نراند بعضی معتقد این بی و در بنیاب بادی گفته گفت حال
 سابق با آنجا نبود و از طرف خود آن زمین را آباد و الحال که دیگر بی آبادی آمد و با آنجا
 ندارد اگر ترقی نماید که ام ظلم از وی بریافته که جائی شکایت به آخر کار رضا و تسلیم می
 کرد و محمد و منجان بعد و ریافت حال خود بخانه وی آمد و عهد خواست و تمامه غله حاصل آن زمین
 را بر عهده اسرار خود بدار کرده بخانه اش رسانید و بعد وی چند سال سپردی شاه عزیز
 که عالم و صالح و متورع بود چنانچه می ماند و شاه عبدالعبد که شمر میگفت و طلب تخلیه میکرد
 را قلم میزد و این دوست دوست و الدنر گوار داشت و دریم شهر نامه اعمال ما چون لایق همراه
 که میرم بنده بودیم بر پیشانییم و انبی سپهر گلان شاه لطف آمد و بلاد حال خاندان شاه بهر چه بود

مقرر شد و کسی نمیدانست که بر طریقه اسلام خود باشد و وفات شاه میر محمد بعد از ارادگی بعد از
 عهد او رنگ نرسید تا آنکه گوید وفات شاه لطف الله در سبب و مقام حادی الاول و کتب
 خوش اندون شهر مراد آباد بطرف جنوبی قریب بقبره اصالت خان واقع است و اولاد
 قریب قبر می سکونت میدارند و گوید که سلطان قطب الدین بگویند که از امیران ملک
 بود و میگویی قبایل آبادی شهر مراد آباد با کفار شرکین و بیات اینجا که در شهادت و شهدا
 اصحابی درین شهر چند جامه نون اند و در سلطان پر غریب هم میخواهند اینجست محمد غریب
 است خوش روی در چهارم حبس وقت نصف شب میشود و قبش در محله کوراند و در شهر واقع
 گوید و احاطه پنجه نمیرسد و گوید که شاه منیر مجنون بودند و میگویند خوش خوراک و خوش پوشاک و
 مزاج و متوطن تیا بهمان آباد بودند و در شهر مراد آباد سکونت میدادند و کشف ایشان اکثر
 انفرادی چنانچه خبر نگوار هم میفرمودند که وقتی قریب عورت سکاف ایشان بود و چون در مکان
 تشریف آوردند فرمودند که اینجاست و اینجاست و اینجاست و اینجاست و اینجاست و اینجاست
 تشریف فرمودند که بعد از مدت سال فرمودند حضرت شاه منیر بطور آید ظاهر است گاهی اولاد
 را و اولاد کشف میگردد و در ظهور آن تعداد و سال تکشف نمیکرد و وفات ایشان در نیم
 انسانی واقع شده و قبر ایشان قریب مکان قاضی شهر مراد آباد است و گوید که خلیفه نظر محمد تبرک
 میگردد و در مکان شهر مراد آباد و در گورستان یکی قبری دیده بود و از آن بعد از آن تعلقات کرد و
 شاه و عهد الدین نگردد و در دیوار و اهل روحیال قدوم قناعت و تکلیف و است کسی بفرمودند
 و می مطلع نگردد و بدی صاحب قوق و مشوق بود و مجلس جماع لغوی می برورد و بسیار زود می
 بر زبان بودی و در یاد و حق چنان مشغول بود که شغولی از بنده ظاهر و بدیدار میگردد و آنکه در آن
 بر بزرگی و تصرف و قریب بود آخر عمر که ماهه فالج بر دست و پا و زبانش بنحیه زبان از کلام متعذر ماند
 قبل موت از نصف شب زبانش بزرگ میگردد و الا الله و با هم جاری گردید و بعد از آن حال فرمودند که
 و بعد از آن خبر و بپایش مشرف میشدم و بر وقت غسل موت هم دیدار دیده بودم و بعد از آن خبر

تبرک

بسم الله الرحمن الرحيم

بود و در دهم ماه شعبان سنه مسموم وفات یافت در مرحله اندرون لال بلغ مراد آباد و پس روانه
 مدفون گشت و ذکر **خواجه مصطفی** حاجی رفیع الدین خان صاحب قندهار که غنی و پندیده
 مصطفی از اولاد خواجه بزرگ بهاء الدین نقشبند است از دو لقمه زاده گلان لاهور بود و در خوا
 سبی بهر سیه که دل را از دنیا سوسند و در خدمت شیخ کلیم الله که در آن ایام در لاهور بود مستقیم
 در باجارت دمی از شاخه جهان آباد و او آقا محمد سکونت در بهیه فقیر و صغیر سن و پیرا دیده است
 بصورت نورانی داشت گویند شیخ کلیم الله قریب ایام فوت خود از شاخه جهان آباد این بیت بوی
 بعیت اگر بپیر چمن سیروشی قدم بردار که همچو رنگ خنابیر و بهار از دست دمی ازین بیت بر
 قریب اجل دمی بی برده همان زبان از مراد آباد روانه شد و شیخ را زنده یافت و چندی در خدمت
 بوی ماند و بدستوری برادر آباد آمد و پس از آنکه عمر دراز یافت بود و رسال نیز از او کسید و پنجاه
 شش وفات یافت و در حین سجده که خود بنا کرده مدفون شد شیخ عبد الرحیم مرید و خلیفه دمی
 پس از دمی جانشین دمی شد و زیاد بر چهل سال نجانبه خوشت و بزرگد قناع در رضا
 مستقیم گذرانید و با وجود عیال کشید التی کبسی شهر دو وظیفه و او را قبول نکرد و با ششوی مولانا را که
 کوکلام شایخ اشتغال داشت و راه بیع الثانی سال سیم از صد سیزدهم وفات یافت و شیخ
 قریب خواجه مصطفی در مسجد دمی اندرون شهر مراد آباد در محله منل پویش شهر و معروف است و قندهار
 شاه عبد الرحیم بر برابر قبر دمی است و ذکر **سید غلام قلندر** رسید بودند و مرید و وظیفه
 قلندر بر سلسله دمی بچند واسطه بعد از مرید رسید فرخ میرا و بر اسمی انگور و صرف
 دمی پنج دیبات جاگیر مقرر کرده بود چنانچه تا حال آن جاگیر بر اولاد دمی جاریست و عمر دراز
 در عهد نواب و دند یا خان زنده بود و در ماه جمادی الثانی وفات یافت قبرش در مراد آباد و محله قلندر
 گویدان واقع است رحمه الله علیه جمیع ذکر سماع شیخ محدث در باب الصیدین شرح مشکو
 ییونند و عن جانشین ضی الله بنیها قال ان آبا که دخل علیها و عندها جارتان فی ایام منی گفت
 جانشین که ابو بکر در آمد بروی و نزد دمی بود و خیر بود و نماز و خیر کان انظار و روزی منی

در عهد نواب و دند یا خان زنده بود و در ماه جمادی الثانی وفات یافت قبرش در مراد آباد و محله قلندر

و گمان برسد که منع ناکردن آنحضرت صلی الله علیه و سلم از آن از جهت عدم علم بود بدانست
 نوم یا غفلت یا بیخوابی که مکنح کو فرصت آن نشد و ندانست که آنحضرت آنرا اقرار نموده در رو
 داشته است درین روز چیری از آن را او ایندافرمود و فائده ایام عید و ابوبکر را باین فرقی و تفصیل علم
 بود و پس لالت کرد و حدیث بر اباحت مقداری از آن در روز عید و غیر آن از مواضعی که مباح است
 و روی فرج و سرور و شگفتیست که این در ماده مخصوص بر وجه مخصوص است و از اینجا اباحت علی
 الطلاق لازم نیاید مگر تعیایس بر آن دان جائز است مگر بر تقدیر عدم نفس و منع و آن محل تراش است
 و انصاف آنست که بعضی قطعی بر حرمت آن علی لاطلاق چنانچه بر حرمت زنا و شرب خمر آمده اما
 نشده است و تحقیق تصریح کرده اند بعضی از متأخرین محدثین که حدیث بر حرمت غنا صحیح نشده است
 و بعضی حکما گفته اند که یافته نشده است و دلیل قطعی نه بر حرمت آن و نه بر اباحت آن و اصل در این
 اباحت است و با وجود آن شک نیست که دوام اعتقاد بدان و استقامت آن بر خلاف طریق استماع
 و مقدار و درین باب نشدیده و تعصب بیارست مگر مقصود ایشان چشم ماده و سد و رافع است و صحیح
 است که ثوال امام علم بکلیت آنست و الله اعلم و هم شیخ محدث در شرح کوه مینو میسند عن عائشة
 رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اخلوا بنا النکاح نیکار اکید از عید
 شرعی را که نکاح است و اخلوا فی المساجد و مگر دانید از او سجد و از خبر و اعلی باید بود
 و بر سید بر آن در شمار واه الترمذی و قال بنی حدیث غریب عن عائشة رضی الله عنها قالت
 رفقت امرأه الی رجل من الأنصار فرستاده شد زنی که نود و دس بود و سومی مردی از انصار
 و زفاف و عروسی انبوه فرستادن و قال بنی العید پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ما
 سکیم لیهوایست همراه شما لیهو فان اللفظ محبب الیهو زیرا که بدست می انصار خوش می
 ایشان را لیهو را و لیهو سر و دست و لیهو اصل معنی بازیست از اینجا نیز اباحت سر و دست و عروسی
 و زفاف معلوم میشود و زیاده برین آنکه آنحضرت صلی الله علیه و سلم خوشیستن از انصار
 ماسلم و مقرر داشت و از ظاهر حدیث معلوم میشود که خوشیستن ایشان را وادامی بود و عادت

و در این زمان که از انصاری و عن عائشه رضی الله عنهما قال کانت عنی جارية من الانصار زوجه
 بود و حضرت از انصار که تزویج کرده بودند و از انصار سؤل الله بک گفت پیغمبر
 با عایشه و انفسین کسی عایشه سرود و میکنی یعنی میفرمائی که سرود کنند فان ما اجمعی من الانصار
 میگویند که این تعبیر از انصار درست حیدرند سرور از راه ابن بنی صحیح است که در این
 کلامی جمله و تشبیه موقوفه که از ائمه حدیث است و صحیح خود و هم شیع محدث در شرح مشکوٰۃ
 میفرماید عن ابی امامه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم و امرنی عزوجل بحقی المعارف و امرک
 سرور و کارن عزوجل بیاطل کردن و پاک گردانیدن و کاما نیدن معارف بعین جمله
 و از این دو جامع معارف بعین جمله و از این دو آلت سرود یعنی چغانه ننده و در قاموس گفته
 بمعارف ملاسی مانند خود و طبیب و جمع عرف یا معرف بر وزن منبر غریف راجع آواز دماغی آن
 و در مختصر نیایه گفته عرف لغت بمعارف و آن دقوف و جرآن از آنچه خورده میشود و بعضی
 آنکه بر لغت عرف است و الزامی هیچ مزارالت غنا و زمر و تزییر کردن بقصبت و قصبت که
 غنا کنند زار و زمار گویند و تصحیح کرده است نویدی حرمت آنرا و نظایر میل بخواران
 و این حدیث دلالت بر حرمت آن دارد چه اینها و قدیم الزمان از رسوم و عادات اهل شرق
 و بطالت بودند و فقها گفته که غنا آلات مطهره حرام است و بجز دعوت کرده است و از
 زبان اجنبیه سخت تر است که است آن و تحقیق و تفصیل این سخن در موضوع خود است نتیجی
 در لغت عشاق است واضح باد که اجناس ساز از چهار قسم میردن نیست یکی انگه ناز داشته باشد
 مثل دین طنبور و رباب و ثالون و امثال آن دوم ناز داشته باشد و سجد بود و اهرم مثل
 طنبور نقاره و مرنگ و دائره و وف و وف جلال و از امثال آن سیم انگه ناز و دریم
 برشته باشد و دو ساز را بهم زنند و بنوازند مثل پیچ و حیره و گنگه و نازغنون چهارم انگه ناز
 که شش نام بدان نوازند مثل نی و شیشه و سرباز و ترنا و غیره و امثال آن و در تفسیر بعضی
 و مران و نوازند و در قدیم بعضی حکم داشت مختلف نوده اند اتفاق آنها بر امر واحد ثابت است

است که آن قطعا حرام باشد و در حرمت مطلق با جنس خاص مزامیر نفس طبعی وارد نشده
لینذا وقع اختلاف در اصل حرمت علم مزامیر ثابت است شیخ محمد السخی محدث دهلوی در شرح
سفر السعادت بنویسند منقول در باب دوم از حدیثی نیم یاد داشته شرح مراد خصوص سلام
عناست یا عاتر زخا و مزامیر است و در نوم هر یکی از آن احادیث وارد شده خطیب از
امیر المؤمنین علی رضی الله عنه آورده هو من ضرب اللذی و غلب الصبیح و ضرب الزمانه و
ما از من مسعود العناست الذی فی القلب کما یثبت الماء البقله و از منی در سند از من
این لفظ آورده العنا و الذی یثبتان الیقان فی القلب کما یثبت الماء العکس و سخا
در مقاصد گفته و الاضحیح بچندین در کتاب مذکور احادیث مسطور اند و زیر بعض حدیث ضعیف
در زیر بعض مخرج در نوم شده قوت این احادیث است که در نوم و مزامیر و طامی داده شده
را حاصل آن احادیث دیگر نیز آمده و شاید که تو بگوئی فلک نیست که در این بیان احادیث
که حدیث حکم بر صحت آن کرده اند و توضیح بجهت آن نموده و بعضی از این حدیث است که حدیث
حکم کرده اند چنانچه در متن بیان اشارتی بدان کرده شد مدعای مصنف آنست که حدیثی
در کتاب نیامده اگر آنرا از اسی بیار تا حقیقت حال معلوم شود بداند که بعد از قطع نظر از آن حدیث
سلیف بعد از طرق عبرت به حسن مزین به صحیح در نیاب حدیث جابرین است که بعضی
مروم اند و اثبات اباحت نیز یاد اند و الفاضل آنست که بدلول و می قدم است مگر بعضی
ایام مثل ایام عید و مانند آن را انظار آن چنانکه در صحیح بخاری و مسلم آمده است که عایشه
بنی کعبه رضی الله عنه که در آن روز برین رسول الله صلی الله علیه و سلم و نزد من و جابر
نزد که غشی میکرد و نه بگفت ایضا و آنحضرت بر جامه خواب ایستاده بودی
سوارک خود را بر این در آن تو بگوئی رضی الله عنه پس منع کرد مرا و گفت ایضا و شیطانی را نزد
سفر بعد از آن بعد از این بین آنحضرت نزدی چنانکه ما بگوئیم که در آن وقت گذار این ذکر گذار
با آنکه در آن روز و آنجا که که ایضا و در نزد من و آنجا که که خطایک و در آنجا

یعنی در وقت بیرون آمدن از محضر فرمود و بگزار ایشان را یا ابابکر که ایام عید است و آن ایام منسوب است
 به روزایات بخاری و مسلم اند اکنون باید دید که چون کرم صیدی غنای را فرما شیطانی گفت و آنحضرت
 صلی الله علیه و آله او را میریزد و میگوید که اینچنین گویند این روز را شیطانی نیست و حرام نیست
 بلکه چه گفت منع کن یا ابابکر ایشان را ازین که امروز عید است این حکم را که است تعنی و تدفیف است طلی
 همان و عام خیال کن و در روز عید از هو و سرور اینقدر جائز باشد خصوصاً دخترکان و خورد
 سالان را اگر تعنی کنند نه چاره که در آن بخش و در کشتاد و امثال آن نباشد بخوانند و این تخصیص
 ابوبکر صدیق چون تقریب یافتاده بود و سابقه بیا از جانب شارع نیافته میدانست اکنون تقریب
 و توسع این قضیه معلوم کرد و نیز آنحضرت خوشبینان آن مقید نشد و ابوبکر را نیز بر آن ترغیب نمود
 بلکه تعاضل زد و در جستی در نیاب اشارتی فرمود پس نیابت آن چه باین حدیث ثابت شود
 اجابت در خصیت آن در بعضی احیان مثل ایام عید و مانند آن مایه و ن او حرام و نه روز شیطانی
 و غیر این اوقات و این معنی نزد انصاف ظاهر است از حدیث کمالا یعنی و حدیث مکرمان
 مکرمان فی الله و الاخرة نیز از عید لغوی و نه عید عیدیه که گذشت نیز بقول سبطی
 صحیح است دیگر حدیث معارض که در صحیح بخاری آمده که آنحضرت فرمود و صلی الله علیه و آله
 که در امت من اقوام پیدا آیند که استعمال کنند خمر را بکسر حرام و معنی فرج که مراد از آن
 اینجا زناست و حریر او معارض را یعنی آلات طلاهی را که فرامیرست پس اگر استعمال معارض
 و آلات طلاهی حرام نباشد اطلاق استعمال بر آن ذکر او با جز و حریر چه معنی دارد
 و اتصال سناد این حدیث این خرم ظاهر است را که از علماء و متأخرین محدثین است بجهت
 که درین باب وارد سخن است و شرح تحقیق این مقام تفصیل طلبیده و موقوف بود و
 استی هم بعد از شرح تحقیق این حدیث بیان کرد پس این حدیث صحیح باشد از جهت
 اتصال تمام علماء محدثین برین اطلاق این خرم که ایشان گفته که اتصال این حدیث معلوم
 نیست زیرا که بخاری قال شام گفتند حدیث از مال شام سماع این حدیث از وی بخاری

معلوم نگردد و اما بی دهم بعد تصحیح آنچه پیش نشان گویا اکنون بناید که تو گوئی که پیش از این
است بدانکه از کسی که پراه انصاف و احتیاط و دوازده رقصت یکباره صاف
در سلسله که در وی شریع و خلاف راه و شکستند یا قطع نظر از راجح مرجح خبر سکوت و توقف
نمود و درین سلسله هم میان نقباء و مشایخ نزاع است و هم میان مشایخ طریقت یکدیگر اختلاف است
و هر که تتبع احادیث و اقوال فقهاء و صلف کند بداند که متعارف و مشهور میان ایشان چیست
و کبر است آن بود و نهایت توجیه و تطبیق است که آنرا مقید و معطل بطریق بود و لعب بداند و نظیر
آنکه این فعل در آن زمان متعارف و شعاع اهل فسق و فحش بود و چون بعد از آن جاهل از راه باب
و مانت و فحش و وجدان و در محبت بجهت تصرفات ناشی که شایع غنا و نفوس و فحش و
و آثار است مکامی بواجب بود احوال کند در آن افتاد و در و لعب کرد و سر برده احوال
و احوال ایشان بحال ندارد و از این خارج بوده و با بجهت آنچه در اینجا منع میگردد و این است که بجهت
شایع علی الاطلاق و دلیل قطعی از ضروریات دین ثابت نشده و حمل و اعتقاد و اختلاف طریقه
اشباع و هر که آن را بطریق علم و بحث و احادیث و آثار و اقوال ثابت کند محمل گفتگو است و از هر که
بطریق سکر و غلبه شوق و بسطوت حال میا و رشو و معذور مرجح از مردم اعلی و ب توجه
بی ملاحظه و سیالات آید منکر و اندک در خارج القبول بدانکه درین سلسله اختلاف بسیار آمده و
و حد بسیار و از بعضی باباحت متوقف و قهر و مانده و گفته که نه اینجا کنیم و آنجا کنیم و بدانکه
شایع که مشارالیه است بقول حق سبحانه و تعالی **لَا تَقُولُوا لِمَا كُنَّا نَعْمَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَوْلًا كَثِيرًا** و
بقول حق تعالی **وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي سَمِيعٌ عَلِيمٌ** و تراستی **أَعْلَمُ بِمَا يَصْنَعُونَ مِنَ الدِّينِ**
و در وی دو کس از اهل ایمان و این شایع و تحلیف است از پروردگار کریم و اختلاف و سماع
و مضامین است با همان مظهر موسیقی و در اینجا است کثرت اقوال و نمایان احوال بعضی از آنها
پیشند و بعضی از جور و محض دارند و بعضی از این منزع و آنرا حق و صحت شمارند و هر دو ظاهرند در

طریق این بطور است ایضا با سجد و سجده و طریقه است یکی مذنب نقی است و ایشان انکار میکنند
از انکار و سلوک میکنند و عصب و غنا و احسان میکنند فعل آنرا بد زب و کبار و عفا و آنرا انکار
و زندقه و عفا و این احوال است و خروج است از طریقه اعتدال و انصاف و نمی باید بر آن جمله
که در خصوص و در جمیع خدایان و در هر طریقه محدثین است و ایشان میگویند که ثابت نشده است و تحریف
آن حدیث صحیح و نقل صحیح بلکه میرسد و وارد شده است و عینا با از احادیث یا موضوع است
یا مطعون و همچنین آیات قرآنی اگر چه تفسیر کرده اند از بعضی مفسرین بجزی که دلالت میکنند
بر حرمت غنا اما آنرا در دلائل و محامل دیگر هم هست که ذکر کرده اند غیر ایشان از علماء و دین
ثابت نگردد و حرمت ثابت شود و حل اباحت بدلائل قول می سجانه و اصل کلم الطیبات و بعضی
گویند ثابت نشده است نه بر حرمت و نه اباحت آن دلیل قطعی شرعی پس سبک منی گردد و اصل
درست می آید که خطر است یا اباحت سیدم ساده صوفیه و مذنب ایشان و عینا با مختلف اند
مستحب آید و بعضی اجتناب کرده و بعضی مباشرت نموده و باید که انکار ایشان بحدیث
و اجتناب و تشدید قوی باشد زیرا که مذنب ایشان اخذ بغیریت و احتیاط و افعال و اقوال است
و در جمیع احوال و احوال لیکن بر بعضی از ایشان غلب آمده و لغ و شوق و سکر و محبت و صفی
و وجود و حیا و حکم ایشان حکم و اله و سکران است و میگویند که اصح و شهر از امام مالک و
و شافعی و ابو حنیفه و احمد و جماعه اند قول بکراهت و اطلاق حرام نیز آمده و گفته اند مالک
با اباحت که بدایت کرده شده است غنا و سماع آن از جماعه کثیر از اکابر صحابه که در ایشان
چندی از عشره مبشره اند و جمعی از تابعین و تبع تابعین و دیگر علماء و محدثین و علماء
وین که از ارباب زهد و تقوی و علم و عبادت بودند نقل کرده شده است و عینا با ایشان
روایات و حکایات که کفایت است در آن و بی شک معلوم گردد که ایام دین و اکابر نقل
مختلف بودند و اگر آن اما عینا با حدیث صحیح و غنا و سماع غنا از کسی مستفیض می نمود است
و نقل کرده است آنرا نیز که انکار کرده است و برین سبب از نقی و حفاظ و ارباب نقی و انکار

عبدالبر سرسحاب گفته غنیمت وی قلنا با سخی بود امیر المومنین در آن زمان عم وی علی
 ابن ابیطالب و میرفت وی رضی الله عنه در خانه جمعی که از مغنیات بودند و سوگند خورد
 بود که تغنی نکنند برای هیچ کسی مگر در خانه خود پس تغنی کرد برای سخی و بخواست که بیاید و خانه
 وی رضی الله عنه و شواهد را در اذکفارت و پادزیمین خود پس منع کرد وی رضی الله عنه
 او را از آن و گفته اند که بود مگر عبدالمعین بن جعفر را جوارمی که تغنی میکرد و دعوی میبردند
 برای وی و آورده اند که سعید بن المسیب کی فضل تابعی است و زود میشد بومی مثل و دروغ
 شخی بی شمار او مستند و میشد جماع آن و همچنین سالم بن عبدالمعین بن عمر و قاضی شریح شخی
 غنا از کنیزکان با جلالت قدر کبر سن وی و حمید بن حمیر که از اعظم تابعین است بشنید از
 جلدیه که تغنی میکرد و در پیروز و همچنین عبدالمکاب بن حبیج که از علماء و حفاظ و فقهاء و عباد
 اجماع است بر عدالت و جلالت وی که می شنید غنا را و میسندت اسحاق را و ابراهیم بن
 مروی بود امام عصر خود و رفقه و رایت نمی شنوایند طبعه را حدیث تامی شتوانید ایشان را
 غنا و فتوی داد و مجلس شریف تحلیل غنا و حکایت کرد از صاحب تذکره که پرسیده شد امام
 در صفیان ثوری از غنا پرس گفتند هر دو نیست غنا از کبار و رنده از اسوء صغائر و نقل کرده اند
 که امام ابوحنیفه را حسایه بود که در شیب میخاست و تغنی میکرد و امام گوش صدیقه است به تغنی او
 الی آخره چون گوش شتوانم قلنا سخی آد و نمی نکرد او را ولایت کرد بر اجات شریک و جماع و هر
 بآن و ربع و فتوی که شتوان حمل توان کرد مگر بر اجات و گرفته شده است حکیم مگر از مقتضای دل وی
 نقل قول می حکایت کرده شده از امام ابو یوسف که حاضر شد مجلس شنید را به خود خودی غنا پس شنید میکرد
 از جماع پس گفته در یافتیم او را و علم او را خود که مگر نسبت به آنرا و بینی شنید از آن و گفت منکر
 نشود آنرا مگر عامی یا جاهل یا عوامی غلطه الطین و پرسیده اند از ابراهیم بن محمد از احوال ملک
 تبر داد و مرا که دعوی بود و در پیش جمیع و با قوم و بی بود و در غم و غم تغنی میکرد و ندید و لعین
 به آن و بود با ملک مری که مگر و تغنی میبرد و ابداء خود را خند نقل کرده شنیده است که

فرمود که گفتند نشنیدند آنرا که فاسقان محمول است بر غنائی که مقرر است بوسی شکر خجانه
از فضل امام شافعی رحمه الله گفتند غنائی که تحریم غنا مذموم نیست و متبع کردن مذموم
از مصنفات و برانندیم او را نصی تحریم دینی و نه او شاد او منصور بغدادی گفته که مذموم است
سماع است در روایت کرده است ابو منصور بغدادی از یونس بن عبد الله علی که شافعی است صحاب کرد
سراپسوی مجلس که در وی قبضه بود که تعنی میکرد و چون فارغ شد قنیه گفت ایاب خوش کردی تو
این را گفتیم که گفت اگر هست میگوئی نیست ترا حسن صحیح یعنی خوش داشتن غنا علامت سلا
طبع و حسن است یا خوش داشتن نشان اعوجاج طبیعت و نقصان حسن از بنما معلوم میشود که دلیل
شعری بر حرمت و کراهت آن نیست اگر آن بود خوش داشتن طبع آنرا چه فائده کردی در تاثیر نفس
هیچکس از غیر نیست و با جمله تحقیق علیه است از قول و فعل شافعی چیزی که صریح است در اجابت
نیست نفس را تحریم پس تحریم از جهت عارض باشد نه از جهت معنی که در روایات غنا است اما امام
چون جنبل صحیح شده است روایت کردی شده است غنا را نه و پس خوش کردن نام و صلیح
است روایت از ابو العباس غنائی که میگفت شنیدم صلیح بن احمد بن حنبل که میگفت بودم
مکن دوست سیدم سماع را و بود پدر من که ناخوش میشد آنرا پس وعده کردم این را نه
که بشم که نزد من نشینی پس باید نزد من باشم که خواب کرد پدر من پس شروع کرد این جناده و رفتی
پس شنیدم آواز پایی را بر بام پس بر آمدم بالای بام و دیدم پدر خود را بالای بام که شمشیر خود
روا من زیر بغل راست و روی میخورد بالای بام گویا که نفس میکند و مثل این قصه از عبد الله
احمد بن حنبل بنقل است از ابی له در و بر بابت سماع نزد وی رحمه الله و آنچه منقول است از وی
مخالف این محمول است بر غنائی خود هم مقرر بخش و شکر و حکایت کرده اند از او و طایفی که وی حاضر
میشد سماع را و بر است میشد پشت او و طبع بعد از آنکه منتهی شده بود از کبر سن و بود وی رحمه الله عالم
نقیه حنفی نمیداد امام اعظم ابو حنیفه کوفی و رساله است درین باب تصنیف کرده ابن طاهر و نقل کرده
صحابه و تابعین این را آن رفیق کرده با سائیدی که در دور روایت کرده است یونس بن عبد الله علی

که پرسیدم از شافعی از اباحت سماع بر این گفت بنیادیم هیچ یکی را از علمای مجاز که گویند
دارد و سماع را مگر آنچه در ادعای است و گفت یحیی ابن معین که از احادیث علمای مجاز
است که می آیدیم با یوسف با حشون بر این حدیث میگرد و ماراد خانه و جواری او نیز
منفره را در خانه دیگر و ایشان علماء ثقات از اهل حدیث اند که مخرج اند و صحیح و گفته
محمد الغریبی سلمه با حشون که مضی اهل مدینه بود و روایت می کنند اید از وحی و
تصحیح کرده اند از وحی و همچنین حضرت می گردی و در عود و بعضی حنفیه گفته اند که
در اعیاد و سایر اوقات سرور و سباحت و اختیار کرده است آنرا از علمای متقین شیخ کلان
ابو محمد بن محمد السلام و صاحب وحی شیخ محمد بن رفیع العبد و گفته است صاحب
الاعتقاد که تحقیق بودند صوفیه جماعه از اهل فقه و حدیث و معرفت بانواع علوم شریعیه
مثل اوستاد ابو القاسم شری شیخ ابو طالب یکی شیخ شهاب الدین صحروردی فکر
کرده اند ایشان در مسائل و تصانیف از آنچه دلالت میکند بر اباحت سماع قولاً و فعلاً
و آنچه در حنفیه رضی الله عنه فقهیه فتوی میداد بر مذہب ابو ثور و حکایت کرده است از
تشییری و صحروردی و غیره که می گفت نزول میکند رحمت برین طائفه و در سه موضع
نزول اکل نمید که نمی خوردند مگر نزد فاقه و نزد محاورت و مکالمات زیرا که تکلم می گفتند و در مقام
صدیقین و انبیاء و فرسلین و نزد سماع زیرا که ایشان میشوند بوجه و هو و حق و حکایت
از علماء جماعه صحابه درین باب حکایات که اکثر ایشانند کوراند و کتب قوم بر آنکه مشرب
استماع و ذکر کرده است در سماع سه قول را حرمت و کراهت و اباحت و ذکر هر یک در بعضی
هر مذہب از ترجیح کرد مذہب اباحت را چنانکه مدعیان اوست و جواب و الا از استدلال
و مشکلات و حرمت و کراهت و اطلاق کرده در اثبات مذہب اباحت و اثبات کراهت و آنرا
بکلمات سنه و اجماع و قیاس و وجه قیاس آنکه چون بابت است در سنه صحیح جواری فتی نظر
پس در شعر نیز جائز است و جماعه آنکه فتی در قرآن آمارت میکنند خزان و فتی و سماع

صاحب شجر و خضر را و این در شمار می که تسبیح از بطاعت و متابعت و توحید و در
 حقیقت در آخرت و تفرید محبت الهی تعالی و تقدس و متابعت حضرت ائمه است و بای
 صلی الله علیه و سلم نیز جاری باشد و صاحب امتیاع در آلات و فرامی سخن کرده و گفته
 که معروف مذنب ایدار بعد حرمت فرامیست و با وجود آن از بعضی علما و مذمتی
 و اصحاب طواغر و غالی و امثال می خلافت نقل کرده و انواع آلات و فرامی ذکر کرده
 اما در مختلف نیست بعضی مطلق مباح گفته و بعضی مطلق حرام گفته و بعضی فرق کرده
 در احوال و از غیر آن و صواب اباحت است در نکاح و بعضی اعلان آن بر سبب
 و در شبانه که بعضی فی است نیز اختلافها ذکر کرده دیگر از فرامی عود است که از ابرایز گویند
 و تارها و ارد که آنها را نیز دریم گویند و در وی نیز اختلاف با ذکر کرده و گفته که معروف
 مذنب از جهت که زدن آن و شنیدن آن حرام است و رفته اند طاعت از علمای مجاز آن
 حکایت کرده شده است که در آمد عبد الله بن عمر بن عبد الله بن جعفر بن یافث نزد وی
 جابریا که نیز و عود پس گفت عبد الله بن جعفر مر عبد الله بن عمر را ایامی بینی درین سبب
 لا باس لک و نقل کرده اند سماع آن از عبد الله بن الزبیر و معوی بن ابو سفیان و عمرو بن
 العاص و حسان بن ثابت و از غیر صحابه عبد الرحمن بن ابی بکر و زید که از فقهاء
 سبعة مدینه است و نقل کرده است او ستم و ابو منصور از زبیری و سعید بن المسیب
 بن ابی رباح و شعبی و عبد الله بن ابی عقیق و اکثر نقمائی مدینه مطرو و حکایت کرده است
 سید علی از عبد العزیز بن جاثون که وی خصم میکرد و در عود و ابراهیم بن محمد فتوی داد
 بایاحت سماع و عود و صاحب امتیاع همین عود را اصل ساخته و فرامی و دیگر را بر آن
 کرده و با جمله وی درین باب از وسعت و خلعت خالی نیست و اجتماع آلات و فرامی
 نقل کرده و گفته اختلاف در میان قاضین تحریم که آن کبیره است یا صغیره و متاخرین
 از متاخرین نیز که صغیره است این چند کلمه از کتاب که نقل کرده شده العبد علیه

و حقیقت حال منشأ اختلاف آن بنیادیکه سر و نشینیدن و آلات فرامیز زدن و در زمان
قدیم کار و بار بقیه یاران و لایسان و فاسقان و شراب خواران بود و لهذا در حدیث صحیح
آمده که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود و شراب و خمر و امه من امر کرده شده ام من که
محو کنم معارف را که نام آلات و نمر امیر لایه است و نهی کنم از شراب خمر و زنا و در اصل
نام غنا است و ذکر دمی و رباب ملاهی میکنند و بعد از محو بحق آثار این امور و زایل شدن
این منکرات چون آن رسم و عادت نماند سلمانان و صالحان و پارسایان نیز در آن فتنه
و از آن محظوظ گشتند بی ملاست بفسق و منکرات و مخالفت با اهل فسق و بخور و جماعه دیگر
چون دیدند که این عادت فاسقان است و شایسته بیجالی ایشان دارد و خوف آنکه بیاورند
باجانب گشتند احتیاط نمودند و آنکه محدثان گویند که نهی از شارع به ثبوت نه پیوسته و هیچ
حدیثی درین باب بصحت نرسیده بعد تقریر آنکه در اثر بصحت باصطلاح این طائفه نگذاشته
مراد آن خواهد بود که نهی آن علی الاطلاق و تحمیم آن لذاته ثابت نشده چنانکه از خمر و زنا و امثال
آن و آنکه بعضی از اهل ظواهر گفته اند که هیچ حدیثی وارد نشده این سخن خالی از مکاره نیست
و مثال این حال قضیه ظروف و اوانی است که آنها را خمر و غرقت و نفیر و دبا نام است که
در وقت اباحت خمر استعمال آن بیکر دهند و شراب و آن می خورند و چون شراب تمام
استعمال آن اوانی و خوردن شراب و آب دیگر در آن چند گاه حرام ساختند از برای محو وقع
آنها در آن چون حرمت خمر ثابت و مقرر شد و اجتناب بقمیع و قطع آنها و علامت آن نماند
منع و نهی از آن اوانی نیز نماند و با وجود آن علماء و ائمه دین و فقهه شیعیه جمعی منع
از استعمال آن اوانی و قومی تجویز یکا ذکر فی مومنه و در مایه فی غیره نیز مانند این و فقه
قومی بنظر عادت شریف قدیم که این صورت نشان اهل فسق است منع و رسم احتیاط را
گرفته ایستادند و جمعی نظر بر معنی و حقیقت حال انداختند که اگر بلاست فسق و منکرات
حرام و اگر نه چنین است بیاچ و الله اعلم و علمه احکم بعد از آن بعضی و نشد دمی در میان

آدم به آنجا انرا فراموش کردند و در میان آنرا مطلقا منسوب بفضیلت و کفر و زندگند و بهم میمان
 به هم میمانند انرا طاعت صرف و عبادت محض گشتند و تمامه اوقات را مشغول آن و مشغول
 آن بدان ساختند و محبها و معرکها گرفتند و هر دو طایفه فراق میان اهل و ناهل کردند
 و شسته انصاف که معنی آن نصفی و نصفی است از دست دادند و طریقه
 ادب که حقیقت آن نگاهداشتن حد هر چیزی است نگاه بنداشتند و نشاء را اختلاف
 که جمعی انظر بیا قیود صرف نهند و ربواطن افتاد و از جا افتند و قومی را تجاوز و عدم حوز
 نقی در نظر آمد بر جایی خود ایستادند و شریع این عربی میگوید که نشان تاثیر قرآن در میان
 است که بغناء و بغیر غناء یکسان باشد و آنکه بغیر تاثیر کند تا غیر قرآن نیست این تاثیر نیز است
 این سخن غالی از تکلف نیست فیه علیه و زیور قرآن است چنانچه در حدیث آمده است که زین العابدین
 باصواتکم و گلبان بودن هر دو حال خارج از دایره امکان است مگر کسی که مشهود و مکتوب
 مجرد ذات و صفت الهی باشد فایده صاحب امتناع گفت که چون بنا بر او این تدبیر
 نباشد میگرداند آنرا فرس و دم و تقنی میگرداند بالحقان خود و شنیدند آنرا از مغنیان عرب
 نقل کردند آنرا ابرعلی و عشت کسی که گشتند اگر و طویس بود و گویند که بتل نقل این غناء
 موسیقی و عرب انواع حسن است بود مثل نصب و نشاء اعراب و جدا و رکبانی و این تمام
 همه مباح اند خلافت نیست هیچ یکی را در آن و بر این تمام حمل میکنند بر غناء موسیقی
 آنرا که قائل اند بحیرت آنچه منقولست از صحابه و تابعین و غیرهم از اسلاف چنانکه از
 سیاق اخبار و آثار ظاهر میگردد و نم از بعضی صحابه مثل عبدالله بن جعفر و حمزه بن
 غناء موسیقی نیز از جوارى مرویت و میگویند که موسی رضی الله عنه از مغنیان نیز
 می شنید و بعضی اقسام غناء همه یکی است و راجع بصوت حسن است و تفاوتی نیست
 نظم و قوافی قرآن تفاوت میکنند که در غناء موسیقی نظم و تغییر بسیار است این هم
 گفته شد و لیکن در تقنی و استماع آن از حیثیت اتباع سید رسل صلی الله علیه و سلم

و اقتضای اصحاب اتباع آنحضرت که بطریق تقرب و تعبد بر آن اجتماع میکردند
 خلجان باقی است جواب همانست که محل و مقام آنحضرت متعالی است و دیگران را او
 و منار بختلاف افتاده بر بعضی جانب توریع و اتفاقا غالب آمده و احتیاط در
 وقت شده و ذوق و جمیع در عبادت و طاعات دست داده و بر بعضی
 وستی غلبه کرده و ذوق و شوق لقیان در سماع افتاده مدعا آنست امری است
 مختلف فیه و در امری مختلف فیه عیب یکدیگر نباید کرد مگر یکی را بحال خود باید گذاشت
 و یکدیگر را بطوری که باید گذاشت و در مدعا عظمی و ابوالعبد المرحوم و صاحب
 السلام علی سید الخلق محمد زاده و اصحابه و اتباعه اجمعین چاره طریق الحق و محیی علوم
 الدین شود و کشف المحجوب است یکی از اصحاب ابوسعید الخدیمی رضی الله عنه
 کرده که گفت رضی الله عنه گشتن فی عصا بتر فیها ضغفاراً لها جبین و ان ابصرهم
 بعضنا من العرمی و قاری یقرأ علینا و نحن یسبحون قال فما رسول الله
 السلام حتی قام علیها فلما رآه القاری سکت قال تسلم فقال باذکتم تصفون فقلت یا رسول
 الله کان قاری یقرأ علینا و نحن تسبحون لقرآنه فقال النبی علیه السلام الحمد لله الذی جعل
 فی امتی من امرئ ان یفسر فیهم قال ثم جلس سطان یقول نفسی خبیثا ثم قال فیه کلمه
 ففتل القوم فلم یعرف رسول الله علیه السلام منهم احد قال کلتم جنتها انما جنتها
 صلی الله علیه و سلم ابشر و ففتل یکا لها جبین بالفوز المدام لایوم للقیامه یدخلون الجنة
 قبل ان یغیبوا ثم یصفی یوم کان یقعد اذ الشمس فانیه عالم من باکر و نسی یوم من ان یقر او یهاجر
 که ایشان بعضی از اندام خود پوشیده بودند بعضی دیگر از برینگی و قاری بر ما میفرمود
 استماع میکردیم قرات و بر این پیغمبر علیه السلام نباید و بر سر او ایستاد چون قاری میفرمود یا یوم
 پیغمبر علیه السلام بر ما سلام کرد و گفت شما اندر چه کار بودید گفتیم رسول قاری میخواند و ما
 سماع میکردیم قرآن خواندن او را اینجا گفت پیغمبر علیه السلام الحمد لله که اندر ما

من گردی آفرید که مرا فرمود تا اندر صحبت ایشان صبر کنم انگاه اندر میان نشست چون یکی از آنان
 را برآید کرد پس حلقه گردانید این گروه و کس اندر میان آن حلقه پیغمبر علیه السلام از ایشان باز نماند
 شناخت انگاه مرا ایشانرا گفت بشارت شما را باد ای درویشان مهابرید بفروری تمام اندر
 روز قیامت که اندر تریب شبست پیش از نو نگران بپایز و آن با نصد سال شد و این خبر را بخندیدند
 مختلف بیارند اما اختلاف اند عبارت است معنی همه درست و یکی است اینی و قال الشيخ العار
 بالله شهم شهاب الدین سهروردی فی العوارف اخیراً ابو زرعه ظاهر عن والده ابو الفضل
 الحافظ المقفی قال اخیراً ابو منصور محمد بن عبد الملك المظفر السخسی قال اثباتاً ابو الفضل
 بن منصور بن نصر الكاغدی سهروردی اجازه قال حدثنا الهیثم بن کلب قال حدثنا ابو کریم
 بن حجاج قال حدثنا سعید بن عامر عن عبد العزیز بن صهیب عن انس رضی الله عنه قال کنا
 عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ نزل علیه جبرئیل فقال یا رسول الله ان یقرا منک
 یغفر لک و قبل الاغنیاء نصف یوم ربهم سمانه عام فخرج بیار رسول الله صلی الله علیه وسلم
 قال ا فیکم من شئنا شیاً فقال بوی نعم یا رسول الله فقال هت فاننا البدی شعیر
 قد سعت جنة الیوم کلیدی الخ ترجمه از ما رفت گردید و ارم جگر می + کوراکند و شش منی اثر
 جز دوست که شیفته عشق دیم + افسون و علاج من چه دانند و گری + فتوا جد رسول الله
 صلی الله علیه وسلم پس جد کرد پیغمبر خدا و رقص کرد اصحاب بی همراه وی تا که افتاد و چاد
 از دوش مبارک وی پس وقتی که فارغ شدند رفتند هر کسی طرف خانه خود گفت معاویه ابن
 ابوسفیان چه بنکوست لعن فرما رسول الله پس گفت پیغمبر خدا میباید یعنی حسین کلام مکن با
 معاویه نیست بزرگ انگس که تجنبید وقت شنیدن و فکر دست ثم قسم که او سبک است
 صلی الله علیه وسلم تقسیم کرد در دار مبارک کسی که حاضر بود و دریا چار صد پانتهی انشا الله تعالی این حد
 تمام و کمال از کتاب مرقی القلوب عنقریب خواهد آمد و در جواب سوال منشی مرزا جان مولانا
 شاه عبد العزیز دهمی میسند شماع غبار و مجروح از قزاق میر و ملاهی در مذمت خضر رحمة الله

علیه روایات مختلفه اصح است که جائز است و دوف هم جائز است و احادیث کثیره
 مودید این روایات است انشی و احادیث صحیحه سماع آنحضرت صلی الله علیه و سلم و سماع
 صحابه کرام بحضرت علیه السلام در کتب صحاح و دوازده یافته اند و مختلفه بسیارند الاول
 عن ابن مالک ان النبی صلی الله علیه و سلم من بعض از قومه المذنبه که پیغمبر خدا بکذا
 بسوی بعضی کوهی می آمدند فاذا سجدوا یقرئون بقرآن پس ناگاه رسید بدقتران که
 میزدند و دوف را میغشایند و سر و دست میگردانند و میگفتند شعر سخن بخوار من نبی النخاره چندان
 محمد بن جابر و اسی خوشحال محمد را صلی الله علیه و سلم از جهت همسایه فقال النبی
 صلی الله علیه و سلم انی ارجو ان یسجدوا فی غایت خیر خدا که من دوست میدارم شمارا از خیر این
 قریه ای که از انکسار محمد بن است الثانی عن الربیع بن معوذ بن عفره قال قال النبی
 صلی الله علیه و سلم من دخل منی علی امرئیت از بیع و دختر معوذ بن عفره که از انصار بود
 گفت پیغمبر خدا من را آمد و دقتی که بنا و بر من واقع شده یعنی بعد از شستن فلان مجلس
 در پیش من که یک تنی پیش من است بر شستن مانند شستن تو بقریب من میخیزد و بگوید
 لکما یقرئ بالقرآن پس دختر کان که از ما بودند دوف زدن شروع کردند و میزدند و من که
 اباجی بگویم بعد از یکدیگر و نه کسی را که گشته شده بودند از پدران ما روزی در دوران
 اشعارا خیر بود که بدان صحیح میکردند بر قبال او قال احدی منهن چون گفت یکی از ایشان
 و فینا بنی یعلم ما فی عهد و در میان ما پیغمبر است که میداند چیزی را که فرموده است فقال علیه
 السلام و انی انی الذی است یقولون بکذا را این سخن را بگو آنچه میگفتی قبل یعنی سماع که بدین
 می پرداختی مشغول باش از خیر انجارتی فی کتاب الکلیح و این حدیث نیز در معانی و لایح
 غما میکند الثالث عن عائشه رضی الله عنها قالت رأت امراة علی رجل من الانصار ان
 تشریح این حدیث از شرح مشکوٰۃ گشته و از لفظ لید که در این حدیث است معلوم میشود
 که اطلاق ابو بر غنار علی صحیح است الرابع عن ابن عباس قال سمعت عائشه تقول لکما

من الانصار فاجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني قد تمم النقاة قالوا نعم فخرج كرهه ودا
نزلني را عايشة از اهل قرابت خود كه از انصار بودند پس آمد پيغمبر صلى الله عليه وسلم پس فرمود
فرستاد و ديده آن دو شونده را يعني شجانه زوجه مردمان گفتند آري قال ارسليتم بها من
من خي قال لا فرمود مستحايه با او كسي را كه تعني كند عايشه گفت كه نه قال رسول
صلى الله عليه وسلم ان الانصار قوم قيم غيري فلو بقستم معها من يقول اني انا كمن انما
انما هو جاك فرمود پيغمبر صلى الله عليه وسلم بدتي كه انصار قومي اند كه دايان غيري
بسيار است يعني عفت و شجاعت و بيار بيارند پس كاش ميگفتند و چه عجب آن عروس
شخصي را كه ميگفت و او را ميگردانين مضمون كه بطريق تهديت و مباركبادي گفته
آيد شما آيد من بنده دار و دارا خدا تعالي و زنده دار و شمارا اخراج اين باطني
كتاب الكحل الخا من عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان
عائشة ميثية كانت عندنا مرويت از عائشة صدائقه رضي الله عنها بدستى كه پيغمبر صلى الله
عليه وسلم فرمود و چه حال فلان زن بخند كه ميثية بود زوجه عائشه پرورش مياشت فقال
ابن عباس اني قد سمعته في حديثه فرستاده ام او را بطرف زوجه او قال
ابن عمر معها بحارية ثعلب بالدف و يعني فرمود پس چرا انفرستاد و چه عجب آن دخترى كه نزد
دف ما و مى سپرد قال عذرة ما و اتقول قل اني انا كمن انما كمن عايشة رضي الله عنها
گفت كه چه ميگفت يعني آن ستمه فرمود كه ميگفت اني انا كمن انما كمن يعني آن كلمات كه بالا آمد
اخرجه الحافظ تقي الدين محمد بن شيخ العالم محمد الدين علي بن حبيب القشيري في كتابه
الوسيلة بسنده و اين حديث متقارب اللفظ و المعنى با حديث سابقه است كما في السوا
يعايشة امير المؤمنين عايشة كانت ابنتي النبي صلى الله عليه وسلم و ابنتي بني فلان و بنين ان ثعلب و قشيري اى عايشة
بايضا شناسي آن زن را پس گفت عايشه نه اى پيغمبر خدا فرمود اين مغنيه فلان قدوم است
و دوست ميباري كه بسرايد بر دمي تو پس سرايد بر ابي او فقال النبي صلى الله عليه وسلم

قد نفخ الشيطان في نحره يا ابيس فرمود پيغمبر خدا صلی الله علیه وسلم که هم که بر شيطان
در روز اجماعی منی او صاحب نعمه عاشق گوید مرا و از نفخ شيطان در نحره بپاش کن یا ابيس
و عجب نفس می ست که آن آن بوقت سر آمدن خود در حالت کمال طرب و غلبه و سر
راه نیکو را می بیند که از عمل شيطان است سلوک نمود و ظاهر است که این حالت اگر بشت
قرآن خواندن و ذکر و تسبیح کردن عارض شود متعجب است و در حدیث آمده است آن خود را بشمار
نفس شيطان البرجم بر نحره نفخ و بجزه نفخ بگمارده است از امیر المؤمنین فاروق عظیم
رضی الله عنه ذکر الشارح و اگر این جمله اخیر دلائل بر حرمت غنا کند بیانی صدر حدیث
خواهد شد که مفید حدیث است نقشه و لما کن من الهائیس و لما الشانی السابغ عنی بیده من
الاصمعی رضی الله عنه قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض مناجاة تملأ
جانبه یس و انما قال یس و انما انی کنت قد کنت من دکان الله سالما انی انما
یکون یس و انما انی بیده من الحصب الاسمعی که از حضرت امیر خطاب است گفت بیدار
آمد حضرت و بعضی غزوات خود پس آن یس که گفت آن حضرت از غزاه آمده است
زنی سیاه چشمو و چاکش سیاه بود پس گفت آن زن بیدارستی که نذر کرده ام اگر
باز گردانم ترا خدا متعالی از سفر بسلامت که بر من پیش تو رفت را و سرود گویم بحیث
شادمانی گردن بقدوم تو و سلامت تو نذر میام من کنه است فقال رسول الله
گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم انی کنت قد کنت من دکان الله سالما انی انما
یکون یس و انما انی بیده من الحصب الاسمعی که گفت آن حضرت از غزاه آمده است
دکان را و انما انی بیده من الحصب الاسمعی که گفت آن حضرت از غزاه آمده است
مباح شده اند مطلقا بعضی مکرره گفته مطلقا و بعضی مباح شده اند و بعضی مباح
و مانند آن از سرورهای مشروع و غیر محسوس و مختار همین است و بعضی آنچه جلالت
دارد و نذر و نرفتی نباده اند که اول مکرره است یا اتفاق و این حدیث دلیل اباحت
منرب و است نذر که آن حضرت صلی الله علیه وسلم امر کرد بولوا می نذر و دعا و حاجت

و تقریر شده است که نذر نمی بخشد اگر بگوید کسی که از جنس طاعت و قربت است و این حدیث
 مبیور است و نیز در حنفیه کافی است بدون آن مساجد و نذر بامر مساجد است و اما در معتزلیت
 جائز نیست با اتفاق پس دلالت کرد حدیث بر اوجت ضرب دهن بکفر بر بود او مستحب بود
 ما نحن فیهم همچنین است زیرا که سرور مقدم شریف رسول خدا صلی الله علیه و سلم
 و مسامحت دی قربت و عبادت است اگر چه بر آنکه سماع صوات است
 بقنا مساجد است اگر خالی باشد از فتنه گذاران و آنحضرت صلی الله علیه و سلم تعرض نکرد
 بذكر تعنی و همین فرمود که اگر نذر کرده بزدن دهن بر آن یا بجهت آنکه تعنی در ذکر نذر
 بود چون حکم دهن ذکر کردند حکم وی نیز معلوم شد یا بجهت آنکه تعنی مساجد است شبیه
 که هست در دهن است فرمود اگر او را نیز نذر کرده بکن فافهم فجلت تعزیرت پس
 آن زن که میزد دهن را فخل ابو بکر و سی تعزیرت پس آمد ابو بکر رضی الله عنه و حال آنکه
 آن زن میزد و تم دخل علی و سی تعزیرت بعد از آن در آمد علی رضی الله عنه و آن زن
 دهن میزد و تم دخل عثمان و سی تعزیرت بستر و آمد عثمان رضی الله عنه و وی میزد و تم
 دخل عمر بعد از آن در آمد عمر رضی الله عنه فالتفت الیه تحت استیاض پس انداخت آن
 زن دهن را زیر دهن خود و تم قدح علیها بستر شست و دهن و پنهان کرد و فعال
 رسول الله پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ان شیطان لیخاف ینک یا عمر
 بدستی که شیطان بر آینه میترسد از پهلوی عمرانی کنت جالیسا و سی تعزیرت بدستی
 بر من و تم دهن میزد و تم دخل ابو بکر و سی تعزیرت تم دخل علی و سی تعزیرت تم دخل
 عثمان و سی تعزیرت علی کخلت انت یا عمر التفت الیه پس تینک در آمدی بواحد است
 وی دهن را رواه الترمذی و قال بذ حدیث صحیح عریب اشکال درین حدیث
 که چگونه تعزیرت کرد آنحضرت فعل آن زن به اخست بلکه امر کرد او را برادران و همچنین نزد و خیل
 ابو بکر و علی و عثمان و با هم کرد آنرا در آخر مشیطان جواب میگویند که چون اعتقاد کرده

رن کشتن رسول خدا صلی الله علیه و سلم سلامت نعمتی از خدا بوجوب مشک که گزاری و مسرد
 و شادمانی و در واقع همچنین است امر کرد و او را بپوشانی نذر می و بیرون آمدن زدن از
 بیوضت و طهارت و اگر است با سنجاب و لیکن حاصل میشد بادی و اقل آن چون باده از
 سخاوت کرد و بچه کرد و موافق اقدار داشت آن عمر گفت آنحضرت آنچه گفت آنست
 که درین روز و شب بکشتن از آن و کردن آن بی ضرورت و صریحاً منع نکرد و با بچه تحریم نکند و
 تحریم کردن آنحضرت و در جاره را که در ایام منی شریعاً نشد یعنی امده غداوت نیز فیه و تقی مسکوت
 و عدم تعدیان بیک حدی و آن ظاهر و استمرار است از جهت بودن ایام عید پس حالات متعده
 بعضی اقتضای استمرار میکنند و بعضی میکنند زیاده ذکر کرد این کلام را اولیستی و نقل کرده است
 از وی طبعی امده اعلم انکما من قال عائشه رضی الله عنها دخل علی ابوبکر رضی الله عنه
 و عنده من جار یلک من حاری و شرح این حدیث از مدارج النبوت بلا گذشت و هم در مشکوه
 مذکور است انکما من محمد بن حاطب المجملی مرویست از محمد بن حاطب که صحابی است از
 صحیح عن رسول الله صلی الله علیه و سلم فصل ما بین الحلال و الحرام الدن و الصوت فی النکاح و
 الترضی و ابن ماجه و النسائی فرق است و میان طلق و کحل که کحل است و حرام که زناست و
 زدن و آواز خوشی و وقت کحل یعنی میزدن العاشر عن عائشه رضی الله عنها قالت
 رسول الله صلی الله علیه و سلم اعلموا ان النکاح و الجماعه فی المساجد و اضراباً علیه بالزوف
 انکما را که بیدای جعه شرعی را که کحل است و بگردانید آنرا و مسجد و بنید بر آن و نهاده
 الترمذی و قال هذا حدیث غریب و هم از شرح مشکوه بلا گذشت السحاب و عی
 عن عامر بن سعد قال دخلت علی قرطبه بن کعب و ابی مسعود الانصاری فی عرس فاذ اوجوا
 یسین نقات ای صاحبی رسول الله صلی الله علیه و سلم و اهل بدر یفعل هذا عندکم قالوا بئس
 فاسع معناه و اشریت فاذ به فانه قد خفی لنا فی اللبوة عند العرس و اه النسائی و کذا فی مشکوه
 صاحب مدارج النبوت میگوید و مشکوه او در حدیث که ابی مسعود انصاری رضی الله عنه که او را بپوشانی

نیز گویند یا بسبب آنکه در غزوه بدر حاضر بود یا بجهت آنکه مسکن روی بر بود و صحابی دیگر از
اهل بیت صحابه با هم شسته بودند و سماع غنا میکردند مروی دیگر که حاضر بودند شنیدن ایشان
غنا را بر روی گران آمد و انکار نمود اسی صاحبی رسول الله است اسی روایت میسر است
علیه السلام مروی شنوید ایشان گفتند اگر میخواهی که توبه کنی بنویس یا با بنشین و اگر نه
چو در آیین داده است ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم که بشنوم و این میسر مروی بود که گفتی
آن اتفاق است یا لا ترا بین عبد الله جعفر که با بنکار سماع و شغوف بود و معاویه نیز مروی
شکرت و موافق بود و مروی نوید و تحب می نمود زین معاویه اظهار انکار کرد و بر عبد الله و عیسی گفت
چو می گفت معاویه حال دوست تو چه مقدسی بوی مروی دیگر عبد الله بن جانه معاویه
که به نماز بسیار گزارد و تعب بسیار کرد معاویه باز نش گفت این را اگر چه میسند پس زین انکار
باز آمد و بنویس یا اینجا معلوم شد که بعد از آنکه حضرت صلی الله علیه و سلم صحابه سماع غنا میکردند و گفتند
که در این روایت ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم فرمود و مروی معلوم شد اطلاق این
فصل بیاح می آید و هم معلوم شد که هر چه حرام نیست الاثنی عشر در فقه عشاق است
زوسی الحافظ محمد ابن طاهر فی کتاب تصوف البصیرة الی عبد الله بن ابی لیکه
عالمی بنی البید عن احمد بنی انه کان عند البنی صلی الله علیه و سلم امرأة یقین فاشا و عمر بن
الخطیب بنی البید عن فائقة الدق و فائقة فدخل عمر و البنی صلی الله علیه و سلم فینکاح فقال
بانی انت و امی ما اشد کما یارسل الله فذکر له ان کثر فقال لا اخرج حتی اسمع مما کان یسمع رسول
الله صلی الله علیه و سلم فسمع و اخرج ابرج بریه علی الجواز و قال لولا من روایت بکار ابن عبد الله
تکلمت فی کتبه و انکشفه ما فی الصبیحین لکن بکار شکم فیه انشی کلامه و قال شیخ الامام العالم اعلی
الحقق محال الدین ابو الفضل جعفر ابن قلوب الا و توسی الشافعی رحمه الله علیه فی الامتناع
بعد از آنکه حدیث مذکور را الکاتب فی بکار غیر قدح فیه و ذکر کرده ابن جبان فی کتاب الثقات و
نحو این است جوزی لا یعلم فی حافیه و رواه الخطیب من روایت عبد الله بنی عن بکار و جعفر

نسبه برادر آخر پس طریق ابن طاہر و رواہ السکاظ العالم الثقة محمد بن اسحق العاصمی
 فی تاریخ مکتبہ غیر طریق الخطیب و غیر طریق ابن طاہر فقال حدثنا ابو یحییٰ عن ابي مسیبه
 حدثنا محمد بن محمد بن عبد النجار بن ارجل الورد و سمعت ابن ابي ملیکہ یقول قال قلت عائشہ الی آ
 الحدیث ففی ذلک طریق عبد الجبار بن الورد بدل بکبار قفہ اشقی ترجمہ حدیث نیست کہ روایت میکند
 حافظ محمد بن طاہر و کتابہ جو کہ منقوۃ التقدیر است یا شاید خوش کہ مسلسل است
 عبد الله بن ابي ملیکہ گفت عبد الله کہ پیوستہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث کردہ است
 کہ تحقیقی بود زنی نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تنگی میکرد پس طلب اذن کرد و عمر ابن
 خطاب رضی اللہ عنہ پس انداخت سفینہ مذکور و فراد بر خاست پس داخل شد عمر ابن
 خطاب رضی اللہ عنہ و آن حال کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم ضحاک میکرد و پس گفت عمر ابن
 خطاب قربانت شود پدر و مادر من یا رسول اللہ چه چیز بخندہ آورد ترا پس گفت انحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم حدیث حال را پس گفت عمر رضی اللہ عنہم فبت ناکہ نشنوم انک انما
 کہ شنیدہ است رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس شنید همچنان فقط احتجاج کردہ است ابن
 ابن حدیث بر جواز غنا بادیث و گفته کہ اگر در روایات بکار ابن عبد الله بن ابی ہر آئہ
 حکم کردم صحبت حدیث مذکور و لاحق سکروم آنرا با جانی کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم
 اندکی کلام کردہ شدہ است و بکار یعنی در بودن او موافق شرائط فقرہ صحیح گفتگو است لیکن
 صاحب اشاعہ مظنہ کلام مذکور رافع منوہ میگوید کہ کلام و بکار غیر قدح است در ویست
 و حیکلی الکلب ابن جہان او را و کتاب خود بخندہ لغات ذکر کردہ و درم آنکہ ابن جوزی نیز گفته کہ
 منید انم قدحی و بکار سیوم آنکہ خطیب بن حدیث را بروایت عبد الرزاق از بکار نقل
 کردہ و ضعف او بخندہ است بحیث راوی دیگر گفته کہ او نیست و طریق ابن طاہر پس بکار
 نزد خطیب ہم از ثقات ثابت شد و قطع نظر از ثقات است بکار مذکور و در تاریخ کہ بہ سنن صحیح
 ہمین حدیث را از عبد الجبار بن الورد بدل بکار روایت کردہ و عبد الجبار ثقة بالالتفاق پس

در حدیث قدس علیه السلام شناسایی باقی نماند مخفی میباد که این حدیث بر این قاطع
 غیر توأم شکرین را و بطل است حیلۀ نامی متعبدین که مخصوص میگردد و اندام است سماع غنا را
 یا یا ام اعیاد و تقریبات سرور و ساجده بدانکه این جمله احادیث مذکور در باب است غنا از قسم چهار
 اند یا از قسم سه این احتجاج بصر و قسم نزد جمیع محدثین و فقهاء صحیح است انتهى مولانا شاه
 عبد العزیز دهلوی در کید صد و پنجم تحت اثنا عشر مینویسند که غنا و مقرون بآلات ابهر و
 نواز میر باجماع فقهاء حرام است و شایع عظام و کبر صدوفیه غنا محرم نشانیده و بان در
 کلام مذکور بلکه سید الطائفة جنید بغدادی گوید آنکه بطالۀ تشنج بر ذوق فاسی گوید
 به سماع حرام کما لیت شه یعنی شایع عند الاضطراب و آنچه نزد بزرگان اهل سنت
 شنیده اند از ادب خوب قوال با مضمون موافقی اگر کسی خود نغشته شود نباشد بوده است
 نه از امر و خوش شگلی و نه زن اجنبی که دیدنش باعث شهوت شود و اگر سماع
 ایشان را جنس ذکر حجت و نواز تشویق لطاعات یازد که بجز و وصل که در رب
 و تطبیق است بر حالات مجید و رغلوای محبت بود و این هم غنا را حرام گفتن
 بخلاف شرع بلکه مخالف مذهب خود ایشان نیز نیست شیخ مقتول در کتاب که در
 ذکر کرده است که بحواله الغناء و الشعر و فی العرس و عجایب نیست که از سماع و طماع نزد
 امامیه چیزیست که سرسرایه و فساد و خمیر عشق است و هو آن یقول المسموع امرأة دلاک
 رجلا دلاک یقول الشعر فی الهجاء و دلاک یقول که باکذا فی شرح القواعد ترجمه آنکه سماع
 کننده زن باشد نه مرد و شعر در چو نباشد فائده و بجا تامل باید کرد که سماع از
 چه وجهی زیادت دارد بر سماع از مرد و انتی و در تفحاح الانس است شیخ الاسلام
 گفت عباس فقیر مرا گفت که شیخ ابوبکر الطرسوسی الحرامی گفت که بکجه میمان
 کسی بودم نیز بان کنیزکی داشت که چیزی نمیتوانست خواند کینک بخواند شعر
 لا یمتی فیک تعشیر فاعلوا و اکثر و به ترجمه یعنی مراد عشق تو طاعت کرد و فدیله

و کم و بیش گفتند و گفت ملاست نکرد و محرم تو مگر تو این سخن منبت برسد تو حسد
 درویشی بر پائی خاسته باگی چند نزد و گفت که ملاست نکرد و محرم تو مگر تو این حرف
 نگفت و بقتاد و برقت از دنیا شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله باگو گفت که ابوب سحار
 و خازنی بکه در سماع بود گویند چیزی بخواند یا رسی دی برخاست بایست رست
 انگاه گفت نفیر از تو و بقتاد و بهوش شد و بر رفت بهمانا که استخائمی بوده در
 پشت دی که بکرات و جذب به رفته و میتوان معقود و مجبور است ایستادن به شیخ
 الاسلام گفت که ابو القاسم صالح با قومی در مهمانی بود گویند بخواند شعر کن نیست
 ساکنه غیر محتاج الی الشراج و جهک المیمون جمعاً و یوم بانی الناس بالبحر و لا انا
 امدنی فرحاً و یوم اعدو سنک بالبحر و ابو القاسم سالم و ست رست برداشت و باک
 زد و بقتاد و سنگر سپند برفت بود ترجمه یعنی در هر خانه که نوساکن دی باشی چنین
 بچراغ نیست و جهک المیمون یعنی روی مبارک تو حجت ماست و ران روز که مردم با
 از نماز طاعت و عبادت لا اله الا الله یعنی نه بهر خدا تعالی خلاصی در برداری که از تو
 خلاص خواهی شیخ الاسلام گفته که یکی از طائفه گفت در دنیا بود و حاد و نه بود که مردم از
 بیرون فتو بودند من در مسجد بودم و گنج آینه در روی دیگر بود گویند در آمد و روشن بر
 گفته چیزی بگوید خواند شعر الفیث یعنی و بین المحب معرفه و لا یقضى ابد او یقضى لا بد
 لا خرج من الدنيا و حکم بین البحر ارجح لم یستقر به احد و آن درویش بقتاد و بطحید ناد نماز
 انگاه بیار مید چون بگرستم رفته بود ترجمه یعنی یافتن میان خود و محبت قوم دشنامی نمند
 که بسرنیاید آن دشنامی تا وقتی که اید بسر آید و این وجود دیگر و زیر که اید زمانی است غیر
 متناهی از جانب آمده چنانکه ازل زمانی است غیر متناهی از جانب گذشته و غیر متناهی
 را تنها بی دلیل نقضا و محبت متعلق بود بحال معنی بیرون خواهم رفت از دنیا و حالی که
 شما در میان بیرون از یک سینه قرار گرفته و به یک سر آن شعور است شیخ الاسلام

گفت که ذوالنون مصری و شبلی و خراز و ابوالحسن نوری و ابوالحسن راج همه در
 سماع برفته اند و هم بعد تعالی ستن از ایشان سه روز برستند و غیر از ایشان بوده
 نیز از مشایخ و مریدان که سماع نیت اند چه در سماع قرآن و چه در سماع غیر آن شیخ الاسلام گفت
 که در سماع که دیدار آنرا ندو و در هر گوش با دو بود و دیده با دو بود چه جامی طاقت و توان بود
 ایضا ابوبکر مصری گوید که نام وی محمد بن ابراهیم است با جند بودم و ابوالحسن نوری
 و جماعتی از مشایخ صوفیان و قوال خیری میخواند نوری برخاست و رقص میکرد و جند
 نشسته و نوری فراسه جند آمد و گفت برخیز و این آیت بخواند **إِنَّمَا يَكُنَّ آلُ اللَّهِ**
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ جند گفت و **تَرَى الْجِبَالُ تَكُنُّ سُهُولًا** و **وَهُي تَمُوتُ** **وَالسَّمَاءُ**
بِأُفُقٍ مصری این آیت بخواند بطریق تعریض یعنی اجابت میکنند و متناثر میگردد و از
 سماع آنانی که سمع قبول دارند جند گفت یعنی جماعت که ممکن در ثابت قدم اند چون خیال
 نمی بینی ایشانرا همچو دیگر متحرک چنین نیست بلکه ایشان در حرکت معنوی سرچند چون
 حرکت ابر یعنی صاحب تکلیف دیگر است و صاحب ملون دیگر و هم و رفعت است مولانا رومی
 در نوز می میفرمودند که آواز رباب آواز صریح بابت است که ما میشنوم شکر می گفت که نیز همان
 آواز بشنوم چیست که چنان گرم میشویم که مولانا خدمت مولانا فرمود کلام و حاشا
 آنچه ما میشنوم آواز باز شدن درخت و آنچه وی میشنود آواز فراز شدن استی چه
 خوش گفته اند مشعر صریح بابت است از رباب بشنوم و توبت در و من بخت بابت بشنوم
 و هم مولانا در مشنوی میفرماید مشنوی لیک به مقصودش از بانگ رباب
 همچو شستاق خیال آن خطاب ناله سوزنا و تهید و دل چیرگی ماند بدان ناقور کل پس
 غذائی عاشقان آمد سماع کاندرو با خیال اجتماع و قوتی گیر و خیالات ضعیف بلکه
 صورت گردد و از بانگ صغیر آتش عشق از نو آگشت نیز و آنچه آتش آن جز نیزه و نضای
 عارفان که نغمه بارش بنزد و جز بگذارد و سوسنی گل رند و در شرح ششوی مولانا روم

سرور انجمن العلوی حبر العلوم میفرمودند و حضرت ایشان از وقت سماع فی حالات عظیمه
 در بیان انسان کامل و معنی حقیقی فی ظاهریست بوجه دیگر زیرا که مولوی قدس سره از باب
 سماع بودند و سماع آوازی میفرمودند و حضرت ایشان از وقت سماع فی حالات عظیمه
 وار میشدند و معارف کثیف میشدند و در تفهیم مذکور است که مولوی قدس سره فرمودند
 که آواز رباب آواز صیر باب بهشت است ما میشنویم آواز باز شدن در بهشت چنانکه از
 سماع کلام انسان کامل اهل فهم را حالات عظیمه پیدا میشوند و معارف جسیه حاصل
 میشود و میشنوند پس استعاره کردند لفظی را برای انسان کامل و این مناسب
 مولوی در دیگر باب سماع است قدس سره میفرمودند و در مقاصد العارفین است
 گویند حرکت افلاک مثل رقصی است که اهل حال بواسطه بوارق قدسیه و شوارق القدسیه
 و سبب اشراق انوار بر هر فلک رب النوع اوست و فلک بواسطه هر اشراقی مستعد
 مناسب آن اشراق و بواسطه حرکت مستعد اشراقی دیگر است چنانچه صوفیه را در سماع فتوح
 عظیمه شود و در اخبار الاخبار است شیخ عثمان سیاح مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح است
 ذوق و سماع بود بارگاه مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شد می و سماع کردی ایضا
 نقل است از شیخ نظام الدین که فرمود از شیخ ضیاء الدین رومی شنیده ام که مرایری بود
 او را در سماع حالی و ذوقی بود بعد نقل او را در خواب دیدم که در بهشت مقام رفیع یافته است
 منموشه است تهنیت انعام کردم و پرسیدم چرا منموشه شسته گفت این همه باقیم فاما لذی
 و حالی که در سماع بود منی یا هم ایضا شیخ برهان الدین محمود ابی النجیر سجد البانی رحمه الله
 علیه از کابر علماء وقت سلطان غیاث الدین بلبن بود موصوف بود و فور علم و دانش و
 و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت و دومی مشارق حدیث را پیش منموشه
 کرده بود و نقل است که او بارگفتی خدا غرض جل مرا از کعبه بخوابد پرسید مگر از کعبه که از
 پرسیدند آن کعبه که ام است گفت سماع جنگ است که جنگ را بسیار شنیده ام و این است

اگر باشد هم بشنوم قبر او در دلی جانب شرقی غرض شمس است که از آنجا نور گویند زیرا بر
 خاک قبر او با طفال منجی شده تا سبب مزید علم گردد و در اقتباس الانوار است حضرت شیخ
 قدس سره در جواب ملا عبد القوی بعد از دلائل قویه فرمودند آری سرودیکه مقرر شد
 و منقش شد نزدیک همه حرام است و سرودیکه عشق و محبت مولی میفرزاید با اتفاق مباح و نیک
 و بعد روایت صاحب امتناع که بر اباحت فرامیست و فرمودند اگر چه پیران عالیشان با
 فرامیستند و اندک بلکه تصفیق هم روانند شسته استی یعنی آنکه حرمت او از نفس قطعی باشد
 اما در حرمت مطلق با جنس خاص فرامیست قطعی دارد نشده باید و هست که آواز و دف
 در گوش مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسیده است و بر حکم رخصت شدن و عود و
 برابطه در باب تعصی و حکایات از بزرگان ثابت است و اختلاف حل و حرمت هم در اینست
 طبع غایبان بر محل خود و اباحت طبع مختل آن ثابت نیست و مفصل این اجمال از شرح
 مشکلات و مدارج النبوت و کیمیا سعادت و مقامات منظری درین کتاب سلوک است و راقم
 بر آنست که در اختلاف علت و حرمت عمل بر غایت و ادلی اولی است و خاص ترین آن بود
 محمد اسماعیل شهید در خانه کتاب صراط المستقیم نویسنده باید و هست که سماع و غنا و می فرامیست
 کثرت اختلاط آثار بدون شهوت اگر چه ممنوعات شرعیه نیست لیکن امثال این امور را
 در حق ما لکن حق خصوصاً در حق طالبین پناه نبوت غالی از خلل هم نباید تمهید یا نش آنکه
 امثال این امور در حق مبتدیان مضرت و هم در حق منتهیان اما در حق مبتدیان بتعلق قلب
 با سماع غنا منجر به ارتکاب سماع فرامیست و اختلاط آثار و در خلوت سجده و غموت می کشند
 اما در حق منتهیان سوخ چیزی در سودای قلب نیست ایشان ستم قائل است و تعلیق
 با او را از پیش پیل میشود و اما عدم تصریح آنجا به تحریم امثال امور بنا بر حکمت غامضه است
 آنکه امور بیچ معصده از مفسده شرعیه بالفعل شرعیه نیست پس اگر نبی صریح از امثال این
 امور در شرع دارد میشد قطع نظر از ظهور مفسده و مضرت آن از کتاب معصیتی شرعیه مجبور

بر این امور لازم می آید بنا علیه بر شمار می بگویم امتثال این گفتا کرده
 پس طالب حق را باید که التفات صمیم قلب بسوی آن نماید آری اگر بطریق موافق
 اتفاقیه امتثال این امر پیش آید مجاهدت بانکار آن امور ضرورت نیست و تعرض
 بحال فاعلان آن جائز نمائند و فی الدین و تحریم طلال لازم نیاید انتهی در کیمیا
 سعادت است آنکه با سر و در باب و جنگ و بر لب و جزیری از رود و یا نانی عراقی بود
 که از رود و نانی آمده است آنکه خوش بشهید یا ناخوش بسبب آنکه این عادت شراب خورگان
 و هر چه با ایشان مخصوص است حرام کرده اند به تبعیت شراب بآن سبب که شراب ایام
 و هر دو آرزوی آن بجنبانند اما طبل و شاپین و دف اگر چه در آن جلاجل بود و حرام
 که در خبری نیامده است و این جمیع و نانیست که این نه شعرا شراب خوار گانست اما
 و طبل و شاپین حرام بود که شعرا ایشانست و آن طبل در ازب و میان باریک هر دو
 سیمین و شاپین اگر بسر فرو بود اگر نباشد حرام نیست که شبانه را عادت بوده
 که زده اند و شافعی میگوید و دلیل بر آنکه شاپین حلال است که آواز در گوش رسول صلی
 الله علیه و آله و آنگشت در گوش کرد و ابن عمر رضی الله عنهما گفت گوش در این چون
 است بدار و در اجزیه پس خصص و ادن ابن عمر را تا گوش دارد و دلیل آن شاپین که
 است اما آنگشت در گوش کردن رسول الله صلی الله علیه و آله و آنگشت که او را در
 وقت حاجی بوده باشد شریف و بزرگوار بنهشته باشد که آن آواز او را مستغفر کند که
 سماع اثری دارد در جنبانیدن غنوق حق سبحانه تعالی تا نزدیک رسیده کسی اگر در این
 آن کار نباشد و این بزرگ بود و باضافت باحال ضعف که ایشان را خود به حال شود
 ای کسی که عین کار دیده باشد که سماع او را شاغل بود و در حق او نقصان بود پس مگر در
 سماع دلیل حرام نبود که بسیار سماع باشد که از آن دست بازند اما مستور می دانند
 و دلیل سماع بود قطعا که آنرا هیچ وجه دیگر نبود و انشی حضرت شاه غلام علی در سماع

منبری می‌بایست که مرزا صاحب میفرمودند عمل بعثت نمودن و تقوی کردن در بنوخت
 مشغول است که معالجات تباه شده و عمل موافق شرع گوید موقوف گردیده اگر بر طبق
 فقه و علمای متوسمی عمل نموده آید و از محذورات امور بدعت اجتناب کرده شود بسیار غنیمت
 و میفرمودند ان شاء الله تعالی نورث الرقة والرقة تجلب الرحمة ترجمه غنا پیدا میکند رقت قلب را و رقت
 قلب بسبب رحمت را پس آنچه موجب رحمت الهی باشد چه احرام بود و در حرمت مزامیر غلطی است
 گردون در اعراض سبب گفته اند و فی را کرده روزی رسول خدا صلی الله علیه و سلم
 در راهی می‌رفتند و از منی بسمع مبارک رسید گوش خود بند فرمودند و عبد الله ابی عمر هم
 بود و او را بعد از آنکه امر نکردند پس معلوم شد که محال تقوی در احراز از چنین آواز است
 بزرگان نقشبندی که عمل بعثت معمول دارند و از حضرت اجتناب از سماع پرهیز نمایند که در
 حوازی غنا علمای اختلاف است و ترک مختلف فیه و اولی محسن از کمال تقوی و کثرت
 اختیار نموده و ذکر چهار موقوف داشته اند انشی در مکتوب ۲۸۵ حضرت مجدد استماع
 و وجه جماعه را مانع است که بتقلب احوال و تبدل اوقات متصرف اند و قتی حاضر اند و قتی غایب
 گاهی و اجد اند و گاه قافله ایشانند ارباب قلوب که در مقام تجلیات صفاتی از صفاتی بعضی
 و از بعضی با سببی منتقل و متحول اند تلویح احوال نفع وقت ایشان است و ششست آمال حاصل
 مقام ایشان دوام حال و حق ایشان محال است و ستر اوقات در شان نشان منتفع با
 و قضا آن در زمانی و وسط فهم آنها و الوقت و مغلوبه ارباب تجلیات و اشیاء که تمام از مقام
 قلب آمده بقلب قلب پیوسته و بکلیت از رقیبت احوال متحول احوال محو گشته اند
 محتاج سماع و وجد نیستند چه وقت ایشان دائمی است و حال نشان سردی
 لا یزال لا وقت لهم ولا حال لهم فهم آباء الوقت و ارباب التکلیف و هم الواصولون الذین
 لا یخرج لهم اصلا و لا یفقد لهم قطعا من لا یفقد له لا یجد له اگر سوال کنند که حضرت
 علیه الصلوٰه و السلام فرموده فی سماع اینه وقت ازین حدیث مفهوم میشود که وقت

دالمی نمیشود جواب گویم بر تقدیر محبت این حدیث بعضی از مشایخ ازین وقت قسرت
 اندوخته اندامی لی مع الله وقت سفر فلا بشکال جواب دیگر گویم که در وقت کمزوری
 خاصه حیانا دست میدرد بگویند بود که از وقت وقت نامد و مراد دارند و آری کیفیت
 خواهند این زمان نیز اشکال مرتفع میشود طائفه از منتهبیان اند که بعد از وصول به
 کمال حصول مشاهده جمال لایزال ایشان را برودت قویست سید بهر وسیله تا حاصل
 میشود که از عروج بمنازل وصول باز میدارد و چند نازل وصول هنوز در پیش دارند نازل
 عروج دارند از روی کمال قرب و زینت سماع ایشان اسود مسند است و حرارت بخش
 بهر زمان بعد و سماع ایشان را عروجی بمنازل قرب میسر میشود و مبتدیان سماع و در حدیث
 و منافی عروج چند بشرط واقع شود و اعین بالبدنی من لا یکن منی لرباب القلوب
 و رباب القلوب متوسلون بین المبتدیین و المنتهین و المنتهین هو الغائی فی البعد
 الباقی باقده هو الاصل الکامل و لا یتجاوز رجات بعضها فوق بعض و الوصول
 لا یکن قطعها آبد الایدین انتفاع سماع شرط بشرط است از جمله آن عدم عقاید است
 بکمال خویش و اگر تمامی خویش مستقیم بهجوست آری سماع او را نیز بخوبی عروجی
 اما بعد از تسکین از ان مقام فرد می آید و بشرط در کتب اکابر مستقیم الاحوال که
 المعارف و نحوه بعین شنیدند و اکثر آنها در این وقت مقبوض است بلکه این سماع
 در قص که در وقت شائع شد و این نوع اجتماع که درین آوان معارف گشته
 شک نیست که مضر محض است انتی را تم گوید از دیده انصاف باید دید بر وجه و سماع
 ما مردمان فی زمانه و رسالت القدس است خواجه عبدالعزیز جامی او نیز از اصحاب
 صاحب افواق مولانا سعد الدین بود و از انضاد شیخ الاسلام جامی قدس سرها
 و تربت او نیز و یک جدا است جنازه مولانا عبد الرحمن جامی را از امامت کرده سفر
 نیز رفته بود و در آن سفر کارها فاضل بسیار بود می همراهی کردند و آن سفر از روی

است و صاحب دوازده پرگار داشته که در میان سفر و چوین کند و خواججه میرزا آباد رزمی از
مسلکی این بیت سحرگوش و شوش اینها و سحر سحرچین اینهمه و در تصنیف من و چه کنم
خواججه معنارده و در این باب است چنانچه فرموده اند بدو را فویدی اوب بزرگ من نیست خالبا
خوانده در شعر خال او ای تو ایل بی یار یو در اقم گویند اسی در ویش من خلد شریعت منین بود
فیه من مقامی مقصد طریقت کافر گردد باید که برگذار ایشان عمل کند و بر کار ایشان انگار کند
حضرت شیخ هاشم عبدالقدوس در مکتوب صد و چهل و نهم در حضرت سماع مرابط امیر فریاد
بود آنچه شوق سبحانی و ذوق ربانی در وقت سماع که ذوق عارفان در شوق و شوق
عاشقان بر پشت دست میدهند و اینها و سعادت ابدی خوانند حضرت مجلس سماع را فرما
برای سعادت این دولت است هر که دست مبارک باو و ذوق در سماع مطلوب مردان
که شوق ایشان در طلب است چون آن شوق بفصل ابد دست دهد و آن شوق در کار شود
باید که طالب این ذوق این شوق در کار شود و در ثواب آید و تحریک گردد و ذوق طلب آن
ذوق و شوق شود و اگر خود را از آن ذوق و شوق باز دارد و ذوق و شوق تخلف
را باز داشته باشد نشاید که لذت خود را بخورد و اگر در خود را از آن باز دارد که آن جرمان
عظیم است طالبان سالها خون خورده اند بعد از بدین دولت و باین شهرت سعیده اند باین
باید ساخت تا وقت چه ذوق دهد و شوق کجابر و باشد که از مکان در لا مکان کشد و هر جا
و در الصوفی این الوقت اینجا گفته اند که صوفی در پی وقت خود میزد و مطلوب خود حاصل
میکند و باو دست یگانه میشود ولی مع امد وقت و در شوق این وقت است ذوق
این وقت سبحان امد که از دولت از ذوق و شوق ربانی بلند تر است که خود را از آن
باز دارند و از دست بخود باز آرند اجتماع و دستمان خدا تعالی حضور ایشان مجلس
سماع از بهجت طبع این دولت است تا از برکت مجلس سماع و دلها مردان عباد مغفلس را
ذوقی رود نماید و شوقی دست دهد باید که مخلص صادق بود و مشکلف نباشد

حضرت مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم در شوق ربانی و ذوق سبحانی در عشق و دوستی
و سماع و ردا و با چاه و صمد یاران در تواجیه آمده چنان توانا که کرده که روا که گفت میاید که
افتاد و عشق را بنیاد نهاد و گفت کفایت بکرم من کم نیستند که احبیب شعر این بود و قد
تجسدت الی کعبه کعبه می فلا طیب بها ولا راقی به الی آخره خواجہ شمس الدین محمد بن
برین بیت جانداوند که کشتگان شمس الدین را به بر زمان از غیب چمن دیگر است
که دام مروند که جان خود در عقوق و شوق نازد و مشرب این چاه و یاران این چاه
این مشرب است و مع ذلک ایشان ابو الوقت نیز اند ما و صحت رفت خود و اقامت شرع
کرده اند و نماز با وقت گذارده اند و جمعه و جماعت نک نکرده اند که هر چه یافتند از دور
اقامت شرع یافتند و هر دولت که داشتند از دولت اقامت شرع داشتند چندان
نباید افتاد که از وقت یافتند و قساوت روی آورده که شیطان را داخل بود و بعضی مبتدیان
این واقع پیش آید و العیاذ بالله من ذلک پس مواد قطع و تکلف دور دارند و شوق
ربانی و سبحانی در کار آید هر چه تنزه است حرمان روایت تنزه است نه از خطوط
بدون و شوق سبحان در خطوط باشد که مطلوب جلالت و از نهاده و ربان که آن با شمس
ای برادر پیران مریدان صاهق را دست گرفته در سماع در آورند و اجازت دادند با شمس
در سماع آمده اند و به شوق شمس که گفته اند و او به شمس که لا یغنی المرید ان یحجر برین بی شمس
و چون اذن شمس بشده اذن گرد و در حضور غیب سماع شود و متحرک گرد و در شمس
آید و تا انقباض عالم این مشرب خواهد بود و چندین شمس که بار که اهل سماع بودند و توانا
کرده اند باذن شمس کرده اند ای برادر و غیره خواهی کرد و با غیره خواهی بود و خدا این با
غیرین باشد هر چه خواهی باشد و محمد معین الدین شمس بن خواجہ خاوند محمد بن
میر سید شریف که از اولاد خواجہ علاء الدین عطار دشت خواجہ میا و الدین شمس است
رحمة الله علیهم و کتاب مرقع القلوب می آید و سخن آنس رضی الله عنه قال گنا خدای رسول

خواهجہ ابو الحسن خرقانی گفتہ اگر کسی سرود گوید بآن حق را خواهد پیر از آن بود که
 قرآن خواند و بآن حق را نخواهد شرح زیرا کہ بر سرود وی فائدہ مرتب گردد و
 و بر قرآن خواندن هیچ فائدہ مرتب نگردد و تذکرۃ الاولیاء است کہ خواجہ شیخ
 ابو الحسن خرقانی حجر گز سماع نکردی شیخ ابو سعید بزیارت او آمد بعد طعام خورد
 شیخ را گفت و تو رمی هست کہ چیزی گویشیم گفت ما را پر دای سماع نیست لیکن
 موافقت تو این بنویسم پس ابو الالبان بدست بیتی گفت شیخ در سماع پیش ازین یک
 نوبت سماع نکرده بود پس بنویسم ابو سعید گفت ای شیخ وقت هست کہ بر خیز می شیخ
 برخاست و سب بار شستین بجنبانید و سب بار قدم بر زمین برد و یواری خانقاه برخواست
 او در پیش آمدند شیخ ابو سعید گفت باشی پس کن کہ بنا ما خراب شود و پس گفت لغت
 شد ای کہ آسمان زمین بر موافقت تو در فصل آید شیخ گفت سماع کسی که اہم است کہ بالا
 روی عرش کشاود میند از بر عرش تخت انبیا پس اصحاب را گفت اگر شمارا گویند کہ
 بر قصص چرامی کنید بگوئید بر موافقت قومی کہ برخاستند و ایشان چنین باشند
 و بر مکتوب نزد و پیوم حضرت یحیی میری است بدانکہ چون دلہا و سر تاخذ این اسرار
 و معاون جواب معالی است و مثال نہان بودن آن اسرار و جوامع و دلہا چون
 نہان بودن آتش است و آہن و سنگ و سماع پدید آورندہ آن اسرار است
 از دلہا پس ظاہر نشود از دل سماع مگر آنچه در وی بود از نیجا بدان ہر کہ را ظاہر
 بود بر وی خداوند عزوجل بہ شفاق بود و بقای می می و سماع و حق وی محو است
 مشوق ویرا چون کہ است مر محبت و عشق ویرا و بیرون آورندہ است آتش سید ویرا
 از نہان گاہ و ظاہر کنندہ است مراحوال شہر یغیرا از یکا شفقات و در حقیقت
 کہ در حضرت نماید بدانکہ ہر کہ را ازین نعمت حظی است و آن احوال شہر یغیرا از زبان صورت
 و جہت خوانندہ اینجا سماع حلال بود بلکہ مستحب بلکہ گفتہ اند لازم کہ این قدمی باشد

السلام علیہ وسلم از آنرا علی بن ابی طالب فقال یا رسول الله انفقنا اهلک طوبی
 الحجة قبل الان عینا و بنصف یوم و بنحو سمانه عام ففرح بهای رسول الله صلی الله علیه
 وسلم فقال انکم من منشدینا فقال بدوی نعم یا رسول الله فقال مات فانشا الله
 فبعضهم لم یستف حیة الله کیدی و فلا یطیب کما ولا راتی و الا انجیب الذی استغفرت
 فغفده فقی و تریاتی و فتواجه رسول الله صلی الله علیه وسلم و تواجد اصبی الله مع
 سقط و دأبه عن تکلیفیه ففرحوا اوی کل واحد الی مکانه قال معاویه بن ابی سفیان
 ما احسنکم یا رسول الله فقال نه یا معاویه لیس بکبریم منکم کما یهتد عند سماع
 ذکره انجیب ثم انقسم بر و ارسول الله صلی الله علیه وسلم من حاضرهم باریع مانه
 قطعه فبذل الحديث اوردناه من هذا حکما سیمناه و وجدناه و قد نکل فی صحتہ
 اصحاب الحديث و ما وجدناه شیئا یقل عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فشیئا کل
 و حسب اهل الزمان و سماعهم و اجتماعهم و تسمیهم الا بدوا و انا جسد من حج الصوفیه
 و اهل الزمان فی سماعهم و تسمیهم الخرق و تسمیها لوصح انتی و معین تحقیق انک تکتوب
 حضرت یحییٰ بن عمر بن خباب و اورد از اینجا است که صاحب جوارف فرموده اند که چون
 پارچه صوفی در حالت خفته بر زمین یافتند بازگردن آنرا بر و حرام است و صوفی بزرگ
 آن پارچه را قسمت کند یا سالک کسی را بدد و در نعمت است شیخ ابو عبد الرحمن سلمی
 گوید که ابو سهل معلوکی را از اسماعیل پرسیدند گفت سیح بل السحاف و یباح لایل
 العلم و بکره لایل الفسق و البغور و شرح یعنی اهل حقیقت را اسماعیل مستحب است بنا بر آنکه
 با اسماعیل یا جذب حالتی نیکو کنند و یاد من حالتی ردی و علماء اسماعیل است زیرا که اگر
 مستحب نشود بجاالت نیکو اند بوی حالتی ردی کسب نکند و فساق و فجائز اگر در
 زیرا که اسماعیل جذب حالتی ردی کند که خیال فاسده ایشان ثوت گیرد انتی و اما
 و یحییٰ بن محمد بن سلیمان الصعلوکی الفقیه کان امام و فقهی علوم الشریعه و هم در نعمت

که هر چه در عالم نزل بود چون بسبح خداوند این قدم رسیده گرد و چه او از آنها بخود
 صحرای بد رسیده گرد و در سماع بیت و دوستی حالت احادیث آمده است یکی از صحیح
 برای وی دلیل اینجا یاد کنیم و آن نیست که روایت کرده شده است از انس رضی الله عنه
 که گفت نزد یک رسول بودیم علیه السلام که بهتر حبیبیل صلوات الله علیه در رسید پس آن
 رسول الله بشارت مریز که در ویشلین است تو در آئیند و ریشیت پیش از افغیا بسیار
 سال و آن نیم روز بود پس حضرت رسالت بدین بشارت خوش گشت گفت در میان شما
 کسی هست که شعری بخواند پس بدی گفت هست بار رسول الله گفت بیار بیار آنگاه بدر
 این بیت خواند شعر قد سعت حقیقه الموعی کیدی فلا طیب لها ولا راقی و لا اله الا الله
 الذی شغقت به ففجده رقی و رقی یاقی پس رسول علیه السلام تواجده کرد جمله صحابه و
 تواجده کردند و ای مبارک از دوش مبارک بیفتاد پس چون فانی شدند دیگر کسی
 بجای خود پیش قرار گرفتند پس در بین ابی سفیان گفت چه نیکو باری شماست یا رسول
 الله فرمود من یامعاً و یعلیس یکرم من لم یشر عنده سماعی فکر العجیب گفت دور باش
 معاً و یکرم بنویسد هر که بشنیدن ذکر دوست و خویش نیاید پس دار مبارک او را
 شست کردند بر حاضران چهار صد سه کلاه را رقم گوید و نیز همین تحقیق در کتونی از
 مکتوبات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهری مرقوم است ایضا و باشد که سماع مجرب
 آواز بود نه بر منی بیت آخر شنیده حکایات مشران عرب که بجز آواز چنان است
 میگویند که یا بارگران خندان بروند انکار این انکار مشاهد است محروم فی نصیب
 از لذت سماع تعجب کند مثل تعجب کردن عین از لذت مباشرت و تعجب کردن
 جاهل از معرفت خداوند این چنین شخص از شمار ادیبان خارج است و دست
 از دست زدن اصل نیست که روایت کرده اند از عتبه العلام رضی الله عنه
 اگر کسی پس بگوید که دست بردار و بگویند و چنانکه انکشان او قطرات خون

که هر چه در عالم نزل بود چون سبح خداوند این قدم رسیده گردید و چه اوازها و گنجینه
 مصرعید و رسیده و در سماع میت و درستی حالت احادیث آمده است یکی از صحیح
 برای وی دلیل اینجا یاد کنیم و آن نیست که روایت کرده شده است از انس رضی الله عنه
 که گفت نزدیک رسول بودیم علیه السلام که بهتر خبر میل صلوات الله علیه در رسیدن گفت
 رسول الله بشارت مرگ که در و نشان است و در آید در بشت پیش از غنیا با خند
 سال و آن نیم روز بود پس حضرت رسالت بدین بشارت خوش گشت گفت و در میان شما
 کسی هست که شعری بخواند پس بدی گفت هست بار رسول الله گفت بسیار آنگاه بدی
 این بیت خواند شعر قد سعت حقیقه الموعود کیدی غلا طیب لها و لاراقی و الا الحبيب
 الذی شغفت به و فیه رقی و تر یاقی پس رسول علیه السلام تواجبه کرد و جمله صحابه را
 تواجبه کردند تا و ای مبارک از دوش مبارک بیفتاد و پس چون فایغ شدند و دیگر کسی
 بجای خویش قرار گرفتند پس معادین ابی سفیان گفت چه نیکو بازی شماست یا رسول
 الله فرمود و ما معا و یلین کبریم من لم یشر عنده سراج فکرا الحبيب گفت و در بارش
 معا و یلین کبریم میوه و صحر که نشیندن و ذکر دوست و جنبش نیاید پس دار مبارک او را
 شمت کردند بر حاضران چهار صد کلاه را قلم گوید و نیز همین تحقیق در مکتوبی از
 مکتوبات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهری در مقدم است ایضا و باشد که سماع خبر
 آواز بود نه بر مضمی بیت آخر شنیده حکایات شتران عرب که بجز آواز چنان است
 میگردند که با بارگران چندین روند انکار این انکار نشاید است محروم فی نصیب
 از لذت سماع تعجب کند مثل تعجب کردن چنین از لذت بشارت و تعجب کردن
 جاهل از معرفت خداوند این چنین شخص از شما را و میان خارج است و دست
 بدست زدن اصل آنست که روایت کرده اند از عتبه الغلام رضی الله عنه
 اگر کسی شنید پس بگوید بر دست و بگوید میزد و چنانکه انگشتان او قطرات خون

1924